سلسلۂ تصوّف نمبر ۱۹۴

اُردو ترجمہ کتاب

کلید التوحید کلاں

یعنی

کلید جنّت الفردوس

از تصنیف لطیف

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقان غوثیہ وفخر عاشقان آستانہ عالیہ قادریہ

فنافی اللہ حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز

جس کو

عاشقانِ رسولِ اکرم ومحبانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بصرفِ زرِ کثیر بامحاورہ اُردو ترجمہ کرا کر نہایت صحت وصفائی کے ساتھ شائع کیا۔

ملنے کا پتہ

اڈہ والے کی قومی دکان کشمیری بازار لاہور

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق مکتبہ حقانیہ محفوظ ہیں

سلسلہ تصوف نمبر ۱۹۴

اردو ترجمہ کتاب

کلید التوحید کلاں

یعنی

کلید جنت الفردوس

از تصنیف لطیف

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سراج المشتاقین غوثیہ وفخر عاشقان آستانہ عالیہ قادریہ رضائی ہو

حضرت سلطان باہو

قدس سرہ العزیز

جس کو

اللہ والے کی قومی دکان مالک ملک صفی الدین تاجر کتب قومی بازار کشمیری لاہور

نے بصرف زر کثیر با عمدہ اردو ترجمہ کرا کر عاشقان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و محبان ذکر عالیہ قادریہ کے لیے شائع کی ؛

قیمت :- روپے

120/
120/
marfat.com

تصنیفات حضرت سلطان باہو قدس سرہ العزیز

ردِ تہمہ

مناقبِ سُلطانی

یعنی

مناقب و حالات حضرت سُلطان العارفین سُلطان باہو

قدس سرہ العزیز

مع مفصل سوانح عمری

مصنفہ حضرت سلطان حامد ابن حضرت شیخ ملا تہا ہو صاحب

آپ کی اولاد پاک اور خلفائے کرام کے جملہ حالات بتفصیل درج ہیں۔ جو دس بابوں اور نوّے فصلوں پر منقسم ہیں مصنف نے نہایت عمدگی سے جملہ بزرگان سلسلہ عالیہ کے حالات و مناقب و کرامات نہایت دلچسپ طریق سے بیان فرمائے اہل ذوق پر احسان عظیم کیا ہے۔ بے مثل و بے نظیر کتاب ہے۔ نہایت خوشخط عمدہ کاغذ پر لیتھو کی گئی ہے۔ جلد نہایت

نیا ایڈیشن مکمل قیمت ۱- روپے

تمت

ملنے کا پتہ

اللہ والے کی قومی دکان ۲۰ مٹر ڈ بازار کشمیری لاہور

فکر الفقراء — اردو ترجمہ

کشف العارفین — اردو ترجمہ

عین الفقر — اردو ترجمہ

مجالسۃ النبی — اردو ترجمہ

کنج الاسرار — اردو ترجمہ

توفیق ہدایت — اردو ترجمہ

مفتاح العارفین — اردو ترجمہ

قرب دیدار — اردو ترجمہ

امیر الکونین — اردو ترجمہ

محبت الاسرار — اردو ترجمہ

کلید التوحید — اردو ترجمہ

کلید جنت — اردو ترجمہ

فضل اللقاء — اردو ترجمہ

محبت اللہ — اردو ترجمہ

دیوان باہو — مجموعہ

ابیات باہو — محاسن

مخزن فیض — محاسن

رسالہ روحی

نور الہدیٰ

محکم الفقراء

کشف الاسرار

اورنگ شاہی

تیغ برہنہ

عقل بیدار

جامع الاسرار

اسرار قادری

marfat.com

فہرست مضامین کلید التوحید کلاں

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	تمہید	۱
۲	ریاضت	۲
۳	ریاضت کی دو قسمیں ہیں	۲
۴	اسم اللہ ذات کی قوت	۴
۵	اسم اللہ ذات کے عارف سے انبیاء اولیاء اور شہداء کی ملاقات	۴
۶	عارف اللہ پابند شریعت ہوتا ہے۔	۵
۷	مُرشد کامل کا فیض	۶
۸	پیری و مریدی کی شرائط	۷
۹	بغیر علم راہ مولا حاصل نہیں ہوتی۔	۸
۱۰	علم کو باعمل ہونا ضروری ہے	۱۰
۱۱	مُرشد کامل کی بیعت کے بغیر شیطان اور نفس پر غالب نہیں آسکتا۔	۱۲
۱۲	معرفت الٰہی کے مراتب۔	۱۳
۱۳	مدح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	۱۴
۱۴	جواب مصنف رحمۃ اللہ علیہ	۱۷
۱۵	حقیقت مُرید کامل	۱۸
۱۶	اعمال ظاہری سے دلی نفاق دُور نہیں ہو سکتا۔	۱۹
۱۷	فنا فی اللہ کا وصف	۲۱
۱۸	ولی اللہ کس کو کہتے ہیں	۲۲
۱۹	اسم اللہ کے تصوّر سے نور ایمان میں غرق ہوتا ہے۔	۲۴
۲۰	محبت دنیا دل سے نکالے بغیر قُرب الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا۔	۲۵
۲۱	مُذمّتِ دُنیا۔	۲۵
۲۲	ذکر الٰہی میں ایک دم مشغول ہونا بادشاہت سے بہتر ہے	۲۶
۲۳	طالب دنیا کی بُرائی	۲۷
۲۴	مجلسِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی وضاحت اور طریقہ	۲۹
۲۵	مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائق کون ہوتا ہے۔	۳۱
۲۶	مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے نو مقامات کا ذکر	۳۳
۲۷	حق شناسی عارفوں اور کاملوں کی راہ ہے۔	۳۴
۲۸	اسم اللہ کے وِرد سے دل کی سیاہی دُور ہوتی ہے۔	۳۶
۲۹	مرشد کامل سنت نبوی کو زندہ کرتا ہے۔	۳۷
۳۰	حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح پُر فتوح سے شرف ملاقات	۳۸
۳۱	فرمانِ رسالت فقر میرا فخر ہے	۳۹

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۲	ولی اللہ فقر تنگی اور بھوک میں بھی دنیا کی طرف مائل نہیں ہوتا	۴۰
۳۳	عارفوں کا طریقہ	۴۱
۳۴	اُمتِ محمدیہ کے لئے خزانۂ غرفان	۴۱
۳۵	مجلسِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری کی علامت	۴۲
۳۶	عارفوں کے مراتب	۴۳
۳۷	حضور رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک	۴۴
۳۸	عارف کی توصیف	۴۶
۳۹	ناقص مُرید و مرشد کی حقیقت	۴۷
۴۰	حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے چھ خاص الخاص مراتب	۴۸
۴۱	غوث اور قطب کی قسمیں	۴۹
۴۲	مرشد کامل قادری کون ہے	۵۰
۴۳	حضور سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری سرِ ہدایت ہے۔	۵۳
۴۴	مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا شرف کسے نصیب ہوتا ہے	۵۴
۴۵	بہشت میں داخل ہونے کی خصلتیں	۵۵
۴۶	اسم اللہ کے اسرار	۵۷
۴۷	اہلِ محبت کی شناخت	۵۸
۴۸	علم توحید و تصوف سے مراد دل کی صفائی ہے۔	۶۰
۴۹	بالائے عرش سے زیرِ عرش تک کے مقامات	۶۱
۵۰	اسم اللہ ذات سے جلدی مقصود حاصل ہوتا ہے۔	۶۲
۵۱	عارف استغراقِ معرفت میں سب کچھ بھول جاتا ہے	۶۳
۵۲	فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے تین درجے۔	۶۵
۵۳	عالم بے عمل معرفت الٰہی سے بے خبر ہوتا ہے۔	۶۶
۵۴	آئمہ و مجتہد بھی بغیر مرشد کامل رہے	۶۸
۵۵	مرشد کامل کی تعریف	۶۹
۵۶	نظرِ مرشد اور اسم اللہ ذات کے اثرات۔	۷۰
۵۷	اسم اللہ ذات کی مشق سے نجات اور کامیابی حاصل ہوتی ہے	۷۱
۵۸	ذاکر قلندر صفت اور نفس پر غالب ہوتے ہیں	۷۲
۵۹	یہ کتاب طالبوں کیلئے بمنزلہ قلب الاقطاب ہے، اس کے مطالعہ سے فنا فی اللہ کا درجہ حاصل ہوتا ہے	۷۳
۶۰	خواہش نفس کے خلاف ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے	۷۵
۶۱	جواب مصنف رح	۷۶
۶۲	اولیاء اللہ کو ابدی زندگی حاصل ہے	۷۶
۶۳	تمام اعلیٰ مقامات مرشد کے فیض سے ہوتے ہیں	۷۷
۶۴	جاہل عالم سے ڈرو۔	۷۹

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۵	غرور و تکبر کی خرابی	۸۰
۶۶	علما اور فقرا کا فرق مراتب	۸۰۱
۶۷	نفس کے تین حروف	۸۲
۶۸	کامل مرشد کی توجہ کا اثر	۸۴
۶۹	کامل مرشد وہ ہے	۸۵
۷۰	طالب مولیٰ کے پانچ حقوق	۸۶
۷۱	فقر کیا ہے ؟	۸۷
۷۲	مدح حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ	۸۸
۷۳	مراتب حضرت غوث پاکؓ	۸۹
۷۴	حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مرید کا درجہ	۹۰
۷۵	مرید اور طالب میں اِن باتوں کا ہونا ضروری ہے۔	۹۱
۷۶	مرشد اور طالب کے الفاظ کی مُراد و حقیقت	۹۲
۷۷	مُرشد کامل	۹۳
۷۸	مُرید و مُرشد کے قواعد	۹۴
۷۹	فیض و مرشد سے حج کعبہ اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۹۵
۸۰	مُرشد باخبر ہونا چاہیئے	۵۰
۸۱	ابیات	۹۸
۸۲	ذوق شوق اور رضائے نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر مشکل حل ہو جاتی ہے	۹۹
۸۳	عشق کی آگ سوائے اللہ تعالیٰ	۱۰۰
۸۴	کے سب کو جلا دیتی ہے	۱۰۰
۸۴	محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے	۱۰۰
۸۵	مرشد دو قسم کے ہوتے ہیں	۱۰۲
۸۶	شان غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	۱۰۳
۸۷	اہل معرفت ہمیشہ نور حضور کے مشاہدہ میں غرق رہتے ہیں	۱۰۴
۸۸	طریقہ قادری	۱۰۵
۸۹	فقر فنا فی اللہ اور تجلی اللہ کا مشاہدہ	۱۰۶
۹۰	علم دو قسم کا ہے	۱۰۷
۹۱	جو عالم کامل فقیر سے فیض نہیں اٹھاتا وہ معرفت الٰہی سے محروم رہتا ہے	۱۰۸
۹۲	اسم ذات کے تاثرات	۱۰۹
۹۳	اعمال ظاہری سے دل پاک و صاف نہیں ہوتا	۱۱۰
۹۴	اسم اللہ ذات کی مشق اور تصور کی قسمیں	۱۱۱
۹۵	اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ	۱۱۲
۹۶	حدیث اذا تم الفقر فھو اللہ کی تفسیر	۱۱۲
۹۷	علم معرفت اور ذکر الٰہی کی تو صیف	۱۱۴
۹۸	فقر کے حقائق و مراتب	۱۱۵
۹۹	فقر کا درجہ اعلیٰ	۱۱۷
۱۰۰	ماسوی اللہ جو کچھ ہو دل سے دور کرد	۱۱۸
۱۰۱	قادری مرید کے مراتب	۱۱۸
۱۰۲	تجلیات کی اقسام	۱۲۰

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۰۳	عبادت کی تسمیلیں	۱۲۱
۱۰۴	عارف کا درجہ	۱۲۳
۱۰۵	فقیر کس کو کہتے ہیں	〃
۱۰۶	کلمہ طیبہ کے حاضرات کی کنجی	۱۲۴
۱۰۷	کامل فقیر کی تعریف	۱۲۶
۱۰۸	واصل باللہ کا مراقبہ	۱۲۷
۱۰۹	فنا فی اللہ کی لذت و حلاوت	۱۲۸
۱۱۰	آسان اور مشکل کام	۱۲۹
۱۱۱	طالب مرشد کے ہاتھ میں مثل مردہ بدست غسال ہے	۱۳۰
۱۱۲	اسم اللہ ذات کا تصور	۱۳۲
۱۱۳	اہل ذات فقرا کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے۔	۱۳۳
۱۱۴	جواب مصنف رح	〃
۱۱۵	وجود انسانی اور نفس امارہ	۱۳۴
۱۱۶	زندہ دل عارف کی علامت	〃
۱۱۷	خصوصیت وجود انسانی	۱۳۶
۱۱۸	طالب مولیٰ کے وجود سے الٰہی خزانے حاصل ہوتے ہیں اور ہر شے اس کی محکوم ہوتی ہے۔	〃
۱۱۹	وجود مقدس نور ربانی میں ہمیشہ مستغرق ہے وہ آفتاب کی طرح ہر جگہ موجود ہے	۱۳۸
۱۲۰	ذکر قلبی کے بغیر قلب کی صفائی اور معرفت حاصل نہیں ہوتی۔	۱۳۹
۱۲۱	اہل ذکر کے وجود کی برکات	۱۴۰

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۲۲	جمعیت دو طرح کی ہوتی ہے	۱۴۱
۱۲۳	اُمت محمدی کیلئے علم با عمل اور ہدایت کیلئے فقر کامل موجود ہیں	۱۴۲
۱۲۴	یہ کتاب کلید التوحید کیا ہے؟	۱۴۴
۱۲۵	یہ کتاب مرشد طریقت ہے	۱۴۵
۱۲۶	تمام مراتب اعلیٰ اسم اللہ ذات محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے تصور اور ذکر سے حاصل ہوتے ہیں	۱۴۶
۱۲۷	نعمت کی اقسام	۱۴۶
۱۲۸	یہ کتاب مبتدی اور منتہی دونوں کیلئے کافی ہے	۱۴۸
۱۲۹	ناقص مرشد اعمال ظاہری میں مشغول کرتا ہے۔	〃
۱۳۰	نفس دشمن کی مذمت	۱۴۹
۱۳۱	نفس سے مردانِ خدا کی جنگ	〃
۱۳۲	عالم ظاہری اور عالم باطنی اور فقر کا وجہ علیحدہ علیحدہ ہے	۱۵۰
۱۳۳	اہل دنیا۔ ترکِ غفلت	۱۵۱/۱۵۲
۱۳۴	جواب مصنف رحمۃ اللہ علیہ	۱۵۳
۱۳۵	مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں	۱۵۵/۱۵۶
۱۳۶	حقیقت قلب	〃
۱۳۷	قلبی ذاکر وہ ہے۔	۱۵۷
۱۳۸	حقیقتِ سلوک	۱۵۸
۱۳۹	فقر کے حرف کے معنی	۱۵۹
۱۴۰	علم کا حاصل کرنا فرض عین ہیں	۱۶۰
۱۴۱	اسم اللہ کے تصور سے دنیا ذکی محبت دور ہو جاتی ہے	۱۶۱

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۴۲	مرشد خام اور مرشد کامل کی تعریف	۱۶۲
۱۴۳	فقیر کے پاس بارہ چابیاں ہوتی ہیں	۱۶۳
۱۴۴	اہل حضور کا مرتبہ عظیم	۱۶۵
۱۴۵	دونوں جہان پر غالب ہونا آسان کام ہے مگر محاسبہ نفس مشکل ہے	۱۶۷
۱۴۶	مرتبہ مومن	۱۷۱
۱۴۷	مرشد کامل کی شناخت	۱۷۳
۱۴۸	طریقہ قادریہ عالیہ کی خصوصیت	۱۷۳
۱۴۹	وصال دو قسم کا ہوتا ہے	۱۷۴
۱۵۰	کن فیکون کا بیان	״
۱۵۱	مرشد کامل کا سبق	۱۷۶
۱۵۲	جمعیت کسے کہتے ہیں	۱۷۷
۱۵۳	جمعیت باطنی کے معنی	۱۷۸
۱۵۴	رحمانی کام اور شیطانی کام	۱۷۹
۱۵۵	درویش اور فقیر کے مراتب	۱۸۰
۱۵۶	عالم اور فقر کا فرق	۱۸۱
۱۵۷	فقیر کا مرتبۂ اعلیٰ	۱۸۲
۱۵۸	قول مصنف علیہ الرحمۃ	۱۸۳
۱۵۹	عارف باللہ اور فقیر ولی اللہ میں حسب ذیل سات باتیں پائی جاتی ہیں	۱۸۴
۱۶۰	وجود انسان میں نفس امارہ بمنزلۂ یزید لعین ہے۔	۱۸۵
۱۶۱	معرفت الٰہی اور زندگی قلب کی شرح	۱۸۶
۱۶۲	عارفوں کی چار قسمیں	۱۸۷
۱۶۳	تجرید تفرید کون حاصل کر سکتا ہے؟	۱۸۸
۱۶۴	جوہر جمعیت کی دو علامتیں	۱۸۹
۱۶۵	حماقت سے بڑھ کر دنیا میں کوئی چیز بری نہیں ہے	۱۹۰
۱۶۶	مجلس محمدی کے اثرات مفید ہیں	۱۹۱
۱۶۷	مراقبہ سے اسرار پروردگار کا مشاہدہ ہوتا ہے۔	۱۹۲
۱۶۸	مراقبہ اسم ھو کے تصور سے ہوتا ہے	۱۹۳
۱۶۹	تمام علم ہدایت کیلئے ہیں	۱۹۴
۱۷۰	شیطان طمع کے ذریعے غالب ہوتا ہے۔	״
۱۷۱	آیات قرآنی کلمہ طیبہ اور اسم باری تعالےٰ کے ورد کے اثرات	۱۹۶
۱۷۲	ایماندار کا دل آفتاب کی طرح چمکتا ہے۔	۱۹۷
۱۷۳	علم ظاہری و باطنی	״
۱۷۴	فقر کی راہ توحید معرفت سخت مشکل ہے	۱۹۹
۱۷۵	کامل مرشد کی علامت	۲۰۰
۱۷۶	تین شخصوں کے وجود کبھی پاک نہیں ہوتے	۲۰۲
۱۷۷	خواہش نفسانی سے سرد دشمنا کفر ہے۔	۲۰۳
۱۷۸	ذکر الٰہی کے اثرات	۲۰۵
۱۷۹	نور الٰہی کی تجلیات	۲۰۷
۱۸۰	طالب اور مرشد کی قسمیں	۲۰۸
۱۸۱	حبس دم کے ذریعہ ذکر الٰہی	۲۰۹
۱۸۲	اصلح کل فقر کے معنی	۲۰۹

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۸۳	تیس حروف عرش مجید کے گرد تحریر ہیں ؛	۲۱۱
۱۸۴	علم و عمل اور فقر و فقیر کے خواص	۲۱۲
۱۸۵	وہ کونسا سلک سلوک ہے جس سے شیطان تمام عمر نزدیک نہیں آتا	۲۱۳
۱۸۶	وہ سلک سلوک کونسا ہے ؟	″
۱۸۷	بندہ اور خدا کے درمیان کوئی سودا کا ووٹ نہیں	۲۱۴
۱۸۸	یہ لوگ فقیر نہیں	″
۱۸۹	فقر ایک خاص صورت ہے	۲۱۵
۱۹۰	کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف	″
۱۹۱	ذکر کی اصل بنیاد توحید ہے	۲۱۶
۱۹۲	کلمہ طیبہ سے تمام علوم کا انکشاف ہوتا ہے ۔	۲۱۷
۱۹۳	اس کلمہ کو کلمہ طیبہ کیوں کہتے ہیں	۲۱۹
۱۹۴	فقر وہ شخص حاصل کر سکتا ہے جو بدعت و گمراہی چھوڑ دے	۲۲۰
۱۹۵	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے اسرار	۲۲۱
۱۹۶	ایمان تصدیق میں ہے ۔	۲۲۲
۱۹۷	ذکر کا تعلق رُوح سے ہے	۲۲۴
۱۹۸	حقیقت یقین	۲۲۶
۱۹۹	علم وہ ہے، جو صاحب حضور بنا دے	۲۲۸
۲۰۰	راہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم روشن ہے	۲۲۹
۲۰۱	بندہ اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوا ۔ جو ہر کام اس کی مرضی سے ہو	۲۳۰

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۰۲	اللہ تعالیٰ بے مثل اور بے مثال ہے	۲۳۰
۲۰۳	انسانی جسم میں دس قسم کی آگ ہوتی ہے ۔	۲۳۱
۲۰۴	علم تصوف نفس کشی ہوتی ہے	۲۳۲
۲۰۵	جو شخص ابھی پورا مسلمان بھی نہیں وہ درویش کیسے ہو سکتا ہے	۲۳۳
۲۰۶	مومن کے چار حروف ہیں	″
۲۰۷	جواب مصنف علیہ الرحمۃ	۲۳۴
۲۰۸	مومن کا دل نورِ الٰہی سے منور ہوتا ہے	″
۲۰۹	اسم اللہ کے تصور کے انوار	۲۳۵
۲۱۰	جو دنیاوی فرض ادا نہیں کرتا اس کا دائمی فرض بھی قبول نہیں ہوتا	۲۳۷
۲۱۱	مراقبہ کی قسمیں۔ عارف کی قسمیں	۲۳۸ ۲۳۹
۲۱۲	مرشد کامل سلک سلوک سے واقف ہوتا ہے ۔	″
۲۱۳	مبتدی طالب کا احوال	۲۴۰
۲۱۴	شرح تصور و فنا فی الشیخ و عارف کامل	۲۴۲
۲۱۵	مرشد مرد کامل ہونا چاہیئے	۲۴۳
۲۱۶	طالب کے چار حروف ہیں	۲۴۴
۲۱۷	مرشد نام کون ہے	۲۴۵
۲۱۸	راہ فقر میں ماسوی اللہ رہزن ہے	۲۴۶
۲۱۹	لقمہ حلال کھانے سے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے	۲۴۷
۲۲۰	عالم باعمل اور فقیر کا خلقت پر حق خدمت ہے	۲۴۸

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۲۱	عامل عالم اُسے کہتے ہیں	۲۴۸
۲۲۲	فقیر کامل اسے کہتے ہیں	۲۴۹
۲۲۳	عارفوں کا نفس مطمئنہ	۲۵۰
۲۲۴	نفس کو فنا فی اللہ کے قید خانہ میں ڈالو۔	〃
۲۲۵	عارفوں کے مراتب	۲۵۲
۲۲۶	دن رات ہر دم کی خبر رکھے	۲۵۳
۲۲۷	طالب دنیا شراب بکبر سے مست ہوتا ہے	۲۵۵
۲۲۸	فقیر اُس شخص کو کہتے ہیں	۲۵۶
۲۲۹	اس زمانے میں علم در کتب اور عالم دَر گور ہیں	۲۵۷
۲۳۰	فقیر عارف باللہ کی سات علامتیں ہوتی ہیں	۲۵۸
۲۳۱	نصیبۂ ازلی	۲۵۹
۲۳۲	جواب مصنف علیہ الرحمۃ	۲۶۰
۲۳۳	ہر مخلوق کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے	۲۶۱
۲۳۴	نفس قلب اور روح و سر کی حقیقت	۲۶۲
۲۳۵	غیر حق کی طلب سے عذاب ہوتا ہے	۲۶۳
۲۳۶	خام کی عبادت بیکار ہے	۲۶۴
۲۳۷	اخلاص اور موجودات جہان کا بیان	۲۶۵
۲۳۸	جواب مصنف علیہ الرحمۃ	۲۶۶
۲۳۹	خام لاسکان کے مراتب	۲۶۷
۲۴۰	جواب مصنف علیہ الرحمۃ	۲۶۸
۲۴۱	ذکر اور نماز میں وسوسۂ شیطان	۲۶۹
۲۴۲	اسم اللہ کے فیضان	〃
۲۴۳	کوئی مخلوق آیت قرآنی سے باہر نہیں	۲۷۰
۲۴۴	قلب کی قسمیں	۲۷۲
۲۴۵	مُردہ دل اور زندہ دل	۲۷۳
۲۴۶	مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں	۲۷۴
۲۴۷	حقیقی علم چار ہیں	۲۷۵
۲۴۸	عارفین کے دل رحمت الٰہی سے وسیع ہیں	۲۷۷
۲۴۹	صدق و شہادت کا دعویٰ	۲۷۸
۲۵۰	اہل کفر و نفاق کو یقین نہیں ہوتا۔	۲۸۰
۲۵۱	یقین کی قسمیں	۲۸۱
۲۵۲	مُرشد کامل کون ہے	۲۸۳
۲۵۳	علم اور عالم کا بیان	〃
۲۵۴	اللہ والے نرم دل ہوتے ہیں	۲۸۵
۲۵۵	اللہ تعالیٰ کی نگاہ دل پر ہوتی ہے	۲۸۶
۲۵۶	علم ظاہری و باطنی	۲۸۷
۲۵۷	اسم اللہ کا تصور سات روز میں پاک و صاف کر دیتا ہے	۲۸۹
۲۵۸	اہل جنت و دوزخ کے دو فرقے	۲۹۰
۲۵۹	بحضیہ ذاکر اللہ تعالیٰ کا ہم نشین ہوتا ہے	۲۹۲
۲۶۰	جواب مصنف علیہ الرحمۃ	۲۹۵
۲۶۱	فقر الی [illegible]	〃

marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۶۲	ذکر کی تسمیں	۲۹۶
۲۶۳	فرمانِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم فقر میرا فخر ہے	۲۹۷
۲۶۴	مراقبہ کی کیفیت	۲۹۹
۲۶۵	تین چیزیں ایسی ہیں جو کبھی چھپ نہیں سکتیں ؟	۳۰۰
۲۶۶	زمین و آسمان اور ہر چیز اللہ تعالےٰ کی تسبیح پڑھتی ہیں ۔	۳۰۱
۲۶۷	خواب و مراقبہ	۳۰۲
	خواب و مراقبہ چھ طرح کے ہوتے ہیں ۔	۳۰۳
۲۶۸	اصل میں خواب و مراقبہ دو طرح کا ہوتا ہے ::	″
۲۶۹	نفس کی ہزاروں خواہش	۳۰۵
۲۷۰	عارف باللہ مرشد طالب کو پہلے دن چار چیزیں عنایت کرتا ہے	۳۰۶
۲۷۱	اے طالب! تو راستی اختیار کر	۳۰۸
۲۷۲	**چہل حدیث صحیحہ** مرتبہ شیخ ابو سعید احمد بن حسین طبسیؒ	۳۱۰
۲۷۳	دائمی معرفت الٰہی کی لذت	۳۲۶
۲۷۴	فقر کے اعلیٰ مراتب	″
۲۷۵	فقر کے تین حرف	۳۲۷
۲۷۶	اعمالِ ظاہری سے نفس مٹتا ہے	″

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۷۷	دُنیا کی بے ثباتی	۳۲۷
۲۷۸	جواب مصنف رح	۳۲۸
۲۷۹	اللہ تعالےٰ شہ رگ سے قریب تر ہے	۳۲۹
۲۸۰	بحرِ توحید میں مراقبہ مستغرق کر دیتا ہے ۔	۳۳۰
۲۸۱	مراقبہ کے دیگر مشاہدات	″
۲۸۲	جو مرشد تمام مقامات کا شاہد نہ کرائے وہ مرشد نہیں ہے	۳۳۲
۲۸۳	ہر مقصد کیلئے طریقۂ دعوت	۳۳۴
۲۸۴	عارف وہ ہے جو وحدانیت کی لذت حاصل کرے	۳۳۶
۲۸۵	معرفت الٰہی کے سات خزانے	۳۳۷
۲۸۶	اللہ تعالےٰ کے سوا اور پر نظر کرنا کفر ہے ۔	۳۳۷
۲۸۷	دعوتِ حضور و قبور	۳۳۸
۲۸۸	دعوت پڑھنے کی ایک اور ترکیب یہ ہے ۔	۳۴۰
۲۸۹	عامل کامل صاحب دعوت کون ہے ؟	″
۲۹۰	جب تم کسی معاملے میں حیران ہو تو اہلِ قبور سے مدد چاہو ۔	۳۴۲
۲۹۱	تصرفاتِ دنیا و عقبیٰ و مولیٰ	۳۴۴
۲۹۲	صاحبِ باطن دعوتِ قبور کا اہل ہے	۳۴۵
۲۹۳	دعوتِ قبور کی حکمتیں	۳۴۷
۲۹۴	اختتام	۳۴۸

marfat.com

اردو ترجمہ کتاب

کلید التوحید کلاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ واھل بیتہ اجمعین ؛

بعد ازاں مصنف تصنیف عرض کرتا ہے۔ کہ ہدایت بھی اللہ ہے۔ رحمت بھی اللہ فنا بھی اسی میں بقا بھی اسی سے۔ عنایت بھی اسی کی ہے اور لطف بھی اسی کا ہے۔ اس کتاب میں درج شدہ متبرک نکات بالکل صحیح اور نص حدیث کے موافق ہیں۔ لطیفہ شریفہ کی تسبیح ذکر الٰہی ہے۔ پھر فقیر باہو ولد بازید عرف اعوان ساکن قلعہ شور کوٹ نے جو صاحب شریعت اور راسخ دین سلطانی محی الدین شاہ اورنگ زیب کے زمانہ میں ہوا ہے ؎

دین بر دین محمد شوی قوی — قاتل الکفار اصحابش نبی ؐ
برگزیدہ از عباد اللہ الٰہ — شاہ اورنگ زیب غازی بادشاہ

شاہ اورنگ زیب غازی بادشاہ اللہ تعالےٰ کا برگزیدہ بندہ کفار کا قاتل اور دین محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پکا ہے۔

خدا کرے بادشاہ اسلام کو جمعیت نصیب ہو۔ اس کتاب کا نام کلید التوحید رکھا

marfat.com

جس کے مضامین پر عمل کرنے سے ہر مشکل حل ہو جاتی ہے۔ اور اس کا حامل حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اور وحدانیت خدا میں غرق ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ کامل مکمل اکمل اور جامع مرشد جس کے قبضہ میں کل و جز ہو اور وہ صاحب راز ہو۔ طالب اللہ کو پہلے دن جب سبق دیتا ہے۔ تو اُسے تعلیم و تلقین سے غرق فنا فی اللہ کر دیتا ہے۔ اور اُسے قرب مع اللہ اور معرفت الٰہی حاصل کرا دیتا ہے۔ اور ابتدائی انتہائی تمام رازوں سے واقف کر دیتا ہے۔

ریاضت

ریاضت اس راہ کے لئے لازمی ہے۔ پہلے ہی دن اسم اللہ ذات کے تصور سے فنا فی اللہ میں مستغرق ہو کر مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور اسے قرب الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔ جس طالب پر اسم اعظم کی برکت اور طیب کی تاثیر اور اسم اللہ ذات کے تصور سے اللہ تعالیٰ کی عنایت بخشش کا دروازہ کھلتا ہے۔ اُسے قرب الٰہی اطمینان اور مقام فنا فی اللہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اہل راز کی ریاضت پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرنا ہے۔ اس نماز میں اس پر راز منکشف ہوتے ہیں۔ جو راز با نماز ہو وہ بر حق ہے۔ اہل نظر عارف ہمیشہ خون جگر پیتا ہے۔ اس ریاضت سے بڑھ کر سخت اور عمدہ اور کوئی ریاضت نہیں۔

ریاضت کی دو قسمیں ہیں!

پہلی ریاضت، جو نفسانی خواہشات پر مبنی ہوتی ہے۔ اور وہ دکھاوے کے لئے کرتے ہیں۔ اور عزت و ناموس اور رجوع خلق کے لئے ہیں۔ اور دوسری ریاضت خاص جو ظاہر و باطن میں محض اللہ تعالےٰ کی خاطر کی جاتی ہے۔ اس راہ توحید کے لئے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلا اللہ محمد رسول اللہ بمنزلہ چابی ہے۔ جو شخص کلمہ طیبہ کی کنجی سے دل کا قفل کھولتا ہے۔ اُس پر معرفت الٰہی کا راز کھل جاتا ہے۔ طالب

marfat.com

لایحتاج اور بے نیاز ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو حضور حاصل ہوتا ہے۔ اور فنا فی اللہ میں مستغرق رہتا ہے۔ ذاتی نور کی تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف اور خوش ہوتا ہے۔ اس کا وجود سر سے پاؤں تک ذکر الٰہی میں رہتا ہے اور اس کا باطن منور رہتا ہے۔ اس قسم کے محمدی کو عطاء الٰہی، رحمت الٰہی اور فیض و فضل الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ جو ناقص، حاسد، منافق اندھا شک کرے۔ وہ بے دین ہے۔ ایسے سالک پر ریاضت بغیر ہی راز الٰہی منکشف ہوتے ہیں۔ اور بغیر مجاہدہ کے اسے مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔ یعنی اس کا کھانا بمنزلہ مجاہدہ ہے۔ اور اس کا سونا بمنزلہ مشاہدہ۔ فقیر فنا فی اللہ کا شکم تنور ہوتا ہے۔ جو کچھ وہ کھاتا ہے۔ ذکر الٰہی کی گرمی سے جل جاتا ہے۔ جس سے وجود میں نور پیدا ہوتا ہے۔ اس کو محنت بغیر ہی باعجت معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسے اطاعت الٰہی کی خاص توفیق نصیب ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور اس کا رفیق ہوتا ہے۔ اس قسم کی راہ میں رجعت نہیں۔ ذات و صفات کے یہ مقام کی ابتدا اور انتہا اس کے سامنے رہتی ہے۔ اور اس کا دل ان کی تصدیق کرتا ہے۔ اس کے دل پر سے پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ اس کا ضمیر روشن ہو جاتا ہے۔ اس کی زبان سیف الٰہی ہو جاتی ہے اس کا مرتبہ ولی اللہ ہوتا ہے۔ آیات قرآنی سے اسم اعظم کا عامل ہوتا ہے۔ وہ صاحب ترک و توکل، تجرید اور تفرید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا کام محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی غیبی خزانے اُسے دکھائی دیتے ہیں۔ مؤکل فرشتے اس کے قابو میں ہوتے ہیں۔ جب وہ پکارے حاضر ہو جاتے ہیں۔ اور جواب با صواب مفصل دیتے ہیں۔ چنانچہ انبیا اور اولیاء کی روحیں، جن و انسان وحشی، پرندے بلکہ اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق اسم اللہ ذات کے تصور سے مسخر ہو جاتے ہیں۔ حالات گذشتہ و آئندہ سے واقف ہو جاتا ہے۔ ہر ایک اسم الٰہی کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ علم کا عامل ہو جاتا ہے۔ قبور سے علم حاصل کر سکتا ہے۔ دعائے سیفی کی دعوت اسے روایل ہو جاتی ہے۔ دائرہ جفر کے نقش کا علم اسے

marfat.com

حاصل ہو جاتا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام کی طرح مشرق سے مغرب تک تمام ملک اس کے قبضے میں ہوتا ہے اگر وہ چاہے تو سلطان سکندر سے بھی زیادہ صاحب رتبہ ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے فقیر کا رتبہ دنیا میں اعلیٰ اور برتر ہوتا ہے خلقت سے تکلیف اٹھاتا ہے۔ لیکن وہ خلقت کو نہیں ستاتا۔

اسم اللہ ذات کی قوّت

واضح رہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسم اللہ ذات کے حاضرات والے فقیروں کو ایسی قوت بخشی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو مؤکل فرشتے علم کیمیا مفصل سکھا سکتے ہیں اور سنگ پارس جس کے چھونے سے سونا ہو سکتا ہے۔ اسم اعظم کی برکت سے لاکر دے سکتے ہیں۔ لیکن اہل اللہ فقیر جسے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دائمی استغراق ہوتا ہے۔ ظاہر میں ان کا دل غنی ہوتا ہے۔ اور باطن میں مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتے ہیں۔ ایسے لوگ مؤکل۔ دنیاوی راتب کیمیا اور سنگ پارس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ خواہ وہ فقر و فاقہ کے سبب خون جگر ہی پئیں۔ یا اللہ دنیا میں ایسے لوگوں کی پیروی ہمارے نصیب کیجیو۔ اور قیامت کے دن اُن کے ساتھ رکھیو۔ دنیاوی درم و دام وجود میں کیڑوں کی طرح ہیں۔ اس کے سبب سے مختلف خیالات کی بیماری آرام و قرار نہیں لینے دیتی۔

اسم اللہ ذات کے عارف سے انبیاء

اولیاء اور شہداء کی مُلاقات

جب سالک اسم اللہ ذات کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے۔ تو انبیاء اولیاء شہدا مومن۔ مسلمان کی روحیں آکر ذاکر و شاغل سے ہاتھ ملاتی ہیں۔ فقیر ولی اللہ عارف باللہ ہمیشہ معرفت الا اللہ میں غرق رہتا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ

marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں ہمیشہ حاضر رہتا ہے۔ ایسے لوگ دنیا اور آخرت میں بے احتیاج ہو جاتے ہیں۔ فقیر کے پاس سات کنجیاں ہوتی ہیں۔ ان سات ہدایتوں سے توحید کے ساتوں مرتبے طے سے حی حی سے یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی، کھل جاتے ہیں۔ انہیں سے سات تصور۔ سات تصرف سات آیات مع سات حاضرات ہر دقت روشنی نما ہوتے ہیں۔ اور وہ دونو جہان تماشا دیکھتا ہے۔ اس قسم کے مراتب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس غلام کو نصیب ہوتے ہیں۔ جو شریعت کا پابند۔ فنا فی اللہ اور باخدا ہو۔

عارف باللہ پابند شریعت ہوتا ہے ؎!

عارف باللہ کو حسن پرستی۔ شراب خوری اور رقص و سرود جیسے نہیں معلوم ہوتے قولہ تعالیٰ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۭ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۭ يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (پ سورہ مومن ع ۲) اس عنقریب آنے والے دن سے انہیں ڈرا جبکہ گلے گھونٹے جائیں گے اس دن گنہگاروں کا نہ کوئی دوست ہوگا نہ سفارشی جس کی بات مانی جاوے۔ وہ ان بالوں سے واقف ہے۔ جو سینے میں مخفی ہیں۔ اور جو آنکھ چرا کر کی جاتی ہے۔

راگ اور حسن زنا کا بیج ہے۔ اور شراب خوری خیانت کا بیج ہے۔ مطلب یہ کہ جو شخص علم کی شناخت کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے وہ علم اُسے اُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ پر پہنچا دیتا ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کی کُنہ پہچان کر اس کی ماہیت پا لیتا ہے۔ اسم اللہ اسے واحدانیت کی معرفت تک پہنچا دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ۔ اللہ تعالےٰ کی واحدانیت کی شناخت کے لئے ہے۔ فقر و معرفت کی بنیاد اور فقر کا ابتدائی مرتبہ یہ ہے۔ کہ علم اکسیر تکثیر عمل میں لائے۔ جس سے اس کا دل غنی ہو جائے۔ پھر اسے چھوڑ دے۔ اس قسم کے

marfat.com

فقیر کو حضور کی پشت پناہی اور پورا پورا اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ جو شخص، حاضرات کے یہ سات مراتب اور تصرف کے سات تصور جانتا ہو۔ وہ فقیر، نہیں۔ بلکہ ناقص اور ادھورا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے نور، ربوبیت میں مستغرق رہتا ہے۔ اور اس کا ہر ایک مطلب نور حضور سے حاصل ہوتا ہے۔ اور ظاہر و باطن میں لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے۔ کلمہ طیب۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تصور کے حاضرات سے پاکیزگی کا سمندر منکشف ہوتا ہے۔ اس سے طالب اللہ کو دونو جہان کے مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ اور بہرہ ور ہوتا ہے۔

مرشد کامل کا فیض

کامل و مکمل مرشد سچے طالب کے لئے ان سات چابیوں سے حاضرات کے ساتوں قفل کھول دیتا ہے۔ ایک دم میں ایک ہی قدم پر طالب کے دونوں جہان کے تمام مطلب و مقصد دکھا کر پورے کر دیتا ہے۔

تصرف یہ ہیں۔ تصرف ظاہری۔ تصرف باطنی۔ تصرف ازلی۔ تصرف ابدی تصرف دنیا۔ تصرف عقبےٰ۔ تصرف غرق فنا فی اللہ اور تصرف توحید۔ یہ سارے تصرف اور قرب کے اعلےٰ ادنےٰ مراتب قادری سروری کامل مکمل اکمل جامع، مجموعہ فقر مجموعہ قرب۔ مجموعہ فقر۔ مجموعہ معرفت۔ مجموعہ توحید اور غرق فی النور التوحید مرشد بلا ریاضت و رنج اپنے طالب کو دے سکتا ہے۔ ایسا مرشد ارشاد کے لائق ہے ناقص مرشد راہزن اور لٹیرا ہوتا ہے۔ اس کے طالب ناقص اور ادھورے ہوتے ہیں۔ باہو ؎

مرد مرشد میرد در ہر مقام مرشد نامرد طالب حز تمام

کامل مرشد طالب اللہ کے قبضے اور عمل میں علم دعوت لے آتا ہے۔ انبیاء اور اولیاء اللہ کی تمام روحیں اس کے قبضہ میں ہوتی ہیں۔ علم دعوت کے عامل کو جناب محمد رسول اللہ

marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے اجازت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کا کام ذکر سے سنوارا ہوا ہوتا ہے۔ ذکر ایسی چیز ہے جس سے ایک دم میں معرفت و وصال الٰہی حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ زبان کا کام زبان سے ہے۔ یعنی عمل قال۔ اور قلب کا کام قلب سے ہے۔ اس سے احوال کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ یعنی عامل کو احوال کا علم ہوتا ہے۔ روح کا کام روح سے ہے یعنی وصال سرّ کا کام سرّ سے ہے معرات کا معرفت سے۔ توحید کا توحید سے۔ مشاہدے کا مشاہدہ سے۔ نور کا نور سے۔ تجرید کا تجرید سے۔ تفرید کا تفرید سے اور حضور کا حضور سے ہے۔ اس قسم کا عالم فیض بخش۔ فاضل اور عارف باللہ فقیر ہوتا ہے۔ جب فقر ختم ہو تو وہی اللہ ہے۔ وہ اہل توحید ہوتا ہے۔ یعنی طالب کو قرب ذات تک پہنچا دیتا ہے۔ جو مرشد ہر ایک مقام کو طے نہ کرے اور نہ کرا سکے وہ تقلیدی ہے۔ ایسا مرشد طالب کو حرص و ہوا میں مبتلا کر دیتا ہے۔ فقر محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے خبر اور دور ہوتا ہے اور حرص و ہوا میں مبتلا ہوتا ہے بیت

طالباں را ایں بود ایں راہ بند راہِ مرداں شد حضوری ہوشمند

طالبوں کے لئے یہ نصیحت کی راہ کافی ہے۔ مردوں کی راہ حضوری اور ہوشمندی ہے۔

پیری و مریدی کی شرائط

پیری مریدی کوئی آسان کام نہیں۔ پیری مریدی میں ذات الٰہی کی تجلیات مدنظر ہوتی ہیں۔ جس طریقہ کو شریعت رد کرے وہ بے دینی ہے۔ حدیث کُلُّ باطِنٍ خَالَفَ الظَّاہِرَ فَھُوَ بَاطِلٌ، جو باطن ظاہر کے مخالف ہو وہ باطل ہے ؎

ذکر ہم دوریست شو در غرق نور در نظر بینی شوی دائم حضور

ذکر بھی دوری ہے تو نور میں غرق ہو تاکہ تجھے بینی دائم حضوری حاصل ہو

اگر عارف مولیٰ اللہ فقرا کو باطن میں ایسی توفیق نہ ہوتی تو وہ حق کے رفیق

marfat.com

رفیق نہ ہوتے۔ معرفت الٰہی کے اعلےٰ مرتبے انہیں حاصل نہ ہوتے۔ نبی محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت اُسے حاصل نہ ہوتی۔ ظاہری اور باطنی ہر حقیقت کی راہ ان پر منکشف نہ ہوتی۔ اور اگر ان پر نعمت الٰہی اور رحمت الٰہی نہ ہوتی تو راہ باطن کے تمام سالک گمراہ ہوتے۔ ظاہری اعمال باطن کے واسطے ہوتے ہیں۔ نہ کہ پیٹ کی آسائش اور دنیاوی اور نفسانی لذات کے لئے بلکہ

ہر کرا از دل کشاید چشم نور شد حضوری مصطفےٰ رست از غرور

جس کی دلی آنکھ کھل جاتی ہے۔ اُسے نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے اور غرور سے بچ جاتا ہے۔

قولہ تعالیٰ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ہم دنیاوی اور آخرت کی زندگی میں تمہارے دوست ہیں۔ اسی میں تمہیں اپنے نفس اور آنکھوں کی خواہش کے مطابق چیزیں ملینگی۔ اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

بغیر علم راہ مولےٰ حاصل نہیں ہوتی ؛

ظاہری اور باطنی راہ علم کے متعلق ہے۔ بغیر علم کے مولےٰ کا رستہ نہیں چل سکتے کیونکہ جاہل نفس کا طالب ہوتا ہے۔ اور اس کا مرشد شیطان ہوتا ہے۔ جاہل اپنے افعال سے پریشان ہوتا ہے۔ وہ گبریلا ہے۔ جاہل سے بڑھ کر جہان میں کوئی خوار ذلیل اور بُرا نہیں ہوتا۔ وہی طالب اچھا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلقہ بگوش ہو شریعت کا تابع ہو۔ اور اہل علم ہو۔ مطلب یہ کہ ایمان کا سرمایہ علم ہے۔ رہبما علماء ہیں۔ دونو جہان کی نعمت علم ہے۔ شیطان کا قاتل علم ہے۔ مسلمان کنندہ علم ہے۔ نفس امارہ کے لئے جان ہے۔ آتش دوزخ کے لئے ڈھال ہے۔ علم سے ظاہری باطنی تمام اسرار منکشف ہوتے ہیں۔ علم

marfat.com

عامل کے لئے ملک علم ملک سلیمانی سے بہتر ہے۔ جو شخص علم کو پہچانتا ہے اور اس کی قدر جانتا ہے۔ وہ عالم عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اور کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ علم حق حق تک پہنچاتا ہے۔ جو علم مقام روحانیت تک پہنچائے اس کا علم روحوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ "اَلْعُلَمَاءُ وَارِثُ الْاَنْبِیَآءِ" علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ ایسے علما مردہ جسم کو حضرت عیسٰے علیہ السلام کی طرح نئی زندگی بخش سکتے ہیں۔ وہ صاحب قوت اور صاحب صفائے باطن ہوتے ہیں۔ اور انہیں دائمی طور پر مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضور حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ عارف باللہ ولی اللہ فقیر ہوتے ہیں۔ نہیں نہیں میں نے غلط کہا۔ بلکہ امت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے فقرا کا مرتبہ دم عیسٰے سے بڑھ کر ہے کیونکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام تو قم کہکر مردہ قبر سے زندہ اُٹھاتے تھے جو باتیں کرنے لگتا تھا۔ جو دو اڑھائی گھڑی زندہ رہ کر پھر مر جاتا تھا۔ لیکن امت محمدی، صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقرا کی نگاہ مردہ دل کو وجود کی قبر میں قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہہ کر زندہ کر دیتے ہیں۔ جس سے قلب اللہ اللہ پکارنے لگتا ہے۔ اور ایسا، دل تمام مراتب طے کر کے جب تک بہشت میں داخل نہیں ہوتا، وہ نہیں مرتا جو شخص صاحب قلب ہوتا ہے۔ اُسے دائمی اور سرمدی زندگی حاصل ہو جاتی ہے شیخ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ زندہ تو دل کو کرتا ہے اور مارتا نفس کو ہے ؎

زندہ قلبش مردہ قالب زیر خاک　　خاکی ز قالب زندہ از ذکر پاک

اس کا دل زندہ اور قالب مردہ مٹی تلے دفن ہے۔ بلکہ خاکی قالب بھی ذکر پاک کے سبب زندہ ہوتا ہے۔

قبر ایشاں خلوت است خلوت گزیں　　غرق وحدت حق شدہ حق الیقیں

اُن کی قبر خلوت ہے اور وہ خلوت گزیں ہیں۔ وہ وحدت حق میں غرق ہو کر حق، بالیقین کے مرتبے کو پہنچتے ہیں۔

marfat.com

عالم کو باعمل ہونا ضروری ہے

اگر تمام عالم عامل بھی ہوں۔ سچ بولیں اور حلال کھائیں۔ اور محض خدا کی خاطر علم حاصل کر کے نیک عمل کے لیے شاگردوں کو علم سکھائیں۔ تو اس سے بہتر اور کیا ہے۔ جو شخص زمین کو دو اڑھائی قدموں سے طے کر کے ہمیشہ پانچوں وقت کی نماز خانہ کعبہ میں باجماعت ادا کرے۔ اس سے پھر بہتر اور کیا ہے۔ اور جو شخص ہمیشہ حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہ کر آپس میں علم کا دور کرتا ہے۔ اس سے بہتر اور کیا ہے۔ جو فرشتے بارش کے وقت بارش کے ہر ایک قطرے کو ہتھیلی پر رکھ کر زمین پر لاتے ہیں۔ جو شخص اُن میں سے ہر ایک فرشتے کا نام جانتا ہو۔ اور باطنی توجہ سے انہیں پہچانتا ہو۔ اس سے پھر بہتر اور کیا ہے۔ جو شخص حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء اور اولیاء اور قیامت کے تمام صاحب مراتب مومن مسلمان اور ولی اللہ میں سے ہر ایک کی رُوح سے مصافحہ کرے اور ان سے ملاقات کرے۔ اُن کے نام جانتا ہو۔ اور انہیں پہچانتا ہو۔ پھر اس سے بہتر اور کیا ہے جو کوئی رُوئے زمین پر صاحب ورد وظیفہ۔ اہل دعوت اور حافظ قرآن ہیں۔ اُن سے ملاقات کرے اور دن رات باطہارت قرآن شریف کی تلاوت کرے اس سے بہتر اور کیا ہے۔ جو شخص ذکر۔ فکر۔ محاسبہ نفس۔ مکاشفہ، جمعیت خلق باخلق میں مشغول رہے۔ اس سے بہتر اور کیا ہے۔ جو شخص عمر بھر خانہ کعبہ کا طواف کرتا رہے اور کوئی حج اس سے فوت نہ ہو۔ زکوٰۃ دینے میں بھی اس سے کوتاہی نہ ہوئی ہو۔ اور نماز نوافل سے بھی کبھی فارغ نہ رہا ہو۔ رات کو جاگے اور دن کو روزہ رکھے۔ صاحب تقوےٰ وریاضت ہو۔ علم فقہ ومسائل کے مطالعہ میں رہے۔ اور علم تفسیر پڑھتا رہے۔ اس سے بہتر پھر کیا ہے جو شخص ساری عمر راہ خدا میں لڑتا رہے اور کافروں کو قتل کرتا رہے اس سے کونسی چیز بہتر

marfat.com

ہے۔ جو شخص تمام دنیا حاصل کرے دن رات اُسے راہ خدا میں صرف کرتا۔ رہے۔ مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔ اس سے بہتر اور کیا ہے۔ جو شخص ظل اللہ ہو اور مشرق سے مغرب تک بادشاہ ہو کر لوگوں کے ساتھ عدل و احسان اور انصاف کرے اس سے بہتر اور کیا ہے۔ جو شخص اپنی ہتھیلی اور ناخن پر دونوں جہان کے حالات اور ازل سے ابد تک کے احوال کا معائنہ کرے۔ اس سے بہتر اور کیا ہے۔ جس شخص کو غوث قطب ابدال اوتاد کے تمام مراتب حاصل ہوں۔ اور عرش کے اوپر کے ستر ہزار مقامات سے لے کر تحت الثریٰ تک تمام منکشف ہوں۔ پھر اس سے بہتر اور کیا ہے۔ یہ تمام درجات ہیں۔ جن میں ہر ایک درجہ معرفت و واحدانیت الٰہی کیلئے بمنزلہ سیڑھی ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے فنا فی اللہ میں مستغرق اور منظور نظر الٰہی ہو جاتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا ملازم ہو جاتا ہے۔ یہ طریقہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ کے تصور سے ہاتھ آتا ہے ؎

ابتدا توحید آخر نور شد ذکر با ذکور آں مغفور شد

ابتدا میں توحید اور آخر میں نور حاصل ہوا ذکر ناکور کے ساتھ مل کر مغفور ہو گیا

مطلب یہ کہ جو شخص مشاہدہ فنا فی اللہ کے مقام میں غرق ہوتا ہے۔ وہ نور میں ہوتا ہے۔ اس کا بولنا۔ دیکھنا، سننا بھی نور ہی ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صاحب نور کا نفس بھی پاک و مطمئنہ ہو کر نور بن جاتا ہے۔ اس کا دل بھی صاف ہو کر نور ہو جاتا ہے۔ اس کی رُوح بھی پاک ہو کر نور افشانی کرتی ہے۔ اسرار ربانی کا مشاہدہ کرتا ہے۔ قرب خدا کی تجلیات جو اس پر ہوتی ہیں نور ہوتی ہیں۔ وہ سر سے پاؤں تک نور میں مستغرق ہوتا ہے۔ صاحب نور سے کوئی نالائق حرکت سرزد نہیں ہوتی وہ منظور نظر الٰہی ہوتا ہے۔ اور اسے مجلس محمدی کی حضوری نصیب ہوتی ہے صاحب نور کا نہ نفس نہ قلب نہ روح نہ سر اور نہ سر سے جسم ہی ہوتا ہے مخلوق کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں۔ جو صاحب نور ہو۔ اور جس کا باطن آباد ہو۔ اہل نور مشق وجود پر قادر ہوتے ہیں ؎

marfat.com

رفت قلبش رفت روحش رفت نفس سر ہوا
نور بود نور باشد غرق فی اللہ با خدا

ایسے شخص کا قلب۔ روح۔ نفس و سر اور ہوا سب کچھ دور ہو کر نور ہی تھا نور ہی ہو جاتا ہے۔ اور غرق فی اللہ اور واصل حق ہو جاتا ہے۔

اسم اللہ ذات کے تصور سے یہ نور کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اسم اعظم کی خاصیت کی برکت۔ نص اور حدیث سے ثابت ہے۔ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ذکر سے بھی مذکور بالا نور کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔

مُرشد کامل کی بیعت کے بغیر شیطان اور نفس پر غالب نہیں آسکتا

انسان نفس کی قید سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ شیطان پر غالب نہیں آسکتا۔ ترک و توکل کے سبب دین سے اس کا دل سرد نہیں ہو سکتا۔ اور طلب کے مراتب میں مرد نہیں ہو سکتا۔ جب تک کسی قادری جامع مرشد کی بیعت نہ کرے ؎

شد مطالب دیدن روئے مصطفےٰ شد حضوری غرق فی اللہ با خدا

اصل مطلب جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا ہے۔ صاحب حضوری ہو کر غرق فی اللہ اور با خدا ہو جاتا ہے۔

ذکر رجعت دعوتش دیوانگی سکر مستی خام تر بے گانگی

اگر ذکر میں رجعت ہو تو دیوانگی لاحق ہوتی ہے۔ سکر و مستی اور بے گانگی خام آدمی کو ہوتی ہے۔

گر تو خواہی دائما باشی حضور ہمنشیں قبر شوز اہل قبور

اگر تو دائمی حضوری چاہتا ہے۔ تو کسی اہل قبر کی قبر کی ہمنشینی اختیار کر۔

باھو بہر خدا حاضر نما باتصور اسم اللہ شو فنا

باہو! برائے خدا حاضر دکھا۔ اور اسم اللہ کے تصور سے فنا ہو جا۔

marfat.com

معرفت الٰہی کے مراتب

معرفت الٰہی کے فقر میں دو مرتبے ایسے ہیں۔ جنہیں کبیر اور اکبر کہتے ہیں۔ ان کی ابتدا اور انتہا ظاہری شغل کے متعلق نہیں۔ کیونکہ یہ ذکر و فکر سے باہر ہے۔ محض مشاہدہ اور حضور توحید ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے یہ مراتب منکشف ہوتے ہیں۔ جو شخص فنا فی اللہ ہوتا ہے وہ اسم اللہ ذات میں آتا ہے۔ ان دونو مرتبوں کو حاضر و ناظر کہتے ہیں۔ جس شخص کے عمل میں یہ دونو مرتبے ہوں۔ اگر مرشد توجہ کرے تو ایک لحظہ میں اسم اللہ ذات کے حاضرات سے انہیں دو مرتبوں سے تمام مراتب کھل جاتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات حکم خداوندی اور اجازت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر حاصل نہیں ہوتے۔ جب تک حضور سے حکم نہ ہو۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات کا نہ اثر وجود میں ہوتا ہے نہ اس کا کچھ فائدہ ہوتا ہے نہ باطن کھلتا ہے۔ نہ نفس تابع ہوتا ہے۔ نہ دل کو ذوق حاصل ہوتا ہے نہ روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ نہ سر سے فیض کا حصہ ملتا ہے۔ اور نہ بہار کی پھلواڑی کھلنی شروع ہوتی ہے۔ اگر کوئی جامع سروری قادری مرشد طالب اللہ کو حضور میں پہنچا دے۔ تو وہ عین بعین دیکھ سکتا ہے۔ پھر اس کے وجود میں غلط بین آنکھیں۔ غلاظت۔ غصہ۔ غیبت اور دنیاوی غم نہیں رہتے۔ اللہ بس باقی ہوس۔ دونو جہان سے دست بردار ہو جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ معرفت و قرب الٰہی کے مشاہدہ میں مستغرق رہا کرتے تھے۔ توحید اور نور حضور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ ایک لحظہ یا ایک لمحہ بھی حضور ربانی کے مشاہدہ سے نہیں رکتے تھے اور عشق توحید کی آگ کے نور اور درد و محبت الٰہی کے سبب ایک دم بھی آرام نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اکثر زمان مبارک سے فرمایا کرتے تھے: "یَا لَیْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ

marfat.com

لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا" کاش! محمدؐ کا خدا محمدؐ کو پیدا نہ کرتا" یہ سب کچھ اسم اللہ ذات کے بوجھ کی گرمی کے سبب تھا۔

اسم اللہ بس گران است بے بہا ایں حقیقت را بداند مصطفےٰ!

اسم اللہ ذات نہایت ہی بے بہا اور گراں ہے۔ اس حقیقت کو صرف جناب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جانتی ہے۔

جو شخص اسم اللہ ذات کی توحید میں غوطہ زنی کرتا ہے۔ جیسا مچھلی پانی میں تو وہ غرق فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے کوئی حجاب باقی نہیں رہتا۔

چناں کن جسم را در اسم پنہاں کہ ہی کردد الف در بسم پنہاں

اپنے جسم کو اسم میں اس طرح چھپا۔ کہ جس طرح الف بسم میں پوشیدہ ہوتا ہے۔

یہ حقیقت، معرفت۔ فقر۔ فنا۔ بقائے باطن صفا اور حقائق حق وہی شخص اچھی طرح جانتا ہے۔ جو باطل سے نکل کر حق رسیدہ ہو گیا ہو۔ لاکھوں طالبوں اور مرشدوں میں سے صرف ایک شخص سروری جامع قادری ایسا ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ وحدت الٰہی میں غرق الٰہی میں غرق اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر اور حضرت عبد القادر جیلانی شئے للہ کا ملازم و غلام ہو۔

مدح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ

شفیع امت و سرور بود آں شاہِ جیلانی تعالی اللہ چہا قدرت خدائش کرد ارزانی

وہ شاہ جیلانی اُمت کے شفیع اور سردار تھے۔ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے آنجناب کو کیا ہی قدرت عنایت فرمائی ہے۔

سکندر می کند دعوے کہ ہستم چاکرِ آں شاہ فلاطوں پیش علم او مقر آمد بنادانی

سکندر کو آپ کی غلامی کا دعوے ہے۔ فلاطوں کو آپ کے علم کے روبرو اپنی نادانی کا اعتراف ہے۔

marfat.com

کلاہ داران ایں عالم گدایان گدائے تو ترازیبد ترا زیبد کلاہ داری و سلطانی

اس جہان کے تاجدار آپکے گداگروں کے گداگر ہیں۔ صرف آپ ہی کو تاجداری اور بادشاہی زیب دیتی ہے۔

گدا سازی اگر خواہی بیکدم بادشاہاں را گدایاں را دہی شاہی بیک لحظہ بہ آسانی

اگر آپ چاہیں تو ایک دم میں بادشاہوں کو گدا بنا دیں اگر آپ چاہیں تو نہایت آسانی سے فقیروں کو بادشاہی عنایت فرما سکتے ہیں۔

گدائے درگہت خاقاں غلام حضرت قیصر چہ عالیشان سلطانی الا اے غوث ربانی

آپ کی بارگاہ کا گدا خاقان ہے اور آپ کی چوکھٹ کا غلام قیصر ہے۔ اے غوث ربانی آپ کس درجہ کے عالیشان بادشاہ ہیں۔

بایں حشمت بایں شوکت بایں قدرت بایں عظمت نبود است و نخواہد بود الحق مثل تو ثانی

فی الواقعہ اس جاہ و حشمت۔ شان و شوکت۔ اور قدرت و عظمت کا انسان بجز آپ کے نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔

چہ ناسوتی چہ ملکوتی چہ جبروتی چہ لاہوتی ہمہ در زیر پائے تو چہ عالیشان سلطانی

آپ کس اعلےٰ شان کے بادشاہ ہیں کہ کیا ناسوتی کیا ملکوتی۔ کیا جبروتی۔ کیا لاہوتی بھی آپ کے پاؤں تلے ہیں۔

حقیقت از تو روشن شد طریقت از تو گلشن شد سپہر شرع را ماہی زہے خورشید نورانی

آپ کے وجود سے حقیقت روشن ہوئی اور طریقت گلزار بنی۔ آپ کیسے نورانی سورج اور شرع کے آسمان کے چاند ہیں۔

زباغ اصفیا سروے زبزم مصطفیٰ شمعے علی را قرۃ العینے بدیں محبوب سبحانی

اصفیا کے باغ کا سرو اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی شمع۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ اسی واسطے آپ محبوب سبحانی ہیں۔

دلا گشتی مریدِ او بہ بیں لطف مزید او چہ اوصاف حمیدہ اوگہ و بے گاہ و میدانی

اے دل جب تو اس کا مرید ہو گیا ہے تو اب تو اس کا لطف مزید دیکھ۔ کیونکہ تو

marfat.com

وقتاً فوقتاً آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف بیان کرتا رہتا ہے۔

زباں راشُست وشو باید بآب جنت الکوثر ازاں پس نام محی الدین ما کی بر زباں رانی

آنحضرت کا اسم مبارک یاد کرنے سے پہلے زبان کو بہشتی نہر کوثر کے پانی سے دھو لینا چاہیئے۔

بزرگ وخورد مرد وزن مریدت شد ہمہ عالم خطا پوشی عطا پاقی ودین بخشی جہاں بانی

تمام جہان کے چھوٹے بڑے مرد عورت سبھی آپ کے مرید ہوئے۔ آپ خطا پوش عطا پاش دین بخش اور جہان بان ہیں۔

تو شاہِ اولیا و اولیا محتاج درگاہت مشائخ را سزد بر درگہت از فخر دربانی

آپ اولیاء اللہ کے بادشاہ ہیں۔ اور اولیا آپ کی بارگاہ کے محتاج ہیں۔ مشائخ کے لئے آپ کی دربانی باعث فخر ہے۔

مطیع حکم تو دیو اں ملائک چوں پری بندہ شہنشاہ شہنشاہاں امامِ انس وروحانی

دیو۔ جن۔ پری۔ فرشتے سبھی آپ کے فرماں بردار ہیں۔ آپ شہنشاہوں کے شہنشاہ اور انسان اور فرشتوں کے امام ہیں۔

چہ عبد القادری قدرت ازاں داری کہ یک لحظہ برآری آشکار از کرم حاجات پنہانی

چونکہ آپ عبد القادر ہیں۔ اس واسطے آپ کو اس درجہ قدرت حاصل ہے۔ کہ آپ پوشیدہ ضرورتوں کو کھلم کھلا پورا کرتے ہیں۔

بدنیا در عدن بخشی بعقبے جنت المأوے برحمت بحر الطافی زشفقت کان احسانی

دُنیا میں عدن کے موتی اور آخرت میں بہشت عنایت فرماتے ہیں۔ بلحاظ رحمت بحر الطاف اور بلحاظ شفقت احسان کی کان ہیں۔

ملاذ او ستگیری تو معاذا دلپذیری تو بلطفِ خود رہائی دہ ز گرداب پریشانی

آپ کی مدد جائے پناہ اور آپ کی دلپذیری جائے بازگشت ہے۔ اپنے لطف و کرم سے پریشانی کے بھنور سے بچائیو۔

جگر ریشیم دروں خستہ دل اندر لطفِ تو بستہ تو ہم از غایت احساں دوا بخشی در مانی

marfat.com

میرا جگر زخمی میرا اندر خستہ تیرے تلف پر دل بستہ ہے، آپ اپنے احسان عظیم سے دوا اور علاج دونو بخشیں۔

تراچوں من ہزاراں بندہ ہستند در عالم مرا جز آستانت نیست اگر خوانی دگر دانی

جہان میں مجھ ایسے ہزاروں غلام ہیں لیکن میرے لئے آپ کے آستانہ کے سوا اور کوئی ٹھکانا نہیں خواہ بلائیں یا ہٹائیں۔

ندارم اندریں عالم بجز درد و غم و زحمت خلاصی دہ ازیں محنت کہ دارم صد پریشانی

اس جہان میں سوائے درد و غم اور رنج و سختی کے اور مجھے کچھ حاصل نہیں ہے۔ سینکڑوں طرح کی محنتوں سے خلاصی بخشیں۔

منم سائل بجز تو نیست غمخوارم کہ گیرد دست برحمت کن نظر بر من توئی مختار سبحانی

میں سائل ہوں آپ کے سوا میرا کوئی غمخوار نہیں کون مدد کرے۔ آپ مختار الٰہی ہیں مجھ پر نظر رحمت کیجیو۔

سگ درگاہ جیلاں شو چو خواہی قرب ربانی کہ بر شیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

اگر انسان قرب ربانی چاہے تو درگاہ جیلانی کا کتا بن جائے۔ کیونکہ درگاہ جیلانی کا کتا شیروں سے اشرف سمجھا جاتا ہے۔

فقیرے بندہ عاجز فتادہ بر سر کویت عجب نبود اگر ایں ذرہ را خورشید گردانی

یہ عاجز بندہ آپ کے کوچہ میں گرا پڑا ہے۔ کچھ عجب نہیں اگر آپ ذرہ کو آفتاب بنا دیں۔

جواب مصنف رحمۃ اللہ علیہ

ہر مریدش آفتاب روشنی حق نما
فیض بدہد فیض بخشد بر درد حاضر مصطفےٰ

حضرت پیران رضی اللہ عنہ کا ہر ایک مرید روشن آفتاب اور حق کا رہنما ہے جو فیض بخشتا ہے۔ اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دیتا ہے۔

marfat.com

راز رحمت فیض فضلش میدہاند از خدا
بے نصیبے کس نباشد با ہوئے دل باصفا

وہ اللہ تعالیٰ سے راز رحمت اور فیض فضل دلا سکتا ہے۔ اے باہو صاف دل شخص بے نصیب نہیں رہ سکتا۔

حقیقت مُرید کامل

آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مرید مرد اہل تجربہ اور پُر درد ہیں ؎

عرش و کرسی در دل است لوح و قلم ہر کہ دل را یافت آں را نیست غم

دل میں عرش و کرسی بھی ہے اور لوح و قلم بھی۔ جو دل کو پالیتا ہے اسے کوئی غم نہیں۔

ایں مراتب طفل گانی سر ہوا راہِ وحدت غرق فی اللہ با خدا

یہ مراتب ایک لالچی بچے کے ہیں۔ اصل مطلب تو وحدت کی راہ کا ہاتھ آنا اور غرق فی اللہ اور باقی باللہ ہوتا ہے۔

غیر مخلوق است وحدت نور حق ایں بود مخلوق سیر ہر طبق

وحدت و نور حق غیر مخلوق ہے۔ ہر ایک طبق کی سیر کرنا مخلوق ہے۔

تا نگردد غرق وحدت ذات نور عارفانش کے شوند اہل از حضور

جب تک ذات الٰہی کی وحدت کے نور میں غرق نہ ہو۔ وہ صاحب حضور کب عارف کے لئے ہو سکتا ہے۔

درمیانِ بندہ حق دیوار نیست مردہ ام دل لائقش دیدار نیست

اللہ تعالےٰ اور بندے کے درمیان کوئی دیوار نہیں۔ صرف بات یہ ہے کہ مُردہ دل دیدار الٰہی کے لائق نہیں ہوتا۔

پردہ را بردار با حق شو ہم سخن تا ترا حاصل شود کنہش ز کن

تو پردہ اُٹھا اور حق تعالےٰ سے ہمکلام ہو۔ تاکہ تجھے کن سے کُنہ معلوم ہو جائے۔

چشم با چشم است دل با دل نذیر انتہائے عارفانش ایں فقیر

marfat.com

عارف فقیر کا انتہائی مرتبہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اُس کا دل اور آنکھ اللہ تعالےٰ کا دل اور آنکھ ہو جاتے ہیں۔

کے تواند بست صورت بیمثال ہر کہ از خود بگذرد بیند جمال

صورت بیمثال کا تصور کیسے ہو سکتا ہے۔ ہاں وہی شخص جمال الٰہی دیکھ سکتا ہے، جو اپنے آپ سے گزر جائے۔

با ھو ابہر خدا وحدت نما می برم حاضر ترا با مصطفےٰ ؐ

با ھو۔ تجھے وحدت دکھا سکتا ہے۔ اور مجلس نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم) میں پہنچا دیتا ہے۔

ہر کہ منکر از نبی مجلس نبیؐ عاقبت کافر شود اہل از شقی

جو شخص مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔ وہ آخر کار کافر اور بدبخت ہو جاتا ہے۔

اعمالِ ظاہری سے دلی نفاق دور نہیں ہو سکتا!

ظاہری اعمال سے انسان کا دلی نفاق دور نہیں ہو سکتا۔ جب تک اسم اللہ ذات اور محبت و معرفت کی آگ سے اُسے نہ جلائے۔ تب تک اس کا زنگار اور اس کی سیاہی دُور ہوتی ہے۔ اور نہ خاص الخاص ذکر کو قبول کرتا ہے۔ ذکر سے جب تک دل زندہ نہ ہو نفس نہیں مر سکتا۔ خواہ ساری عمر قرآن شریف کی تلاوت اور فقہ کے مسائل کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دائمی ذکر سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔ اس ذکر کی تعریف قرآن شریف میں یوں فرمائی ہے۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ،، اللہ تعالےٰ کو گڑگڑا کر اور پوشیدہ یاد کرو،، جو شخص وجودی حواس اور خطرات کے کوڑے کرکٹ کو اسم اللہ ذات کے تصور کی آگ سے نہیں جلاتا۔ اور شوق حق دل میں پیدا نہیں کرتا۔ محال ہے کہ اسے دیدار نصیب نہیں ہو سکتا ؎

یارب از عارفان مرا پیمانہ سرشار دہ چشم بینا جان آگاہ و دل بیدار دہ

marfat.com

یا اللہ! مجھے عارفوں کا مست بنا دینے والا ایک پیمانہ عطا کر۔ اور دیکھنے والی آنکھیں۔ تجھ سے واقف جان اور بیدار دل دے۔

ہر سرِ موئے حواسِ من برائے دیدرو ایں پریشان سیر را در بزم وحدت بارد

میرے بدن کا ہر ایک رونگٹا ایک اور ہی رستہ پکڑتا ہے۔ اس بھولے بھٹکے پریشان سیر کو وحدت کی مجلس میں آنے دے۔

مدتے تو گفتار کرداری کہ کردی مرمت روزگارے ہم بمن کردارِ بے گفتار دہ

مدت تک تو نے مجھے نیک اعمال کا علم عنایت کیا۔ اب مجھے بے گفتگو کا عمل مرحمت فرما۔

شیوۂ ارباب ہمت نیست چندیں انتظام رخصت دیدار داری طاقتِ دیدار دہ

مجھ ایسے اندھے کی طرح نہیں ہوتا۔ صاحب ہمت لوگوں کا طریقہ۔ اگر تو نے دیدار کی اجازت دی ہے تو دیدار کی طاقت بھی عنایت کر۔

ہر کہ در مردار غرق است کے شود دیدار جو غیر اللہ ہر چہ باشد دفترش از دل بشو

جو شخص دنیا مردار میں غرق ہے وہ دیدار الٰہی کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ غیر حق کا خیال دل کے دفتر سے دھو ڈال۔

تا نگردد غرق فی اللہ بے خبر از خود فنا! ہر کہ خود از خود بر آید دل شود رہبر ندا

جب تک از خود خالی نہ ہو غرق فی اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو اپنے آپ کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کا دل ہی وحدہ لا شریک کے لئے رہبر ہو جاتا ہے۔

اہل توحید کامل مکمل اکمل مرشد دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک صاحب نظر جو ایک نگاہ سے طالب کو وحدانیت میں لے جا کر اللہ تعالیٰ کا منظور نظر بنا دیں۔ دوسرے جو طالب کو مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیں۔ یہ یا تو اہل قبور سے بطریق دعوت یا اسم اللہ ذات کے تصور۔ یا توجہات باطنی سے حاصل ہوتا ہے۔ اس قسم کا سلوک عین راز ہے۔ جو عین العین منکشف ہوتا ہے۔ وہ

marfat.com

عین بہ عین دکھا دیتا ہے۔ ۵

باھو ہر کہ بیند عین را عفو العباد عارفاں از عفو باطن شد آباد

اللہ بس ماسوے اللہ ہوس۔

فنا فی اللہ کا وصف

یہ آیت اس دل کے وسیع طبقات کے بارے میں ہے۔ جو فنا فی اللہ ہو۔ قولہ تعالےٰ۔ (پ ۱۸ سورہ نور رکوع ۵)۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔

اللہ ہی کے نور سے زمین و آسمان کی روشنی ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہے اور طاق میں ایک چراغ رکھا ہے۔ اور چراغ ایک شیشے کی قندیل میں ہے۔ اور قندیل اس قدر شفاف ہے گویا وہ موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک ستارہ ہے۔ وہ چراغ زیتون کے ایک مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے۔ جو نہ پورب کے رُخ رکھا ہے اور نہ پچھم کے رُخ۔ اُس کا تیل اس قدر صاف ہے کہ اگر اُس کو آگ بھی نہ چھوئے تاہم معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے آپ جل اُٹھیگا غرض کہ ایک نور نہیں بلکہ نور علےٰ نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے۔ اور اللہ لوگوں کو سمجھانے کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے حال سے واقف ہے۔

marfat.com

ولی اللہ کس کو کہتے ہیں۔

یہ آیت اولیاء اللہ کے بارے میں ہے۔ ولی اس شخص کو کہتے ہیں، جو ہمیشہ اللہ تعالےٰ کا منظور نظر اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضوری ہو جس کا دل، ذکر الٰہی سے صاف شدہ ہو۔ انبیاء اور اولیاء کی روحوں سے اُسے ملاقات حاصل ہو۔ آیت کریمہ یہ ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا وہ اللہ تعالیٰ کو کافی دوست اور مددگار سمجھتا ہے۔ (پ ۵ س نساء ع ۷)

قولہ تعالےٰ۔ فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ انہیں اپنا دوست نہ بناؤ تاوقتیکہ وہ راہِ خدا میں ہجرت نہ کریں۔ (پ ۵ النساء ۱۲۶)

قولہ تعالےٰ۔ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ۔ اگر تم کو کسی قوم کی طرف سے دغا کا اندیشہ ہو۔ تو مساوات کو ملحوظ رکھ کر ان کے عہد کو الٹا اُن کی طرف پھینک دو۔ بیشک اللہ تعالےٰ دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (پ ۹ الانفال۔ ع ۷)

اولیاء اللہ کو اسم اللہ ذات کے تصور اور ذکر کا خوف دل میں ہوتا ہے۔

از ہیبتِ آں دو راہ خوں شد دل من
تا آخر بکدام راہ بر دمنزل من

ان دو رستوں کے خوف سے میرا دل خون ہو رہا ہے کہ دیکھئے کس رستے پر میری منزل ہو۔ قولہ تعالےٰ۔ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ایک فریق بہشت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں۔

انسان کی ظاہری آنکھ کسی کام نہیں آتی۔ اس کی باطنی آنکھ کھل جاتی ہے۔ اے عارف ولی اللہ! دل کی آنکھ سے دیکھ۔ ظاہری آنکھ سے تو بیل اور گدھے بھی دیکھتے ہیں۔ باطنی آنکھ والے اللہ تعالےٰ کے مقرب ہوتے ہیں۔ طالب مولےٰ دیدار دیکھتا ہے اور اُسے حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

marfat.com

قولہ تعالےٰ۔ وَكُنْتُمْ
اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ فَاَصْحٰبُ
الْمَيْمَنَةِ ۝ مَآ اَصْحٰبُ
الْمَيْمَنَةِ ۝ مَآ اَصْحٰبُ
الْمَشْئَمَةِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ
السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝
وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝
عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ
عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ
وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ لَّا
يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝
وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝
وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ
الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا
لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا
سَلٰمًا سَلٰمًا۔ (پ ۲۷۔ واقعہ ۱)

تم لوگوں کی بھی تین قسمیں ہونگی۔ ایک دائیں ہاتھ سے۔ سو داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا۔ اور ایک بائیں ہاتھ والے سو بائیں ہاتھ والوں کا کیا ہی بُرا ہڈاہے اور تیسرے جو سب سے آگے سامنے بٹھلائے گئے ہیں۔ یہ آگے ہی بٹھانے کے قابل، ہیں۔ یہ بارگاہ خداوندی کے مقرب ہیں ان کو بہشت کے آرام و آسائش کے باغوں میں جگہ دی جائے گی۔ اس گروہ میں بہت تو اگلے لوگوں میں سے ہونگے اور تھوڑے پچھلوں میں سے بھی۔ ایک دوسرے کے آمنے سامنے جڑاؤ پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے۔ غلمان بہشت جو ہمیشہ لڑکے ہی بنے رہیں گے۔ اُن کے پاس شربت وغیرہ پینے کے لئے آبخورے اور لوٹے اور ایسی شراب صاف کے جام لاتے اور لیجاتے ہونگے جن کے پینے سے نہ تو ان کو دردِ سر ہو۔ جو خمار میں ہوتا ہے اور نہ بکواس لگے۔ اور نیز جس قسم کا میوہ پسند کریں اور جس قسم کے پرندوں کے گوشت کو ان کا جی چاہے۔ وہی گوشت اور ان نعمتوں کے علاوہ احتیاط سے کئی تہوں میں رکھے ہوئے موتیوں کی طرح خوش رنگ بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہونگی۔ یہ بدلہ ہے ان نیک اعمال کا جو دنیا میں کرتے تھے۔ وہاں نہ تو کوئی لغو بات سنیں گے

marfat.com

اور نہ خلاف تہذیب۔ بس ہر طرف سے سلام ہی سلام کی آوازیں چلی آرہی ہونگی۔

اسم اللہ کے تصور والا نور ایمان میں غرق ہوتا ہے

اسم اللہ ذات کے تصور والا نور ایمانی میں غرق ہوتا ہے۔ وہ ظاہر میں شریعت کا پابند اور باطن میں عارف باللہ ہوتا ہے۔ قولہ تعالےٰ:۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝

(اے پیغمبر) اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے دین کی جان یعنی یہ کتاب تمہاری طرف وحی کے ذریعے بھیجی ہے۔ تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا چیز ہے۔ اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں۔ مگر ہم نے قرآن کو ایک نور بنا دیا ہے کہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس کے ذریعہ سے دین کا رستہ دکھا دیتے ہیں۔ (اے پیغمبر) اس میں شک نہیں کہ تم تو لوگوں کو سیدھا رستہ دکھاتے ہو۔ یعنی اس خدا کا رستہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے سب اسی کا ہے۔ سنو جی خدا ہی سب کاموں کا مرجع ہے۔ (پ ۲۵۔ الشوریٰ ع ۸)

قولہ تعالےٰ:۔ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

بلکہ جو کتابیں اس کے نزول سے پہلے موجود ہیں۔ اُن کی تصدیق کرتی ہے۔ اور اس میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان والے ہیں۔ ہر چیز کا تفصیلی بیان اور ہدایت اور رحمت ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا

جن بتوں کو یہ لوگ حاجت روا سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ کسی چیز کو پیدا

marfat.com

يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ	نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ بُت بنائے
يُخْلَقُوْنَ ۔ پ ۱۴ النحل ع ۲)	جاتے ہیں۔

محبّت دنیا دل سے نکالے بغیر قرب الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا

باز آ از شرک و کفر اے بُت پرست	تا ترا حاصل شود وحدت الست
او بُت پرست! شرک و کفر چھوڑ	تا کہ تجھے وحدت الست حاصل ہو

جو شخص اللہ تعالےٰ کی واحدانیت میں پہنچنا۔ دائمی طور پر مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہونا۔ اور سلطان الفقرا سے جس کی صورت نورِ حق ہے اور جسے ہمیشہ قرب الٰہی اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم حاصل ہے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ انسان کے بدن پر کم و بیش تیس کروڑ تیس لاکھ بال ہیں۔ ہر ایک بال کے مقابلہ میں شیطان کا گھر ہے۔ اور جو اس خواہشات نفسانی کا گھر ہیں۔ دنیاوی لذات سے کبھی کوئی سیر نہیں ہوتا۔ جو شخص دنیا کی محبت دل سے نہیں نکالتا۔ اُسے نہ قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے نہ مجلس محمدیؐ کی حضوری اور نہ اس کے قلب۔ قالب اور ہر ایک بال سے ذکر جاری ہوتا ہے معرفت الٰہی اور فقر جو اصل فتح ہے دنیا ترک کئے بغیر حاصل نہیں ہوتے۔ اور اسے وحدانیت حاصل ہوتی ہے۔ خواہ ساری عمر پتھر پر سر ٹپکتا رہے۔ تقویٰ اور مجاہدہ سے اس کی پیٹھ کبڑی ہو جائے۔ اور وجود کمان کی طرح ہو جائے۔ دُنیا کے ہوتے خدا سے حجاب اور جدائی ہوتی ہے۔ دنیا کا دوست خدا کا دشمن ہوتا ہے۔

مذمت دنیا

زبہر زر چرا تو دلق پوشی	زبہر زر چرا دائم خموشی

تو دنیاوی مال و دولت کی خاطر کیوں گدڑی پہنتا ہے اور ہمیشہ چپ شاہ بنا ہوا ہے

marfat.com

زبہر زر چرا عرفاں مکانی زبہر زر چرا درویش خوانی

تو زر کی خاطر عرفان مکان بنا ہوا ہے۔ تو زر کی خاطر کیوں درویش کہلاتا ہے۔

زبہر زر چرا گریاں کشائی زبہر زر چرا صورت صفائی

تو زر کی خاطر کیوں اتنی آہ وزاری کرتا ہے اور صفائی کی صورت بنا رکھی ہے۔

زبہر زر چرا خلوت نشینی زبہر زر چرا خوش خواب بینی

زر کے واسطے کیوں خلوت نشین ہوتا ہے۔ اور زر کی خاطر کیوں عمدہ خواب دیکھتا ہے۔

زبہر زر چرا اسم اللہ فروشی زبہر زر چرا غوغا فروشی

زر کی خاطر تو کیوں اللہ کا نام بیچتا ہے تو نے زر کی خاطر کیوں اتنی دھوم دھام مچا رکھی ہے

زبہر زر چرا نقشے بدانی زبہر زر چرا تسبیح خوانی

تو زر کی خاطر کیوں نقشبندی اور تسبیح خوانی کرتا ہے۔

زبہر زر چرا علم فضیلت زبہر زر چرا دنیا وسیلت

تو زر کی خاطر فضیلت علم فروخت کرتا ہے اور دنیا کو اپنا وسیلہ بناتا ہے۔

زبہر زر چرا تو شاہ طلبی زبہر زر چرا تو ذکر قلبی

تو زر کی خاطر کیوں شاہ طلب اور ذاکر قلبی بنا ہوا ہے۔

زبہر زر چرا تو انتظاری زبہر زر چرا ہر در بخواری

تو زر کی خاطر کیوں دربدر اور منتظر ہوتا ہے۔

باھو زنیست طلبش زر بدانی کہ غرقِ معرفت با حق وصالی

باھو کو طلب زر کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ معرفت و وصال حق میں مشغول ہے۔

ذکر الٰہی میں ایک دم مشغول ہونا بادشاہت سے بہتر ہے

تجھے معلوم ہے کہ دنیا چند روزہ ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ سے واسطہ پڑے گا۔ یہ بھی تجھے معلوم ہے کہ دنیا شیطانی مال ومتاع ہے۔ تارک دنیا کو خدا شناسی کا مرتبہ ملتا ہے۔ ذکر الٰہی میں ایک دم مشغول رہنا دنیا دی ہزاروں

marfat.com

بادشاہوں سے بہتر ہے۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحابوں اور یاروں نے پوچھا۔ کہ حضرت! وہ کونسی اچھی چیز ہے۔ جس سے دنیا و آخرت میں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اور کونسی ادنےٰ اور بُری چیز ہے۔ جو دُنیا و آخرت میں خُدا سے دُور کر دیتی ہے۔ فرمایا فقر اور معرفت الٰہی سے پیار کرو۔ کیونکہ ان دونو نعمتوں سے دونو جہان کا فخر حاصل ہوتا ہے۔ دُنیا کی طرف ہمیشہ حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھو کیونکہ یہ شیطانی مال متاع ہے

طالب دنیا کی برائی

مائل جیفہ کہ شود جُز سگے کینہ ورے و بے خبرے و بدرگے

کینہ ور۔ بے خبر۔ بدرگ اور کتے کے سوا اور کون مردار کی طرف مائل ہوتا ہے۔

طالب دنیا ز سگ کمتر است ظاہر او گرچہ بجاہ و فراست

دنیا کا طالب کتے سے بھی گھٹیل ہے۔ خواہ بظاہر وہ جاہ و حشمت اور فہم و فراست کا ایک مالک ہے کیوں نہ ہو۔

باطنش آلودہ بہ پندارِ او خلق سگے ظاہر از دیارِ او

غرور کے سبب اس کا باطن آلودہ ہوتا ہے۔ بظاہر خلقت اُس کی دوست ہوتی ہے۔

با غضب و شہوت و حرص و ہوا سیرتِ او چوں دو آدم نما

اس میں غصّہ۔ شہوت اور حرص و ہوا ہوتی ہے۔ بظاہر خلقت اُس کی دوست ہوتی ہے

سیم و زرش قبلہ آرام او کاہ صفت خواب و خورش کام او

سونا چاندی اس کا قبلہ ہیں۔ اور بیل کی طرح کھانا اور سونا اس کا کام ہے۔

روز و شبش صرف بغفلت مدام بازن و بچہ دلِ او گشتہ رام

وہ دن رات غفلت میں ڈوبا رہتا ہے۔ اور عورت۔ زر۔ بچوں سے دل لگائے رکھتا ہے

رفت ز یادش غم مرگ و ممات غافل معزول ز راہِ نجات

اے مرگ اور موت کا غم بھول گیا ہے۔ اور راہ نجات سے غافل اور بے کار ہے

marfat.com

عالم صفت ماؤ تُوئی را گرفت ننگِ دو بینی دو دوئی را گرفت

وہ عالم کی طرح ما و شما میں پھنسا ہوا ہے۔ اور دو بینی کے سبب دوئی اختیار کئے ہوئے ہے۔

صاف دلے نہ شنید و نہ دید تیرہ دلی را زرُخِ او ندید

صاف دل کو نہ اُس نے سُنا نہ دیکھا۔ سیاہ دلی کے سبب اس کا چہرہ نہیں دیکھا۔

خانۂ عمر تو بود بر دمے بہر دمے مے طلبی عالمے

تیری عمر کا گھر برباد ہے۔ کیا تو اسی کی خاطر جواں طلب کرتا ہے

بہر دمے ایں ہمہ شر و فساد ہفت ہزاری شدنت اجتہاد

یہ سب کچھ انسان کیلئے باعث شر و فساد ہے۔ تو ہفت ہزاری ہو جانے کو اجتہاد خیال کرتا ہے

حیف برایں دانش و آئینِ تو کور شدہ دیدۂ حق بینِ تو

بدیں عقل و ہمت بباید گریست۔ تیری حق بین آنکھ اندھی ہو گئی ہے۔

دنیا خوار را جواب خوار تر ملعون است در نظرِ عارفان با بصر

دنیا کے طالب کو زیادہ خواری ہوتی ہے۔ ایسا شخص عارف باللہ کی نگاہوں میں ملعون ہے۔

حب دنیا دل گرفت از سر ہوا دل ز حب دنیا و دو عارف فدا

لالچ کے سبب دنیاوی محبت نے دل لے لیا ہے۔ عارف باللہ لوگ دنیاوی محبت سے دل کو ہٹا لیتے ہیں۔

تجھے معلوم رہے کہ بے حیا۔ منافق بے ادب۔ جھوٹے اور ظالم کے سوا اور کوئی دنیا طلب نہیں کرتا۔ کیونکہ دنیا کمینوں کی پرورش کرتی ہے۔ دنیا کی اصل ہی کمینی ہے۔ دنیا کا طالب نفس کا مرید اور شیطان کا مصاحب ہوتا ہے۔ اسی واسطے دن رات حرص و ہوا میں مارا مارا پھرتا ہے۔ فقیری۔ مفلسی دل کا غنی ہونا ہدایت معرفت الٰہی خاص سنت نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہے۔ روپیہ پیسہ جمع کرنا اور اس پر فخر کرنا لعنتی کافروں اور جنیوں والے فرعون کا کام ہے۔ مومن۔ مسلمان ہو کر فقر محمدی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو کیونکر ترک کرے۔ اور دنیاوی مال و زر کا فخر کرے۔ دنیا اپنے طالب کو دوزخ میں پہنچائے بغیر نہیں چھوڑتی اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ۔ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اور بات ہے

marfat.com

جو شخص روزانہ خوراک سے زیادہ طلب کرتا ہے۔ اس کا مقام دوزخ ہے۔ فقر و معرفت الٰہی انسان کو بہشت میں بقائے الٰہی سے سرفراز کرتے ہیں۔ پس انسان کا فرض عین اور سنتِ عظیم ہے کہ وہ فقر محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی کوشش کرے جو شخص فقر محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قدم رکھتا ہے۔ اُسے لازم ہے کہ وجیادی محبت دل سے نکال دے۔

مجلسِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی وضاحت اور طریقہ

واضح رہے کہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرح۔ مراقبہ۔ ذکر۔ فکر۔ مکاشفہ۔ محاسبہ۔ مقامات و درجات۔ معرفت اور توحید کا استغراق۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے نص و حدیث سے ثابت ہے۔ تجلیات ربانی کا نور باطل باطن میں ہرگز نہیں ہوتا۔ جب باطن صاف ہو جائے تو پھر شیطانی خطرات اور نفسانی وسوسے۔ اور توہمات اور دُنیا کے حادثات بالکل دُنیا سے اُٹھ جاتے ہیں۔ اور پھر اس قسم کا۔ کھوٹ کبھی رونما نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے سچی ارادت کے ساتھ کلمہ شہادت کا سلوک یہی ہے۔

واضح رہے کہ جب طالب مولیٰ شغل الٰہی میں مشغول ہونا چاہے تو اُسے لازم ہے کہ پہلے اپنی دونو آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرلے۔ اور اسم اللہ ذات کا تفکر کرے۔ لیکن پہلے ظاہری اور باطنی شیطانی رستے بند کر لیوے۔ اور خیال و وسوسہ کی نفسانیت اپنے سے دور پھینک دے۔ پھر تین مرتبہ اعوذ اور بسم اللہ اس طرح پڑھے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین مرتبہ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تین مرتبہ۔ پھر تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ طٰہٰ۔

marfat.com

پھر تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔ اور پھر تین مرتبہ یہ آیت پڑھے۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔

بعد ازاں تین مرتبہ چاروں قل پڑھے۔ اوّل قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ۔ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ دوم قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ سوم۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ چہارم قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِکِ النَّاسِ اِلٰہِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ۔

بعد ازاں تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

بعد ازاں تین مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

marfat.com

بعد ازاں ہزار مرتبہ یا تین مرتبہ استغفار پڑھے۔ اگر ہزار مرتبہ پڑھے تو استغفر اللہ تک پڑھے۔ اور اگر تین ہزار مرتبہ پڑھے تو یہ پڑھے:۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَکَتَّابُ الْکُرُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ تین مرتبہ کلمہ شہادت پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر تین مرتبہ کلمہ طیب پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

یہ سب کچھ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ اسم اللہ اور اسم محمدؐ کو اپنے تصور میں لائے۔ اور دونو اسموں پر نگاہ رکھے۔ بعد ازاں توحید و معرفت الٰہی کے دریا میں غوطہ لگائے۔ ذکر الٰہی کے غلبہ میں مستغرق ہو کر ایسا بیخود ہو جائے۔ کہ اس پر یہ آیت صادق آئے: "وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ" اپنے پروردگار کو اس وقت یاد کر جب تو اپنے آپ کو بھول جائے۔

مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے لائق کون ہوتا ہے

مطلب یہ کہ جب تک طالب کا وجود چار ذکروں۔ چار مراقبوں۔ چار فکروں میں آدمی کے برتن کی طرح پختہ نہ ہو جائے۔ اس کا وجود مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائق نہیں ہوتا۔ وہ چار ذکر یہ ہیں۔

اوّل۔ ذکر زوال۔ اس ذکر کے شروع میں اعلےٰ ادنےٰ تمام خلقت رجوع کرتی ہے۔ اور طالب اور مرید بے شمار ہو جاتے ہیں۔ جب ذکر زوال ختم ہو چکتا ہے۔ تو تمام مرید اور طالب رجعت زدہ ہو کر بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں

marfat.com

کہ ایسے ذکر و فکر سے ہزار بار استغفار اور توبہ ہے۔ وہی سچا طالب اور مرید اپنے حال پر قائم رہتا ہے جو معرفت الٰہی کی انتہا کو پہنچا ہوا ہو۔ اور جس نے دائمی ذکر شروع کیا ہوا ہو۔

دوم ذکر کمال۔ اس کے شروع میں فرشتے رجوع کرتے ہیں۔ اور کراماً کاتبین کے گرد اگرد فرشتوں کے حلقے ہوتے ہیں۔ نیک و بد سے اطلاع دیتے ہیں۔ گناہ سے باز رکھتے ہیں۔ جب یہ ذکر کمال انتہا کو پہنچتا ہے تو ذکر سوم یعنی ذکر وصال شروع ہوتا ہے۔ اس ذکر سے انبیاء اولیاء اللہ کا وصال باطن میں حاصل ہوتا ہے۔ جب یہ ذکر بھی ختم ہوتا ہے۔ تو پھر چوتھا ذکر یعنی ذکر احوال شروع ہوتا ہے۔ اس ذکر میں فنا و بقا اور تجلیات ذاتی ہوتی ہیں جب ان چاروں ذکروں سے گذرتا ہے۔ تو وجود مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے لائق ہو جاتا ہے ارشاد کے لائق وہ سروری قادری جامع مرشد ہے۔ جو طالب کو پہلے ہی دن اسم اللہ ذات سے ذکر روحانی۔ ہر ایک مقام۔ ہر ایک مرتبہ۔ انبیاء اور اولیاء اللہ کی ہر ایک مجلس تک طالب کے موافق پہنچا دے۔ اور انتہائی اور لاانتہا ذکر کے غلبہ سے فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مقام میں لاکر ایسا محو کر دے کہ نہ اُسے اپنا آپ یاد رہے نہ مقامات یاد رہیں۔ یہ مراتب ذات الٰہی کی معرفت اور توحید کی قید اور قبضہ میں ہیں۔ نور الٰہی کی تجلیات کی کوئی مثال نہیں دے سکتے۔

مطلب یہ کہ جب طالب اس کمالیت کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے۔ تو تصور تصرف۔ ذکر۔ فکر۔ مراقبہ۔ کشف قلوب۔ کشف قبور۔ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں نہایت پختہ اور طاقتور ہو جاتا ہے۔ صحابہ کبارؓ۔ اور انبیا اور اولیا میں سے ہر ایک کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے۔ نص و حدیث کا ذکر حضور میں رہ کر کرتا ہے اور یگانہ و آشنا بن جاتا ہے۔ چونکہ شیطانی پردہ بیچ میں نہیں رہتا۔ اسلئے بلا روک ٹوک اور بے حجاب آمد و رفت کر سکتا ہے۔ عارف باللہ فقیر کے مراتب سے حاصل

marfat.com

ہوتے ہیں۔ وصال اسے حاصل ہوتا ہے۔ علم الیقین۔ عین الیقین اور حق الیقین کے مقام کو طے کر لیتا ہے۔ جب یہ حالت ہو جائے۔ تو پھر صاحب باطن اور عارف باللہ فقیر کو پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور نہ اُسے یہ ارزو رہتی ہے کہ باطل سے نکل کر حق میں آئے۔ اور اُس کی ظاہری باطنی حقیقت معلوم کرلے۔ کیونکہ عارف باللہ فقیر کوئی اندھا نہیں ہوتا۔ اس پر ظاہری باطنی معرفت الٰہی کی راہ کھلی ہوتی ہے۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ۔ جو اللہ تعالےٰ کو پہچان لیتا ہے اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔

مجلسِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے نو مقامات کا ذکر

واضح رہے کہ مجلس خاص نو مقامات پر ہوتی ہے۔ ان نو مرتبوں اور نو مقاموں پر بالترتیب مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پورے طور پر مکمل اور ختم ہوتی ہے

اوّل مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقام ازل میں۔

دوم۔ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقام ابد میں۔

سوم۔ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مقام حرم روضہ مبارک مدینہ منورہ میں

چہارم۔ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خانہ کعبہ معظمہ کے اندر یا حرم کعبہ معظمہ کے اندر یا جبل عرفات کی صف میں جہاں قبولیت حج کی دُعا کے وقت لَبَّیْکَ کہا کرتے ہیں۔

پنجم مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم عرش کے اوپر۔

ششم۔ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم مقام قاب قوسین میں۔

ہفتم۔ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم مقام بہشت میں۔ جہاں پر کھائے پیئے تو پھر عمر بھر بھوک پیاس نہیں رہتی اور آنکھوں میں نیند نہیں آتی۔

ہشتم مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم مقام حوض کوثر میں۔ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے شراب طہور پینے سے وجود پاک ہو جاتا

marfat.com

ہے۔ اور ترک۔ توکل۔ توحید۔ تجرید۔ تفرید اور توفیق۔ بحق رفیق کے مقامات حاصل ہو جاتے ہیں۔

نہم مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم اس مقام پر جہاں دیدار الٰہی سے مشرف اور انوار میں غرق ہوتے ہیں۔ جو شخص اپنے آپ سے فنا ہو جاتا ہے۔" وہ معرفت الٰہی اور فقر کے انتہائی مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔

حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ۔ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ اُس کی زبان گونگی ہو گئی۔

جو شخص مذکورہ بالا نو مقامات پر مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دنیا طلب کرے یا اہل دنیا کی بابت کچھ عرض کرے۔ تو وہ مجلس محمودہ کے مرتبے سے گر کر مردود ہو جاتا ہے ؎

جسّہ اینجا ہست جانم در حضور ایں مراتب عارفاں را خاص نور

میرا بدن یہاں ہے اور میری جان حضور میں ہے۔ یہ مرتبہ عارفوں کو خاص نور سے حاصل ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ جب عارف باللہ ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ تو اس کی روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کا نفس مرکز نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

حق شناسی عارفوں اور کاملوں کی راہ ہے

واضح رہے کہ حق شناس عارفوں۔ کاملوں اور سالکوں کی راہ یہی ہے کیونکہ کاملوں کی ابتدا و انتہا ایک ہی ہوتی ہے۔ بھوکا ہوتا یا پیٹ بھرنا ان کے لئے یکساں ہے۔ گویا ان کی خوراک مجاہدہ اور ان کی نیند حضور اور خاص مشاہدہ ہے اُن کے لئے مستی ہشیاری اور سونا اور جاگنا یکساں ہے۔ بعض کا سونا خیالی ہے اور بعض کا وصالی۔ ان مراتب کو مردہ دل بدخصلت کیا جانے۔ معرفت الٰہی کی راہ میں مستی باعث خامی ہے۔ اِس میں بندگی اور عبادت باعث سعادت اور نیک بختی ہے۔ مرد وہی ہے کہ مستی اور خواب میں بھی باشعور اور ذاکر رہے۔

marfat.com

حدیث:۔ یَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ۔ میری آنکھیں سوتی ہیں۔ لیکن دل نہیں سوتا۔

صاحب تصور و تصرف اور کامل مرشد طالب مولےٰ کو ذکر فکر۔ راہ حضوری و معرفت الا اللہ اور مقام مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسم اللہ ذات کے حاضرات اور اسم اعظم کی برکت اور کلمہ طیبہ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی چلہ سے کھول کر بتا دیتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری دکھا دیتا ہے۔ اعمال ظاہری کا سلوک بمنزلہ چراغ ہے۔ اور اسم اللہ ذات کے حاضرات کا تصور بمنزلہ آفتاب ہے۔ جب نور توحید کی تجلی کا آفتاب نکلتا ہے۔ تو تمام قلب روشن ہو جاتا ہے۔ اور جب لوح دل پر اسم اللہ ذات چمکتا ہے تو اسے معرفت الٰہی حاصل ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر اسے سارے علوم۔ مقام حی قیوم۔ معرفت اور توحید سب کچھ روشن دکھائی دیتا ہے جو کچھ لوح محفوظ پر لکھا ہوتا ہے۔ وہ سمجھ میں آجاتا ہے۔ کیونکہ لوح ضمیر رونما آئینہ کی طرح ہو جاتی ہے۔ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے جو علم و حقیقت لوح محفوظ پر درج ہوتی ہے۔ وہ لوح ضمیر پر آجاتی ہے۔ اس وقت مقابلہ کرے اگر کلام اللہ ظاہری اور باطنی ایک دوسرے سے ملتے ہوں تو درست اور ٹھیک ہے۔ اللہ تعالےٰ کی نگاہ عرش کرسی اور لوح محفوظ پر نہیں۔ بلکہ اس کی نگاہ لوح ضمیر ہوتی ہے۔ صاحب لوح ضمیر نفس پر حکمران اور ہمیشہ اطاعت اور بندگی میں رہتا ہے۔ کیونکہ زندگی بغیر بندگی کے شرمندگی ہے۔

قولہٗ تعالےٰ۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ" میں نے جنوں اور انسانوں کو بندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔

جو دل ذکر الٰہی میں جنبش کرتا ہے۔ اور نور الٰہی کے مشاہدہ کے سبب حضور میں آتا ہے۔ اس پر معرفت الٰہی منکشف ہوتی ہے۔ ایسا دل حسب ذیل آیت کے موافق خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ خواہ عرش اکبر کا طواف کرے خواہ کعبہ دل کا۔

marfat.com

طواف کرے۔

قولہ تعالےٰ۔ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۝ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی وَاِنْ تَجْھَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّہٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَی ۝ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۝ پ ۱۶ طٰہٰ ع ۱

اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے۔ اور بڑی رحمت والا عرش پر قائم ہے۔ اسی کی ملک ہیں جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین ہیں اور جو چیزیں ان کے درمیان میں ہیں اور جو چیزیں تحت الثرٰے میں ہیں اور اگر تم پکار کر بات کہو یا وہ چپکے سے کہی ہوئی بات ہو اور اس سے زیادہ مخفی کو جانتا ہے۔ وہ اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے اچھے نام ہیں۔

اسم اللہ کے ورد سے دل کی سیاہی دُور ہوتی ہے

جو شخص اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسما میں سے کسی ایک اسم کو تصور و تصرف میں لائے وہ اسم الٰہی اس شخص کے دل سے سیاہی۔ کدورت اور زنگار دُور کر دیتا ہے۔ جو دل اس طرح صاف ہو جاتا ہے اس پر معرفت الٰہی منکشف ہوتی ہے۔ جو دل ذکر پروردگار سے پُر نور اللہ تعالےٰ کا منظور نظر ہوتا ہے، اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ۔ جب فقر انتہائی مرتبہ کو پہنچ جائے۔ تو وہی اللہ ہے۔

اے فقیر! اگر تمہیں الہام ہو یا خواب با صواب آئے تو اس پر مغرور نہ ہو۔ کیونکہ یہ بھی مبتدی کا مقام ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے جو مقام فنا فی الشیخ کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ لیکن اصل میں وہ فنا فی الشیطان ہوتے ہیں۔ یعنی شیخ کی صورت پرستی میں مست ہو جاتے ہیں۔ اور راگ پر دل لگا کر بطور تقلید دم کشی کرتے ہیں۔ جو دم ذکر اثبات میں گذرے۔ اس دم ذکر اور حبس سے حضوری اور مشاہدہ وحدت ذات حاصل ہوتے ہیں۔ اور

marfat.com

صاحب اکوم بالکل توحید میں غرق ہو جاتا ہے۔ اہل سرود اور مقلد تقلید مندرجہ ذیل ذکروں میں سے خواہ کوئی ذکر کریں ان پر اثبات نہیں ہو سکتا۔ وہ ذکر یہ ہیں ذکر دم۔ ذکر قلب۔ ذکر روح۔ ذکر سر۔ ذکر خفی۔ ذکر انا۔ ذکر سلطانی۔ ذکر قلبی ذکر حامل۔ ذکر جہر۔ ذکر منور۔ ذکر وحدہ۔ ذکر غرق۔ ذکر شوق۔ ذکر جلالی۔ ذکر جمالی ذکر مشاہدہ۔ ذکر حضوری۔ ذکر قرب۔ ذکر فنا۔ ذکر بقا۔ ذکر حی۔ اور ذکر قیوم۔ تا وقتیکہ الا اللہ کی معرفت و حضوری کا قرب اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل نہ ہو۔ ذکر سے ذاکر کا وجود نفسانی شیطانی اور دنیاوی آلودگیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور اُسے حضوری اور مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔ اور ذکر الٰہی سے اسے لا انتہا لذت حاصل ہوتی ہے۔ جس ذاکر میں یہ صفتیں نہ پائی جائیں۔ وہ جھوٹا مقلد ہے اور ریا ہے جو ذکر دکھاوے کے طور پر سرود سے کیا جائے۔ اس کا کیا فائدہ۔ جو لوگ ذکر الٰہی چیخ پکار کر۔ تالیاں بجا کر اور رقص کر کے کرتے ہیں۔ وہ کافر مطلق ہوتے ہیں۔

مُرشد کامل سنت نبوی کو زندہ کرتا ہے ؟

صاحب شریعت شیخ یا مرشد کی تعریف یہ ہے کہ وہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ کرے اور بدعت کو مٹائے۔ اور دل کو زندہ کرے۔ اور نفس کو ملیا میٹ کرے۔ مجھے ان لوگوں کی حالت پر تعجب آتا ہے جو اسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فنا ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ لیکن دراصل وہ مردے مردود مردار کی طلب میں مستغرق ہوتے ہیں۔ نیز ان لوگوں کے حال پر تعجب آتا ہے جو اسم اللہ ذات میں فنا ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اور دراصل ان کا پیشہ فتنہ انگیزی ہے اور جو سراسر ہلیۂ فساد ہیں۔

فنا فی الشیخ کے مقام کا یہ مطلب ہے کہ جب طالب مولیٰ اپنے شیخ کی صورت کا

marfat.com

تصور اپنے دل میں کرے۔ اسی وقت شیخ حاضر ہو کر طالب کا ہاتھ پکڑ کر معرفت الٰہی یا مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں لے جائے۔ ایسے ہی شیخ کو بیعت و تلقین کہتے ہیں۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح سے شرف ملاقات

اسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فنا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ اسم محمدؐ کا تصور کرے تو جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک معہ اصحاب کرامؓ کی ارواح کے تشریف فرما ہو کر صاحب تصور کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں خُذْ بِیَدِیْ۔ میرا ہاتھ پکڑ۔ اور دست مبارک پکڑتے ہی دل کی آنکھیں معرفت الٰہی میں کھل جائیں۔ اور اس پر راز الٰہی منکشف اور روشن ہو جائے۔ اور لائق ارشاد بن جائے۔ اس واسطے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب تصور کو زبان مبارک سے فرماتے ہیں۔ کہ خلق خدا کی مدد کرو۔ پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ کے موافق لوگوں کو تلقین و بیعت کرتا ہے۔ قولہ تعالےٰ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔ اُن کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔

ان احمق لوگوں پر مجھے تعجب آتا ہے۔ جنہوں نے نور معرفت الٰہی کی باطنی لذت نہیں چکھی۔ اور فقر کو بجائے فَفِرُّوا اِلَی اللّٰہِ۔ اللہ کی طرف بھاگو۔ کے " فَفِرُّوا مِنَ اللّٰہِ۔ اللہ تعالےٰ سے بھاگو، سمجھ رکھا ہے۔

اسم ذات میں فنا ہونے کا یہ مطلب ہے۔ کہ جب اسم اللہ کا تصور کرے تو اُسے الا اللہ کی معرفت حاصل ہو جائے۔ اور ماسوی اللہ کا خیال اُس کے دل سے بالکل جاتا ہے۔ جو شخص اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ تو معرفت و توحید الٰہی کے دریا سے ایک پیالہ پی لیتا ہے۔ اور شریعت کا لباس سر سے پاؤں تک پہن لیتا ہے۔ اور ہمیشہ شریعت میں امر معروف کی کوشش کرتا ہے۔ معرفت الٰہی کا جو بھید اُس پر ظاہر ہوتا ہے۔ وہ احمق اور جاہل کے پاس بیان نہیں کرتا۔ نہ جوش و

marfat.com

خروش میں آتا ہے۔ اور نہ خود فروشی کرتا ہے ؎

تا توانی خویش را از خلق پوشں عارفانی کے پسندند خود فروش

جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو خلق سے پوشیدہ رکھ۔ عارف لوگ کب خود فروشی پسند کرتے ہیں۔

حدیث۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے پھر اُسے خلقت کے میل جول سے لذت نہیں آتی۔

فرمانِ رسالت میرا فخر ہے

حدیث۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ۔ فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

اکثر کافر جھوٹے اور منافق بآواز بلند کہا کرتے تھے:" اے محمد فقیر! جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ یہ محمدؐ کا فقر محمد کے لئے باعثِ فخر ہے کیونکہ فقر کے سبب اللہ تعالےٰ سے یگانگت اور اہل حرص و ہوا لوگوں سے بیگانگت ہوتی ہے ؎

ہر کہ باشد پسندِ خالقِ پاک ورنہ باشد پسندِ خلق چہ باک

جو شخص خالق کو پسند ہو۔ اگر وہ خلقت کو پسند نہ بھی ہو تو کیا مضائقہ ہے۔

ہر کرا داند خداوند ہم فرشتہ انبیاء اولیاداں ہم بدانند عالماں باطن صفا

جسے خدا جانتا ہے۔ اُسے فرشتے انبیا۔ اولیا اور صاف باطن عالم جانتے ہیں۔

نیست غیبی گر ندانند جاہلاں از سر ہوا کور چشمے کے شناسد تابع رشوت ربا۔

اگر جاہل لوگ از روئے حرص و ہوا اسے نہ بھی پہچانیں، تو کیا ہرج ہے اندھے اور رشوت دریا والے کب پہچان سکتے ہیں۔

داد عزت حق تعالےٰ فقر را با قرب خویش از فقیری فیض گیرند روز و شب با درویش

اللہ تعالیٰ نے فقر کو اپنے قرب کی عزت بخشی ہے۔ درد اور زخم کے سبب فقیری سے دن رات فیض حاصل کرتے ہیں۔

marfat.com

حدیث۔ اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَی اللّٰہِ ۔ فقر اللہ تعالےٰ کے سوا اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا ؎

شرم آید فقر را از اہل دنیا سیم و زر
اہل دنیا سگ بود یا خرس باشد بے خبر

اہل دنیا اور سونے چاندی سے فقر کو شرم آتی ہے۔ دنیادار یا بمنزلہ کتے کے ہے یا بمنزلہ بے خبر ریچھ کے۔

ولی اللہ فقیر تنگی اور بھوک میں بھی دنیا کی طرف مائل نہیں ہوتا

ولی اللہ فقیر خواہ فقر و فاقہ اور بھوک سے جاں بلب ہو۔ تو بھی دنیاداروں کی طرف نہیں دیکھتا۔ خواہ خلوت خانہ میں بھوکا مر جائے۔ اہل دنیا کے دروازے پر نہیں جاتا۔ اگر اللہ تعالےٰ کے حکم اور اجازت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اہل دنیا کے دروازے پر جاتے ہیں۔ تو دنیاداروں کو جمعیت بخشتے ہیں۔ اور مقام ظلم سے نکال کر مقام خوف میں لاتے ہیں۔ فقیر کا کوئی کام حکمت الٰہی سے خالی نہیں ہوتا۔ کیونکہ فقیر حکیم ہوتے ہیں۔ اور حکیم اسے کہتے ہیں۔ جو علم میں عالم ہو۔ عالم اُسے کہتے ہیں۔ جو نیک و بد کی تحقیق کرے۔ حکیم اُسے کہتے ہیں جو نیک کام اختیار کرے اور بُرا کام چھوڑ دے۔ نیک حق ہے اور بد باطل ہے۔ پس فقر حق ہے اور دُنیا باطل ہے۔ جو شخص باطن میں نماز حضوری کا دعوےٰ کرے اور کہے کہ مجھے ظاہری نماز کی ضرورت نہیں وہ جھوٹ کہتا ہے۔ جب نماز فرض کا وقت ہوتا ہے تو حارث لوگوں کو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے حکم ہوتا ہے "کہ جاؤ اور وقتی نماز ادا کرو۔ ورنہ حضوری مجلس تم سے سلب ہو جائے گی" ؎

کعبۂ در دل بہ بینم ہاں کنم بر وے فدا
در مدینہ دائما ہم طیبتے یا مصطفیٰ

مَیں کعبہ کو دل میں دیکھ کر اُس پر جان قربان کرتا ہوں۔ اور مدینہ منورہ میں ہمیشہ جناب مصطفیٰ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہتا ہوں۔

عارفوں کا طریقہ

اے واصل! سنو۔ عارفوں کا یہی طریقہ ہے۔ عالم فاضل طالب مولا کو چاہئے کہ ہر علم سے باخبر ہو۔ اور ظاہر و باطن میں ہشیار۔ ایسا طالب مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معرفت الٰہی کے لائق ہوتا ہے۔ ورنہ ہزار ہا جاہلوں کو ایک ہی نگاہ میں دیوانہ کر لینا آسان ہے۔ طالب علم ظاہری و باطنی امتحان کے بغیر مرشد کی قید میں نہیں آتا۔ اور اس سے موئے طلب نہیں کرتا۔ اگر مرشد، سے باطن میں مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معرفت الٰہی دونوں دیکھ لیتا ہے۔ تو پھر خواہ اعلےٰ ہو یا ادنےٰ یقیناً ذکر و تسبیح میں مشغول رہتا ہے۔

اُمت محمدیہ کے لئے خزانہ عرفان

واضح رہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے خاص وعام کے لئے معرفت الٰہی کا دریا فیض کا خزانہ کھول دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دونوجہاں پر اپنے لطف و کرم کے سبب مہربان ہیں۔ اس شفیع امم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ایمان کی خوش وقتی اور خوشی ہے۔

واضح رہے کہ اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلق کی ہدایت کے واسطے پیدا کیا ہے۔ شیطان علیہ اللعنۃ کی کیا طاقت اور جرأت کہ اپنے آپ کو ہادی کہلائے۔ شیطان اسم اللہ کی ہدایت، اسم محمدؐ۔ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ کلام اللہ کی تلاوت۔ فقہ۔ تفسیر کے مسائل رحمت الٰہی اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سے اس طرح بھاگتا ہے جیسے کافر دین اسلام سے۔ پس معلوم ہوا کہ جو بے دین بے یقین اور منافق بے یقین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک سن کر خوش نہیں ہوتا۔ اور

marfat.com

حیاتِ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسے یقین نہیں۔ اُسے بالضرور ابلیس نے گمراہ کر رکھا ہے۔

حدیث۔ اِنْ اَخَافُ وَمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ ضَعْفَ الْیَقِیْنِ ہو مومن مسلمان اور امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو کر حیاتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قائل نہ ہو۔ وہ جھوٹا بے دین اور منافق ہے۔

حدیث۔ اَنْکَذَّابُ کَ اُمَّتِیْ۔ جھوٹے میری اُمت میں سے نہیں اور بدبخت۔ بے یقین۔ تابع لعین، حیاتِ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبق عرب والوں سے سیکھو۔ جب وہ حرم مبارک میں روضہ مبارک و مقدس کے دروازے پر بدیں الفاظ عرض پرواز ہوتے ہیں "یا حیات النبی سیّد الابرار، بارگاہ الٰہی سے میری مطلب برآری کرو" تو اس عرض کا جواب با صواب مفصل انہیں روضہ مبارک سے ملتا ہے۔ کام یقیناً اعتبار کے موافق ہوتا ہے۔ جس شخص کو حیاتِ نبیؐ پر اعتبار نہیں۔ وہ دونو جہان میں بے عزت و خوار ہے حیاتِ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قائل وہ شخص نہیں جس کا دل مردہ ہو۔ اور جس کے ایمان و یقین کا سرمایہ شیطان نے لوٹ لیا ہو۔

مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری کی علامت

واضح رہے کہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری اور آنحضرتؐ کی خاص الخاص صحبت کی سات علامتیں ہیں۔ اوّل یہ کہ کستوری سے بڑھ کر عمدہ خوشبو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک سے آتی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک میں نفس امارہ نہ تھا۔ نہ طمع۔ حرص حسد اور خواہش تھی۔ آپ ہمیشہ فنا فی اللہ میں مستغرق رہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آب منی سے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ حضرت بی بی آمنہؓ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام بہشت سے ایک میوہ لا دیا تھا۔ یہ شجرۃ المنتہیٰ کا

marfat.com

پھل تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک میں جو خوشبو تھی، وہ اسی شجرۃ النور کے اس پھل کی وجہ سے تھی۔ آپ کے وجود مبارک میں سر سے پاؤں تک وہ خوشبو ظاہر ہوتی تھی۔ اور یہ بات تمام جہان میں مشہور ہے۔ کسی اور وجود میں یہ قدرت نہیں کہ سر سے پاؤں تک خوشبو ہو جائے۔ اگر ظاہر و باطن میں تمام عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر اور ہم مجلس رہے۔ تو آنحضرتؐ کے فیض کی تاثیر سے ظاہر و باطن میں اس کا دل غنی ہو جاتا ہے۔

مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور خصائص یہ ہیں کہ ظاہر میں نفسانی جسم نفسانی آدمیوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور باطن میں روحانی جسم روحانیوں کے ساتھ ہمکلام رہتا ہے۔ دونو لبوں کی جنبش سے محققوں کو عبرت اور حیرت ہوتی ہے۔ اہل ظاہر سمجھتے ہیں کہ ہم سے ہمکلام ہے۔ رُوحانی سمجھتے ہیں کہ ہم سے ہمکلام ہے۔ لیکن دراصل وہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ وجود سے نفس مرجاتا ہے مصاحب نفس ہمیشہ خوار ہوتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ تیس سال سے میں، اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہوں۔ اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں اُن سے گفتگو کرتا ہوں اور روحانی خیال کرتے ہیں کہ میں اُن سے ہمکلام ہوں۔

باہو جسہ از جسہ برآید ہر راز ہر بجستہ ہر حقیقت ہر آواز

اے باہو! جسم جسم سے راز نکالتا ہے۔ ہر جسم سے حقیقت اور آواز مختلف ہے

عارفوں کے مراتب

پس معلوم ہوا کہ عارفوں کے مراتب سانپ سے کم نہیں۔ کہ جس طرح سانپ اپنی کینچلی بدلنے سے پہلے اپنا چمڑا لبخستہ کر لیتا ہے۔ اور پھر اس سے نکلتا ہے یہی وجہ ہے کہ امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عارف اور ولی نورانی جسم سے ہر منزل اور مقام پر دکھائی دیتے ہیں۔ یہ جہالت، شیطنت اور جنونیت نہیں

marfat.com

بلکہ جمعیت اور جلالیت ہے۔ بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کی خاص برکت سے رقت قلب، ذوق اور اخلاص حاصل ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے نص حدیث، اسم اعظم کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات کی چابی سے دل کا قفل کھل جاتا ہے۔ اور انسان روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ سیدھی راہ معلوم ہو جاتی ہے۔ تحقیق کا رستہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ سب کچھ کامل مکمل اکمل جامع سروری اور قادری مرشد سے جو ذکر کے جواہرات اور فکر کا خزانہ عطا کرنے والا ہوتا ہے حاصل ہوتا ہے۔ وہ مرشد عہد الست اور کن فیکون سے ہی ایسا ہوتا ہے۔ حدیث اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ کا یہی مطلب ہے۔ یہ تمام مراتب اس شخص کو نصیب ہوتے ہیں جسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہو۔

حضور رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک

اے ناقص اہل نفس پریشان۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورتِ وجودیہ یعنی حلیہ مبارک سنو۔ یہ حلیہ مبارک بالکل صحیح ہے۔ اس پر یقین کرو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَیَاضُ اللَّوْنِ رنگ گندم گوں۔ رَاحَۃُ الْجُمْجُمَۃِ پیشانی کشادہ۔ اَفْلَجُ الْاَسْنَانِ دندان مبارک کشادہ۔ تَامُّ الْاُذُنَیْنِ کان مبارک پورے تھے کسی قسم کی کمی نہ تھی۔ اَقْنَی الْاَنْفِ بینی قدرے اُٹھی ہوئی۔ اَسْوَدُ الْعَیْنِ آنکھیں مبارک سیاہ۔ مَلِیْحٌ حسن مبارک نمکین مُجْتَمَعُ اللِّحْیَۃِ ریش مبارک گھنی۔ طَوِیْلُ الْیَدَیْنِ دونوں ہاتھ لمبے۔ رَقِیْقُ الْاَنَامِلِ انگلیاں باریک تَامُّ الْقَصَبِ۔ قدمبارک۔ لَیْسَ فِیْ بَطْنِہٖ شَعْرٌ اِلَّا کَالْخَطِّ مِنَ الْعَنْدَرِ اِلَی الْاِبْطِ پیٹ مبارک پر بال نہ تھے۔ صرف چھاتی سے لے کر ناف تک ایک خوبصورت خط کھچا تھا۔ چہرہ مبارک عمدہ تھا۔

marfat.com

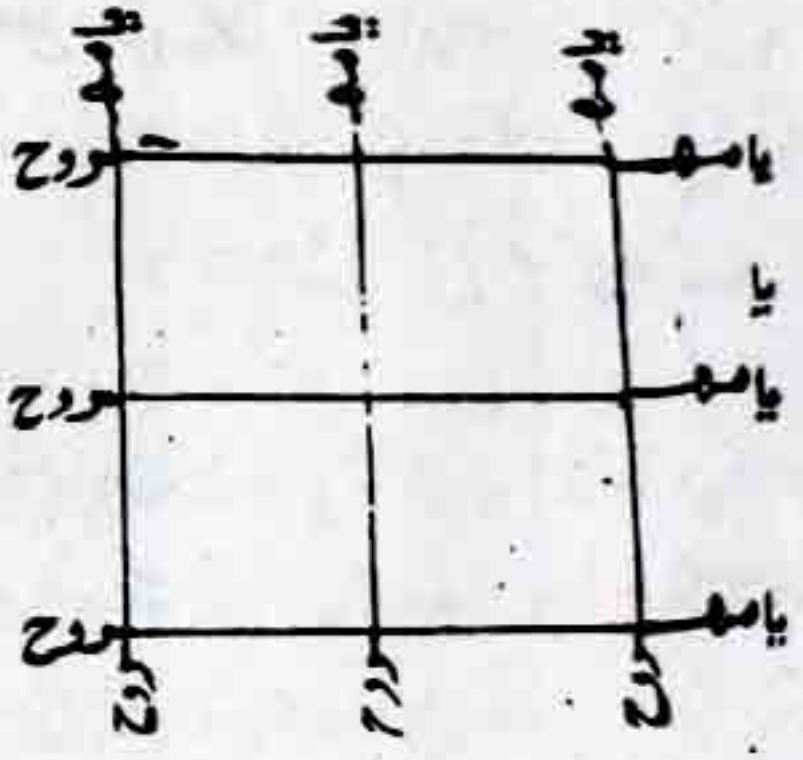

حدیث۔ مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ وَلَا بِالْکَعْبَۃِ اَیْ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ حَقِیْقَۃً لِاَنَّ الشَّیْطَانَ لَا تَقْدِرُ عَلٰی صُوْرَۃِ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا عَلٰی ھَیْئَۃِ شَیْخٍ الْکَامِلِ وَلَا یَصِیْرُ عَلٰی کَعْبَۃِ اللّٰہِ فَمَنْ اَنْکَرَ رُؤْیَۃَ النَّبِیِّ بِمُوَافِقِ الْحُلْیَۃِ فَقَدْ اَنْکَرَ الْحَدِیْثَ النَّبَوِیَّ وَمَنْ اَنْکَرَ الْحَدِیْثَ النَّبَوِیَّ عَنْ وَجْہِ الْاِنْکَارِ فَقَدْ اَنْکَرَ النَّبِیَّ وَمَنْ اَنْکَرَ النَّبِیَّ فَقَدْ کَفَرَ۔

فرمایا، جس نے مجھے دیکھا اُس نے سچ مچ مجھے دیکھا۔ کیونکہ شیطان نہ میری شکل اختیار کر سکتا ہے۔ نہ کعبہ کی یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو یوں سمجھو کہ اس نے سچ مچ مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان نہ نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت اختیار کر سکتا ہے نہ شیخ کامل کی اور نہ ہی کعبۃ اللہ کی۔ جس نے حلیہ کے موافق رویت، نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکار کیا۔ گویا اس نے حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا۔ اور جس نے حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا۔ اور جس نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا وہ کافر ہوا

marfat.com

یہ شرف و عطاء الٰہی مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کے سبب سے حاصل ہوتی ہے۔

عارف کی توصیف

عارفاں ہشیار و حدت غرق نور واصلاں با مصطفےٰ دائم حضور

ہشیار عارف نور و حدت میں غرق ہوتے ہیں۔ جناب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واصل اور دائمی حضوری ہوتے ہیں۔

فقر را ختم است آخر ایں مقام ہر کہ ایں جا میرسد عارف تمام

یہ فقر کا آخری مقام ہے۔ جو شخص اس مقام پر پہنچ جاتا ہے وہ مکمل عارف ہو جاتا ہے۔

طالباں را برد کامل با خدا طالباں را مے برد با مصطفےٰ

طالبوں کو کامل آدمی واصل حق بنا دیتا ہے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، حضوری دلا دیتا ہے۔

لائق ارشاد مرشد غرق نور ایں چنیں مرشد بود صاحب حضور

جو مرشد نور و حدت میں غرق ہو وہ لائق ارشاد ہے۔ ایسا مرشد صاحب حضوری ہوتا ہے

از نبیؐ ارشاد آں را صد فخر سر فرازش گشت طالب با ظفر

جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے شخص کے لئے ارشاد ہزار فخر کا باعث ہے۔ ایسے شخص کا طالب فتحیاب ہوتا ہے۔

ہر کہ را قوت نباشد ایں چنیں اہل بدعت ناقص و گمراہ دیں

جس میں یہ طاقت نہ ہو وہ اہل بدعت۔ ناقص اور دین کا گمراہ ہے۔

مرد مرشد حق حضوری با خبر طالباں را مے برد با یک نظر

جو مرشد صاحب حضوری اور باخبر ہے۔ وہ طالبوں کو ایک ہی نگاہ سے خدا رسیدہ بنا دیتا ہے۔

marfat.com

خاکپائے کاملاں شو بالیقیں اہل بدعت مرشد شیطاں لعین

تو از روئے یقین کاملوں کا خاکپا بن۔ اہل بدعت کا مرشد شیطان لعین ہے۔
پہلے طالب کو دانش و شعور کا علم چاہیئے۔ اس علم سے قرب و معرفت حضورؐ کا علم ہوتا ہے ؎

زمیں بر ناخن است درویش نظر درویش بہ بیند ہر تماشا با نظر خویش

درویش تمام روئے زمین کا تماشا اپنے ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے۔ قطعہ

علم باید از خدا صاحب نظیر زاسم اعظم دل شود روشن ضمیر

اللہ تعالےٰ سے صاحب نظیر علم حاصل کرتا ہے۔ اسم اعظم سے دل روشن ہوتا ہے۔

طلب کن تو علم را از مصطفےٰ علم سر را ز وحدت از الٰہ

تو جناب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سر را ز وحدت الٰہی کا علم حاصل کر۔

چوں ختم گردد علم و حلم زاں مقام ایں چنیں تحصیل شد عارف تمام

جب علم و حلم کا انتہائی درجہ کامل و مکمل عارف کو ملتا ہے۔

ناقص مرید و مرشد کی حقیقت

مطلب یہ کہ ناقص مرشد بمنزلہ طالب ہے اور ناقص طالب بمنزلہ مرشد چونکہ دونو ناقص بے شعور اور باطن میں معرفت الٰہی سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اس لئے مرشد بمنزلہ بیل ہے۔ اور طالب بمنزلہ گدھے کے ؎

خام مرشد ہمچو باشد بیوہ زن طلب سیم زر کند یا سر سخن

خام مرشد رانڈ عورت کی طرح ہوتا ہے۔ اور ہر ایک سے سونے چاندی کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔

نظر بر نقد است مال و جنس وار از برائے جنس دنیا انتظار

اُس کی نگاہ ہر وقت نقدی مال اور جنس پر رہتی ہے۔ اور جنس کی خاطر دنیا کا انتظار کرتا رہتا ہے

marfat.com

بہ طالبانِ تلقین و تعلیم است و پند بہر خانہ درم خواہد نقد چند

طالبوں کو تلقین تعلیم اور نصیحت کرتا ہے۔ اور خود گھر کے لئے نقدی جنس کی جستجو میں لگا رہتا ہے۔

خام مرشد ہمچو قصابش نظر باستخواں مغزش برآرد بہر زر

خام مرشد قصائی کی طرح ہے۔ جو بیبوں کی خاطر ہڈیوں سے مغز نکال لیتا ہے۔

از خدا من حفظ خواہم زیں قصاب گوشت آدم را خورد بہر ثواب

مَیں ایسے قصائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں جو ثواب کی خاطر آدمیوں کا گوشت کھاتا ہے۔

ہر طریقہ را کنم تحقیق تر دوست دارند طالبان را بہر زر

مَیں ہر طریقہ کو اچھی طرح تحقیق کرتا ہوں۔ وہ طالبوں کو زر کی خاطر پیار کرتے ہیں۔

دل خبیث و بر زباں گوید حدیث کے شود نامرد با حق ہم جلیس

دل ناپاک ہے اور زبان پر حدیث ہے۔ ایسا نامرد کب اللہ تعالیٰ کا ہم نشین ہو سکتا ہے

یاھو قادری مرشد بود حق نما ہر کہ راہِ حق نداند گمرہ است

اے یاھو قادری مرشد حق نما ہوتا ہے۔ جو حق کی راہ سے واقف نہ ہو وہ لالچی اور طمع

پیری مریدی کا درجہ بہت بڑا ہے۔ اِس میں معرفت الٰہی کے کئی بھید ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص الخاص مراتب

واضح رہے کہ یہ چھ مراتب کسی کو حاصل نہیں ہوتے۔ اگر کوئی کہے کہ مجھے حاصل ہیں تو وہ جھوٹا جادوگر اور کافر ہے۔ وہ استدراج میں پڑ کر مُرتد ہوتا ہے۔ خاص الخاص چھ مرتبے یہ ہیں۔

اوّل یہ کہ قرآنی آیات سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی پر نازل نہیں ہوئیں۔

دوسرا۔ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی پر نازل نہیں ہوئی۔

marfat.com

تیسرا یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی شخص معرفت کے مراتب پر نہیں پہنچتا۔

چوتھا۔ یہ کہ مقام قاب قوسین پر کوئی نہیں پہنچتا۔ اور نہ جسمانی معراج کسی کو ہو سکتا ہے۔

پانچواں اصحاب صفہ۔ اصحاب بدر اور اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم کے مرتبے تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پہنچ سکتے ہیں۔

چھٹا۔ مجتہد اماموں کے مرتبے پر جنہوں نے چار مذہب برحق نکالے ہیں اور کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

میں حضرت نعمان امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر ہوں۔ جو صوفی صافی تھے۔ اور شرک کفر بدعت۔ سرود اور حرص وہوا سے فارغ اور ان کے تارک تھے۔ ان چھ مرتبوں کے علاوہ باقی حسب ذیل مراتب قیامت تک یکے بعد دیگرے خاص خاص اشخاص کو حاصل ہوتے رہیں گے:۔

ولایت۔ ہدایت۔ عنایت۔ عنایت لانہایت۔ غایت الغایت۔ ذکر۔ فکر۔ ورد۔ وظائف۔ تلاوت۔ استغراق۔ معرفت الٰہی۔ قرب الٰہی۔ وصال۔ مشاہدہ۔ تجلیات۔ نور حضور۔ شوق واشتیاق۔ دعوت۔ علم فضیلت درویشی۔ فقیری۔ ابدالی۔ اوتادی۔ فنا۔ بقا۔ غوثیت وقطبیت وغیرہ۔

غوث اور قطب کی قسمیں

واضح رہے کہ غوث قطب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اول دہقانی جن کی قبر میں بارہ بارہ کوس زمین ہوتی ہے۔ دوسرے روحانی۔ جن کا نفس فانی اور جن کی روح باقی ہوتی ہے۔ اور جو مست الست ہوتے ہیں۔ جنہوں نے پہلے ہی دن جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے شوق کا ساغر پیا

marfat.com

ہے۔ ہر دم نور الٰہی میں مست ہیں۔ نہ اُنہیں طالب کی طالب نہ مرید کا شوق۔ یہ مراتب تجرید و تفرید کے غوث قطب کے ہیں۔ تیسرے قطب وحدت۔ سرسبحانی معشوق ربانی۔ غوث الجن والانس والملائکہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ ہیں۔ جن کے طالب اور مرید ہر وقت مشتاق دیدار اور معرفت الٰہی میں مستغرق ہیں۔ شغل الٰہی میں غرق ہیں۔ سروری قادری طریق والوں کو الا اللہ کی معرفت اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مجلس مبارک ہے۔

مُرشد کامل قادری کون ہے

مطلب یہ کہ مرشد کامل قادری وہ ہے۔ جو معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری بغیر اور کوئی راہ نہ جانے۔ اس واسطے کہ ذکر فکر۔ ورد وظائف کی راہ میں نفسانی نافرمانبرداری۔ شیطانی خودی۔ خلقت کا رجوع ہونا اور کئی دنیاوی حوادثات وغیرہ بے شمار راہزن موجود ہیں۔ عالم کو قلب۔ سلب۔ قبض۔ بسط۔ سکر اور صحو ہوا کرتا ہے۔ لیکن اہل حضور کے لئے مستی ہشیاری۔ سونا۔ جاگنا برابر ہے۔ جس شخص کو معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب نہ ہو۔ اور وہ مشاہدہ میں غرق نہ ہو۔ وہ وصل و وصال سے محروم رہتا ہے۔ ابھی وہ طالب ہے اپنے مطلب کو نہیں پہنچا۔ ایسا شخص اندھا ہے اور مرتے دم تک اندھا ہی رہیگا۔ قولہ تعالےٰ وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ جو شخص دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

سلوک کی اصلی غرض مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونا اور اس سے مشرف ہونا ہے۔ جب طالب کے دل پر اسم اللہ کا تصور رچ جاتا ہے تو اُسے قرار و سکون و اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ باطن میں اسم اللہ کو ٹھیک ٹھیک دیکھ لیتا ہے۔ جب اسم اللہ ذات کے تصور کی برکت سے نور الٰہی کی تجلیات آفتاب کی

marfat.com

طرح طلوع کرتی اور چمکتی ہیں۔ تو شیطانی اور نفسانی تاریک اور باطل رات دل پر سے اُٹھ جاتی ہے۔ بعد ازاں مرشد کو چاہیئے کہ طالب اللہ کو حکم دے۔ کہ باطنی تفکر و تصور سے دل اور اسم اللہ کے گرد نگاہ کرے۔ اگر نگاہ کرنے سے وہ باطن میں شعور و حضور میں غرق ہو جائے تو معلوم ہوا کہ اُسے معرفت الٰہی حاصل ہو گئی۔ اور وہ معرفت الٰہی کے نور میں مستغرق ہو گیا۔ اور اگر اس کا باطن باشعور ہے۔ اور کہے کہ دل کے گرد اور اسم اللہ کے گرد مجھے ایک نہایت وسیع اور لا انتہا میدان نظر آتا ہے۔ تو اُسے پھر دل اور اسم اللہ کی طرف، متوجہ ہونا چاہیئے۔ پھر جب مراقبہ سے نکلے گا تو کہے گا کہ اس میدان میں، ایک گنبد روضہ کی شکل کا ہے۔ جس کے دروازے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہے۔ جب اس دروازے پر سے کلمہ طیبہ پڑھیگا۔ تو دروازے کا قفل کھل جائے گا۔ جب طالب اس روضہ مبارک میں داخل ہو گا۔ تو اُسے خاص الخاص مجلس دکھائی دے گی۔ جس میں قرآن نص اور حدیث کا ذکر اذکار ہو گا۔ یہ مجلس حضرت محمد مصطفےٰ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک ہے۔ یہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب ذیل سات مقامات پر میسّر ہو سکتی ہے۔ مقامِ ازل۔ مقامِ ابد۔ مقامِ دنیا۔ دنیا میں بھی چار مقاموں پر نصیب ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ میں روضہ مبارک کے اندر مکہ معظمہ میں کعبہ کے اندر۔ اور آسمان کے اوپر دو مقاموں پر ایک عرش اکبر پر۔ دوسرے دریائے توحید مطلق میں۔ جس کی ہر ایک لہر سے معرفت الٰہی کا بے مثل نور ظاہر ہوتا ہے۔ مقامِ لامکان میں جس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ ہر ایک مقام میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر ہوتا ہے۔ ؎

از دلِ خود بر کن پیشہ خطرات را تا بیابی وحدت حق ذات را

تو دل سے خطرات کو نکال دے۔ تاکہ تجھے ذاتِ حق کی وحدت حاصل ہو۔

marfat.com

دل کہ ز اسرار خدا او غافل است دل نباید گفت کاں مشت گل است

جو دل اسرار الٰہی سے غافل ہے۔ اُسے دل نہیں کہنا چاہیئے وہ مٹی کی ایک مٹھی ہے۔

اِس قسم کا صاحب تصوّر طالب جس مجلس میں جانا چاہے فوراً حاضر ہو جاتا ہے۔ وہ مراقبہ اور ذکر باطنی و حضوری کے سبب ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا مُردہ ہے۔ اس طریق سے مبتدی مجلس مذکور میں داخل ہوا کرتے ہیں۔ جب ظاہر و باطن ایک ہو جائے۔ تو وہ منتہی اور عارف باللہ ہو جاتا ہے۔

واضح رہے کہ کاملوں کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس ہر جگہ آفتاب کی طرح چمک رہی ہے۔ اور وہ اس میں ذرّے کی طرح ہر وقت موجود ہیں۔ جس طرح ذرہ آفتاب سے جدا نہیں۔ اسی طرح وہ بھی مجلس مذکور سے جُدا نہیں۔ بلکہ اس کی روشنی میں چمکتے رہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ طالب اللہ ورد و ظائف اور اعمال ظاہری سے ہرگز ہرگز مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہیں پہنچتا۔ خواہ ساری عمر ریاضت میں پتھر پہ سر پھوڑا کیئے۔ باطنی راہ کسی کامل اور صاحب باطن مرشد سے ہاتھ آتی ہے۔ جو ایک لحظہ میں مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر پہنچا دیتا ہے۔ اور واصل بنا دیتا ہے۔

واضح رہے کہ اُمّت کا مطلب پیروی کرنا ہے۔ اور پیروی کا یہ مطلب ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پر قدم رکھا جائے اسی قسم کی پیروی سے اپنے آپ کو مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچائے مجھے اُن لوگوں پر تعجب آتا ہے جنہیں حضوری راہ معلوم نہیں۔ اور وہ نفس پرست خود نما اور بے حیا ہیں۔ عارفوں سے اللہ کی راہ طلب نہیں کرتے جو لوگ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضوری ہیں۔ اُن پر حسد کرتے ہیں۔ اور مارے حسد کے اُنہیں دیکھ نہیں سکتے۔ ایسے شخص احمق حیوان ہیں۔ جو شخص جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظور نظر نہیں۔ وہ مومن۔ مسلمان۔ فقیر۔ درویش۔ عالم اور فقیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کس طرح کہلا سکتا ہے۔

marfat.com

حضور سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری سرِّ ہدایت ہے

واضح رہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سراسر سرِّ ہدایت ہے اور یہ ہدایت ہدایت میں ہے۔

حدیث اَلنِّھَایَۃُ اَلرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ۔ شروع کی طرف لوٹ آنا ہی نہایت ہے۔

حدیث مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے واقعی مجھے دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

واضح رہے کہ جو شخص باطن میں صاحب حضوری ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں کسی دنیاوی یا دینی کام کے لیے التماس کرے۔ اور مجلس مذکورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ اصحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اس کام کے لئے دعائے خیر کریں اور پھر وہ کام درست نہ ہو۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ بس سمجھ لو۔ کہ سالک نے ابھی سلوک انتہائی مرتبے پر نہیں پہنچایا۔ ابھی وہ ترقی کر رہا ہے۔ ایسے طالب کے لیے مشکل ہے۔ کہ عرض کے موافق باطنی حال سے خوش وقت ہو۔ یہ مرتبہ اور ترقی اس کے لئے مبارک ہو۔ اگر طالب جاہل ہے۔ یا یہ کہ دنیا مردار مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طلب کرتا ہے۔ تو اس نالائق کو اس مجلس سے نکال دیا جاتا ہے۔ یا اس کا اعلےٰ مرتبہ چھین لیا جاتا ہے جس شخص کا ظاہر و باطن ایک ہو جائے۔ اور اس کا قدم ایک ہی مقام پر رہے وہ ترقی نہیں کرتا۔ جو شخص توحید میں آئے۔ تو توحید اس کے لئے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازہ کھول دیتی ہے۔

مصنفؒ کہتا ہے کہ اسم اللہ ذات کے تصور و تصرف یا توجہ باطنی معہ ذکر و فکر یا ادلیاد اللہ کی قبر کے ذریعہ مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ جانا

marfat.com

کچھ بھی مشکل نہیں بلکہ آسان ہے۔ البتہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر استقامت۔ جود و سخاوت۔ صفائی باطن۔ رضا۔ خلق۔ علم اور حلم حاصل کرنا مشکل ہے۔ عارف وہی ہے جو دل و جان سے مجلس محمدی اور سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام اختیار کرے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے سرمو تجاوز نہ کرے۔ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری ایک کسوٹی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر کے اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اُس کا نفس پاک اور دل زندہ ہو جاتا ہے۔ اُس کی روح ہر وقت ذکر محمود میں مشغول رہتی ہے۔ جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے اور اُس کا عقیدہ درست نہ رہے۔ تو وہ مُرتد ہو جاتا ہے۔

مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا شرف کسے نصیب ہوتا ہے

واضح رہے کہ حسب ذیل سات شخصوں کو دیدار اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب نہیں ہوتے۔ اوّل نماز کا تارک۔ دوم جماعت کا تارک۔ سوم نشہ والی چیزوں مثلاً شراب۔ بھنگ۔ بوزہ۔ تمباکو وغیرہ استعمال کرنے والا چہارم اہل بدعت۔ پنجم علما کا دشمن ششم فقیر کامل کا دشمن۔ ہفتم گانے بجانے والا۔ اور بیگانے مرد عورت کا حسن پرست۔

جو شخص کسی کامل اور صاحب شریعت اور صاحب باطن فقیر کو خالی بے برکت اور بے حکمت سمجھے وہ احمق اور نادان ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے حکم اور جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے تمام روئے زمین مشرق سے مغرب تک ان درویشوں کے سپرد ہے۔ جن کے باطن آباد اور صاف ہیں۔ جو بات فقرا کے منہ سے نکلتی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی حکمت سے خالی نہیں ہوتی۔ کیونکہ فقیر بھی ایک حکمت الٰہی ہوتا ہے۔ فقرا کی زبان سیف الٰہی ہوتی ہے۔ اسی فقیر کی زبان۔ اللہ تعالےٰ کی تلوار ہو سکتی ہے۔ جو ہمیشہ ذکر، فکر اور تلاوت قرآن میں

marfat.com

مشغول رہتا ہے اور لا یحتاج ہو کر معرفت حق میں مستغرق ہو۔ وہ کسی سے سوال نہیں کرتا۔ اگر کسی سے کچھ لیتا ہے۔ تو اس سے دس گنا اللہ تعالےٰ سے دلوا تا ہے۔ حدیث۔ اَلْفَقِیْرُ لَا طَامِعُ لَا مَانِعُ وَلَا جَامِعُ۔ فقیر نہ طمع کرتا ہے۔ نہ روکتا ہے اور نہ جمع کرتا ہے۔

فقیر کامل جسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہو اُس کی شناخت یہ ہے۔ کہ جو بات اُس کی زبان سے نکلے وہ توحید و معرفت الٰہی کی ہو۔ اور فقہ قران و حدیث کے موافق ہو۔ اللہ بس باقی ہوس۔ اُسے نقش پُر کرنے دائرہ۔ کھینچنے کی کیا ضرورت۔ اس واسطے کیا پڑی ہے کہ دعوت پڑھے۔ یہ تو فنافی الشیخ اور طالب کے ابتدائی حالات ہیں۔ صاحب حضوری کی دوسری علامت یہ ہے کہ اسم اللہ کے تصور اور تصرف سے اس پر تجلیات اور مشاہدات نور منکشف ہوں اور اس کے قلب و قالب کو اسم اللہ ذات کی آگ کی گرمی اس طرح جلائے جیسے آگ ایندھن کو۔ اور ایسی آگ قیامت تک نہیں بجھتی۔ ہاں اس وقت بجھتی ہے جب بہشت میں داخل ہو کر بقائے الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔

حدیث قدسی۔ فَتَنْسَوْنَ النَّعِیْمَ اِذَا رَاَیْتُمُوْھَا۔ وہ نعمتوں کو بھول جائیں گے۔ جب انہیں دیکھیں گے۔

قولہٗ تعالیٰ۔ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ جب تو نے پھینکا تو دراصل تو نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا۔ یہ مومنوں کے لئے آزمائش ہے۔

بہشت میں داخل ہونے کی خصلتیں

حدیث۔ اِنَّ الْعَبْدَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِکَثْرَتِ الصَّوْمِ وَبِکَثْرَتِ الصَّلٰوۃِ اِلَّا بِاَرْبَعِ خِصَالٍ۔ اَوَّلُھَا سَخَاوَۃُ الْیَدَیْنِ وَالثَّانِیْھَا بِاِصْلَاحِ الْقَلْبِ وَالثَّالِثُ بِتَعْظِیْمِہٖ لِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ وَالرَّابِعُ بِشَفَقَتِ

marfat.com

عَلٰی خُلُقِ اللّٰہِ۔ انسان زیادہ نماز یا روزے کے سبب بہشت میں داخل نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ان چار خصلتوں سے بہشت میں داخل ہوتا ہے۔ اوّل ہاتھوں کی سخاوت۔ دوسرے دل کی درستی۔ تیسرے امر الٰہی کی تعظیم۔ اور چوتھے خلقِ خدا پر شفقت کرنے سے۔

قولہٗ تعالیٰ۔ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِہْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ تَوَّابٌ الرَّحِیْمٌ۔ کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے۔ پس تم اس سے کراہت کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو واقعی اللہ تعالےٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

قولہ تعالیٰ۔ وَلَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ وَ سَعِیْدٌ۔ کوئی شخص اللہ تعالےٰ کے حکم کے بغیر بات چیت نہیں کرتا۔ پس انہیں میں سے بدبخت بھی ہیں اور نیک بخت بھی۔

جو شخص کسی مومن مسلمان کی غیبت کرتا ہے۔ وہ زانی اور فاسق ہوتا ہے حدیث اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَاءِ۔ غیبت زناہ سے بھی زیادہ بُری ہے غیبت کرنے والا اپنے حقیقی بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ دائمی ریاضت اسم اللہ کے تصور سے وجود کو بالکل پاک کر دیتی ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی گرمی دوزخ کی آگ سے زیادہ تیز ہے۔ گویا اس آگ کا ایک ذرّہ دوزخ میں ڈالا گیا ہے۔ اگر فنا فی اللہ کی آگ والا جلالیت کی نگاہ کرے تو مشرق سے مغرب تک سب کچھ جلا دے۔ اس وجود پر ہزار آفرین ہے۔ جو اس آگ کی برداشت کرتا ہے۔ اور خلقت کو نہیں ستاتا۔ جو شخص کسی دینی یا دنیاوی کام کے لئے چالیس سال متواتر چلہ کشی کرتا ہے۔ اس سے یہ بہتر ہے کہ اسم اللہ ذات کا ایک گھڑی تصور کرے۔ کیونکہ اسم اللہ ذات کے تصوّر والے کی توجہ سے ہر مشکل حل ہو سکتی ہے۔ وہ ایک دم میں روحانیت سے ملاقات کر سکتا ہے۔ اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچ سکتا ہے۔ ایسے شخص کو نماز استخارہ کی کیا ضرورت ہے کیونکہ

marfat.com

وہ پشتِ ناخن پر دونوں جہان کا نظارہ کرتا ہے۔ جو کچھ وہ دلی آنکھ سے دیکھتا ہے اور دل کو دکھاتا اور بتاتا ہے۔ یہ مراتب بھی فقیر کے لیے ابتدائی ہیں۔ جیسے کسی چھوٹے بچے کو تعلیم دی جاتی ہے۔ مجھے اُن لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ کہ فقرا کی برائے خدا خدمت نہیں کرتے۔ بلکہ الٹا انہیں اینٹ پتھر مارتے ہیں ؎

از مکافاتِ عمل غافل مشو گندم از گندم بروید جَو ز جَو

تو عمل کے بدلے سے غافل نہ ہو۔ کانٹے بوئے ببول کے آم کہاں سے کھائے۔

باھو حق گو راستؔ فقرش چہ چیز فقر بیروں از عقلِ فکرش تمیز

اے باھو سچ بتا فقر کیا چیز ہے۔ فقر عقل فکر اور تمیز سے باہر ہے۔

اسم اللہ کے اسرار

فقیر کو اسم اللہ سے بہت اسرار حاصل ہوتے ہیں۔ جو شخص فقر میں قدم رکھتا ہے۔ وہ ماسوی اللہ کے گرد ایک دائرہ کھینچ دیتا ہے۔ فقر بہشت ہے اور بہشت دیدار اور دلجمعی کا مقام ہے۔ وہاں دنیا اور اہل دنیا کی بُو تک بھی نہیں ہوتی۔ فقر اور معرفت الٰہی میں بہار ہے۔ فقر کی نگاہوں میں دنیاوی زینت حقیر اور خوار ہے چونکہ فقیر اس خوار سے ہشیار ہے۔ اس لئے اہل دنیا اور غافل لوگوں کی نگاہوں میں خوار ہے۔ نہیں نہیں! میں نے غلط کہا۔ فقر اللہ تعالیٰ کے نام پر جان قربان کرتا ہے اور نفس کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔ ازل سے ابد تک ہمیشہ اس کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ فقیر کو حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ فقیر کی زبان منہ میں ایسی ہے جیسی میان میں تلوار۔ اگر وہ تلوار سونتی جائے تو قہر فقیر قہر خدا کی صورت اختیار کر کے تمام جہان کو قتل کر دے۔ کیونکہ فقرا کی زبان اللہ تعالےٰ کی تلوار ہوتی ہے۔ ازل کی سیاہی اُن کی زبان پر ہوتی ہے جو شخص ان کا منکر ہے وہ دونو جہان میں خوار و پریشان ہے ؎

اصل یقین است بود با اصل ہر کہ رسد با اصل او حق وصل

marfat.com

اصل اصول یقین ہے۔ یقین ہی سے اصل وحق کا وصل حاصل ہوتا ہے۔
وصل واصل بھی دُوری ہے۔ جو توحید میں غرق ہوتا ہے۔ وہ شوق میں سرور مست اور بے ریا ہوتا ہے۔ یہ مراتب مردان خدا کے ہیں۔ تکلف عورتوں کا شیوہ ہے۔ مرد کو زر وزیور کی کیا ضرورت ؎

زن بہ مردی بکن دست کرم بکشا کہ زر
مرد را بہر کرم زن را برائے زیور است

تو عورت تو نہیں۔ مرد بن اور سخاوت کا ہاتھ کھول۔ کیونکہ روپیہ مرد کے لئے سخاوت کے واسطے ہے اور عورت کے پاس زیور کے لئے۔

اہل محبت کی شناخت

اے طالب مولےٰ سُن۔ اہل محبت کی یہ شناخت ہے۔ کہ ذکر الٰہی اس کے مغز و پوست میں اُتر جاتا ہے۔ قولہ تعالےٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ ۔ اپنے پروردگار کو یاد کر جب بھول جائے، اہل حضور کا ہر عمل فعل اور قول قرب معرفت سے ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ انہیں وصال حاصل ہوتا ہے۔ اس واسطے کہ صاحب حضور مشاہدہ نور میں مستغرق ہوتا ہے قرب حضوری حاصل ہوتا ہے۔ اس کا دباطن آباد اور ظاہر بخشا ہوا ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالےٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ فنا فی اللہ والا ہمیشہ حاضر ہوتا ہے۔

حدیث۔ ذِكْرُ اللّٰهِ فِي الْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ اَفْضَلُ مِنْ حَمْلِ السَّيْفِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالےٰ کی راہ میں تلوار لے کر لڑنے سے صبح شام اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بہتر ہے۔

حدیث۔ لَا يَشْغَلُهُمْ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ طَرْفَةَ الْعَيْنِ
ایک لحظہ کے لئے بھی کوئی چیز انہیں ذکر الٰہی سے باز نہیں رکھ سکتی۔

marfat.com

اللہ تعالےٰ کے حکم سے اسم اللہ کا ذکر اللہ تعالےٰ کا نام جس شخص پر اثر کرتا ہے اسے ظاہری اور باطنی علم کا عالم و فاضل بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا نام ہی حضوری ہے۔ جس کے وجود میں ذکر الٰہی اثر کرتا ہے۔ اُسے اِلّا اللہ کی معرفت اور جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں پہنچا دیتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے ذکر کے سبب خطرات و توہمات کی نجاست اور پلیدی دُور ہو جاتی ہے۔ اور اُسے مشاہدہ حضوری نصیب ہوتا ہے۔ بغیر مشاہدہ حضوری نہیں ہوتی ہے۔ مقلد اہل رجعت غرور اور تکبر میں رہتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے ذکر کے سبب دل کی تختی پر سے معرفت الٰہی کے ورقوں کا مطالعہ کر سکتے ہیں یعنی غیبی علم و احادیہ سے واقف ہو جاتے ہیں۔ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسم ذات سے یہ مراتب حاصل ہو سکتے ہیں۔ اسم قسم کا ذکر عیسیٰؑ دم اور خضرؑ قدم ہوتا ہے۔ جو فنا فی اللہ ہو وہ دنیا اور عاقبت سے بے غم ہوتا ہے مجھے اُن احمق لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ جو مقلد ہو کر سرود سے ذکر کرتے ہیں۔ اور اللہ کا نام لے کر نالیاں بجاتے ہیں۔ ایسے لوگ اس طرح کرتے سے مطلق کافر ہو جاتے ہیں پس معلوم ہوا کہ وہ اس قسم کی ریاضت سے فقط دنیاوی مراتب چاہتے ہیں ؎

از دست نارسا است کہ مکارہ پارسا است

مکار پارسا ہونا۔ کسی دست نارسا کا نتیجہ ہے۔

اہل تقلید کا ذکر گوزشتر ہے۔ ایسے ذکر پر لاحول پڑھنا چاہیئے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ حال کی مستی خام خیالی ہے۔ اور گرمی سردی مخنث او. نامرد کی علامت ہے اور راگ سُن کر رونا اور کانپنا شیطانی مراتب ہیں۔ دیوانگی اور بے شعور ہونا جنونیت کی علامت ہے۔ ایسے لوگ معرفت الٰہی سے محروم ہوتے ہیں۔ صرف اہل توحید سچائی پر ہیں۔ وہی حق رسیدہ بنا سکتے ہیں۔ پس حق کی طلب کرنی چاہیئے مقلدی اور باطل رشتہ چھوڑ دینا چاہیئے۔ توحید کی طرف رُخ کرنا چاہیئے۔ اِلیٰ اللہ کا قرب و معرفت حاصل کرنے چاہئیں۔ شریعت پر کمر بستہ رہنا چاہیئے

marfat.com

سلک سلوک اور ذکر توحید کا یہی مطلب ہے۔
واضح رہے کہ معرفت توحید۔ تجرید تفرید۔ مجاہدہ و مشاہدہ۔ ذکر و فکر اور مکاشفہ سب کا اصلی مقصد دل کو بیدار کرنا چاہیئے۔ کشف قلوب تو احمق دیوانہ اور مجذوب کا درجہ ہے۔ محاسبہ نفس۔ مراقبہ کشف قبورِ خام آدمیوں کے مراتب ہیں۔ قبض بسط۔ الہام اور وہم و خیال ہجر و فراق کی علامتیں ہیں۔ علم وہی ہے جو حی قیوم کا ہو۔ غوث۔ قطب اور طبقات کی سیر و طیر حرص و ہوا کی نشانی ہے۔ غرق فنا فی اللہ بالکل بے خبر اور لامکان ہوتا ہے۔

علم توحید و تصوف سے مراد دل کی صفائی ہے

علم تصوف و توحید کا یہ مطلب ہے۔ کہ دل صاف ہو جائے جس کا دل صاف ہو جائے۔ اور معرفت اور دیدار الٰہی کے لائق اللہ تعالےٰ کا منظور نظر اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حضوری ہو جاتا ہے۔ وہ غوثی قطبی مراتب کو چھوڑ دیتا ہے اور طیر و سیر کو ترک کر دیتا ہے "اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ" جب فقر ختم ہو جائے تو وہی اللہ ہے۔ فقیر تصوف کا عالم اور صاف باطن ہوتا ہے جو اہل تصوف فقرا کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہ دونو جہان میں خراب ہوتا ہے۔ کیونکہ فقیر یادگار الٰہی کا برگزیدہ ہوتا ہے۔ اور سچ راہ پر ہوتا ہے۔ ہر حقیقت سے واقف ہوتا ہے جو شخص فقیر کا مقابلہ کرتا ہے اسے بیماری اور رجعت لاحق ہوتی ہے۔ وہی شخص فقیر کا مقابلہ کرتا ہے۔ جو بے پیر اور سنگدل ہو۔ یا بے پیر اور بے حیا ہو۔ فقرا کا دشمن اللہ تعالےٰ سے بے بہرہ اور شفاعت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے محروم ہوتا ہے فقیر خدا تو نہیں ہوتا لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتا۔ جو مطلب چاہتے ہو فقیر سے مانگو۔ صرف کتے لوگ ہی فقیر کے دشمن ہوتے ہیں ؎

باکس نمی شود دام طبع رمیدہ ما منت کش طلب نیست دست کشیدہ ما

ہماری بھگوڑی طبیعت کسی کی مطیع نہیں ہوتی ہمارا کھنچا ہوا ہاتھ طلب کا احسانمند نہیں ہوتا

marfat.com

ہر چند کہ خاکسارم انداز ما بلند است بر شاخ گل نشیند مرغ پریدہ با

گو ہم خاکسار ہیں لیکن ہمارا انداز اونچا ہے۔ ہمارا اڑا ہوا پرندہ پھولوں کی شاخ پر بیٹھتا ہے۔

بالائے عرش سے زیر فرش تک کے مقامات

واضح رہے کہ عرش کے اوپر سے لے کر تحت الثریٰ تک یکے بعد دیگرے تہتر کروڑ تراسی لاکھ اکیس مقام ہیں۔ جن میں سے انتہائی مقام کا نام ستر الاُمّی ہے۔ ان سب سے پرے لامکان ہے۔ جس کی تشبیہ چھ طرفین اور کون و مکان ہے۔ یہ تمام مقامات مع لامکان فقیر کی نگاہ میں مچھر کے پر کے برابر نظر آتے ہیں۔ سبحان اللہ فقیر کے ساتھ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم لطف و کرم سے ہر ایک رتبے بخشتے ہیں۔ یہ توفیق کامل و مکمل مرشد ہی کو ہوتی ہے۔ جو شخص پہلے دن طالب مولیٰ کو توحید و لامکان فقر کا سبق نہیں دیتا اور توحید کے لامکان میں نہیں پہنچاتا۔ اُسے فقیری اور مرشدی کا رستہ معلوم نہیں۔ واضح رہے کہ ان کا دل زندہ۔ روح زندہ اور نفس فانی ہوتا ہے۔ جسم یہاں ہے تو جان لامکان میں۔ لامکان میں اسرار وحدانیت معلوم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ حضور اور نور میں مستغرق ہو کر کرتا ہے اسم اللہ ذات کے تصور اور اسم اعظم کی برکت سے پہلے ہی دن یہ صحیح طریقہ معلوم ہو جاتا ہے۔ اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی چابی سے یہ قفل کھل جاتا ہے۔ اور یہی طریقہ ٹھیک درست، حقیقی اور سچا ہے۔ جو شک کرے وہ بے دین ہے۔ ؎

من مرغ لامکانم جز لامکاں نمانم
فقرش ازاں نشانم فی اللہ من ازانم

مَیں لامکانی پرند ہوں سوائے لامکان کے اور کہیں نہیں رہتا۔ اس واسطے فقر میری علامت ہے۔ اور میں فنا فی اللہ ہوں۔

marfat.com

اسم اللہ ذات سے جلدی مقصود حاصل ہوتا ہے

مطلب یہ کہ جس شخص کے وجود میں پہلے نفس سرکش اور امادگی کی حالت میں ہو۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے وہ ملہمہ ہو جاتا ہے۔ پھر لوامہ بنتا ہے۔ اور بعد ازاں مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ جب نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ تو سر سے پاؤں تک سارا وجود ذکر الٰہی اور توحید میں پُر نور ہو جاتا ہے۔ یہ بات بھی اسم اللہ ذات کے تصور اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی چابی سے حاصل ہوتی ہے۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات سے تمام مخلوقات جو ظاہر و پوشیدہ ہے۔ ایک دم میں ایک قدم پر دکھائی دیتی ہے۔ اور ایک لحظہ میں سیر وغیرہ سبھی کچھ عین بعین طے کیا جا سکتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات سے جلدی مقصود ہاتھ آتا ہے۔ لانا۔ لیجانا۔ سلک سلوک۔ حاضرات یا ترتیب حضوری ذاتی تجلیات کے نور کا مشاہدہ اور ان میں کا استغراق صرف وہی شخص جانتا ہے۔ جو اسم اللہ ذات کے حاضرات سے واقف ہو۔ جو شخص، باطن میں خواب کے اندر یا مراقبہ میں جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے حاضرات کا سبق پڑھتا ہے۔ اس پر ہر ایک مکان اور ہر ایک علم ظاہر ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ وجود میں اسم اللہ ذات کی مشق کرنے سے نفسانی بیمار میں رفع ہو جاتی ہے۔ نفس کسی حال میں بھی آرام و قرار نہیں پکڑتا۔ اور بود سے نابود نہیں ہوتا۔ یہ فرمانبردار نفس مطیع ہوتا۔ اور دن رات غلام کی طرح تابع حکم نہیں ہوتا۔ مگر اسم اللہ ذات کے تصور اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تاثیر سے یہ دونوں چیزیں نفس کو اس طرح جلا دیتی ہیں۔ جس طرح آگ لکڑی کو۔ ہاں یقین ہے کہ اگر مرشد صاحب قرب اور صاحب حضوری ہو اور مشاہدہ میں غرق رہتا ہو لیکن طالب جاہل اور بے شعور ہے۔ تو کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر طالب عالم فاضل اور صاحب عقل و شعور ہو۔ اور مرشد ناقص اور بے حضور ہو۔ تو بھی کچھ فائدہ نہیں

marfat.com

نہیں۔ ہاں اگر دونو صاحب علم اور باشعور ہوں تو ایسا مرشد ایسے طالب کو اسم اللہ حاضرات بتا سکتا ہے۔ اور ذات و صفات کے مقامات کی کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں رہتی ؎

چناں غرق گشتم بدریائے وحدت کہ ازل و ابد را ہم خبر ہم ندارم

میں دریائے وحدت میں اسطرح غرق ہوں۔ کہ مجھے ازل و ابد کی خبر نہیں۔

عارف استغراق معرفت میں سب کچھ بھول جاتا ہے

جو شخص استغراق کے سبب لامکان میں ہے اُسے حق تعالےٰ کے سوا اور سب کچھ بھول جاتا ہے۔ یہ مراتب اس فنا فی اللہ کے ہیں جو توحید میں اس طرح غرق و محو ہو جیسے پانی مچھلی میں۔ نمک کھانے میں یا انگاری آگ میں یا پانی دودھ میں۔ اسی طرح فقیر فی اللہ خدا تو نہیں ہوتا۔ لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتا اللہ بس باقی ہوس۔

ان مراتب والے کو مشاہدہ بے حجاب نصیب ہوتا ہے۔ ان مراتب کو بے دین اور لعنتی شخص کیا جانیں، "وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ" وہ تمہاری جانوں میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے، ولی آنکھ روشن کرو۔ دل سے کینہ اور نفاق نکال دو۔

قولہ تعالیٰ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ ہم اس سے شاہ رگ کی نسبت بھی زیادہ قریب ہیں۔

گر تو عارف واصلی صاحب نظر تو ز شہ رگ نزد تر حق را نگر

اگر تو صاحب نظر واصل ہے۔ تو تو اللہ تعالےٰ کو شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک دیکھے گا۔

دم زدم الہام قدرت ذات نور نحن اقرب قرب وحدت با حضور

نور ذاتی کے سبب قدرت کا الہام دمبدم ہوتا ہے۔ اسے نَحْنُ اَقْرَبُ کے سبب قرب وحدت اور حضور حاصل ہوتا ہے۔

رُو بمیش را خوش ببیں با چشم دل ہر چہ بینی غیر حق آں بت صنم

marfat.com

اس کی صورت دلی آنکھ سے اچھی طرح دیکھ۔ اللہ تعالےٰ کے سوا جو کچھ تو دیکھیگا وہ بت ہے۔
قولہ تعالےٰ۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْنَ۔ تم نیکی حاصل نہیں کر سکو گے جب تک تم خرچ نہ کرو گے۔ ؎

کن تصرف جان و مال و ہر چہ ہست تا ترا حاصل شود کنہش الست

مال و جان اور جو کچھ ہے سب خرچ کر دے تاکہ تمہیں الست کی کنہ حاصل ہو جائے۔

ہر کہ گردد غرق فی اللہ با خدا ہر کہ از خود گم شود یابد خدا

جو شخص اللہ تعالیٰ میں غرق ہو جائے وہ واصل حق ہوتا ہے۔ جو شخص اپنے آپ سے گم ہو جائے وہ اللہ تعالےٰ کو پالیتا ہے۔

ہر کہ از حق منکر است مردود شد ہر کہ با حق مشتغل محمود شد

جو شخص اللہ کا منکر ہے وہ مردود ہے جو حق تعالےٰ میں مشغول ہے وہ نیک ہے۔

ہا ہو ایں مراتب از شریعت یافتہ پیشوائے خود شریعت ساختہ

ہا ہو کو یہ مراتب شریعت سے ملتے ہیں۔ اس نے شریعت کو پیشوا بنا رکھا ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ وَمَنْ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی جو دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہیگا۔

قولہ تعالےٰ۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ جس طرف رخ کرو اسی طرف اللہ تعالےٰ کا چہرہ ہے۔ ؎

ذکر گوید ہر گیاہے وحدہٗ ذکر گوید قلب و قالب ہر بنو

گھانس کا ہر پتہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کہتا ہے۔ قلب اور قالب ہر ایک بال ذکر کرتا ہے

ہا ہو ہر طرف کردم نگاہے ذکر ذات ذات را از ذات یابد شد نجات

ہا ہو۔ میں نے ہر طرف نگاہ کی تو ذکر ذات دکھلائی دیا۔ جو شخص ذات کو ذات سے پالیتا ہے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰىہُ۔ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ ؎

marfat.com

در وجودے دو خدا ہر یک شناس وز دوئی بگذر بیابی حق سپاس

وجود میں سے دوئی کو دُور کر کے ایک خدا کو پہچان۔ دوئی سے گذر اور حق کو پالے۔

نفس و شہوت را بکش کلی ہوا تا ترا حاصل شود واحد خدا

نفس و شہوت اور حرص و ہوا کو مار ڈال۔ تاکہ تجھے خدائے واحد حاصل ہو۔

صفائی باطن کے یہ مراتب جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری مجلس سے حاصل ہوتے ہیں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

فقیر فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے تین درجے ہیں

فقیر فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے تین درجے ہیں۔ فنا فی الشیخ۔ فنا فی اسم اللہ اور فنا فی الرسول (صلے اللہ علیہ وسلم)

واضح رہے کہ تمام مخلوق حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے پیدا ہوئی ہے۔ اور نور محمدی نور خدا سے پیدا ہوا ہے۔ جو مرشد پہلے دن نور طالب کی صورت کو ربوبیت کے دریائے وحدت میں غرق نہ کرے اُسے مرشد نہیں کہہ سکتے پہلے ہی دن اسم اللہ کے تصور سے نفس کی پاکیزگی کا نور۔ صفائی قلب کا نور۔ تجلّی روح کا نور۔ اور سرّ کی تجلّیات کا نور۔ یعنی یہ چاروں نور مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔ پھر اپنی اصل کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

حدیث۔ کُلُّ شَیٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ۔ ہر چیز اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

حدیث۔ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ وطن کی محبت ایمان کی علامت ہے۔

ایمان نور الٰہی ہے۔ روح نور کی صورت ہے روحانیت اہل نور کی مجلس ہے جو ناسوت کے مقام سے فارغ ہے۔ نفسانیت اربع عناصر ناری ہیں، اہل ارواح کی مجلس نور ہے۔ اور اہل نفس کی نار۔ ان دونوں کا اجتماع راس نہیں آتا۔ جو شخص حضور اور وحدانیت کے نور کا طالب ہوتا ہے۔ وہ پاک اور نورانی ہو جاتا ہے۔

marfat.com

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس انتہا ہے۔ اور فنا فی اللہ ابتدا ہے

حدیث۔ اَلنِّهَايَةُ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ۔ ہدایت کی طرف لوٹ آنا نہایت ہے ؎

گر بشوقِ حق دلت شد مُبتلا مرگ ہرگز کے شود بروے روا

اگر تیرا دل شوق حق میں مبتلا ہو جائے۔ تو پھر اس پر موت کا اطلاق کیسے ہو سکتا ہے۔

حدیث۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ مرنے سے پہلے مر جاؤ۔

عارفوں کے لئے زندگی بمنزلہ حجاب ہے۔ وہ دنیا میں قید بمگت رہے ہیں۔ کیونکہ اس حدیث کے مطابق مومن قیدی ہیں۔

حدیث اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَجَنَّةُ الْكٰفِرِيْنَ۔ دُنیا مومنوں کے لئے قید خانہ اور کافروں کے لئے بہشت ہے۔ ؎

با تو دل مسجد است بی تو کنشت بے تو دل دوزخ است با تو بہشت

اگر دل میں تو ہے تو مسجد ہے اگر نہیں تو بت خانہ ہے۔ تجھ بغیر دل دوزخ ہے اور تیرے ہوتے بہشت ہے۔

عالم بے عمل معرفت الٰہی سے بے خبر ہے

مجھے اُن لوگوں کی حالت پر تعجب آتا ہے۔ جو عالم بے عمل اور معرفت الٰہی سے بے خبر اور اہل نفس ہیں۔ نفس شیطان کا بادشاہ ہے۔ اور شیطان نفس کا وزیر ہے اہل نفس کو شیطان معرفت الٰہی سے باز رکھتا ہے۔ اور حرص و ہوا۔ ظاہر پرستی اور دنیا میں مبتلا کرتا ہے۔ اکثر علما یہ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں شیخ ولی اللہ جو لائق ارشاد ہو کوئی نہیں۔ اور کوئی مرشد صاحب توفیق نہیں۔ مرشد یا وسیلہ صرف علم ظاہر کی کتابوں کو سمجھنا چاہئے۔ لیکن وہ غلطی پر ہیں۔ علم ایک روشن راستہ ہے وسیلہ مرشد۔ ذکر۔ فکر کا تسلسل ہے نفس شیطان اور دنیاوی حوادث سے طلب کی حفاظت کرتا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ شیطان علم میں تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کو علم ظاہری

marfat.com

حاصل نہ تھا۔ شیطان کی زبان پر علم ظاہری تھا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کو علم باطنی یعنی معرفت الٰہی کا علم تھا۔ اسی لئے غرو شرف میں فرشتوں سے بڑھ گئے تھے۔

قولہ تعالےٰ۔ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا۔ اور اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام نام سکھا دیے۔ پس ظاہری علم شیطان کو رد اور دفع کرنے کے لئے ہیں۔

قولہ تعالےٰ۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۚ اے اولادِ آدم! تم شیطان کی پرستش نہ کرنا۔ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔

علم باطنی سے اللہ تعالےٰ کی توحید، قرب اور معرفت حاصل ہوتی ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

پس مرشد کا وسیلہ اور دست بیعت ہونا جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم سے لیکر تا قیامت کامل فقیر اہل ولایت اور اہل ہدایت مرشد سے جو ان کے قائم مقام ہیں، جاری رہے گا۔ جو شخص اس بات پر شک کرے۔ وہ بیدین ہے یہ لوگ عوام کو راہ راست پر لیجاتے ہیں ؎

ہر کرا مرشد نہ از سر ہوا　　میبرد مرشد حضوری مصطفےٰ

جس مرشد میں حرص و ہوا نہ ہو۔ وہ طالب کو حضوری نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دیتا ہے

ہر کرا مرشد نہ شیطان مرید　　ہر کہ بامرشد بود گو بایزید

جس کا کوئی مرشد نہیں اس کا مرشد شیطان ہے۔ جو بامرشد ہے وہ بایزید ہے۔

ہر کرا مرشد نہ با خود نما　　مردِ مرشد میبرد وحدت خدا

جس کا کوئی مرشد نہیں وہ خود نما ہے۔ جو مرشد مردِ خدا ہے وہ وحدت الٰہی تک پہنچا دیتا ہے۔

marfat.com

آئمہ و مجتہد بھی بغیر مرشد کامل نہ تھے

مجتہد لوگ پیر و مرشد کے بغیر نہ تھے۔ ان کو علم روایت کا فیض مرشد کی ہی تلقین و تعلیم سے حاصل ہوا۔ پس معلوم ہوا کہ روایت ہدایت اور نفس کشی کیلئے ہے۔ جو شخص حیات نبوی اور باطنی مجلس نبوی اور صاحب ہدایت مرشد کی بیعت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ط اے ایمان والو! اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور اس کی طرف کوئی وسیلہ ڈھونڈو۔

اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں فنا ہونے والے کے یہ مراتب ہیں۔ کہ جب وہ اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تصور کرتا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک فوراً تشریف فرما ہو کر تعلیم و تلقین کرتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مرشد اُسے کہتے ہیں۔ جو علم قرآن کی دوستی بخشے۔ ہر عبادت سے افضل، قرآن شریف کا پڑھنا اور عالم کی دوستی ہے۔ عالم سے مراد جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات سے مرشد کے وسیلہ سے باطنی راہ ہاتھ آتی ہے۔ مرشد کے گناہ کو نہ دیکھ۔ بلکہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسےٰ علیہ السلام والے قصے کو دیکھ جس کا ذکر سورۂ کہف میں کیا گیا ہے۔ جو شخص خدا کی راہ سے غافل ہو کر دنیاوی محبت اور حرص و حسد میں مبتلا ہے۔ وہ جاہل ہے جو اللہ تعالےٰ کی محبت میں غرق ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور الا اللہ کی معرفت میں ہشیار ہے۔ باطن میں وہ باشعور ہے اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ حاضر ہے۔ جو فقیر عالم عامل ہے۔ کرامات کا تبین کی کیا مجال کہ اُس کے ذمے کوئی گناہ لکھیں جو فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ اُس کے تمام گذشتہ اور آئندہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔

حدیث۔ مَنْ رَجَبَ الْعِلْمُ وَالْعُلَمَآءَ لَمْ تُکْتَبْ عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ

جو شخص علم اور عالموں سے محبت کرتا ہے۔ اس کے گناہ لکھے نہیں جاتے۔

marfat.com

یہ مراتب اُس شخص کے ہیں جو دلوں کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مار ڈالتا ہے۔ فنا فی الشیخ۔ فنا فی اللہ۔ فنا فی الرسول۔ تین درجے ہیں۔ جن میں سے فنا فی الرسول کے خلق کی بابت یوں ارشاد ہوتا ہے "اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واقعی تیرا خلق خلقِ عظیم ہے"۔ فنا فی الرسول مرشد کی دو علامتیں ہیں ایک خلقِ عظیم جو اسم اعظم کی تاثیر سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسری کریمی یہ قلب سلیم کی تاثیر سے حاصل ہوتی ہے۔ طالب حق کی دو نشانیاں ہیں۔ ایک طلب مولےٰ جو مجلس اولیا کے قرب کی تاثیر سے حاصل ہوتی ہے۔ دوسری نشانی دل کی جمعیت اور محبت الٰہی ہے ؎

طالبی حق را شناسد با نظر گرچہ طالب حق بود مثل خضر

طالبِ حق کو نگاہ ہی سے پہچان لیتا ہے۔ خواہ طالب حق خضر کی طرح گم ہی کیوں نہ ہو۔

مرشد کامل کی تعریف

کامل مرشد وہ ہے۔ جو طالب کے ہر حال ہر فعل اور ہر قول سے واقف اور آگاہ ہو۔ اور طالب کے قرب و وصال۔ خطرات۔ وکیل اور وہم سے باخبر ہو۔ اور ایسا ہشیار ہو کہ گویا طالب کی گردن پر سوار ہے۔ چنانچہ بات بات میں دمبدم اُس کی نگہداشت کرے۔ ایسے باطن آباد مرشد کو طالب ظاہر و باطن میں حاضر جانتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات کے سبب وہ صاحب اعتقاد ہو جاتا ہے

واضح رہے کہ شاعروں کا علم دانش اور شعور سے ہے۔ فقیروں اور عالموں کا علم لدنی ہوتا ہے۔ جو انہیں قرب و حضور سے حاصل ہوتا ہے۔ پس جو شخص اولیاء اللہ کی تصنیفات کا ہمیشہ مطالعہ کرتا رہیگا۔ اس کی کوئی بات حکیم کی حکمت سے خالی نہ ہوگی۔ اور ان کی تصانیف کی برکت سے ذکر۔ ارادت اور زندگی دل نصیب ہوگی دائمی ذکر کی دو علامتیں ہیں ایک الا اللہ کی معرفت میں غرق ہونا دوسرے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہونا۔ مکمل فکر کی دو نشانیاں ہیں۔ ایک

marfat.com

فنائے نفس۔ دُوسرے بقائے رُوح و فرحت روح۔ وہ کیسے احمق لوگ ہیں۔ جو قلب۔ نفس اور روح کی باطن سے بے خبر ہیں۔ اور جو ایک گوشت کے لوتھڑے کو مقام دل سے بند کرکے تفکر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ قلبی ذکر ہے۔ اور اس گوشت کے ٹکڑے کو دم کے ساتھ سینے میں لاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ قربانی ذکر ہے۔ اور اس گوشت کے ٹکڑے کی آنکھ کے روبرو رکھ کر کہتے ہیں۔ کہ یہ ذکر جو۔ نور حضور ہے۔ اور اسی گوشت کے ٹکڑے کو تفکر سے مغز سر میں لیجاتے ہیں۔ اور اس کا نام ذکر سلطانی روحانی رکھتے ہیں۔ وہ سب غلط کہتے ہیں۔ یہ تمام وسوسے اور خطرات شیطانی وجود میں ہوا کرتے ہیں۔ ذکر بکثرت میں تقلید کی ضرورت نہیں۔ ذکر توجید چاہتی ہے۔ جب یہ کنجی دل کے قفل کو لگائی جاتی ہے تو ہر قسم کا ذکر اور مرتبہ توجہ اور تفکر بغیر خود بخود کھل جاتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات۔ آیات قرآنی۔ اسماء حسنیٰ یعنی ننانوے ناموں۔ اسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے حاضرات سے تمام احوال دیکھے جا سکتے ہیں۔

نظرِ مرشد اور اسم اللہ ذات کے اثرات

واضح رہے کہ اسم اللہ ذات کے تصور اور مرشد کامل کی نظر کے سبب وجود کے نو دروازوں سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ ناک کے دونو نتھنوں سے خون نکلتا ہے۔ کانوں کے دونو دروازوں سے خون بہ نکلتا ہے۔ اور بول و براز کے دونو راستوں سے خون بہنے لگتا ہے۔ جب ذاکر طالب کا سارا وجود خون، میں غرق ہو جاتا ہے۔ تو وجود کے ساتوں اعضا ایک ہو جاتے ہیں۔ یہی تمام اذکار یعنی ذکر قربانی۔ ذکر سلطانی۔ ذکر روحانی۔ ذکر خفی۔ ذکر یخفی۔ ذکر نور اور ذکر حضور کی تاثیر و لقا مجموعہ ہے۔ اس قسم کا ذاکر ہمیشہ اللہ تعالےٰ کا منظور نظر ہوتا ہے ذکر خفیہ کی علامت یہ ہے کہ وہ خلوت دل میں ہمیشہ حق الیقین کا مشاہدہ کرتا ہے۔

marfat.com

ذکر خفیہ دمبدم شد حق رفیق غوطہ خوردن راز رحمت حق غریق

خفیہ ذکر والا دمبدم خدا کا رفیق ہوتا ہے۔ وہ راز رحمت میں غوطہ لگا کر غریق حق ہو تا ہے

اہل ذکرش را بود نفس فنا لذتش وحدت بیابد دل صفا

ذاکروں کو فنائے نفس حاصل ہوتی ہے۔ اُسے وحدت سے لذت حاصل ہوتی ہے اور اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔

اسم اللہ ذات کی مشق سے نجات اور کامیابی حاصل ہوتی ہے

واضح رہے کہ اسم اللہ ذات کی مشق سے دنیا اور آخرت کی زندگی اور نجات اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس دائمی طور پر نصیب ہوتی ہے۔ اس کا وجود ظاہر و باطن میں نص اور حدیث کے موافق ہو جاتا ہے۔ ذاکر کی زبان اللہ تعالےٰ کی تلوار ہو جاتی ہے۔ ذاکر پر "اَلْمُفْلِسُ فِی اَمَانِ اللّٰہِ" مفلس اللہ تعالےٰ کی پناہ میں ہوتا ہے:: صادق آتا ہے۔ ذاکر اللہ تعالےٰ کا خزانہ ہوتا ہے۔ ذاکر کا بھید اللہ تعالیٰ کا بھید ہوتا ہے۔ کیونکہ ذاکر شرک۔ کفر بدعت اور حرص و ہوا سے فارغ ہوتا ہے۔ ذاکر کی آنکھ حق بین ہوتی ہے۔ ذاکر اہل دنیا باطل اور بے دین سے بیزار ہوتا ہے۔ ذاکر کا سینہ علم معرفت اور توحید سے پُر ہوتا ہے۔ ذاکر بے ریا اور بے تقلید ہوتا ہے۔ ذاکر کا ہاتھ سخی ہوتا ہے ذاکر کا قدم شریعت میں سیدھی راہ پر ہوتا ہے۔ ذاکر امر معرف پر کمربستہ ہوتا ہے نفس سے جہاد کرتا ہے۔ ذاکر کے وجود میں اللہ تعالےٰ کے سوا کچھ نہیں رہتا ذاکر کے وجود میں اسم اللہ ذات کا تصور ہوتا ہے۔ ذاکر جو کچھ دیکھتا ہے اور اُسے حضوری مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ ذاکر کے ساتوں اعضا ذکر میں لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذات میں نور ہی نور ہے۔ ذاکر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی ہر نظر سے بیشمار نور ذاکر کے دل کو منور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ذاکر دنیا میں بے چین و بے قرار ہوتا ہے۔ ذاکر کا وجود بخشا ہوا ہوتا ہے۔ ذاکر ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجلس

marfat.com

میں حاضر رہتا ہے ؎

ذکر مرشد کامل از کامل طلب ذکر قلبش لازوال و لاسلب

مرشد کامل سے ذکر کی طلب کر۔ قلبی ذکر لازوال ہوتا ہے۔ اور اُسے کوئی چھین نہیں سکتا۔

بعد مردن قلب آید در خروش مردہ قالب زندہ قلبش ذکر جوش

مرنے کے بعد دل شور کرتا ہے۔ بدن مرجاتا ہے۔ لیکن دل ذکر سے جوش میں آتا ہے۔

مردہ دل بے ذکر جن و یا جہل اہل ابلیس است با خطرہ خلل

بے ذکر مردہ دل ہے وہ جن یا جاہل ہے۔ اور باخطر و خلل اہل ابلیس ہے۔

ہر کہ گوید نام اللہ یافتہ خود رفیق نام اللہ ساختہ

جو شخص اللہ تعالےٰ کا نام لیتا ہے وہ اُسے پالیتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اسم اللہ کا رفیق بناتا ہے۔

مردہ دل چوں گفت اللہ شد نجات از رضائے حق آں یابد برات

جب مردہ دل اللہ کا نام لیتا ہے تو اُسے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ اسے رضائے الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

یاھو اسم اللہ ختم شد بر دل تمام خاتمہ بالخیر شد دار السلام

یاھو جب دل پورے طور پر اسم اللہ کا ذاکر ہو جاتا ہے۔ تو خاتمہ بالخیر ہوتا ہے دار السلام۔

اصل بر وصل است وصلش بر اصل غرق ذاکر ذوق وحدت بے خلل

اصل وصل پر اور وصل اصل پر ہوتا ہے۔ ذاکر مستغرق کو بغیر خلل کے ذوق وحدت حاصل ہوتا ہے۔

ذاکر قلندر صفت اور نفس پر غالب ہوتے ہیں

ذاکر ہمیشہ نفس پر غالب اور قلندر صفت ہوتے ہیں۔ جو ملک سلیمانی اور سلطنت سکندر سے بہتر ہے۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ نفس اُس کا فرمانبردار ہو جائے۔ خواہ وہ چرب و مرغن کھانے کھائے۔ اور زرین اور اطلس کا لباس پہنے۔ اور یہ کہ دنیا سے محفوظ رہے۔ شیطان سے بچا رہے۔ اور خناس خرطوم۔ وسوسہ۔ وہمات، خطرات بالکل نیست و نابود ہو جائیں۔ تو اسے اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق دل میں کرنی چاہیئے۔ ایسا کرنے سے بیشک دل غنی ہو جائے گا۔ اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

دائمی طور پر حاصل ہو جائے گی۔ جو شخص اسم اللہ ذات کی مشق کرتا ہے۔ وہ خون جگر پیتا ہے۔ ہر روز لاغر ہوتا جاتا ہے۔ اُس کی آنکھوں سے روتے روتے خون نکلتا ہے۔ اس کی جان کباب ہو جاتی ہے۔ بعض کو اسم اللہ ذات کی مشق سے تپ ہو جاتا ہے اور وہ اسم اللہ ذات کی گرمی سے جل کر مر جاتے ہیں۔ اگر نہ مریں تو نفس پر حاکم اور روشن ضمیر ہو جاتے ہیں۔ علم معرفت میں کامل اور صاحب تفسیر ہو جاتے ہیں یہ تمام کمالیت اس کامل مکمل اکمل سروری قادری مرشد سے حاصل ہوتی ہے۔ جو شیر نر پر سوار ہوتا ہے۔ باقی تمام لومڑیاں ہیں۔ لومڑی کی کیا بساط کہ شیر کا مقابلہ کر سکے۔ تمام طریقوں کی انتہا قادری طریق کو نہیں پہنچ سکتی۔ خواہ ساری عمر، ریاضت میں پتھر پر سر ٹپکتا رہے۔ سروری قادری مرشد ظاہر و باطن کا جامع ہے۔ یہ کتاب طالبوں کے لئے بمنزلہ قطب الاقطاب ہے۔ اس کے مطالعہ سے فنا فی اللہ کا درجہ بلا کسی حجاب کے حاصل ہوتا ہے۔

یہ کتاب طالبوں کیلئے بمنزلہ قطب الاقطاب ہے
اِس کے مطالعہ سے فنا فی اللہ کا درجہ بلا حجاب حاصل ہوتا ہے

طالباں را ہر مطالب خوش نما　　باعتقادِ صدق خواں از دل صفا

طالبوں کو ہر ایک مطلب بخوبی دکھا۔ صفائے دل اور سچے اعتقاد سے ذکر کر۔

درمیان یک ہفتہ دولت بیشمار　　ہر مطالب مے شود از کردگار

ایک ہفتہ کے اندر اللہ تعالیٰ سے بے شمار دولت اور ہر ایک مطلب حاصل ہو جاتا ہے

دولتِ دنیا و عقبےٰ شد تمام　　زیر زبرش گشت واضح بر دوام

دنیا و عقبیٰ کی دولت مکمل ہو جاتی ہے۔ ہمیشہ کیلئے اونچ نیچ سب واضح ہو جاتی ہے۔

ہر کہ خواہد معرفت فیضش فضل　　درمیاں یک ہفتہ آید در عمل

جو شخص معرفت فیض اور فضل چاہتا ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر عمل میں آسکتا ہے۔

marfat.com

علم اکسیر و بہ تکثیر دگر ہست ہر موکل مے نماید پیش دست

علم اکسیر اور علم تکثیر ہر ایک مؤکل۔ رو برو لا کر دکھاتا ہے۔

ہر بدرجہ کے رساند اسم ذات علم را تحقیق کن از حاضرات

اسم ذات ہر ایک درجے پر پہنچا دیتا ہے۔ تو حاضرات سے علم کو تحقیق کر۔

اسم اللہ بس ترا بہر از غنا اسم اللہ حاضر آرد مصطفےٰ لہ

بے پروائی کے لئے تجھے اسم اللہ ذات کافی ہے۔ اسم اللہ سے حضوری نبوی صلے اللہ علیہ وسلم حاصل ہو جاتی ہے۔

ہر مطالب طلب کن تو از نبیؐ تا شوی صاحب ولایت ہم غنی

تو ہر ایک مطلب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے طلب کر تاکہ تو صاحب ولایت بھی ہو جائے اور غنی بھی

ہر کرا باور نباشد مصطفےٰ ام لعنتے بر وے بگو شد روسیاہ

جو شخص جناب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر یقین نہیں رکھتا اس پر لعنت کر دہ روسیاہ ہے

رحمۃ اللعالمیں شد یا رسول از نظرش مصطفےٰ وحدت وصول

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اہل جہان کیلئے رحمت ہیں جناب مصطفےٰ کی نظر سے وحدت الٰہی حاصل ہوتی ہے

بہر دنیا غم مخور خر خوار تر بہ بود از سیم و زر نبوی نظر

تو دنیا کی خاطر غم نہ کر کیونکہ ایسا کرنے والا ذلیل گدھا ہے۔ سونے چاندی سے تو نبوی نظر بہتر ہے

نظرِ باہو بر نظر نظرش نبیؐ ہر کرا باور نہ اصل از شقی

باہو کی نگاہ نبویؐ نگاہ پر ہے۔ جسے اس بُت کا یقین نہیں وہ بدبخت ہے۔

بر محمد جاں فدا کن ہر چہ ہست محرم اسرار گردد با الست

جو شخص اپنا مال و جان حضرت محمد صلعم پر قربان کرتا ہے۔ وہ محرم اسرار اور مست الست ہو جاتا ہے۔

زاں کن کند کن آواز وحدت راز شد قدس بر عنقا بجاں شہباز شد

اس کُن کی کُنہ کی آواز وحدت کا راز ہے۔ اُس کی جان پر قدس شہباز ہو گیا ہے۔

مگس را قدرت نباشد بال و پر بر بازرا در عرش بالا تر نظر

مکھی میں بال و پر مارنے کی چنداں قدرت نہیں ہوتی۔ شہباز کی نگاہ عرش معلےٰ سے بھی

marfat.com

اوپر تک ہوتی ہے۔

جسّہ ایں جاہست جانم در حضور با ذکر مذکور و حدت غرق نور

جسم یہاں ہے اور جان حضور میں ہے۔ اور ذکر مذکور کے سبب نور وحدت میں مستغرق ہے۔

حی بداند آنکہ جاں با جاں رسد عام را قدرت نباشد دم زند

وہی شخص حی و قیوم کو سمجھ سکتا ہے جس کی جان سے جان ملجائے عام کو دم مارنے کی قدرت نہیں ہوتی۔

بر کرا اینجا د آنجا یک نظر از خضر بہتر بود با طن خضر

جس کی نگاہ یہاں وہاں ایک رہتی ہے۔ وہ خضر سے بھی کہیں بڑھ کر ہوتا ہے۔

با ھو خضر امت مصطفیٰ فی اللہ فنا دست بیعت کرد نبوی مصطفےٰ

اے باہو! حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی فنا فی اللہ خضر ہیں۔ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست بیعت کیا۔

خواہش نفس کے خلاف ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے

نفس کے خلاف کیا ہے؟ موت کا ذکر۔ موت کا ذکر کیا ہے؟ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا "مرنے سے پہلے مرجاؤ" کا درجہ حاصل کر کے ابدی حیات حاصل کرنا۔

قولہٗ تعالےٰ۔ لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْہُ خِطَابًا۔ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْحَقُّ پ ۳۰ ع ۲

کسی کو اس کی طرف اختیار نہ ہوگا۔ کہ عرض معروض کر سکے۔ جس روز تمام ذی روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہونگے۔ کوئی نہ بول سکیگا بجز اس کے جس کو رحمٰن اجازت دے۔ اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے۔ یہ یقینی دن ہے۔

اے غافل! باخبر ہو۔ قولہ تعالےٰ

وَیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاھِھِمْ وَتُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْھِمْ وَتَشْھَدُ اَرْجُلُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ پ ۲۳۔ یٰس ع ۴

اور ہم ان کے منہ پر مہریں لگا دینگے اور یہ بات نہیں کرنے پائینگے۔ اور جو کام وہ کرتے تھے ان کے ہاتھ پاؤں ہمیں بتا دیں گے

marfat.com

رخت بردار ازیں سرائے کہ بست کلیدِ کاندرد نخواہی ماند

اس سرائے سے اپنا اسباب اٹھالے۔ کیونکہ تو اس کٹیا میں نہیں رہے گا۔

بام سوراخ ابر طوفاں بار سال عمرت چہ دہ چہ صد چہ ہزار

چھت میں سوراخ ہے اور بارش سخت ہو رہی۔ تیری عمر خواہ دس سال کی ہو۔ خواہ سو سال کی۔ خواہ ہزار سال کی۔

جواب مصنف رح

گر نمیرد آنکہ وحدت یافتہ خویش را در غرق وحدت ساختہ

جو شخص وحدت پالیتا ہے وہ نہیں مرتا۔ کیونکہ وہ وحدت میں غرق ہوتا ہے۔

ہو ہو دریائے فی اللہ غرق نور نیست مرگ آں را کہ باشد حق نور

ہو! جو شخص نور الٰہی کے دریا میں غرق اور صاحب حضوری ہے اُسے موت نہیں۔

اولیاء اللہ کی ابدی زندگی حاصل ہے

حدیث۔ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْقَلِبُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ۔ اولیا نہیں مرتے بلکہ وہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلے جاتے ہیں۔

جب اولیاء اللہ کی قبر سے جواب نہیں آتا۔ اور وہ ہمکلام نہیں ہوتے تو پھر وہ زندہ کیسے ہوئے۔ یاد رہے کہ وہ دُلہن کی طرح سوئے ہوئے ہیں اُنہیں وہی شخص جگا سکتا ہے۔ جو قبر کا شہسوار ہو۔ اور ضرب کر سکے۔ ایسا کرنے سے وہ ہمکلام ہو جاتے ہیں ؎

اولیا غالب شود بر اولیاء باتوفیقش قوتے از مصطفےٰ

توفیق الٰہی اور قوت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب اولیاء اولیا پر غالب آتے ہیں

با سخن گردد رو حانی را زروح ذکرِ طوفاں در وجودش ہمچو نوح

marfat.com

جس شخص کے وجود میں ذکر الٰہی طوفان نوح کی طرح جوش زن ہے وہ روحانیوں کے کلام سے

ناقصاں زیں بے خبر عبرت برند لامکانی آنچہ دانندے نزنند

ناقصوں کو اس بات کی کوئی خبر نہیں۔ لامکانی جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

ایں شرح قصہ شود حاضر رسول کے خورد رجعت کہ باشد حق وصول

یہ بات حضوری نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم) والے کی ہے جو واصل ہوئے کسطرح رجعت ہو سکتی ہے

قبر گنج وہم برنج وہم کرم شہسوار قبر را ہرگز نہ غم

قبر خزانہ بھی ہے باعث تکلیف بھی ہے اور باعث بخشش بھی ہے۔ قبر کے شہسوار کو کوئی غم نہیں۔

ہر مطالب طلب کن تو از قبر قبر خلوت خانہ اہل الخبر

تو ہر ایک مطلب قبر سے طلب کر۔ قبر اہل خبر کے لئے خلوت خانہ ہے۔

در قبر شیر است ترسند ناقصاں شہسواراں شیر آں عارف جہاں

قبر میں جو شیر ہے اس سے ناقص لوگ ڈرتے ہیں۔ لیکن جو اس کے شہسوار ہیں وہ جہان کے عارف ہیں۔

ہر بہ مشکل مے کشاید از قبر از قبر روشن شود زیر و زبر

ہر ایک مشکل قبر سے حل ہو سکتی ہے۔ نیچ اونچ سب قبر سے روشن ہو جاتی ہے۔

با بوا ایں عمل دعوت بود اہل القبور روز اول شد مشرف حق حضور

اے بابو اہل قبول کے عمل دعوت سے پہلے ہی دن انسان حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔

تمام اعلےٰ مقامات مرشد کے فیض سے حاصل ہوتے ہیں

واضح رہے کہ تمام ترک و توکل۔ تمام ذکر و وصال۔ تمام دعوت اور رجعت و لا زوال اور تمام ابتدا و انتہا اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات سے ایک لحظہ کے اندر حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ باتیں کامل مکمل قادری مرشد سے پہلے ہی دن پہلے ہی سبق میں حاصل ہو جاتی ہیں۔ یہ کمال اُسے قادری ہونے کے سبب حاصل ہے۔ جو قادری کسی اور طریقہ کی طرف رجوع کرے گا۔ وہ گمراہ۔ گنہگار اور

marfat.com

بے برکت ہے ؎

عزیزیکہ از درگہش سر تہافت بہر درکہ شد ہیچ عزت نیافت

جس عزیز نے اس کی بارگاہ سے منہ پھیرا۔ جس دروازے گیا۔ کچھ عزت نہ پائی۔ قادری طریقہ کے مقابلہ میں باقی طریقے خام اور ہیچ ہیں۔ قادری انتہائی طریقہ ہے منتہی کو خام کی کیا ضرورت ؎

درخیال ہر چہ باشی عین آں نزیاں زر چو در آتش فتد یک دمی انگر شود

تو جس گھڑی جس خیال میں ہے تو عین اس وقت وہی ہے۔ جس طرح سونا جب آگ میں ڈالا جاتا ہے تو وہ بھی سُرخ انگارا ہو جاتا ہے۔

جوابِ مصنفؒ

چوں شدم در غرق کی اللہ جز خدا دیگر نماند
از دہانش حق برآید جز خدا دیگر نخواند

جب مَیں غرق فی اللہ ہوا تو اللہ کے سوا اور کوئی نہ رہا۔ ہر منہ سے حق کی آواز نکلتی ہے اس کے سوا اور کسی کا نام نہیں لیتا۔

حدیث۔ کُلُّ اٰنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ ۔ ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے۔ جو اس میں ہوتا ہے ؎

اے سُرخ زبیروں سیاہ کار ہمل اقرار بلب داری و انکار بدل

اے باہر سے سُرخ اور اندر سے سیاہ۔ تو زبان سے اقرار کرتا ہے۔ لیکن دل سے انکار کرتا ہے۔

دیں از تو دو رویہ شد مانند از قلم مصحف بزباں داری و زنار بدل

تو قلم کی طرح رو سیہ اس لئے ہے کہ تیری زبان پہ قرآن ہے اور دل پر جنیو ہے۔

رو سیاہی بہتر است از دل سیاہ دل سیاہی حُبِّ دنیا سر گناہ

دل کے سیاہ ہونے سے چہرے کا سیاہ ہونا بہتر ہے۔ دُنیا کی محبت سر بسر دل کی سیاہی اور گناہ کی جڑ ہے۔

بر زباں تفسیر از دل بے خبر ایں مراتب از نفاق سر بسر

marfat.com

زبان سے تفسیر بیان کرتا ہے لیکن دل سے بیخبر محض ہے۔ یہ حالت صرف نفاق کی وجہ سے ہوتی ہے۔

صادق آں راشد بہ تصدیق قلب تصدیق با اخلاص از مرشد طلب

قلبی تصدیق سے صادق کہلاتا ہے۔ اس لئے تو تصدیق با اخلاص مرشد سے طلب کر۔

ہر کرا مرشد نہ سر ہوا کے شود بے پیر و مرشد دل صفا

جس کا کوئی مرشد نہیں وہ طامع اور لالچی ہے۔ مرشد اور پیر کے بغیر کبھی کسی کا دل صاف ہو سکتا ہے۔

ہر کہ جاہل قلب عالم بر زباں۔ ایں مراتب را کند نبویؐ بیاں

جو شخص دل کا جاہل اور زبان کا عالم ہو۔ ایسے شخص کے متعلق جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسب ذیل حدیث ہے۔

جاہل عالم سے ڈرو

حدیث: اتقوا عالم الجاھل۔ قیل، من عالم الجاھل یا رسول اللہ۔ قال عالم اللسان وجاھل القلب۔ جاہل عالم سے ڈرو اور بچو۔ پوچھا یا رسول اللہ جاہل عالم کون ہوتا ہے۔ فرمایا۔ جس کی زبان عالم ہو اور قلب یعنی دل جاہل ہو۔ ؎

بر زباں قرآن تفسیر و حدیث اشتغال دل بود با رب جلیس

جس عالم کی زبان پر قرآن۔ تفسیر اور حدیث ہو۔ اور دل اللہ تعالےٰ کا ہم نشین ہو۔

ایں چنیں عالم بود عارف خدا با جواب با صواب مصطفےٰؐ

ایسا عالم عارف باللہ ہوتا ہے، اور یہ جناب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے جواب باصواب حاصل کرتا ہے۔

ہر کہ عالم منکر از باطن نبیؐ آں منافق کافر است و از شقی

جو عالم باطن نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا منکر ہے۔ وہ کافر۔ منافق اور دل کا سخت ہے۔

عالماں را واجب است تلقین طلب راہ نمایند خلق را از بہر رب

عالموں کے لئے طلب کی تلقین کرنی فرض ہے۔ انہیں محض خدا کی خاطر لوگوں کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔

ہر کہ را قرب است آں عالم خدا ہر کہ را اقرب است حاضر مستقیٰ

جو صاحب قرب ہے وہ عالم باللہ ہے۔ جسے اقرب الٰہی حاصل ہے اسے جناب مصطفےٰ صلی اللہ

marfat.com

علیہ و آلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل ہے۔

بے حضوری علم حجت سر حجاب عالمِ بے معرفت شیطاں خراب

حضوریٔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بغیر علم سراسر حجاب و حجت ہے۔ بے معرفت عالم خراب شیطان ہے۔

غرور و تکبر کی خرابی

شیطان کو سجدہ آدمؑ کا علم تھا۔ کہ غیر اللہ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں۔ سجدۂ آدم سے اُسے صرف اس بات نے روکے رکھا۔ کہ میں آدم سے اچھا ہوں۔ کیونکہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہے اور میں آگ سے۔ پس یہ میں دونوں، جہان میں آدمی کو خراب کرتی ہے۔

علما اور فقرا کا فرق مراتب

واضح رہے کہ زمین و آسمان کی مخلوق کو قیامت تک پہنچنے کے لئے پچاس ہزار سال کا عرصہ درکار ہے۔ اس پچاس ہزار سال کو دنیاوی آخرت کی ایک رات، خیال کرتے ہیں۔ قیامت کی حساب گاہ پچاس ہزار سال کی ہے۔ جسے ایک دن جیسا کرتے ہیں۔ پس ظاہر و باطن میں کل ایک لاکھ سال ہوئے دنیا کی رات لباس ہے اور روز قیامت معیشت۔ لباس کا تعلق عبودیت سے ہے۔ اور معیشت کسب کو کہتے ہیں۔ جس کا تعلق ذکر و فکر۔ معرفت اور شغل الٰہی سے ہے۔ علما صاحب عبودیت ہیں اور فقرا صاحب ربوبیت۔

قولہ تعالےٰ۔ وجعلنا الیل لباسا وجعلنا النھار معاشا۔ ہم نے رات آرام کے لئے اور دن معاش کے لئے بنایا۔

پس رات والوں کی نگاہ دین پر ہے۔ کیونکہ اعمال ظاہری صرف دنیا میں ہیں۔ لیکن دن والوں کی نگاہ روز قیامت پر ہے جو حق تعالےٰ کے سوا

marfat.com

کسی کو نہیں دیکھتے۔ نہیں خریدتے اور نہیں لے جاتے۔ علما اور فقرا میں یہ فرق ہے۔ کہ علما غصہ کے وقت جلالیت علم کے سبب غرور میں آجاتے ہیں۔ اور فقیر غصے کے وقت معرفت الٰہی کی جلالیت کے سبب غرور سے نکل جاتے ہیں جو علمار عامل کی ابتدا ہے۔ وہ کامل درویش کے پیشہ کی انتہا ہے۔

مطلب یہ کہ اللہ تعالےٰ نے بندہ کو اپنی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ خود فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ای لیعرفون۔ میں نے جنوں اور انسانوں کو اس واسطے پیدا کیا ہے کہ وہ عبادت کریں یعنی پہچانیں۔

قیامت کے دن تمام مخلوق حساب گاہ میں جمع ہو گی۔ جن عالموں نے محض اللہ تعالےٰ کی خاطر علم سیکھا۔ سکھایا اور عبادت کی۔ ایسے عالم اور وہ فقیر۔ جو شغل الٰہی میں مشغول رہے۔ جس مقام پر بیٹھتے ہیں۔ وہ زمین اُس دن آفتاب کی طرح چمکے گی۔ وہی مکان ان عالموں اور فقیروں کو اٹھا کر سیدھا بہشت میں پہنچا دے گا۔

قولہ تعالےٰ۔ فَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا۔ کافر کہیگا کاش میں مٹی ہوتا۔

یعنی کافر کہیں گے کاش ہم علما و فقرا کے پاؤں کی خاک ہوتے۔ کہ اس خاک ہونے کے سبب بہشت میں تو داخل ہوتے۔ اور دوزخ کے عذاب سے نجات پاتے۔ عامل علما اور فقرار کی قدر اس دن ہمیں معلوم ہو گی۔ عامل علما اور کامل فقرا دونو گروہ بزرگ ہیں۔ جو شخص اُن کا دامن پکڑتا ہے وہ دونوں جہان میں پریشان نہیں ہوتے۔ علم کی طلب مولیٰ کی طلب کیلئے ہے اور طالب مولےٰ کو اعلےٰ و ادنےٰ قرب حاصل ہوتا ہے۔ یہ بات بھی کامل مرشد ہی سے نصیب ہوتی ہے۔ ؎

جائیکہ برق عصیاں بر آدم صفی زد ما را کجا بود دعوے بے نیازی

marfat.com

جب نافرمانبرداری کی بجلی آدم صفی پر گری ہو۔ تو پھر ہمیں بے گناہی کا دعوے کیوں کر زیب رہتا ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا۔ ان دونوں نے کہا۔ اے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔

نفس کے تین حروف کی حقیقت

واضح رہے کہ نفس کے تین حروف نَ۔ فَ۔ سَ ہیں۔ نَ سے بدنیت نالائق۔ نان طلب، ایمان کش۔ ناقص اور ناپسند مراد ہے۔ فَ سے فریب دینے والا۔ فتنہ پرداز۔ فضیحت کرنے والا۔ فساد برپا کرنے والا اور فاجر مراد ہے اور سَ سے لوہے سے سخت۔ پتھر سے سخت شیطان کے موافق اور رحمان کے مخالف مراد ہے۔

یہ حقیقت نفس امارہ کی ہے۔ جو کافروں، منافقوں۔ ظالموں اور جھوٹے دنیا داروں کا نفس ہے۔ لیکن جو نفس مطمئنہ ہے۔ اس کے تین حرفوں ن۔ ف اور س سے حسب ذیل مراد ہے۔

نَ سے دن رات کا نالہ یعنی دن رات خوفِ خدا سے رونا۔ بنی کو چھوڑنا امر معروف پر عمل کرنا۔ حلال کی روٹی کھانا یا توفیق ہونا۔ شغل الٰہی میں مشغول ہونا۔ ذکر۔ فکر۔ معرفت۔ مراقبہ۔ مشاہدہ اور نور میں مستغرق رہنا۔ جب نفس نور الٰہی کے سبب مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ تو ایسے نفس والا بخشا جاتا ہے۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ الرَّحِیْم۔

فَ سے مراد کفر و اسلام میں فرق کرنے والا۔ قولہ تعالےٰ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ۔

اور دین کا فخر مراد ہے۔ ف سے حق الیقین کا مرتبہ مراد ہے۔ حق الیقین

marfat.com

والے کی یہ پہچان ہے۔ کہ وہ حق کی قید میں ہوتا ہے۔ باطل پر نگاہ نہیں کرتا
اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَ الْکُفْرُ بَاطِلٌ۔ معرفت الٰہی اسلام کی بنیاد ہے۔ اور
دین کفر کی بنیاد ہے۔ بدعت کی جڑ دُنیاوی محبت ہے۔ ہدایت کی جڑ
مولےٰ کی محبت ہے۔

حرف س سے راستی راہ مراد ہے کہ اللہ تعالےٰ میں مشغول رہتا ہے
ظاہر میں اس کا سر سجدہ میں ہوتا ہے۔ اور باطن میں فنا فی اللہ اور معبود
میں غرق ہوتا ہے۔ نفس مطمئنہ کی یہ خصلتیں انبیاء۔ اولیاء اور فقراء کے نفس
مطمئنہ میں ہوتی ہیں ؎

نفس را بہ شناس از خصلت ہوا　　خاصہ خاصیت است حق رہنما

نفس کی شناخت حرص و ہوا سے ہو سکتی ہے۔ جو خاص ہیں وہ حق کی رہنمائی کرتے ہیں۔

نفس بشناسد از لذت ذائقہ　　نفس خاصاں مے کند بس فائقہ

عوام کا نفس ذائقہ کی لذت چکھتا ہے۔ اور خاصوں کا فاقہ سے لذت حاصل کرتا ہے۔

گر نبودے نفس کے بُودے ہوا　　گر نبودے نفس کے بر سد خدا

اگر نفس نہ ہوتا تو حرص و ہوا کیونکر ہوتے۔ اگر نفس نہ ہوتا تو خدا رسیدہ کب ہوتا۔

نفس مرکب مطمئنہ را زبر　　میرساند حق بہ توحیدش نگر

نفس مطمئنہ رازِ الٰہی تک پہنچاتا ہے۔ وہ خدا رسیدہ اور توحید الٰہی کا دیکھنے والا بنا دیتا ہے۔

ہر کہ را قرب است از نفس و ہوا　　باز دارد ہر دورا آں از خدا

جس شخص کو نفسانی خواہشات کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اُسے وہ قرب الٰہی سے باز رکھتا ہے۔

درمیاں و ز دوئی دو راہ شد　　ہر کہ گذرد از دوئی آں شاہ شد

دوئی کے سبب دو راہ ہیں۔ جو دوئی سے گذر جاتا ہے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے۔

شرک کفر و بد بلا دیگر ہوَا　　نفس را سر راس کن اے باہوَا

اے باھو شرک۔ کفر اور حرص و ہوا مصیبت ہے۔ تو نفس کو درست اور ٹھیک ٹھاک کر۔

marfat.com

کامل مُرشد کی توجہ کا اثر

واضح رہے کہ کامل مرشد پہلے طالب کے وجود پر نگاہ کرتا ہے تاکہ اس کا وجود پختہ ہو کر اللہ تعالےٰ کی نعمت معرفت اور وحدت کے لائق اور ذاتی نور حضوری مشاہدات کے قابل ہو جائے۔ حق کا بوجھ اُٹھا سکے اور نفس باطل کو چھوڑ دے۔ اور یہ کہ اسم اللہ ذات کے تصور سے اُس کی حوصلہ افزائی کرے کہ آیا اس کا حوصلہ پست ہے یا بلند۔ یا یہ کہ وہ دریا نوش ہے یا ایک قطرہ کے پینے ہی سے بدمست اور بے خود ہو جاتا ہے۔

طالبِ دُنیا بود از سر ہوا طالب عقبےٰ بود با عیش و جاہ

دنیا کا طالب حرص و ہوا میں گرفتار ہوتا ہے۔ اور عاقبت کا طالب عیش و عشرت اور جاہ و جلال میں ہوتا ہے۔

طالب مولےٰ بود در غرق نور بگذرد از دنیا و حور و قصور

مولےٰ کا طالب نورِ الٰہی میں غرق ہوتا ہے۔ تو دنیا اور حور و قصور کا خیال چھوڑ۔

ایں چنیں طالب خدا باطن صفا در طلب دائم مقامِ کبریا۔

ایسے طالب خدا کا باطن صفا ہوتا ہے۔ ایسا شخص ہمیشہ مقام کبریا کی تلاش میں رہتا ہے۔

ہر کہ طالب خود مطالب لافزن طالباں جاسوس باشند ابزن

جو طالب مطلب پرست ہے وہ پٹنا ہوتا ہے۔ ایسے طالب جاسوس اور رہزن ہوتے ہیں۔

ہر کہ دعوےٰ کرد طالب حق طلب بگذرد از ہر مطالب بد کلب

جو شخص طالب حق کا مدعی ہو۔ وہ ہر دنیاوی مطلب کو چھوڑ دیتا ہے۔

طالب از کُل بیاید جاں فدا ایں چنیں طالب بود بہرِ خدا

جو طالب جان قربان کرنے والا ہو۔ وہ خاص خدا کی خاطر طالب ہوتا ہے۔

گر بیاید طالبِ حق راز راہ مرشدِ کامل رساند یک نگاہ

اگر طالب حق راز راہ کے لئے آئے۔ تو کامل مرشد اُسے ایک ہی نگاہ سے خدا رسیدہ بنا دیتا ہے۔

marfat.com

مرشدے حاضر دے طالب کجا است در میداں ایستادہ اندر ہر خطا است

مرشد تو ہیں لیکن طالب بہت کم ہیں۔ مرشد تو میدان میں راہ خدا دکھانے کے لئے موجود ہیں کوئی طالب ہی نہیں ملتا ہے

سگ خصلت نیست طالب سگ طریق
طالبِ ایشاں بیاید حق رفیق ما!

کتے کی خصلت والے طالب کہلانے کے مستحق نہیں۔ طالب وہی ہے۔ جو رفیق حق ہو۔

سنگ اندر دہنش بیندازاے حکیم
لائق انساں درش یا فتیم

جو کتے کی خصلت والا ہے اُس کے منہ پر پتھر پھینک۔ اور جو لائق ہیں اُس کی رہنمائی کر۔

حدیث۔ لَا تَنْزِعُ الدُّرَّ فِیْ اَفْوَاہِ الْکِلَابِ۔ کتوں کے منہ میں موتی نہ ڈالو۔

طبل زد بر ہفت شور جذب زد بر ہفت شاہ
اولیا والی ولایت فقر و حدت از الٰہ

جس ولی کو فقر کی ولایت اور وحدت الٰہی حاصل ہو۔ وہ ساتوں ولایتوں میں ڈنکا بجاتا ہے۔ اور ساتوں بادشاہوں کو زیر کرتا ہے۔

کامل مرشد وہ ہے

جو اسم اللہ ذات کے حاضرات سے طالب کو پہلے ہی دن دونو جہان کا قبضہ دیدے۔ تاکہ طالب باجمعیت حال پر رہے۔ سہروردی اور قادری مرشد ہی جامع ہوتا ہے۔ جامع مرشد کے طالب چار قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض کامل بعض مکمل بعض اکمل اور بعض موصل و واصل ہوتے ہیں۔

جامع مرشد کی یہ پہلی نشانی ہے۔ کہ پہلی ہی نگاہ میں جاہلوں کو عالم۔ عالموں کو معرفت الٰہی۔ عارفوں کو فقہ کا انتہائی درجہ بخشے۔ حدیث۔

marfat.com

اِذا تَمَّ الفَقرُ فَھُوَ اللہ۔ جب فقر ختم ہوتا ہے تو وہی اللہ ہے، مرشد کی چار نگاہوں سے طالب ان چار مرتبوں پر پہنچ جاتے ہیں۔ جامع مرشد کی یہ نشانی ہے کہ اس کی نگاہ سے لوح ضمیر منکشف ہوتی ہے۔ لوح ضمیر پر ہی تمام علوم لکھے ہوئے ہیں۔ وہ لوح محفوظ کا مطالع کر سکتا ہے۔ جامع مرشد بمنزلہ کل ہے اور دو لو جہان بمنزلہ جزو کی کیا حقیقت ہے کہ کل کے سامنے دم مارے۔

طالب مولیٰ کے پانچ حقوق

واضح رہے کہ طالب مولےٰ کے ذمے پانچ حقوق ہوتے ہیں۔ اوّل ماں باپ کا۔ دوم اُستاد کا۔ سوم پیر کا۔ چہارم مرشد کا۔ اور پنجم عورت کا۔ ان تمام سے مرشد کا حق غالب ہے۔ کیونکہ مرشد سے اُسے معرفت کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ جب وہ اللہ تعالےٰ پر نگاہ کرتا ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کا منظور نظر بن جاتا ہے۔ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ علم تفسیر کا عالم اور دو نو جہان کا سردار ہو جاتا ہے۔ ہر ایک کا حق دنیاوی درم و دوام سے ادا کرتا ہے۔ تو وہ اہل حق راضی ہو کر اس کے حق میں دُعا کرتے ہیں ان لوگوں کو مرشد کہنا غلطی ہے۔ جن کی نگاہ روپے پیسے پر رہتی ہے۔ ایسے لوگ تو گدھے سے بھی بدتر ہیں۔

واضح رہے کہ پیر و مرشد کے لئے لازم ہے کہ پہلے طالب سے پوچھے۔ کہ تم ان تین چیزوں میں سے کونسی چیز کے خواہشمند ہو۔ آیا دنیا چاہتے ہو یا عاقبت یا معرفت مولےٰ اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ طالب کو بھی چاہیئے کہ وہ سچ سچ کہدے۔ اور اپنی مرضی کے مطابق خواہش کرے خواہ وہ دنیا گمراہ مانگ لے۔ خواہ عاقبت جس میں حور و قصور ہیں۔ اللہ خواہ معرفت و قرب الٰہی اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دنیا کا طالب مخنث عقبےٰ کا طالب مؤنث اور مولےٰ کا طالب مذکر ہوتا ہے۔

marfat.com

پیر و مرشد کے تصرف میں یہ تینوں مرتبے ہوتے ہیں۔ وہی لائق ارشاد بھی ہوتا ہے۔ ورنہ بے تصرف مرشد تو خام۔ ادھورا۔ مایۂ فتنہ و فساد ہوتا ہے جو طالب اور مرید کی عمر ضائع کرتا ہے۔ مرتے وقت افسوس کرتا ہے۔ جب وقت ہاتھ سے نکل جائے تو پھر افسوس کا کیا فائدہ۔ کمان سے چھوٹا ہوا تیر ہاتھ نہیں آتا۔ جہان میں عامل عالم بہت ہیں۔ اور زاہد عالم متقی بے شمار ہیں اور دکاندار اور عزت و ناموس کے طالب بہت ہیں۔ مگر عارف باللہ، اور فنا فی اللہ اہل قرب پروردگار بہت کم ہیں۔ اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ وقت ایک کاٹنے والی تلوار ہے۔،، طالب مرید کے لئے دکاندار پیر و مرشد وبال جان ہوتے ہیں۔ کامل مرشد مذکورہ بالا تینوں مرتبے یعنی دنیا۔ آخرت اور معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم دن رات میں طالب کو دکھا سکتا ہے۔ اور یہ بات اسم اللہ ذات کے حاضرات یا قرآنی آیات یا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

فقر کیا ہے!

فقر دریائے است از توحید نور کل و جز مخلوق شد از وے ظہور

فقر وحدت و نور الٰہی کا ایک دریا ہے۔ جس سے تمام جز و کل مخلوق ظاہر ہوتی ہے۔

دل ز دریائے توحیدش یافتم غرق توحیدش بخود در اساختم

مَیں نے دل کو اُس کے دریائے توحید سے پایا۔ اور اپنے آپ کو اس کی توحید میں غرق کیا۔

فقر خاص الخاص حق توحید ذات ہر کہ آید در فقر گردد نجات

فقر خاص الخاص وحدت ذات ہے۔ جو فقر اختیار کرتا ہے وہ نجات پا لیتا ہے۔

فقر قدم دم بود بے غم بود در جہانش فقر فی اللہ کم بود

فقر میں قدم رکھنے والا بے غم ہوتا ہے۔ جہان میں فقر فی اللہ بہت کم ہوتے ہیں۔

ایں نہ فقرش بر درے گردد خراب با محاسب نفس باشد اکتساب

marfat.com

وہ فقر نہیں جو در بدر مارا مارا پھرے۔ فقر محاسبہ نفس کرتا ہے۔

فقر لایحتاج صاحب گنج و زر از گنج و زر بہتر بود فقرش نظر

فقر لایحتاج اور صاحب گنج و زر ہوتا ہے۔ اس کی نگاہوں میں فقر خزانے سے بہتر ہے۔

فقر را عاجز مبیں عاجز بداں بادشاہی فقر دارد جاوداں

فقر کو نہ عاجز خیال کر نہ عاجز جان۔ فقر کو دائمی بادشاہی حاصل ہوتی ہے۔

باھو ابہر از خدا فقرش نما فقر وحدت قرب حق شد مصطفٰی

باھو برائے خدا فقر دکھا۔ فقر سے وحدت و قرب حق اور حضوری نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے۔

ان میں سے ہر ایک مرتبہ اسم اللہ ذات کے تصور اور اسم اعظم کی برکت سے اللہ تعالےٰ کا منظور نظر ہو کر اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر حاصل ہو جاتا ہے۔ ذات و صفات کے ہر مقام کی چابی کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ جب اس چابی سے دل کا قفل کھل جاتا ہے۔ تو یہ ساری باتیں منکشف ہو جاتی ہیں۔ جو اس میں شک کرے وہ بے دین ہے یہ طریقہ سروری قادری کو حاصل ہے۔

مدح حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیر باید ہمچو باشد پیر من وقت مشکل حاضر است با انجمن

پیر میرے پیر جیسا ہونا چاہیے۔ جو مشکل کے وقت فی الفور حاضر انجمن ہو۔

پیر با قوت مریداں با نظر زود تر حاضر شود مثل خضر

صاحب قوت پیر کے مرید با نظر ہوتے ہیں۔ صاحب قوت پیر فی الفور حضرت خضر علیہ السلام کی طرح آ موجود ہوتے ہیں۔

چوں نباشد پیر پیراں زندہ دیں آں وزیر مصطفٰے روح الامیں

پیر پیراں کیونکر زندہ دیں نہ ہوں۔ وہ جناب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روح الامین کے

marfat.com

وزیر ہوتے ہیں۔

شاہِ عبدالقادرؒ است رہبر خدا دمبدم آنجا بجان است مصطفیٰؐ

شاہ عبدالقادر رہبر خدا ہیں۔ وہ بروقت مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہوتے ہیں۔

باہو از غلامانِ مریدش خاکپا گوئے بردا زغوث و قطب و اولیا

اے باہو! جو آنحضرتؐ کے مریدوں کا خاکپا ہے۔ اس کا درجہ غوث قطب اور اولیا سے بڑھ جاتا ہے۔

مجھے اُن لوگوں کی حالت پر تعجب آتا ہے۔ جو خلوت میں فقیروں سے نعمت الٰہی اور تعلیم و تلقین کی برکت حاصل کرتے ہیں۔ اور پھر فقر سے حیا کرتے ہیں اور اہل دنیا کا رُخ کرتے ہیں۔ ایسے لوگ مرشد و فقیر کو بدنام کرتے ہیں۔ خود فروشی کرتے ہیں اسم اللہ ذات کی روشنی آفتاب سے بڑھ کر ہے۔ جس سے خودی اور اور مستی کا بادل غائب ہو جاتا ہے۔ نفس مر جاتا ہے اور دل زندہ ہوتا ہے۔

مراتب حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ

واضح رہے کہ حضرت پیر دستگیر محبوب سُبحانی شیریزدانی حضرت شاہ محی الدین جیلانی قدس سرہ العزیز اور آپ کے طالب اور مرید ہمیشہ واحدانیت اور مشاہدہ معرفت و قرب الٰہی میں غرق رہتے ہیں۔ اور صاحب وصال و حضور ہیں غوث اور قطب آپ کے مریدوں کے مقابلہ میں عاجز اور مفلس اور اس بارگاہ کے سائل ہیں۔ جس کو کوئی مرتبہ نصیب ہوا، انہیں سے ہوا۔ ان کا منکر دونوں جہان میں مردود احمق اور پریشان ہے۔ رجعت کھاتا ہے۔ حضرت پیر دستگیر کے مراتب گہرے دریا کی طرح ہیں۔ جس کو اس دریا میں سے ایک قطرہ نصیب ہو جاتا ہے، وہ سیراب ہو جاتا ہے۔ جو آنحضرتؐ کے مرید کو جذبہ دکھلائے وہ خود سلب ہو جاتا ہے۔ اور بیمار ہو کر تھوڑے دنوں میں مر جاتا ہے۔ حضرت پیر دستگیرؒ کا دشمن یا تو راضی شیطان ہوتا ہے یا خارجی خبیث یا منافق جو فقر اور معرفت الٰہی سے محروم ہو۔ آپ کا

marfat.com

کا دشمن جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن ہے۔ آپ کا دشمن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دشمن ہے۔ آپ چاروں اصحاب کے محب اہل سنت والجماعت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب تھے۔ آپ کا ظاہر و باطن اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت سے ایک لحظہ بھی فارغ نہ تھا۔ اللہ اللہ باقی ہوس۔

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مُرید کا درجہ

واضح رہے کہ حضرت پیر دستگیرؓ کے ادنےٰ سے ادنےٰ اور ناقص مرید کا مرتبہ غوث قطب سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ سچے دل سے آپؓ کے مرید ہیں انہیں آپ اسم اللہ ذات کے حاضرات اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی ضرب سے ظاہری باطنی تصوّر، تصرف اور قوت کے ذریعہ واحدانیت کے لازوال میدان میں لاکر اللہ تعالےٰ کا منظور نظر بنا کر مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دیتے ہیں۔ جس سے وہ کاملوں، عارفوں واصلوں اور اولیاء اللہ کو جاننے لگ جاتے ہیں جنہیں بعض اہل باطن بھی نہیں جانتے۔ آپ کے مریدوں اور طالبوں کو مرتے وقت حضوری مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور زور زور سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے لگتے ہیں۔ یا مرتے وقت اُن کے وجود میں اسم اللہ ذات کا ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ اور غلبہ کرتا ہے۔ یا قادری کے وجود میں محبت الٰہی جوش مارتی ہے ؎

اے برادر گر ہمے خواہی بہ عقبےٰ سروری
باش در دنیا تو طالب آستانہ قادری

ترجمہ:۔ اے بھائی جان! اگر تم عاقبت کی سرداری چاہتے ہو۔ تو دنیا میں کسی قادری کے آستانہ کا طالب بن۔

حدیث۔ من مات فی حب اللّٰہ فقد مات شہیدا۔ جو شخص محبت الٰہی میں مرجاتا ہے وہ شہیدوں کی موت مرتا ہے، جس میں یہ صفت نہ ہو، اُسے قادری نہیں کہہ سکتے۔

marfat.com

حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرّہ العزیز کا قول ہے۔ ؎ بمیت ،
مریدی الا علی الا مان میرا مرید باایمان ہو کر دنیا سے رخصت ہوتا ہے ؎

اگر گوید کسے نام بنامم شاہ جیلانی
چہ خوف از آتش دوزخ چہ باک از دیو شیطانی

اگر کوئی شخص شاہ جیلان کا نام لے، تو اُسے دوزخ کی آگ، اور شیطان کا کیا ڈر ہے۔

مطلب یہ کہ قادری سروری مرشد کے طالبوں کا ابتدائی مرتبہ یہ ہے کہ وہ نر شیر پر سوار ہوتے ہیں۔

مُرید اور طالب میں اُن باتوں کا ہونا لازمی ہے

واضح رہے کہ طالب اور مرید میں یہ سات چیزیں ہوتی ہیں۔ اعتقاد، یقین، اخلاص، صدق، اعتبار، طلب اور محبت۔ یہ سات چیزیں طالب کی کوشش سے اسے حاصل نہیں ہوتیں۔ بلکہ مرشد کی توجہ اور کشش سے اس میں پیدا ہوتی ہیں۔ جب پیر و مرشد کی عطا سے یہ سات چیزیں طالب کے وجود میں جمع ہو جاتی ہیں۔ تو اُس کے وجود میں یقین کے سبب ایک نورانی صورت آجاتی ہے۔ جس کے وسیلے پیر و مرید اور طالب و مرشد کے درمیان عرض معروض اور حکم احکام کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ اگر طالب فنا فی الشیخ اور اور فنا فی الپیر نہ ہوتا۔ تو ظاہر و باطن میں کوئی شخص مطلب و مقصد حاصل نہ کر سکتا وہ لوگ بڑے بیوقوف ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ طالب نفس امارہ کے مطیع اور مرید مطلق ہیں۔ انہیں نہ پیر کے مرتبہ کی حقیقت معلوم ہوتی ہے اور نہ انہیں پیر و مرشد پر اعتقاد ہوتا ہے۔ وہ نفس اور شیطان پر مرید کی جو طالب اپنے پیر پر مال و جان قربان کرتا ہے۔ وہی صاحب قوت و تصرف۔ صاحب فراست اور روشن ضمیر ہوتا ہے ؎ اصل یقین است یقین خاص نور
بر و یقین حاضر مجلس حضور

marfat.com

اصل یقین ہے اور یقین ہی خاص نور ہے۔ یقین ہمیں مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں لے جاتا ہے۔

اللہ لبس باقی ہوس۔

مرشد اور طالب کے الفاظ کی مُراد و حقیقت

واضح رہے کہ لفظ مرشد کے چار حروف م ، ر ، ش اور د ہیں۔ حرف م سے یہ مراد ہے کہ وہ مردہ دل کو زندہ کرے۔ اور پھر اس زندہ دل سے ایک ہی مراقبہ میں اِلا اللہ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پہنچا دے۔ حرف ر سے یہ مراد ہے کہ وہ ریاضتوں سے رہائی دلا کر راز بخشے۔ حرف ش سے مراد یہ ہے کہ وہ طالب کے وجود سے نفس شیطان، خلق، دنیا، سیاہیٔ دل کے شر بلکہ ہر ایک قسم کا شر نکال دے۔ اور اس کے ساتوں اعضا۔ ہڈیاں۔ مغز۔ گوشت، پوست رگ و ریشہ اور ہر ایک بال سے اسم اللہ جاری کر آئے۔ اور طالب کے قلب و قالب سے ذکر الٰہی دریا کی طرح جاری کر دے۔ چنانچہ اس کے تمام اعضا اللہ اللہ کرنے لگیں۔ اور طالب لبیں بند کئے ہوئے اللہ تعالےٰ میں محو ہو۔ اور حرف د سے یہ مراد ہے کہ طالب کو ایک ہی نگاہ سے غرق فنا فی اللہ میں ثابت قدم بنا دے۔ جس سے اسے دونوں جہان کی زندگی حاصل ہو جائے۔ جس مرشد میں یہ صفات پائی جائیں۔ وہ جامع جمعیت بخش اور رہبر ہوتا ہے۔ اور جس مرشد میں یہ صفات موجود نہ ہوں وہ طالبوں کے حق میں شیطان راہزن ہے، جو مرشد مرد بندگر اور ظاہر و باطن میں صاحب توفیق ہوتا ہے۔ وہ طالبوں کا رہبر اور رفیق ہوتا ہے۔ جو لوگ طالب دنیا اور اہل بدعت ہیں وہ مرشد نہیں

لفظ طالب میں بھی چار حرف ط ، آ ، ل اور ب ہیں۔ حرف ط سے یہ مراد ہے کہ طالب یک بارگی تین طلاقیں ہوائے نفسانی کو اور تین طلاقیں

marfat.com

اس بوڑھی عورت یعنی دنیا کو اور تین طلاق انسان کے دشمن شیطان کو دے جب ان تینوں کو طلاق دے چکے۔ تو پھر توبہ کرنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ نیز حرف ط سے مراد یہ ہے کہ اسے مولےٰ کی طلب ہو۔ اور وہ ثابت قدم ہو جس سے وہ معرفت الٰہی کے لائق ہو۔ حرف آ سے مراد یہ ہے کہ سچے ارادہ سے مولےٰ کا طالب ہو۔ اور حقیقی طور پر ظاہری اور باطنی عبادت میں زمین پر کروٹ نہ رکھے۔ ہمیشہ مراقبہ میں مستغرق رہے۔ راہ راست سے ایک قدم بھی اِدھر اُدھر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان تک لڑا دے۔ حرف ل سے یہ مراد ہے کہ لائق اور باحیا ہو۔ خواہشات نفسانی کو ترک کرے۔ اس کا نفس فنا ہو جائے۔ اور اس کی روح باقی بن جائے ایسے طالب کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے خوش آمدی اور مرحبا کہا جاتا ہے۔ اور حرف ب سے یہ مراد ہے کہ طالب حق کے بوجھ کو اٹھالے۔ اور باطل کو چھوڑ دے۔ مطلق باادب ہو۔ مرشد کے حکم کے وقت اپنا اختیار ترک کر دے۔ اور اس کا حکم ماننے کے لئے ہوشیار رہے۔ چنانچہ اس پر المرید کا یرید مرید کی اپنی کوئی خواہش نہیں ہوتی، صادق آئے۔

مرشد کامل

ہر کہ روگرداں شود گرداز خدا مرشدے باحق رساند حق نما

جو خدا کا منکر ہے اور اس سے منہ پھیرتا ہے۔ جو مرشد باحق ہے وہ ایسے شخص کو بھی خدا دکھا دیتا ہے۔

طالب مشکل طلب مشکل طلب طالب کلب ہرگز نہ شد اہل از قلب

مشکل طلب طالب مشکل سے ملتا ہے۔ دنیا کا طالب کبھی صاحب دل نہیں ہو سکتا۔

باہو طالبے جاسوس دشمن صد ہزار طالب حق یک دو کس طالب شمار

باہو طالب ایک جاسوس اور دشمن لاکھوں ہیں۔ حق کا طالب کوئی ایک آدھ ہوتا ہے اسی کو طالب سمجھو۔

باہو طالب یکیاب کے باشد طلب مرشدے بسیار بہر تندرا از رب

اے باہو طالب کمیاب ہے۔ بہت سے مرشد طالبوں کو خدا سے دور پھینک دیتے ہیں۔

marfat.com

مرشدِ ناقص بسے طالب طلب از حیا مروند طالب با ادب

ناقص مرشد بہت طالبوں کی کوشش کرتے ہیں۔ با ادب طالب مارے حیا کے مر جاتے ہیں۔

در حقیقت طالباں مطلب طلب . طالب دنیا بسے کس بہر رب

طالب لوگ مطلب پرست ہیں۔ دنیا کے طالب بہت ہیں خدا کا طالب کوئی ہے۔

جاں ز جانم میبر آید غرق نور آں بداند ہر کہ برسد شد حضور

میری جان جان سے نکل کر نورِ الٰہی میں غرق ہوتی ہے۔ اُسے وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو خود صاحب حضوری ہو۔

کے تواند بست مثلِ لازوال عارفانِ غرق وحدت با وصال

لازوال کی مثل کس طرح قائم کر سکتے ہیں۔ جو عارف وحدت میں غرق ہیں وہ واصل حق ہیں۔

اسم ذاتش ذاکر کو بے مثال نیست ایں حرفے بود از قیل و قال

اسم ذات ذاکر کو بے مثال ذات سے ملا دیتا ہے۔ یہ قال کی بات نہیں حال کی ہے۔

حق در دل من من در آں حق دلپذیر حق ز حق واضح شود در رو شنضمیر

میں حق کے اندر ہوں اور حق میرے اندر ہے۔ حق سے حق واضح ہوتا ہے اور انسان روشنضمیر ہو جاتا ہے۔

مُرید و مُرشد کے قواعد

مجھے ان احمق لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ جو مرشد اور طالبی کے قواعد سے واقف نہیں۔ ابھی طالب کے درجے کو بھی پورے طور پر نہیں پہنچتے کہ مرشدی کا دعوے کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہ خدا سے نہیں ڈرتے۔ احمقوں کو معلوم نہیں کہ دستِ بیعت کیا چیز ہے۔ اور اس کا مرتبہ کیا ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جو شخص کسی کے ہاتھ میں ہاتھ دیتا ہے۔ اُس کے ہاتھ پر گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے جو شخص بیعت کے بعد طالب کو خدا رسیدہ نہ بنائے۔ وہ مرشد خدا کا دشمن ہے دنیا اور آخرت میں خراب ہوتا ہے۔ اٹھارہ ہزار عالم میں شرمندہ اور روسیاہ ہوتا ہے۔ قولہ تعالےٰ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر

marfat.com

ہوتا ہے۔

فیض مُرشد سے حج کعبہ اور مجلسِ محمدیؐ کی زیارت

پیر، خانہ کعبہ کا سفر۔ روضہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت۔ اندرونی اور بیرونی طواف۔ جبل عرفات سے خطبہ سننا۔ حج کی دعا سننا۔ طواف کے وقت حجر اسود پر بوسہ دینا۔ طواف کے ختم ہونے پر واجبی کا ادا کرنا۔ گناہوں سے خلاصی کے لئے اندر جا کر زنجیر نصوحہ گلے میں ڈالنا۔ قولہ تعالےٰ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ جو اُس میں داخل ہوا وہ امن میں ہو گیا۔" کعبہ کے اندر کے چاروں ستونوں پر بوسہ دینا۔ ان سب کی شرح یہ ہے کہ خواب میں یا مراقبہ یا الہام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے حکم اور اُس کی قدرت سے مندرجہ بالا مراتب طے کرے۔ یعنی خواب مراقبہ یا الہام کے ذریعہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے خانہ کعبہ کی زیارت اور اس کا طواف نصیب ہوتا ہے۔ یا جب مرشد طالب کو اجازت دیتا ہے کہ تم جا کر خانہ کعبہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ کی زیارت کرو۔ تو جس منزل یا مقام پر پہنچتا ہے۔ ذکر، فکر یا جمعیت نماز۔ سجدہ وسجود وغیرہ پاک وجود سے عبادت معبود میں مشغول ہوتا ہے۔ جو قدم اٹھاتا ہے دلی شوق اور الٰہی محبت سے اٹھاتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے حج، طواف خانہ کعبہ اور زیارت روضہ منورہ مبارک ہو۔

واضح رہے کہ خانہ کعبہ اور روضہ منورہ دونو شریف اور پاک مکان ہیں۔ ان دونو کی زیارت سے مشرف ہونے سے پہلے دن رات صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے توبہ استغفار کر کے وجود کو پاک کر لینا چاہیئے۔ پھر کعبہ کے سامنے سجدہ کیا جائے۔ تو کافر نفس مسلمان ہو جاتا ہے۔ بُری خصلتیں چھوڑ دیتا ہے اور اپنے انتہائی مقصد کو پہنچ جاتا ہے۔ جو شخص اس طریق سے خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے۔ وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اُس کے لئے پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ خانہ کعبہ سارے کا سارا

marfat.com

حرم مطلق ذات نظر آتا ہے۔ نماز کی تجلیات نظر آتی ہیں۔ اور فرشتے آواز دیتے ہیں۔ کہ تیرا طواف قبول ہے۔ اور حرم کعبہ میں نماز کے وقت سجدہ میں یہ الہام ہوتا ہے "لَبَّیْکَ یَا اَسْعَدَ عَبْدِیْ"۔ اے میرے نیک بندے میں حاضر ہوں"، جو مانگتا ہے مانگ تاکہ میں تجھے عطا کروں۔ یہ ہے اصلی مطلب اس آیت کا قولہ تعالےٰ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا جو اس میں داخل ہوتا ہے۔ وہ امن میں ہو جاتا ہے"! یہ بات بھی مرشد کامل اور اسم ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ جب حاجیوں کی صف میں شامل ہو کر جبل عرفات کے خطبہ کے وقت لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ اے میرے معبود! میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں واقعی نعمت اور شکر تیرے ہی لئے ہے۔ ملک بھی تیرا ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں، کہتا ہے تو فرشتے صاف طور پر آواز دیتے ہیں کہ اے فلاں شخص تیرا حج قبول ہے۔ اور تو بارگاہ الٰہی کا برگزیدہ اور مقبول ہے

جب مدینہ منورہ پہنچ کر روضہ منورہ کی چار دیواری میں داخل ہوتا ہے تو جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کبار رضی اللہ عنہم سے مصافحہ کرتا ہے۔ اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے دست بیعت اور تعلیم و تلقین سے سرفراز فرماتے ہیں۔ اور ولایت و کفایت کے مرتبے پر پہنچا لیتے ہیں۔ پھر اُسے حقیقی اور سچے طور پر رخصت اور اجازت عطا ہوتی ہے۔ جب چاہتا ہے مراقبہ میں مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی عرض کے موافق جواب باصواب حاصل کر لیتا ہے۔ اُس وقت ایسا شخص جو کچھ کہتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوریت سے کہتا ہے نہ کہ اپنی خواہش سے۔ قولہ تعالیٰ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اپنی خواہش سے بات چیت نہیں کرتا۔

پھر جب اپنے وطن اصلی میں آتا ہے۔ تو بڑی سنت ادا کرتا ہے۔ یعنی اُس کے گھر میں جو مال و متاع ہوتا ہے۔ وہ سب راہ خدا میں صرف کر دیتا ہے

marfat.com

قولہ تعالےٰ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ. جب تک اپنی پیاری چیزوں کو راہ خدا میں صرف نہ کرو گے نیکی حاصل نہ کرو گے۔ ایسا حاجی جسے قبولیت حرم نصیب ہو اور صاحب بخشش اور غازی ہو۔ اُس کے وجود میں نفسانی خواہشات اور حرص وہوا نہیں رہتی۔ نہ اُس کے پاس دنیا ہوتی ہے نہ روپیہ پیسہ۔ وہ حساب کے میدان کا رُخ کرتا ہے۔ جس شخص کا وجود ذکر الٰہی سے پاک ہو جائے اُسے قیامت کے محاسبہ کا کیا ڈر۔ المفلس فی امان اللہ مفلس اللہ تعالےٰ کی پناہ میں ہوتا ہے۔ دنیا دار لوگ شیطان کی قید میں ہوتے ہیں ؎

حج بہرش از خدا حاضر رسولؐ ایں مراتب حاجیاں اہل الوصول

اس قسم کے حج۔ طواف اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف اہل دل ہی کو حاصل ہوتا ہے۔

اہل دل ہی حقیقت میں حج اور زیارت روضہ مطہرہ کے وقت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہوتے ہیں ؎

مینجا استم رفتہ کنم کعبہ را طواف کعبہ جواب داد بما دل بیار صاف

میں یہاں کھڑا ہوں۔ تو کعبہ کا طواف کروں۔ تو کعبہ نے جواب دیا کہ پہلے دل کو صاف کر کے لاؤ۔

کعبہ دوام حاضر باز زندہ دل طواف آن است صاف دل کہ کند نفس را خلاص

زندہ دل انسان کے لئے کعبہ ہمیشہ حاضر ہے۔ اور صاف دل وہ ہے جو نفس کو پاک اور مخلص بنائے۔

یا ہو من دم مجلش حاضر نبیؐ دم جدائی نیست مارا از نبیؐ

اے یا ہو! میں ہر وقت مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں ایک لحظہ کیلئے بھی اس سے جدا نہیں ہوں۔

نام کے حاجی بہت ہیں۔ لیکن با پیغام اور بے حجاب حاجی وہی ہے۔ جو بے ہوس ہو۔ اللہ بس باقی ہوس۔

مرشد باخبر ہونا چاہئے

واضح رہے کہ صاحب مراتب عظیم مرشد کو چاہیئے کہ طالب کے ظاہری و باطنی احوال سے غافل نہ ہو۔ مرشد اسے کہتے ہیں کہ اگر طالب سے بھول کر کوئی صغیرہ یا

marfat.com

کبیرہ گناہ ہو جائے تو مرشد کو بذریعہ کشف اس سے آگاہی ہو جائے۔ اس وقت اپنے وجود میں غوطہ لگا کر طالب کو مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں لے جائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے التماس کر کے طالب کے گناہ بخشوائے۔ اسی طرح دن رات کئی سال تک صاحب قوت اور جامع مرشد توجہ تصرف اور تصور سے طالب کی صورت کو مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں لے جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تلقین سے سرافراز کراتا ہے۔ جس سے طالب گناہوں سے تائب ہو کر واصل حق بن جاتا ہے۔ صاحب قوت مرشد کو لازم ہے کہ طالبوں کو پہلے ہی دن اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسُوْلُ اللّٰہ کے حاضرات اور تصور سے مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں لیجائے خود الگ ہو جائے۔ اور خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت اور تعلیم و تلقین کرائے۔ خواہ کسی کی نوازش کرے خواہ کسی کو گرادے مطلب یہ کہ مجلس محمدی بمنزلہ کسوٹی ہے۔ بعض طالب دیدار محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر صادق اور صفادل ہو جاتے ہیں۔ ان کے تمام چھوٹے بڑے مطلب پورے ہو جاتے ہیں۔ تارک اور متوکل ہو کر غرق فی التوحید ہو جاتے ہیں۔ اور ہمیشہ باادب ہو کر مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتے ہیں اور بعض مشرف ہونے کے بعد منکر ہو جاتے ہیں۔ یعنی مجلس نبوی میں حاضر ہو کر نص و حدیث پر اُن کا یقین نہیں رہتا۔ ایسے لوگ نعوذ باللہ مرتد اور مردود ہو جاتے ہیں۔

ابیات

مرشد رہبر چنیں باشد رفیق　　طالباں رامے کند وحدت غریق

رہبر مرشد ایسا رفیق ہوتا ہے۔ کہ طالبوں کو غرق وحدت کر دیتا ہے۔

از وجود غلط بیروں برکشد　　باذکر جاروب در دل مے کند

غلط وجود سے نکال کر ذکر کے جھاڑو سے دل کو صاف کرتا ہے۔

marfat.com

علم بہر از معرفت ذکرِ خدا عارفاں را از علم جاں دل صفا

علم معرفت الٰہی اور ذکر الٰہی کے لئے ہوتا ہے۔ عارفوں کا علم بس یہی ہے کہ جان و دل کو صاف کیا جائے۔

بے علم ہرگز نیابی راز راہ جاہلاں محروم از وحدت الٰہ

بغیر علم کے راز راہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جاہل لوگ وحدت الٰہی سے محروم رہتے ہیں۔

ذوق شوق اور رضائے نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر مشکل حل ہو جاتی ہے

اَلْعِلْمُ نَتِیْجَۃٌ مِّنَ الْحِلْمِ جب یہ نیک خصلتیں وجود میں تاثیر کرتی ہیں۔ تو مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے وجود کا تانبا اکسیر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب ذوق شوق اور معرفت و وصال محمدی۔ جمعیت جمال محمدی اور خوے محمدی تمام وجود پر اثر کر جاتے ہیں۔ اور سارا وجود رضائے نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہو جاتا ہے۔ تو اس سے ہر ناشائستہ کام نکل جاتا ہے۔ تمام پوشیدہ مراتب اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ جب عارف باللہ اس مقام پر پہنچتا ہے۔ تو دعا کیلئے لب کشائی نہیں کرتا۔ اسے دعا کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ کیونکہ اہل حضور کو التماس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ نہ وہ کشف و کرامات کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ اس سے ہزار بار توبہ استغفار کرتے ہیں۔ اُن کے لئے یہی ہوتا ہے کہ ہمیشہ اسم اللہ پر نگاہ رکھیں۔ مطلب یہ کہ اہل حضور کو مقام وحدانیت کا ہی خیال رہتا ہے۔ جب وہ اس کے خیال میں ہوتے ہیں تو اس خیال ہی سے تمام مشکل کام حل ہو جاتے ہیں۔ ظاہر و پوشیدہ تمام باتیں اُن پر منکشف ہو جاتی ہیں۔ اہل حضور کیلئے معرفت اور قرب الٰہی کا خیال ہی کافی ہے۔ جو کام پیش آتا ہے وہ خیال ہی سے پورا ہو جاتا ہے۔ اُن کا دل چونکہ نور الٰہی میں غرق ہوتا ہے۔ اور

marfat.com

اللہ تعالےٰ کا ہمنشین ہوتا ہے۔ اس لئے جس کام کا خیال کرتے ہیں۔ وہ کام فوراً حسب مراد ہو جاتا ہے۔ جو صاحب باطن عارف باللہ حضوری ہے وہ ہر گھڑی بلکہ ہر لحظہ ذکر الٰہی میں مشغول ہونے کے سبب اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہوتا ہے اور شوق میں خوش رہتا ہے۔ اس کا ابتدائی مرتبہ مومن ہوتا ہے" اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے۔ اس کا وسطی درجہ عاشق مؤمن ہے

عشق کی آگ سوائے اللہ تعالیٰ کے سب کو جلا دیتی ہے

اَلْعِشْقُ نَارٌ یَحْرِقُ مَا سِوَی اللہ۔ عشق ایک آگ ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا سب کو جلا دیتی ہے۔ اس کا آخری مرتبہ مومن عارف باللہ ہے۔ اور یہ مومن فقیر کے ابتدائی مرتبہ کے برابر بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ فقیر ذکر و مذکور کے مراتب سے فارغ ہوتا ہے۔ نور توحید میں غرق ہوتا ہے۔ یہ مراتب فنا فی اللہ اور غرق حضور کے ہیں۔ سروری قادری کو اعلےٰ ادنےٰ۔ علوی۔ سفلی۔ ظاہری باطنی تمام مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ قرب حق اسے نصیب ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ سروری قادری اُسے کہتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کا شاگرد ہو۔ متقی ہو اور ازل ہی سے صاحب ہدایت ہو۔ قولہ تعالےٰ۔ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ متقیوں کے لئے ذریعہ ہدایت ہے۔ جو مہذب اور متقی ہے۔ روز ازل ہی سے شائستہ اور متقی ہے وہ لوگوں کو فیض پہنچاتا ہے اور اُن پر رحم کرتا ہے۔

محمدی رصلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کون ہے

واضح رہے کہ جن لوگوں کی روحوں کو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ازل ہی میں تعلیم دی ہے۔ وہی محمدی ہے۔ پھر جب اُن کی روحیں ماؤں کے شکموں میں داخل ہوتی ہیں۔ اُس وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تعلیم و تلقین کرتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔ الشقی مَا فِی بطن امہ والسعید

marfat.com

مافی بطن امہ۔ ماں کے پیٹ ہی میں نیک بخت یا بدبخت ہوتے ہیں۔ جب وہ ماں کے پیٹ سے نیک بخت ہو کر نکلتے ہیں۔ تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے اُن کے کان میں باگ کہتے ہیں۔ بعد ازاں انہیں تعلیم و تلقین فرماتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ طالب مولیٰ اور تابع نبیؐ اور ولی اللہ ہوتے ہیں۔ اُن سے ہمیشہ نیک کام ہوتے ہیں۔ اگر بھول کر کوئی ناشائستہ کام اُن سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو خدا سے ڈرتے اور استغفار و توبہ کرتے ہیں۔ جب بالغ ہو جاتے ہیں تو پھر جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خواب میں اُنہیں تعلیم و تلقین فرماتے ہیں۔ اور نہایت مہربانی سے فرماتے ہیں کہ میرا ہاتھ پکڑو۔ پھر فرماتے ہیں۔ کہ تمہیں اجازت ہے۔ خلق خدا کو ہدایت کرو۔ اور اُن کی مدد کرو۔

بعد ازاں انہیں حضرت پیر شاہ محی الدین قدس سرہ العزیز کے سپرد کیا جاتا ہے کہ انہیں منصب عطا ہو۔ پھر جناب پیر صاحبؒ انہیں اور نعمت الٰہی عطا فرماتے ہیں اور زندگی اور موت میں انہیں اپنی نظر سے جُدا نہیں کرتے۔ اسی واسطے اسے سروری قادری کا خطاب حاصل ہوتا ہے۔ میرا یہ کہنا میرے حال پر صادق آتا ہے۔ سروری قادری کی چار نشانیاں ہیں۔

اوّل۔ قبروں کا شاہسوار ہوتا ہے۔ اور اُسے روحانیوں کی ملاقات نصیب ہوتی ہے۔

دوم۔ ہمیشہ اللہ تعالےٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔

سوم۔ ہمیشہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔

چہارم۔ اُس کی زبان پر نفس حدیث اور تفسیر کا ذکر رہتا ہے۔

سروری قادری کا مرید بلا محنت و رنج معرفت الٰہی حاصل کرتا ہے۔ اور بے رجعت و زوال وصال اُسے نصیب ہوتا ہے۔ اے ناقص و خام خیال۔ سروری قادری کے لئے اُس کے حال کا علم ہی کافی ہے۔ میرا یہ کہنا میرے حال پر گواہ ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

marfat.com

مُرشد دو قسم کے ہوتے ہیں

واضح رہے کہ پیر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو مُرید کے سات بال قینچی سے کترتے ہیں۔ بال کترتے ہی مرید پر عرش سے تحت الثریٰ تک کے ستر ہزار مراتب منکشف ہو جاتے ہیں۔ لوح محفوظ ظاہری آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ اُس کی نگاہ سے مٹی سونا بن جاتی ہے۔ ماضی حال اور مستقبل کے حالات اُسے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ اگر وہ دیوار۔ پہاڑ یا درخت پر سوار ہو۔ تو اُسے گھوڑے کی طرح دوڑا سکتا ہے۔ اگر قبرستان میں جائے تو اہل قبور کی روحیں حاضر ہوتی ہیں۔ اگر خشک درخت کی طرف نگاہ کرے تو سبز ہو جاتا ہے۔ اور اسی وقت اس میں شگوفے کھلتے ہیں۔ درپھل پیدا ہو کر پک جاتے ہیں۔ اگر زمین سے پانی مانگے۔ تو پانی زمین سے نکلنے لگتا ہے۔ اگر آسمان کی طرف نگاہ کرے تو اُسی وقت بادل نمودار ہو کر مینہ برسنے لگتا ہے۔ اگر پانی کی طرف نگاہ کرے تو گھی بن جاتا ہے۔ اگر ریت کی طرف دیکھے تو شکر ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ ساری باتیں فقر محمدی اور معرفت الٰہی سے دُور ہیں۔ اور ان کا کرنے والا فقر و معرفت سے بے نصیب ہوتا ہے۔ ایسا پیر بمنزلہ حجام ہے۔

پیر میرے پیر حضرت محی الدین قدس سرہ العزیز کی طرح ہونا چاہیئے۔ جو ہزارہا مریدوں کو ایک ہی نگاہ سے الا اللہ کی معرفت میں غرق کر دے۔ پیر وہ ہے جو بلا ریاضت و رنج خزانہ بخشدے۔ جیسا کہ میرا پیر کرتا ہے۔ نگاہ کرتے ہی ذکر الٰہی سے دل چاک چاک کر ڈالے۔ نفس کو خاک کر دے اور روح کو پاک۔ رحمان کے موافق اور شیطان کے مخالف کر دے۔ ؎

باہو شد مریدش از غلامان بارگاہ فیض فضلش میدہاند از الٰہ

باہو اُس کی بارگاہ کے غلاموں کا مرید ہوا۔ جس نے اللہ تعالیٰ سے اسے فیض و فضل دلایا۔

باہو سگے درگاہ میراں فخر تر غوث قطب زیر مرکب بار بر

marfat.com

اے باہو! حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ کے کتے کو غوث قطب پر فوقیت حاصل ہے۔

شانِ غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میرے پیر حضرت محی الدین قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں قَدَمِیْ هٰذَا عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ۔ میرا یہ قدم تمام اولیا کی گردن پر ہے۔ نیز فرماتے ہیں۔ لَا یَمُوْتُ مُرِیْدِیْ اِلَّا عَلَی الْاِیْمَانِ۔ میرا مرید دنیا سے با ایمان رخصت ہوتا ہے۔

قادری طریق معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہونے کا سلسلہ قیامت تک سینہ بسینہ۔ نظر بہ نظر۔ توجہ بہ توجہ ذکر بہ ذکر اور معرفت بہ معرفت اس طرح جاری رہے گا۔ جیسا کہ دریا بہتا ہے ؎

ہر کہ گوید نام مرگش خوش پیغام　　از مرگ حاصل شود وصلش تمام

جو شخص اسم اللہ ذات کا ذکر کرتا ہے۔ اس کے لئے موت ایک اچھا پیغام ہے۔ کیونکہ موت سے اُسے پورا پورا وصل ہوتا ہے۔

مرگ طالب قادری را راہبر　　می برد وحدت حضوری حق نظر

قادری طالب کی موت راہبر ہے۔ وہ اسے حضوری و وحدت حق میں لے جاتی ہے۔

زیر خاکش تن بود در روح راز رب　　می در آید در خموشی با ادب

اُس کا بدن خاک تلے ہوتا ہے۔ لیکن روح سر الٰہی میں خاموشی سے با ادب حاضر رہتی ہے۔

در لامکانم روح قالب زیر خاک　　احتیاجے نیست روضہ جان پاک

قالب خاک تلے ہوتا ہے اور روح لامکان میں ہوتی ہے جان پاک کیلئے روضہ کی کوئی ضرورت نہیں۔

گر قبر گم شد بے نام و نشاں　　جسّہ را با خود برند در لامکاں

ایسے لوگوں کا نہ نام و نشان ہوتا ہے نہ قبر۔ وہ جسم کو اپنے ساتھ لامکان میں لے جاتے ہیں۔

باہُوا ھو اسم اعظم متصل　　اہل اعظم چوں نماند زیر گل

اے باھو۔ ھُوَ اسم اعظم ہے۔ صاحب معرفت مٹی تلے کب رہ سکتے ہیں۔

marfat.com

بے حجابم در صوابم غرق نور احتیاجے نیست مارا باظہور

میں بے حجاب اور غرق نور ہوں۔ ہمیں ظہور کی ضرورت نہیں۔

ہر یکے داند مرا باطن تمام با انبیاؑ و اولیاؑ ہم کلام

جو شخص خدا کو ایک جانتا ہے اور باطن میں مکمل ہے۔ وہ انبیا اور اولیا سے ہم کلام ہوتا ہے

گر ندانند مردمانِ اہل بہشت کے بہ بینند جاہلاں روئے بہشت

اگر بدی و برائی والے لوگ اس بات کو نہ سمجھیں تو کیا مضائقہ ہے۔ کیونکہ جاہل لوگ بہشت کا چہرہ کس طرح دیکھ سکتے ہیں۔

واضح رہے کہ کسی قادری کا کوئی مرید جاہل نہیں ہوتا۔ اُسے ظاہری باطنی علم کی جمعیت حاصل ہوتی ہے ؎

جمعیت جمالش مشرف محمدؐ مشرف محمدؐ ز علم جمعیت

قادری، مرید کو جمعیت ہوتی ہے۔ اور علم جمعیت کے سبب حضورِ محمدؐ سے مشرف ہوتا ہے۔

اہل معرفت ہمیشہ نور حضور کے مشاہدہ میں غرق رہتے ہیں

واضح رہے کہ کامل علما اور اُن کے شاگردوں کو ہر رات یا جمعہ کی رات کو یا مہینے یا سال میں ایک دفعہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ لیکن بعض جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ علمائے حافظ کا ادب کیا کرو اہل معرفت۔ صاحب قرب ہمیشہ نور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشاہدہ میں مستغرق رہتا ہے۔ اور واصل فقیر ولی اللہ ہوتا ہے۔ جو اسم اللہ ذات کا تصور کرتا ہے وہ ہمیشہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا ہے۔ ایسے شخص کے لئے کبیرہ گناہ حرام ہے بلکہ اگر اس سے سرزد ہو۔ تو اُس کا سب کچھ سلب ہو جاتا ہے۔ غیر حق کی طرف رجوع کرنا ہوائے نفسانی کا نتیجہ ہے کشف و کرامات فرشتہ موکل کے ساتھ ہمکلام ہونا۔ اور طبقات کی سیر و طیر یہ سب کچھ دہقانی غوث و قطب کے مراتب ہیں۔ اِن مراتب کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ

marfat.com

ہونا چاہیئے۔ قولہ تعالےٰ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ میں نے اپنا رُخ یک سُو ہو کر زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی طرف کیا ہے۔ میں مشرک نہیں ہوں اللہ تعالےٰ کے سوا اور کسی چیز کی طلب کرنا یا اس میں مشغول ہونا غلط اور غضب کا راستہ ہے۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ سے یہی مراد ہے ؎

حی قیوم پیشِ تو قائم تو گرفتار مرداں دائم

حی۔ قیوم تو تیرے روبرو کھڑا ہے۔ لیکن تو ہمیشہ لوگوں میں مشغول ہے۔

فقیر عارف باللہ ولی اللہ کے لیے اللہ کافی ہے۔ قولہ تعالیٰ حَسْبِیَ اللّٰہُ اے احمق! غیر حق سے آنکھ اُٹھا لے۔ قولہ تعالےٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی نہ اُس نے آنکھ جھپکی اور نہ اُس نے نافرمانی کی ؎

شو فنا فی اللہ باقی باخدا شرک و کفر و از نفاق باز آ

شرک کفر اور نفاق کو چھوڑ کر فنا فی اللہ اور باقی باللہ ہو۔

یکتا ہونا اور ہمیشہ وحدانیت میں غرق ہونا۔ جس پہ دَرَغ نَفْسَکَ وتعالےٰ اپنی جان کو چھوڑ کر اوپر آجا، صادق آئے۔ سروری قادری کا مرتبہ ہے۔ جو ظاہر میں شریعت کا پابند اور باطن میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم جلیس ہے۔ اس کے لیے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے خوش آمدی مرحبا اور جزاک اللہ فی الدارین خیرا کی آواز آتی ہے ؎

غلط را بگذار و وحدت راہ گیر تا شوی از اولیا عارف فقیر

طریقہ قادری

قادری طریقہ دو طرح کا ہے۔ ایک سروری قادری۔ دوسرا زاہدی قادری، سروری قادری صاحب تصور طالب اللہ کو جب اسم اللہ ذات کے حاضرات کی تعلیم تلقین سے سرافراز کرتا ہے چلے ہی دن اُس کے مراتب اپنے برابر

کر دیتا ہے۔ جس سے طالب لایحتاج اور بے نیاز ہو کر حق پر نظر رکھتا ہے اُسکی نگاہ میں سونا اور خاک برابر ہوتے ہیں۔

دوسرا طریقہ زاہدی قادری۔ بارہ سال اس طرح ریاضت کرے کہ اس کے پیٹ میں کھانا نہ جائے۔ بارہ سال بعد حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں جائے پھر وہ مجذوب سالک یا سالک مجذوب بنتا ہے۔ لیکن سروری قادری محبوب ہوتا ہے ؎

شد حضوری معرفت از اسم ذات　　اسم اعظم یافتم واز ہر آیات

اسم ذات سے حضوری معرفت حاصل ہوتی ہے۔ مجھے تو ہر آیت سے اسم اعظم ملا ہے۔

ہر کہ آید در مطالعہ راز رب　　باخموشی دائمی صاحب ادب

جو شخص سرّ الٰہی کا مطالعہ کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ خاموش اور با ادب ہوتا ہے۔

ابتدا و انتہا صاحب حضور　　ابتدا و انتہا در غرق نور

وہ ابتدا اور انتہا میں صاحب حضوری اور غرق فی النور ہوتا ہے۔

بے حضوری نور ناری راہزن　　با حضوری نور عارف در امن

بے حضوری نور نہیں وہ ناری اور راہزن ہے۔ حضوری نور سے عارف امن میں ہوتا ہے۔

این طریقت مشکل است مشکلکشا　　شد نصیب عارفاں باطن صفا

یہ مشکل اور مشکلکشا طریقہ صاف باطن عارفوں کو نصیب ہوتا ہے۔

مردہ دل را نیست راہے قدم دم　　پیشوا را دو دنیا شد صد بت صنم

مردہ دل اس رستے میں قدم بھی نہیں رکھتا۔ اس کا پیشوا دو دنیا دی سینکڑوں بت ہیں۔

تن بود با دنیا دل شد با خدا　　عارفاں را این چنیں حق رہنما

عارف لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے، کہ بدن دنیا میں ہوتا ہے اور دل خدا میں مشغول ہوتا ہے۔

فقیر فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا مشاہدہ

واضح رہے کہ فقیر فنا فی اللہ بقا باللہ اسرار روحانی کا مشاہدہ اور روحانیوں سے

marfat.com

ملاقات کرتا ہے۔ اور اسے قرب و حضور حاصل ہوتا ہے۔ اسے معراج محبت ہوتا ہے یہی باتیں معرفت کی بنیاد ہیں۔ نیز اسے توحید سبحانی کے تمام ابتدائی اور انتہائی مراتب تصور، تفکر، تصرف، توجہ اور توکل وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کی مشق سے ہر قسم کا حضوری ذکر اور کلمات ربانی کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ جب تفکر کی انگلی سے دل پر اسم اللہ ذات کا نقش لکھتے ہیں تو حسب ذیل علوم منکشف ہو جاتے ہیں۔ "وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا"، آدم کو ان سب کے نام سکھائے۔ "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ" اپنے پروردگار کا نام لے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو منجمد خون سے پیدا کیا۔ اپنے نہایت ہی سخی پروردگار کو یاد کر جس نے سکھایا علم ساتھ قلم کے۔ اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو اسے معلوم نہ تھا۔ "اَلرَّحْمٰنُ. عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ" وہ ذات رحمٰن ہے جس نے سکھایا قرآن، پیدا کیا انسان، اور پھر اسے بیان سکھایا۔ "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ" ہم نے بنی آدم کو معزز کیا۔ "اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً" میں روئے زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ "وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا" اپنے پروردگار کا نام یاد کر اور ہر خدا ہو جا جیسا کہ حق ہے ہر خدا ہونے کا۔ "وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی"، اور اپنے پروردگار کا نام یاد کر اور نماز پڑھ۔

علم دو قسم کا ہے

(۱) علم معاملہ (۲) علم مکاشفہ۔ علم مکاشفہ سے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے علم معاملہ علم مکاشفہ ہی میں آجاتا ہے۔ کیونکہ اسم اللہ ذات کے تصور سے بے حجاب قطب الاقطاب بن جاتا ہے۔ اور ظاہری باطنی علوم میں سے ہر ایک میں کلمۃ الحق اختیار کرتا ہے۔ قولہ تعالیٰ "قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ

marfat.com

اَلْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّیْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا" کہدے اگر کلمات ربی لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائیں تو کلمات ربی ختم ہونے سے پیشتر ہی سمندر ختم ہو جائیں۔ خواہ اس جیسے اور سمندر بطور سیاہی استعمال کریں۔

اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق سے نفس پاکیزہ۔ دل صاف اور روح چمکدار ہو جاتی ہے۔ اور تجلی سر حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کا قالب قلب کا لباس، قلب روح کا لباس، اور روح سر کا لباس پہنتی ہے۔ جب یہ سب ایک ہو جاتے ہیں۔ تو وجود میں سے بری صفات نکل جاتی ہیں۔ ظاہری حواس خمسہ بند ہو جاتے ہیں۔ اور باطنی حواس کھل جاتے ہیں۔ بعد ازاں۔ "وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ"، اور اس میں میں نے اپنی روح پھونک دی، کا علم حاصل ہوتا ہے۔ پہلے پہل آدم علیہ السلام کے وجود میں روح داخل ہوئی۔ اور داخل ہوتے ہی اس نے اللہ کا نام لیا تو بندہ اور پروردگار کے درمیان کوئی پردہ نہ رہا۔ اگر قیامت تک بھی کوئی پردہ نہ رہا۔ اگر قیامت تک بھی کوئی پردہ ان کے درمیان رہے تو بھی اسم اللہ کی کنہ کو نہ پہنچ سکے گا ؎

ہر چہ خوانی از اسم اللہ بخواں　　اسم اللہ با تو ماند جاوداں

جو کچھ تو پڑھنا چاہتا ہے اسم اللہ سے پڑھ۔ اسم اللہ تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔

جو فقیر ظاہری علم سے دوستی نہیں رکھتا۔ اور باطن میں سے مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں جگہ نہیں ملتی وہ خارج ہے۔

جو عالم کامل فقیر سے فیض نہیں اٹھاتا وہ معرفت الٰہی سے محروم رہتا ہے

جو عالم ظاہر و باطن میں کامل فقیر سے معرفت الٰہی اور ذکر اسم اللہ طلب نہیں کرتا وہ آخر کار معرفت الٰہی سے محروم رہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طلب کے بغیر دنیاوی محبت دل سے دور نہیں ہوتی۔ اور اسم اللہ بغیر دل سے سیاہی، کدورت، زنگار، خطرات اور شرک و کفر نہیں نکلتے ؎

marfat.com

ازدل بدر کن پیشۂ خطرات را تابیابی وحدتِ حق ذات را

تو دل سے خطرات نکال دے۔ تاکہ تجھے ذاتِ حق کی وحدت نصیب ہو۔

حدیث: "اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ۔ نیت المؤمن من خیر عملہٖ"۔ واقعی اللہ تعالےٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اعمال کی طرف نہیں دیکھتا، وہ تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔ مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہوا کرتی ہے ؎

دل یکے نظر گاہ ربانی خانۂ دیو را چہ دِل خوانی

دل تو اللہ تعالےٰ کی نظرگاہ ہوتا ہے۔ تو شیطان کے گھر کو دل کیسے کہہ سکتا ہے۔

اسم ذات کے تاثرات

اسم اللہ ذات کے تصوّر بغیر دل سے خطرات خناس اور شیطان دفع نہیں ہوتا۔ خواہ ساری عمر ہی عربی کا معلم اور فقہ کے مسائل پڑھتا رہے۔ اور خواہ ساری عمر عبادت اور وظائف میں صرف کرے۔ خواہ کثرت ریاضت سے اُس کی پیٹھ کُبڑی ہو جائے اور وجود بال کی طرح باریک ہو جائے۔ لیکن اُسی طرح تاریک رہتا ہے۔ کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ خواہ سر پتھر پر ٹپکتا رہے اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق کرنے والا بے مشقت معشوق اور بے محنت محبوب ہوتا ہے۔ اُسے عمدہ مراتب نصیب ہوتے ہیں۔ وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ تمام دلوں کا پیارا ہو جاتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصرف اور تصور سے خلق اللہ کیلئے فیض بخش ہو جاتا ہے مطلب یہ کہ اگر کسی زمین میں خزانہ گڑا ہوا ہو۔ تو اُس زمین کو اُس خزانے کا کیا فائدہ تاوقتیکہ اُس خزانے کو خرچ نہ کیا جائے۔ وہ مفید نہیں ہو سکتا۔

بیخ گجا داند ذوقِ گلاب شیشہ چہ آگاہ زبوئے گلاب

گو پھول درخت ہی میں لگتے ہیں۔ لیکن اُس درخت کی لکڑی اس پھول کی خوشبو سے محروم رہتی ہے۔

marfat.com

یہی کیفیت دلی کی اپنے ملک ولایت میں ہوتی ہے۔ انسان وہ ہے جو یہ سمجھے کہ میں ماں کے شکم سے خالی ہاتھ آیا۔ اور اب دنیا سے خالی ہاتھ جاؤں گا۔ صرف وہی طالب حق حق ہی لایا اور حق ہی لے جائے گا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کی خواہش نہیں کی۔ وہ شخص زندہ دل ولی اللہ ہے۔ گو لوگوں کی نظروں میں وہ مرجاتا ہے۔ لیکن دراصل وہ زندہ ہوتا ہے قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور بے شک تم ہمارے پاس فرداً فرداً آئے جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا۔

اعمال ظاہری سے دل پاک و صاف نہیں ہوتا

اعمال ظاہری سے دل پاک اور صاف نہیں ہوتا جب تک اعمال باطنی نہ کیے جائیں۔ مطلب یہ کہ اعمال ظاہری یعنی ذکر، فکر، تلاوت، ورد وظائف نفل، نماز، روزہ کے ذریعہ عرش سے تحت الثریٰ تک کے طبقات کی سیر و طیر حاصل تو ہو جاتی ہے۔ لیکن اس میں قبض بسط۔ سکر۔ سہو۔ اور نفسانی، شیطانی اور دنیاوی حوادثات و پریشانیاں ضرور ہوتی ہیں۔ ان سلب ہو جانے والے درجات کا کیا اعتبار ہے۔ مرد وہی ہے جو فنا فی اللہ ہو۔ عین بعین تماشا دیکھتا ہو باقی باللہ اور معرفت الٰہی میں مستغرق ہو۔ ظاہر شریعت میں ہشیار اور باطن میں جاں نثار اور قاتل نفس ہو۔

اے ناقص و نابکار! یہ ہے مردانِ خدا کا طریقہ۔ قولہ تعالیٰ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا۔ جس دن پیدا ہو۔ جس دن مرے گا اور جس دن وہ زندہ اٹھایا جائے گا وہ سلامت ہی رہیگا۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق سے سر سے پاؤں تک سارا وجود اور دل ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے۔ جس طرح صابن اور پانی سے پلید اور ناپاک کپڑا پاک اور صاف ہو جاتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق سے قالب اور قلب دونوں اسطرح زندہ ہو جاتے ہیں

marfat.com

جیسے رحمت کی بارش سے خشک گھانس ہری ہو جاتی ہے۔ اور سبزہ زمین سے اُگتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر کی کثرت سے بدن کا ہر ایک بال اسم اللہ کا ذکر کرنے لگ جاتا ہے۔ چنانچہ ہر بال سے یا اللہ یا اللہ کی آواز نکلتی ہے۔ اور ذاکر عمر بھر شیطان سے بچا رہتا ہے۔ اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والا دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے اُس کی قبر اُس کے لئے خلوت خانہ اور خواب گاہ بن جاتی ہے منکر نکیر اس سے باادب پیش آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ مرحبا۔ خوش آمدی۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق راز راہ ہے۔ اس کی مشق کرنے والا ہر ایک نبیؑ اور ولی کی روح سے ملاقات کرتا ہے۔ بعض جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ جو جانتے ہیں وہ ولی اللہ ہیں۔ وہ ذکر جلالیت وجد اور حال میں جوش و خروش کرتے ہیں۔ اور جو نہیں جانتے۔ وہ اپنے آپ کو قبائے الٰہی تلے چھپائے ہوئے ہیں۔ "اِنَّ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ" میرے اولیا میری قبا تلے ہیں۔ انہیں میرے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اسم اللہ ذات کی مشق اور تصوّر سے دوزخ کی آگ ستر سالہ راہ کے برابر بھاگ جاتی ہے۔ اور ستر سالہ راہ کے برابر بہشت استقبال کیلئے آتا ہے۔

اسم اللہ ذات کی مشق اور تصوّر کی قسمیں

اسم اللہ ذات کے تصور اور مشق والے چھ قسم کے ہوتے ہیں۔ اوّل اسم اللہ دوم اسم للہ، سوم اسم لہ، چہارم اسم ہُو، پنجم اسم محمد اور ششم اسم کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ جب ان چھ میں محو ہو جاتا ہے تو اس کا ہر ایک گناہ اسم اللہ کے نور میں چھپ جاتا ہے۔ یہ مراتب اس جامع سروری قادری مرشد سے پہلے ہی روز نصیب ہوتے ہیں۔ جو خود اذا تم الفقر فھو اللہ کے درجے کو پہنچا ہوا ہو۔ اور وہی مرشد "اذا تم الفقر فھو اللہ اور موتوا قبل ان تموتوا" کے درجے پر پہنچا تا ہے۔

marfat.com

مَوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا اُسے کہتے ہیں جس نے موت کے تمام مراتب و مراحل زندگی ہی میں طے کر لئے ہوں۔

زندگی اور موت کے مراتب کیا ہیں۔ موت کے مراتب یہ ہیں۔ جانکنی۔ حساب۔ عذاب ثواب۔ پلصراط سے گذرنا۔ بہشت میں داخل ہونا۔ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے حوض کوثر میں سے ساغر پینا۔ اللہ تعالےٰ کے حضور پانسو سال رکوع میں اور پانسو سال سجود میں پڑے رہنا۔ پھر حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کی صف میں کھڑے ہو کر جس میں روحانی کلمہ طیبہ کا ذکر کرتے ہونگے اللہ تعالےٰ کے دیدار سے مشرف و معزز ہونا۔ اذا تم الفقر فھو اللہ کے یہ تمام مراتب جامع مرشد اسم اللہ ذات کے حاضرات اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے دکھا دیتا ہے۔ جامع سروری قادری مرشد صاحب شریعت اور کلمہ طیبہ کے سُلوک سے واقف ہوتا ہے جو تک کرے وہ منافق اور بے دین ہے۔

نیز مَوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ اُسے کہتے ہیں جس کا قلب ذکر الٰہی کے نور سے زندہ ہو۔ نفس مردہ ہو۔ اور وہ توجہ باطنی سے کافر کو کفر سے نکال دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں لاکر ایسا زندہ کرے کہ پھر وہ مردہ کفر میں قدم نہ رکھے۔ یہ بات ان اولیاء کو بھی نصیب ہوتی ہے۔ جن کے بارے میں "اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ خبردار اولیاء اللہ کو نہ ڈر ہے، نہ غم" وارد ہے۔

اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ

واضح رہے کہ اسم اللہ ذات پاک ہے اور کلمہ طیبہ بھی پاک ہے۔ جو شخص ان طاہر و طیب کو طے کر لیتا ہے۔ وہ نور ذات کی تجلیات میں غرق ہو جاتا ہے حضوری مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔ اس کا نفس مردہ ہو جاتا ہے۔ دل اور روح زندہ ہو جاتے

marfat.com

ہیں۔ چنانچہ اسم اور جسم جب ایک ہو جاتے ہیں۔ تو باطن نور سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور وجود بخشا جاتا ہے۔ ؎

جسم چوں اسم اللہ گشت طی غرق فی اللہ راز رحمت شد حی

جسم جب اسم اللہ کو طے کر لیتا ہے۔ تو مرد رحمت الٰہی میں غرق ہو کر زندہ ہو جاتا ہے۔

نور روبروش جسم با جسم نگار باد وجودش پختہ گردد پائدار

جسم کو جسم سے اور دو برو ہوتی ہے۔ اس سے وجود پختہ اور پائدار ہو جاتا ہے۔

شد وجود موجود باز آں کنہ کن لائق وحدت شود فقرش زکن

وجود جب موجود ہو جاتا ہے اور اُسے کنہ کی کن معلوم ہو جاتی ہے تو وحدت و فقر کے لائق ہو جاتا ہے۔

ایں عطا از مرشد جامع کرم ہر کہ راہِ طے بداند نیست غم

یہ بات جامع مرشد سے عطا ہوتی ہے۔ جو طے کا راستہ جانتا ہے اُسے کوئی غم نہیں۔

در تصور غرق وحدت بیشمار نقش با نقاش خوش بیں اعتبار

غرق وحدت کے تصور میں۔ بے شمار نقش مع نقاش دکھائی دیتے ہیں۔

شد وجود نور با تاثیر نور انتہائے فقر انیست با حضور

نور کی تاثیر سے وجود بھی نور ہو جاتا ہے۔ فقر کی انتہا حضور ہے۔

حدیث اِذا تَمَّ الْفَقْرُ هُوَ اللّٰه کی تفسیر

واضح رہے کہ "اِذا تَمَّ الْفَقْرُ هُوَ اللّٰه" کے فقر و معرفت میں مرشد جامع اسرار عالم فاضل۔ عارف کامل۔ مکمل و اکمل۔ صاحب تحصیل علم توحید اور منتہی وہ شخص ہے۔ جو اسم اللہ ذات کے حاضرات سے بغیر ذکر و فکر اور بے ریاضت و رنج ایک دم میں ایک ہی قدم پر طالب اللہ کے تمام مطالب پورے کرے اور یہ وہی شخص کر سکتا ہے۔ جس کے عمل میں حسب ذیل طے اور تصور ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں کی ننانوے طی ہیں اور ننانوے تصور۔ الف سے ی تک کے تیس حرفوں کے تیس تصور ہیں۔ اسم اللہ اسم للہ اسم لہ اور اسم ھو کے چار تصور

marfat.com

طے اور جا تصرف ہیں۔ اسم محمدؐ کا ایک تصور، ایک طے اور ایک تصرف ہے اور کلمہ طیبہ کے بیس حروف کے چوبیس تصور، چوبیس طے اور چوبیس تصرف ہیں یہ معما نص اور حدیث کے موافق ہے۔ جو شک کرتا ہے وہ کافر اور بے دین ہے جو مرشد جامع ان کے طی کے طلسمات کو انسان کے وجود سے معما کا قفل توحید کلمہ کی چابی سے ایک لحظہ میں توڑ دے۔ اور ہر ایک طی۔ تصور اور تصرف دکھلا دے وہی مرشد عارف اور صاف وصال ہے۔ نہیں تو اُسے مرشد نہیں کہہ سکتے۔ وہ ناقص اور خام خیال ہے۔ جو شخص سرود سے دوستی رکھتا ہے۔ وہ دجال ہے۔ بچے یہ اعلےٰ مرتبے اور بڑی سعادت شریعت پر چلنے اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے نصیب ہوئے ہیں۔ جو شک کرے وہ منافق اور گمراہ ہے ؎

علم معرفت اور ذکر الٰہی کی توصیف

لوح محفوظ است لوح از دل رقم　　ایں مطالعہ عارفاں علم ختم

لوح محفوظ کا مضمون لوح دل پر لکھا ہے۔ یہ مطالعہ عارفوں کو نصیب ہوتا ہے۔

ہر کرا ذکرش کشاید روح و دل　　از وجودش مے برآید ہر جہل

جس شخص کا دل اور روح ذکر سے کھل جائے۔ اُس کے وجود سے ہر قسم کی جہالت نکل جاتی ہے۔

جاہلاں را سخت علمے از خدا　　بد ہوائے نفس گویند سر ہوا

جاہلوں کو خدا سے کوئی علم نہیں ہوتا۔ وہ ہوائے نفسانی اور خواہشات نفسانی میں گرفتار رہتے ہیں۔

جہل جاہل نوار تر سرگس ببر　　فعل از خود خود بمیرند بے خبر

جاہل لوگ گبریلے کی طرح گوبر پر جاتے ہیں۔ وہ خود بخود بے خبری میں مر جاتے ہیں

طالب علمے بود طلب از علم　　اہل عالم را نباشد ہیچ غم

طالب علم علم کا طالب ہوتا ہے۔ اہل علم کو کوئی غم نہیں ہوتا۔

marfat.com

باخبر شیطان وز نفس بکشت عارفاں را شد مقام در بہشت

باخبر آدمی شیطان اور نفس کو قتل کرتے ہیں۔ عارفوں کو بہشت میں جگہ ملتی ہے۔

علم دانی چیست جنت انجمن از علم جوہر لود از کان تن

تجھے معلوم ہے علم کیا ہے۔ یہ بہشت کی انجمن ہے۔ علم بمنزلہ جوہر ہے اور بدن بمنزلہ کان۔

علم مونس یار باغم خوار بر عالماں را علم بہ از سیم و زر

علم دوست یار اور غم خوار ہوتا ہے۔ عالموں کے لئے علم سونے چاندی سے بہتر ہے۔

مطلب یہ کہ عالم فقیر کا انجام معرفت ہے۔ فقیر وہ ہے جس کے تصرف میں اٹھارہ ہزار خاص و عام عالم لے آئے۔ نہیں نہیں میں نے غلط کہا ہے۔ یہ ناقص اور ادھورے کے مراتب ہیں۔ فقر کی انتہا خواہشات نفسانی سے گذر کر فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہونا ہے۔ اس کا باطن نور معرفت سے معمور ہوتا ہے۔ اور وہ عین بعین مشاہدہ کرتا ہے یہ اس فقیر کے مراتب ہیں جسے قرب حضور اور حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہو۔ ان مراتب کو اہل نفس اور طالب دنیا کیا جانیں۔

فقر کے حقائق و مراتب

ہر کہ از خود گم شود بیند چہ چیز نور با نورش رسد اے بے تمیز

جو شخص اپنے آپ سے گم ہوتا ہے وہ کیا دیکھتا ہے۔ اور بے تمیز، وہ نور سے مل کر نور ہو جاتا ہے۔

ہر کہ از خود گم شود از خود فنا باخدا وحدت رسد گردد بقا

جو شخص از خود فانی ہوتا ہے۔ اسے خدا کی وحدت حاصل ہوتی ہے اور بقا باللہ ہو جاتا ہے۔

ہر کہ از خود گم شود آنجا چہ ہست در مقام غرق وحدت باالست

جو شخص اپنے آپ سے گم ہو جاتا ہے وہ وحدت میں غرق اور مست الست ہو جاتا ہے۔

فقر را راہے بود زاں کنہ کن عاقلاں را بس بود ایں یک سخن

فقر کا کنہ کن کا رستہ معلوم ہوتا ہے۔ داناؤں کے لئے صرف یہی ایک بات کافی ہے۔

دل فقر و نظر اللہ پاک ذات دل کہ باشد نظر اللہ جاک چاک

marfat.com

فقر کے دل میں اللہ ذات پر نگاہ ہوتی ہے۔ جس دل پر اللہ کی نگاہ ہو وہ چاک چاک ہو جاتا ہے۔

دل بگریاں جان بریاں جگر خوں — بر زباں ہرگز نیاید حرفِ چوں

اُن کے دل روتے ہیں، جان جلتی ہے جگر خون ہوتا ہے۔ لیکن وہ اُف تک نہیں کرتے۔

فقر را ہر روز شد یوم الحشر — با حسابش عرصہ گاہ در نظر

فقر کے لیے ہر ایک دن یوم الحساب ہے۔ وہ ہر وقت میدان حساب کو دیکھتا رہتا ہے۔

فقر را با سہ نشاں باید شناس — غرق وحدت رفتہ از خود با لباس

فقر ان تین باتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ وہ خود رفتہ ہو کر وحدت میں غرق ہوتا ہے۔

فقر بار بس گراں و زجا و داں — فقر را بر داشتن فقرش بجان

فقر بہت بڑا بوجھ ہے۔ فقر کا اٹھانا سخت مشکل ہے۔

ہر کہ فقرش بار بر دلدار بر — فقر را احمق چہ داند کاو خر

انسان وہی ہے جو فقر کا بوجھ اُٹھائے۔ احمق لوگ جو بمنزلہ بیل اور گدھے کے ہیں وہ فقر کو کیا جانیں۔

از ملامت فقر ملکے یافتہ — از ملامت فقر خلقے یافتہ

فقر کی ملامت سے ملک ملتا ہے۔ فقر کی ملامت سے خلق ملتا ہے۔

با ھو ار بر دار تسلیم و رضا — دل سلیمے گشت حاضر مصطفےٰ

اے با ھو، تو تسلیم و رضا کو اُٹھا۔ سلیم دل مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتا ہے۔

اسم اللہ ذات کی مشق سے اگر معرفت الٰہی منکشف ہو تو ایک ساعت میں ہو جاتی ہے۔ اور اگر نہ ہو تو خواہ مخواہ ساری عمر توجہ سے اس کی مشق کرے اسم اللہ ذات ایک طاعت ہے۔ جو یہ طاعت اختیار کرتا ہے۔ وہ انتہائی مطلب حاصل کر لیتا ہے۔ مرتے دم تک ضرور واصل ہو جاتا ہے۔

حدیث۔ الموت جسر یوصل الحبیب إلی الحبیب۔ موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے۔

حدیث۔ من مات فی حب اللہ فقد مات شہیداً۔ جو شخص اللہ کی محبت میں مرتا ہے وہ شہیدوں کی موت مرتا ہے۔

marfat.com

فقر کا درجۂ اعلےٰ

واضح رہے کہ عالم۔ ولی۔ ذاکر۔ صاحب مراقبہ و مکاشفہ۔ صاحب محاسبہ و محاربہ عارف۔ واصل۔ صاحب قرب و مشاہد۔ صاحب نور و حضور۔ صاحب دعوت۔ ابدال اوتاد۔ اخیار۔ غوث۔ قطب۔ درویش اور صاحب سیر و طیر میں سے ہر ایک کا مرتبہ حرص و ہوا سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ساری باتیں فقر کے ابتدائی مرتبہ کی بھی برابری نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ فقیر ان تمام مراتب کو پس پشت ڈال کر واحدانیت الٰہی میں غرق ہوتا ہے۔ یہ تمام مراتب فیض باللہ فقیر کی ایک نگاہ سے حاصل ہو جاتے ہیں فقر کا درجہ وہی شخص جانتا ہے۔ جس نے فقر محمدی (صلے اللہ علیہ وسلم) حاصل کیا ہو۔ اور عین حضوری میں غرق ہو۔ مذکورہ بالا مراتب میں سے ہر ایک مرتبہ لفظ فقر کے ایک ہی حرف سے حاصل ہو سکتا ہے ؎

انماں حرفے بشرف مصطفےٰ است نوشتہ در دلم سترالہ است

اس کا ایک ایک حرف مصطفےٰ کے شرف سے ہے۔ میرے دل میں سترالٰہی لکھا ہوا ہے۔

نہ در دل کاغذ و قطرہ سیاہی دلِ پُر نور از رحمت الٰہی

دل میں نہ کاغذ ہے نہ قطرہ سیاہی۔ دل نور و رحمت الٰہی سے پُر ہے۔

اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کی رحمت دل میں سما سکتی ہیں۔ کیونکہ دل رحمت و فضل سے وسیع ہے۔ جس دل میں رحمت و فضل نہیں سما سکتے، وہ دل نہیں بلکہ وہ ناپاک اور غلیظ خون اور گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ قلب تو اُسے کہتے ہیں جو دونو جہان کے احوال سے باخبر ہو۔ اور صاحب ادراک ہو ؎

ہر کہ طالب شد محمدؐ یافت حق خاکبوسی او کند جملہ خلق

جو طالب محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے وہ حق کو پالیتا ہے۔ تمام خلقت اس کے پاؤں چومتی ہے۔

از محمدؐ یافت ہاہُو آنچہ یافت روز ازلش جاں تصرف خویش یافت

ہاہو کو جو کچھ ملا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے۔ روز ازل میں اپنی جان پر تصرف کیا۔

marfat.com

پیر مرشد آنکہ نبرد در حضور پیر مرشد نیست ایں اہل الغرور

جو پیر و مرشد صاحب حضوری نہ ہو۔ وہ پیر مرشد نہیں وہ صاحب غرور ہے۔

ماسوائے اللہ جو کچھ ہو دل سے دُور کرو

واضح رہے کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ کے سوا ہے۔ اس کو دل سے پھیل دو۔ ابتدا وانتہا حضوری راہ ہے۔ حق پر ہمیشہ نگاہ ہے۔ بغیر حضوری یہ راہ سراسر خوف وخلل ہے اس واسطے کہ جو شخص نفس وشیطان پر غالب آتا ہے۔ اور مراتب حضور سے باخبر ہو۔ وہ جمعیت کا جوہر بخشتا ہے۔ مطلب یہ کہ زندگی میں کفر وشرک سے نجات عارف باللہ محبوب سبحانی شیر یزدانی پیر دستگیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز دلا سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ ہر روز اپنے تین ہزار مریدوں کو اللہ تعالےٰ کی وحدانیت میں غرق کرتے ہیں۔ جو سب کے سب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ کے مرتبے پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور دو ہزار مریدوں کو مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری سے مشرف فرماتے ہیں۔ اس قسم کا سلک سلوک حضوری باطنی توجہ سے اسم اللہ ذات کے حاضرات اور کلمہ طیبہ کے ذکر ضرب سے قادری طریقہ میں سلسلہ بہ سلسلہ تا قیامت جاری رہیگا۔ اور دونو جہان پر آفتاب کی طرح روشنی ڈالتا رہیگا اور فیض بخشتا رہیگا۔

شد مرید از جان باہو دل صفا خاکپائے سرمہ کشد در چشم ہا

باہو صاف دل ہو کر دل وجان سے مرید ہوا۔ اور خاک پا کو آنکھوں کا سرمہ بنایا۔

قادری مرید کے مراتب

واضح رہے کہ باقی کے طریقوں میں ظاہر و باطن میں درود وظائف میں مشغول رہتے ہیں۔ لیکن قادری طریق میں ظاہر و باطن الا اللہ کے قرب و معرفت اور حضوری مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غرق رہتے ہیں۔ انہیں وصال کے

marfat.com

حسب ذیل مراتب حاصل ہوتے ہیں۔

چنانچہ زبان زبان سے، دل دل سے، قلب قلب سے ارواح روح سے، سر سر سے، مشاہدہ مشاہدہ سے، معرفت معرفت سے، نور نور سے۔ قرب قرب سے جمعیت جمعیت سے اور حضور حضور سے جواب باصواب حاصل کرتا ہے قادری مریدوں کے لئے توحید بمنزلہ چابی ہے۔ جو ہر وقت اُن کے ہاتھ میں رہتی ہے۔ قادری تقلید سے ہزار بار استغفار کرتے ہیں۔ کیونکہ قادری طریقہ میں مقلد اور تقلید کی گنجائش نہیں۔ اس واسطے کہ چڑیاں شہبازوں کے پاس کب بیٹھ سکتی ہیں۔ طالب کو معرفت الٰہی اور وصال کا ابتدائی اور انتہائی علم حاصل کرا دینا آسان ہے۔ لیکن دریائے معرفت میں غرق ہو کر اپنے آپ سے فانی اور اللہ تعالےٰ سے باقی ہونا بہت مشکل ہے ؎

عرقی دریا را چہ آرائی خطاب

چوں حباب از خود تہی شد گشت آب

جو دریائے محبت میں غرق ہو تا ہے۔ اسے خطاب کی کیا ضرورت۔ جب بلبلہ اپنا آپ چھوڑ دیتا ہے۔ تو پانی ہو جاتا ہے۔

فقیر مرشد کامل مکمل جامع اللہ دے عارف خدا وہ شخص ہے۔ جو طالب اللہ کو اسم اللہ۔ قرآنی آیات۔ اسمائے حسنیٰ۔ اسم اعظم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات سے بلا ریاضت و رنج ایک لحظہ کے اندر تمام ابتدائی اور انتہائی مقاصد و مقامات دکھا دے اور حاصل کرائے۔ اور پانچ عقل۔ پانچ علم جن میں سے ہر ایک علم میں پچاس ہزار علم ہیں۔ پانچ حکمتیں جن میں سے ہر ایک میں پچاس لاکھ حکمتیں ہیں۔ پانچ ذکر جن میں سے ہر ایک ذکر میں پچاس کروڑ ذکر ہیں۔ پانچ خزانے جن میں سے ہر ایک خزانہ میں چالیس ہزار خزانے ہیں۔ اور پانچ مقامات دکھلائے اور دلائے اور تمام مقامات اُس پر منکشف کرے۔ چنانچہ وہ مقامات حسب ذیل ہیں۔

marfat.com

مقام ازل۔ مقام ابد۔ مقام دنیا۔ مقام عقبےٰ اور مقام معرفت ہوئے بعض طالب اللہ ان مراتب و مقامات کو دیکھ کر محبوب ہو جاتے ہیں۔ بعض دیوانہ و مجذوب۔ اور بعض مسلوب و مردود۔ اور بعض کو مرتبہ کشف حاصل ہو جاتا ہے سروری قادری مرشد پہلے ان طالب کو معرفت الٰہی تک پہنچاتا ہے۔ اور گناہ سے باز رکھتا ہے۔ ایسا مرشد ہی کامل ہوتا ہے۔ ناقص مرشد سے تو تلقین حاصل کرنا حرام ہے۔ اے خام! یہ ہیں عارفوں کے مراتب۔

واضح رہے کہ صاحب قلب کو قلب سے سات فتح حاصل ہوتی ہیں جن میں سے ہر ایک فتح میں ستر ہزار فیض روشن ہوتے ہیں۔ ان کو وہی شخص جانتا ہے جو ان فیضوں کی روشنی میں آئے۔ اس مقام پر پہنچ کر طالب کو رجعت اور سلب کا اندیشہ نہیں رہتا۔

تجلیات کی اقسام

واضح رہے کہ تجلیات چار طرح کی ہیں۔ تجلی ذاتی۔ تجلی اسماء۔ تجلی حروف تجلی ربانی۔ ان چاروں کو فیض و عطائے ذات کہتے ہیں۔ جو کچھ اسم ذات کے حاضرات سے دکھائی دیتا ہے۔ اُسے توحید مطلق اور واحدانیت خدا کہتے ہیں اور یہ قرب و معرفت الٰہی کا نور ہوتا ہے۔ جو تجلی ذات میں دکھائی دیتا ہے۔ اُسے نہ تجلی ذات کہتے ہیں نہ تجلی صفات۔ بلکہ ذات و صفات دونو کی ملی ہوئی تجلیات کہتے ہیں۔ قرآنی آیات اور نص و احادیث کی تجلیات کو جہاد النفس کہتے ہیں حروف کی تجلیات کو قلب الکشوف کہتے ہیں۔ تصور و تفکر سے مشق کرنے کے ذریعہ ہر ایک تجلی عین بہ عین دکھائی دیتی ہے۔ آنکھ بند کرنے کی حالت میں اور تجلی ہوتی ہے۔ اور آنکھ کھلی رہنے کی حالت میں اور اپنے آپ سے گذر کر فنا فی اللہ ہونا یعنی نور الٰہی کا جام پینا ہی سارا مقصد اور اصلی مطلب ہے۔ اللہ بس اور باقی ہوس۔

marfat.com

جو مرشد پہلے دن طالب اللہ کو معرفت الٰہی تک نہیں پہنچاتا۔ اور اُس پر منکشف نہیں کرتا۔ وہ ناقص اور لاف زن ہے ؎

در تجلی ذات سوزم سر بہ سر سرّ الٰہ ایں تجلی ذات را ہبر باخدا راہے نما

میں سر بہ سر تجلی ذات اور سرّ الٰہ میں جلتا ہوں۔ یہ تجلی ذات خدا کا رستہ دکھلاتی ہے۔

از ازل تا ابد بودم غرق نور از ازل تا ابد باشم باحضور

میں ازل سے ابد تک نور میں غرق تھا۔ ازل سے ابد تک میں حضوری ہوں۔

از ازل تا ابد بودم مست حال از ازل تا ابد دائم باوصال

ازل سے ابد تک میں مست تھا۔ اور ازل سے ابد تک ہمیشہ وصال میں تھا۔

از ازل تا ابد از خود شد جدا از ازل تا ابد بودم با خدا

ازل سے ابد تک اپنے آپ سے جدا تھا۔ اور ازل سے ابد تک خدا کے ساتھ تھا۔

خلق وہم است جان از جاں مے بر آید را ز رب جان از جاں مے بر آید را ز رب

خلقت کو وہم ہے۔ جان جان سے اور قلب قالب سے۔ جب نکل آئے تو سر الٰہی نصیب ہوتا ہے۔

ہر گناہے شد عبادت راہِ من ہر زرا ہے شد آگاہی جانِ من

میرے رستے ایک گناہ بھی عبادت ہے۔ میری جان ہر رستے سے واقف ہوئی۔

بس مرا نیم از گناہے زاں طریق عارفاں را راہ انیست از غریق

مجھے گناہوں کی پرواہ نہیں میرے لئے وہ رستہ کافی ہے۔ عارفوں کا رستہ غرق فی اللہ ہونا ہے۔

ہا ہو ہر گناہے را بسوزد آہ من ہر کہ از حق غافل است آں راہزن

اے ہا ہو! میری آہ ہر ایک گناہ کو جلا دیتی ہے۔ جو شخص حق سے غافل ہے وہ راہزن ہے۔

عبادت کی قسمیں

واضح رہے کہ عبادت دو قسم کی ہے۔ ظاہری اور باطنی۔ رستے میں ہشیار رہنا سراسر سعادت ہے۔ اور غافل ہونا سراسر گناہ ہے۔ پس معلوم ہوا کہ طالب اللہ اپنی راہ کو قرآن شریف اور شریعت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیش کرتا ہے جس راہ سے

marfat.com

شریعت منع کرے وہ کفر کی راہ ہے۔ جو قرآن اور شریعت کے موافق اور مطابق ہو۔ وہ برحق ہے۔ طمع۔ حرص۔ حسد۔ تکبر اور غرور وغیرہ بمنزلہ حجاب ہیں۔ جو ان پردوں کو اٹھا دیتا ہے۔ وہ کلام اللہ میں غرق ہو جاتا ہے۔ اور موتی کی طرح لڑی میں پرو دیا جاتا ہے۔ عمل قرآن۔ عمل قبور۔ عمل اسم ذات اور عمل فنا فی اسم اللہ شریعت کے مطابق ہیں۔ شریعت بھی دو طرح کی ہے۔ ایک ظاہر دوسرے باطن۔ ظاہری شریعت چھلکا ہے اور باطنی مغز: اب سمجھ لو کہ ظاہری شریعت کیا ہے اور باطنی شریعت کسے کہتے ہیں۔

ظاہری شریعت تو یہ ہے۔ حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُهٗ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا اس کی زبان لمبی ہو گئی۔ یعنی وہ شخص امر معروف۔ فقہ۔ نص و حدیث کے مسائل اور وعظ و نصیحت بیان کرتا ہے۔

باطنی شریعت یہ ہے۔ حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ اُس کی زبان گونگی ہو گئی۔ یعنی وہ شخص خفیہ ذکر میں مشغول ہوتا ہے۔ جیسا کہ حکم ہے "اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً" اپنے پروردگار کو پوشیدہ اور گڑگڑا کر یاد کرو۔ ایسا شخص معرفت الٰہی۔ مشاہدہ نور اور وحدانیت الٰہی میں غرق رہتا ہے۔ قولہ تعالےٰ "وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ" اپنے پروردگار کو اس وقت یاد کر جبکہ تو اپنے آپ کو بھی بھول جائے اسم اللہ ذات کے حاضرات والا جس طرف دیکھتا ہے اُسے اسم اللہ ذات کی تجلیات ہی نظر آتی ہیں۔ قولہ تعالےٰ "فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ" جس طرف تم رُخ کرو اسی طرف اللہ تعالےٰ کا چہرہ ہے۔ اور اس کے وجود کا اندرونی حصہ سر سے پاؤں تک مجسم تجلیات ہو جاتا ہے۔ قولہ تعالےٰ "وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔" "وہ تمہاری جانوں میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔

جو شخص ظاہری شریعت میں پہلا قدم درست رکھتا ہے اس کے لئے

marfat.com

باطنی شریعت ظاہری شریعت ہی سے کھل جاتی ہے۔ کیونکہ باطنی شریعت ظاہری شریعت سے باہر نہیں۔ مومن اور عارف باللہ فقیر کے لئے ظاہری شریعت اور باطنی شریعت بمنزلہ دو پردوں کے ہے۔ یا بمنزلہ دونوں پاؤں کے ہے۔

عارف کا درجہ

واضح رہے کہ عارفوں کو دلیل سے آگاہی۔ الہام سے دلیل اور لحم سے الہام ہوتا ہے۔ لحم ایک گوشت کا لوتھڑا ہے۔ جس کے متعلق یہ حدیث ہے۔ انَّ فی جسدِ ادم مضغۃ فی فوادفی قلب وَ قلب فی روح و روح فی سر و سر فی خفی و خفی فی انا" بے شک انسانی جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔ قلب میں ہے۔ قلب روح میں ہے۔ روح سر میں، سر خفی میں اور خفی انا میں۔ انتہی کے ان مراتب کو جمعیت ایمان کا جوہر کہتے ہیں۔ ایسے شخص کے ایمان کو زوال ہرگز نہیں ہوتا۔ قولہ تعالےٰ۔ "اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ"، خبردار! اولیاء اللہ کو نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوتے ہیں، خاتمہ بالخیر مبارک ہو

فقیر کس کو کہتے ہیں

واضح رہے کہ فقیر اُس شخص کو کہتے ہیں جسے قوت ظاہری کے پانچ خزانے حاصل ہوں۔ اور قوت باطنی کے بھی پانچ خزانے اُس کے قبضہ میں ہوں" اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ" فقر اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوتا، محتاج فقیر تو دنیا کا بادشاہ ہوتا ہے۔

ظاہری قوت کے پانچ خزانے یہ ہیں

پہلا یہ کہ اہل قبور کی دعوت کا عامل ہو۔ اہل قبور کی دعوت والا اللہ تعالےٰ کے حکم اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایسا قوی ہوتا ہے

marfat.com

کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب حضوری کے سبب مشرق سے مغرب تک تمام جہان کو اپنے قبضہ اور قابو میں رکھتا ہے۔

دوسرا یہ کہ آیات قرآنی اور اسم اعظم کا عامل ہو اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ باترتیب پڑھتا ہو۔ پھر قرآن کا عمل تاقیامت جاری رہتا ہے

تیسرا اسم اللہ ذات کے حاضرات تمام چھوٹے بڑے موکلوں میں سے جسے بھی چاہے فوراً علم کیمیا وغیرہ غیب الغیب سے لے کر آموجود ہو۔

چوتھا۔ اللہ تعالےٰ کے ننانوے اسما کے حضرات سے باطن میں ہر ایک روح سے مصافحہ کرے اور انبیاء اور اولیاء اللہ کی روحوں سے جو کچھ طلب کرے وہ مفصّل اسے مل جائے۔

پانچواں اسم اللہ ذات کی مشق کے غلبہ سے عرش سے تحت الثریٰ تک کے ہر طبقہ کی ذات و صفات کی سیر کر سکے۔

ان ظاہری مراتب کو اطراف الطی کہتے ہیں۔ یہ سب کچھ اسم اللہ ذات اسم محمد سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللہ۔ کے حاضرات سے حاصل ہوتا ہے۔

کلمہ طیبہ کے حاضرات کی کنجی

یہ تینوں چیزیں توحید کی چابیاں ہیں۔ جب یہ حاضرات کی کنجی دل کے قفل میں داخل ہوتی ہے۔ تو تمام مراتب حاصل ہوتے ہیں اور تمام مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ جو شخص کلمہ طیبہ کی اس کنجی سے واقف ہے۔ اور اُسے باترتیب پڑھتا ہے۔ اس سے کوئی ظاہری یا باطنی مرتبہ مخفی نہیں رہتا۔ پانچوں خزانے اور پانچوں وقت پانچ تصوروں اور پانچ تصرفوں سے اور پانچ حاضرات سے حاصل ہوتے ہیں۔ حاضرات مراقبہ اور حاضرات اسم اللہ ذات کا عمل اگر پوری نیت سے کیا جائے۔ تو ہر مرتبہ ہر مکان اور ہر مجلس میں نفس و شیطان سے فارغ رہتے ہیں طالب اللہ جہاں کہیں

marfat.com

چاہے اسم اللہ ذات کے تفکر میں غوطہ زن ہو کر بجلی کے شعلہ کی طرح پہنچ سکتا ہے۔ یہی راہ اہل حضور کی ہے اس سے بغیر ریاضت کے راز حاصل ہوتا ہے، اور بغیر مجاہدہ اور تکلیف مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔ اسی سے بغیر محنت محبت اور بغیر طلب کے طاعت نصیب ہوتی ہے۔ سلک سلوک اور طاعت با توفیق یہی ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ "پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔ اسی کو ادیام یا ادیام۔ الہام یا الہام۔ آگاہ یا آگاہ اور دلیل یا دلیل کہتے ہیں۔

اے ناقص بخیل! کاملوں کے لئے یہی رب جلیل کی راہ ہے۔ یہ طریقہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور اسم اللہ ذات کے تصوّر سے محقق ہوتا ہے۔ جو شخص اس میں شک کرے وہ منافق اور بے دین ہے اسی کو پانچوں وقت سے پانچ خزانوں کی ظاہری اور باطنی توفیق کہتے ہیں۔ حاسد اور منافق آدمی تصوف اور معرفت کے ظاہر و باطن سے بے خبر اور اندھا ہے۔ تو دل کی آنکھیں لا۔ کیونکہ ظاہری آنکھیں تو گائے اور گدھے کی بھی ہوتی ہیں۔ کہیں گاہے اور گدھے بھی عارف ہوتے دیکھے ہیں قولہ تعالےٰ۔ أُولٰٓئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ "یہ لوگ بمنزلہ ڈھور ڈنگر ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ۔ مومن مسلمان عالم فاضل کے لئے ابتدائی مرتبہ عبودیت ہے۔ اور مرشد کامل اس عبودیت سے مرید کو الٰہی ربوبیت کی معرفت کرا دیتا ہے۔ جو شخص ابتدا میں جاہل عالم ہے۔ وہ اخیر میں کامل فقیر ہو جاتا ہے۔ ہر ایک اعلےٰ ادنےٰ مرتبہ مجلس محمدی اور قرب حق کی معرفت قرآنی آیات کی برکت۔ حدیث اور شریعت بھی کچھ اسم اللہ ذات کے حاضرات اور کلمہ طیبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی۔ چابی سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ ذاکر تو بہت ہیں۔ لیکن مخلص ذاکر اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے حضوری ذاکر بہت کم ہیں۔ کامل مرشد اگر چاہے۔ تو ایک ہی مرتبہ اسم اللہ ذات کے حاضرات اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات کی مشق سے سچے طالب کو

marfat.com

پہلے ہی دن) وہ کچھ عطا کر سکتا ہے جو سالہا سال میں بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ جس سے اس کا وجود پختہ ہو جاتا ہے۔ اگر عطا کرے تو تمام پوشیدہ معرفت الٰہی بخش دے حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا۔ پس اس کی زبان گونگی ہو گئی" یہ مراتب اہل توحید کے ہیں۔ اہل تقلید سے بہت دور ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس۔

کامل فقیر کی تعریف

کامل فقیر وہ ہے جو ظاہر و باطن میں صاحب خزانہ۔ صاحب تصور اور صاحب تصرف ہو۔ اور جس میں پوری قوت ہو۔ خلقت کو نہ ستائے اور خلقت اور ملازمت کا بوجھ اٹھائے۔ ؎

ہاہو نفس را رسوا کنم بہر از گدا
بر ہر درے قدمے برم بہر از خدا

ہاہو: میں بھیک مانگ کر نفس کو رسوا کرتا ہوں۔ ہر دروازے پر محض خدا کی خاطر جاتا ہوں۔

کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جاتا ہے وہ ضائع نہیں ہوتا: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

حدیث۔ لَوْلَا الْفُقَرَاءُ لَهَلَكَ الْاَغْنِيَاءُ اگر فقرا نہ ہوتے تو غنی ہلاک ہو جاتے۔

حدیث۔ لَوْلَا الْفُقَرَاءُ بِرُصِّ الْاَغْنِيَا اگر فقرا نہ ہوتے تو غنی کوڑھی ہو جاتے۔ اگر فقیر نہ ہوتے تو بلا شک و شبہ اہل دنیا نیست و نابود ہو جاتے۔

حدیث لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ فقیروں کی زبان اللہ تعالیٰ کی تلوار ہوتی ہے۔

اُن فقیروں کی زبان سیف الٰہی ہوتی ہے۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

کی شریعت پر مستقل اور ذکر حامل میں مستغرق ہوتے ہیں۔ ذکر حامل اسم اللہ، ذات کی مشق اور فقیر کامل کی نگاہ سے حاصل ہوتا ہے۔ ذکر حامل اسے کہتے ہیں کہ اگر ذاکر ذکر چھوڑ دے۔ تو بھی ذکر بغیر فکر کے اس کے وجود کو پہلے کی نسبت زیادہ اُٹھائے رکھے۔ اور اس کے وجود کو نہ چھوڑے۔ اس قسم کے ذکر سے دل زندہ ہو جاتا ہے جو کبھی سلب نہیں ہوتا۔ خواہ تر لقمہ کھائے اور عمدہ پوشاک پہنے

واصل باللہ کا مرتبہ

واضح رہے کہ جو شخص ہمیشہ معرفت الٰہی کے جام نوش کرتا رہے اور دائمی ذکر اور فکر میں مشغول رہے۔ قاضی حق اس کے لئے دو گواہ طلب کرتا ہے اول یہ کہ اس کی یہ حالت ہو کہ اِلّا اللہ کی معرفت میں ایسا مستغرق ہو۔ کہ ظاہر میں عام لوگوں سے گفتگو کرتا رہے اور باطن میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں مستغرق ہو۔ دوسرا گواہ یہ ہے کہ اُسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہو۔ جس میں یہ دو صفتیں نہ پائی جاتی ہوں۔ اس کے لئے دم کا روکنا۔ قلب کی جنبش اور دم کا بند کرنا فضول ہے۔ وہ معرفت خدا سے بالکل بے خبر ہے۔ ذکر خفیہ کا تعلق نہ جنبش قلب سے ہے اور نہ زبان کی گویائی ہے۔ ذکر خفیہ تو محض معرفت الٰہی میں غرق ہونا ہے۔ جو اسم اللہ کا ذکر ہے۔ اسم اللہ کا ذکر ہے۔ اسم اللہ کا ذکر ذاکر کو ماسوی اللہ کے باہر کھینچ لاتا ہے۔ کیونکہ ایسے ذاکر کو دائمی حضوری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو منظور نظر ہو جاتا ہے اسم اللہ کے جس ذاکر میں یہ صفات ہوں وہ ذاکر ہمیشہ باخدا ہوتا ہے۔ اور جس میں یہ صفات نہیں پائی جاتیں۔ وہ نفسانی خواہشات اور حرص و ہوا کی خاطر ذکر کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ ذاکر کے دل میں طمع۔ حرص۔ حسد۔ خود پسندی۔ تکبر اور خواہش بالکل نہیں رہتی۔ کل و جز اس کے عمل میں ہوتا ہے۔ ذاکر ہر عمل کا عامل ہوتا ہے۔ ذاکر فقیر وہی ہے۔ جو ذکر سلطانی کا حامل ہو۔ اللہ بس باقی ہوس۔

marfat.com

حق دانم حق بینم حق گویم حق حق
حق در من من در حق حق حق

میں حق کو ہی جانتا ہوں حق کو ہی دیکھتا ہوں اللہ حق ہی حق پکارتا ہوں۔ حق مجھ میں ہے اور میں حق میں ہوں یہ بات بالکل سچ ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ط أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا تمہارے شرکا میں سے کوئی ایسا ہے جو امر حق کا رستہ بتلاتا ہو۔ آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی امر حق کا رستہ بتلاتا ہے۔ تو پھر جو شخص امر حق کا رستہ بتلاتا ہو وہ زیادہ اتباع کے لائق ہے یا وہ شخص جس کو بے بتلائے خود ہی رستہ نہ سوجھے۔ تو تم کو کیا ہو گیا تم کیسی تجویزیں کرتے ہو۔ پ ۱۱ ع ۹

جس شخص کو یہ مراتب حاصل ہوں۔ وہ یقینی طور پر باطل بدعت سے نکل آتا ہے۔

فنا فی اللہ کی لذت و حلاوت

جو شخص اسم اللہ ذات میں ہمیشہ مستغرق رہتا ہے۔ اسے فنا فی اللہ ذات کی حلاوت منکشف ہوتی ہے۔ اور اس پر ذات کے مراتب ظاہر ہوتے ہیں کیونکہ ایسا شخص طیر سیر سے مستثنےٰ ہوتا ہے اس واسطے کہ کوہ قاف کا اٹھانا۔ اور عرش سے تحت الثرےٰ تک کے ہر طبقہ کو اٹھانا آسان کام ہے۔ لیکن اسم اللہ ذات کا بوجھ اٹھانا بہت مشکل ہے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دوستوں کو ایسی قوت عنایت فرمائی ہے کہ وہ چودہ طبق ایک نگاہ میں طے کر جاتے ہیں۔ اور وہ چودہ طبق کالے دانہ کی طرح ہتھیلی پر رکھ کر دیکھ سکتے ہیں اور یہ بات اس وقت کچھ بھی مشکل نہیں ہوتی۔ جب اسم اللہ ذات کے تصور میں

marfat.com

فنا فی اللہ ہو جائے۔ اسم اللہ ذات کے بوجھ سے ظاہری آنکھ ہمیشہ خون روتی رہتی ہے۔ میری والدہ محترمہ کو یہ مرتبہ حاصل تھا۔ وہ شوق الٰہی میں ہر وقت، خون رویا کرتی تھیں۔

قولہ تعالےٰ۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ہم نے اپنی امانت زمین آسمان اور پہاڑوں کے پیش کی کہ وہ اسے اٹھائیں۔ وہ سب اس کے اُٹھانے سے ڈر گئے۔ لیکن انسان نے اٹھالی کیونکہ وہ ظالم اور جاہل تھا۔

آسان اور مشکل کام

اولین اور آخرین چودہ علموں کا مطالعہ کر کے اپنے تصرف میں لانا آسان کام ہے۔ اور عالم فاضل اور فارغ التحصیل ہونا سہل ہے۔ لیکن عالم متقی۔ صاحب تقویٰ اور پرہیز گار ہونا۔ خدا سے ڈرنا اور گناہوں کو چھوڑنا سخت مشکل ہے ذکر کے سبب دل کا زندہ کرنا۔ اور خفیہ ذاکر ہونا آسان کام ہے۔ لیکن یکبارگی نفس کو اسم اللہ کے تصور کی تلوار سے قتل کرنا بہت مشکل اور کٹھن ہے مذکور کے الہام سے حضور میں پہنچنا اور معرفت الٰہی حاصل کرنا آسان کام ہے۔ لیکن اس حاصل شدہ معرفت کو اپنے وجود میں محفوظ رکھنا بہت مشکل ہے۔ مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونا آسان کام ہے۔ لیکن محمدیؐ ہدایت، ولایت۔ خلق صنعت کریمی ورحیمی اور خوبو کا حاصل کرنا قلب سلیم بحق تسلیم بنانا۔ شریعت محمدیؐ کا شوق اور محمدی ترک و توکل اور فقر محمدیؐ پر کی استقامت ہاتھ میں لانا، سخت مشکل ہے۔ ایک دم اور ایک ہی قدم میں اہل قبور کی دعوت اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو باترتیب پڑھنے سے مشرق سے مغرب

marfat.com

تک کے تمام دنیاوی ملکوں کا بادشاہ ہو جانا اور ملک سلیمان کا حکمران بن جانا اور اسم اللہ ذات کے تصور سے حضوری حاصل کرنا آسان کام ہے۔ لیکن خلق خدا سے عدل و احسان سے پیش آنا سخت مشکل ہے۔ مرشد بن کر مرید کو تعلیم و تلقین کرنا آسان کام ہے۔ لیکن طالبوں اور مریدوں کو بغیر ریاضت معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف کرنا سخت مشکل کام ہے۔

طالب مرشد کے ہاتھ میں مثل مردہ بدست غسّال ہے

طالب مرشد کے ہاتھ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسا مردہ نہلانے والے کے ہاتھ میں۔ مطلب یہ کہ بعض بزرگوں نے بارہ بارہ سال کا ایک نبی روزہ رکھ کر اور چالیس چالیس سال ریاضت کر کے لوح محفوظ کا مطالعہ کیا ہے۔ پھر عرش اکبر پر پہنچ کر اس سے اوپر ہزارہا مقام طے کر کے غوث اور قطب کا درجہ حاصل کیا ہے۔ اور پھر دنیاوی مال و دولت اور ننگ و ناموس کے طالب ہوئے ہیں اور کشف کرامات دکھائی ہیں۔ جنیات اور موکلات کو اپنے قابو میں کیا ہے۔ اور انہیں باتوں کو انہوں نے معرفت الٰہی سمجھا ہے۔

بعض بزرگوں نے قلبی ذکر کی کثرت سے لوح ضمیر کے مطالعہ کا نام توحید الٰہی رکھا ہے۔ بعض نے روحانی ذکر کے وقت دماغ میں جو جنبش ہوتی ہے اور اس سے روشنی پیدا ہوتی ہے اسی کو معرفت الٰہی سمجھا ہے۔ یہ مخلوق کے درجات ہیں۔ اور اہل تقلید کے درجات ہیں۔ یہ فقر محمدی، معرفت الٰہی اور توحید الٰہی سے بہت دور ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ابتدا کسی نے نہیں دیکھی۔ اور اس کی انتہا تک بھی کوئی نہیں پہنچا۔ جب یہ صورت ہے تو پھر معرفت کیسی اور توحید کیا اور مشاہدہ اور قرب حضوری کس بلا کا نام ہے۔

سنو! سنو! معرفت الٰہی۔ توحید الٰہی اور مشاہدہ حضوری کا سلک سلوک یہ ہے کہ طالب اللہ اسم اللہ ذات یا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

marfat.com

تصور سے تصرف میں اِس طرح لائے کہ اسم اللہ ذات یا کلمہ طیبہ کے ہر حرف سے نور کی تجلیات ہوں۔ اور وہ تجلیات تصور کنندہ کو اپنے میں لپیٹ کر مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں لامکان کے اندر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظور نظر بنا دیں۔ جہاں پر دریائے وحدت کے گوناگون موجوں سے وحدہٗ وحدہٗ کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ جو شخص دریائے توحید کے اس کنارے پر پہنچکر نور الٰہی دیکھتا ہے۔ وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذاتِ خود اپنے دستِ مبارک سے اس دریائے واحدانیت میں پھینکتے ہیں۔ وہ لوگ اس میں غوطہ لگا کر توحید کے غوطہ خور ہو جاتے ہیں اور فقر فنا فی اللہ کے درجے کو پہنچ جاتے ہیں۔ اُن میں سے بعض غوطہ لگا کر سالک مجذوب اور بعض مجذوب سالک صاحب اہل توحید ہو جاتے ہیں۔ اہل درجات ذات کے مراتب سے محجوب رہتے ہیں۔ نور توحید کے دریا کی مثال نہیں دے سکتے لامکان کی آواز غیر مخلوق ہے۔ اس کی کوئی تمثیل نہیں۔ اس مکان کا نام لامکان اس واسطے ہے کہ وہاں دنیاوی گندگی کی بُو تک نہیں۔ اور نہ وہاں ہوائے نفسانی کا گذر ہے۔ وہاں تو ہمیشہ عرق بندگی رہتے ہیں۔ شیطان کا لامکان میں پہنچنا ناممکن ہے۔ لامکان کو ان ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ اس کے دیکھنے کے لئے خاص آنکھوں کا ہونا ضروری ہے۔ نفسانی توہمات۔ شیطانی خطرات اور دنیاوی وسوسوں سے پریشانی ہوتی ہے۔ عارف باللہ فقیر خالص طور پر اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ جدھر دیکھتا ہے اُسے نور الٰہی نظر آتا ہے۔ اور وہ مراتب کو چھوڑ دیتا ہے۔ فقر محمود کا کام ذات الٰہی کے نور میں مستغرق رہنا ہے۔ اور مردود کا کام دنیاوی عزت اور مرتبہ اختیار کرنا ہے ؎

مرتبہ بگذار تا مردے شوی غرق فی التوحید شد حاضر بنی؟

مرتبہ کو چھوڑ تا کہ تو مرد ہو جائے۔ جو شخص غرق فی التوحید ہے اسے مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

اسم اللہ ذات کا تصوّر

اس فقیر پر اسم اللہ ذات کے تصوّر سے توحید منکشف ہوتی ہے۔ اسم اللہ ذات کا تصور دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک تصور نور جس میں حقیقت معشوق کا مراقبہ کیا جاتا ہے۔ دوسرا تصور مشاہدہ۔ جس میں قرب۔ معرفت اور نور دیدار کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ تصور ہی عاشقی معشوقی۔ محبوبی اور مطلوبی کی راہ ہے۔ اس بات کو قادری ہی جانتے ہیں۔ اور قادری ہی کرتے ہیں۔ معرفت کی ابتداء لامکان کو عین العیان سے دیکھنا اور اسم ذات کا تصور کرنا ہے۔ معرفت سے مقام کوئی مکان نہیں ہے۔ نور ذات لامکان ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ معرفت و توحید الٰہی کا مکان ہے۔ وہ لوگ باطن سے بے خبر اور محروم اور پریشان حیوان ہیں۔ قولہٗ تعالےٰ "اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ" جس طرف تم رخ کرو اسی طرف اللہ تعالےٰ کا چہرہ ہے۔" لامکان میں جدھر بھی دیکھو گے۔ نور الٰہی نظر آئے گا۔ یہ مراتب جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت اور شریعت اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور مکان کی یہ راہ تحقیق ہے۔ جو شخص شک کرے وہ، بے دین ہے معرفت کا طالب پہلے روز ہی عارف ہو جاتا ہے۔ اور فقر کا طالب پہلے ہی دن فقر کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ اور دریائے وحدانیت میں غوطہ لگاتا ہے۔ اور دنیا کا تارک اور نفس و شیطان سے فارغ ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب ولی اللہ مومن مسلمان کے ہیں۔

قولہ تعالےٰ۔ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ" اللہ تعالےٰ اُن کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ انہیں تاریکی سے نکال روشنی میں لاتا ہے۔

marfat.com

قولہ تعالےٰ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔
خبردار! اولیاء اللہ کو نہ کسی قسم کا ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔
جو شخص لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ نہ ڈر اور نہ غم کر کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔
وہ لایحتاج الی اللہ اور لازوال وصال کا مالک ہو جاتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس

اہلِ ذات فقراء کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے

ہر کہ اینجا میرسد شد اولیاء دائما باشد حضوری مصطفےٰ

جو شخص اس مقام پر پہنچ جاتا ہے وہ ولی ہو جاتا ہے اور اُسے نبوی دائمی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔
مطلب یہ کہ ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ عارف باللہ ہو جاتا ہے۔ اگر تمام عارف ایک جگہ جمع کئے جائیں۔ تو بھی فقیر کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے غوث قطب اور عارف کو کیا قدرت کہ فقیر کے آگے دم مار سکے۔ اہل ذات اہل درجات پر غالب ہیں۔ غوث قطب اور عارف اہل درجات ہیں۔ غوث۔ قطب اور عارف بھی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ دہقانی۔ روحانی۔ اہل اسرار ربانی

چار بودم سہ شدم اکنوں دو ئم
وز دوئی بگذشتم و یکتا شدم

مَیں پہلے چار تھا پھر تین ہوا اب دو ہوں۔ جب دوئی سے گذرا تو ایک ہو گیا۔

جواب مصنف رح

از چہار و پنج گذشتم انتہا وز دوئی بگذشت حاضر مصطفےٰ ص

مَیں چار اور پانچ سے گذر کر اور دوئی کو چھوڑ کر مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا حضوری ہو گیا
پانچ سے مراد حواس خمسہ ہیں یا چار عنصر آگ ہوا۔ پانی اور مٹی ہیں یعنی شہوت کا مرغ۔ حرص و ہوا کا کبوتر۔ زینت کا مور اور حرص و ہوا کا کوا جو شخص ان چاروں پرندوں کو ذبح کرتا ہے۔ وہ معرفت مولیٰ کے قابل ہو جاتا

marfat.com

ہے۔ حجاب سے نکل آتا ہے۔ اور معرفت الٰہی کی راہ اس کے لئے کھل جاتی ہے جس طرح عام حجاب تین ہیں۔ نفس، دنیا اور شیطان۔ اسی طرح خاص حجاب بھی تین ہیں۔ طاعت کی دید۔ ثواب کی دید اور درجات کی دید۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عام اور خاص حجابوں سے وہی شخص نکلتا ہے جس پر ذات الٰہی کی وحدت منکشف ہوتی ہے۔ یوں سمجھو کہ مراد ہی تمام حجاب ہے

ہر کہ وارد از مرادات فراغ نامرادی ندید بر دوئی داغ

جو شخص مرادوں سے فارغ ہو جاتا ہے۔ اسے دوئی ناقص نہیں بنا سکتی۔

وجود انسانی اور نفس امارہ

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسانی وجود غار کی طرح ہے۔ جس میں نفس سانپ کی طرح بسیرا کئے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص دن رات غار کے بیرونی حصہ پر زدوکوب کرتا ہے۔ تو سانپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی یعنی نفس امارہ کو اُس کی کوئی خبر نہ ہوگی۔ پس ظاہری اعمال نفس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے تاوقتیکہ غار کے اندر جا کر اسم اللہ ذات کے تصور کی آگ سے نفس امارہ کو جلا کر خاکستر نہ کر دیا جائے تب تک وہ نیست و نابود اور ناچیز نہیں ہوتا ریاضت باطنی اسی کو کہتے ہیں۔ جس کے متعلق یہ حدیث "رجعنا من جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر"

زندہ دل عارف کی علامت

زندہ دل عارف کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ تمام دنیاوی امور کو ترک کرتا ہے۔ اور اگر کرتا بھی ہے تو خلقت کے لئے، نہ کہ ریا اور نفسانی خواہشات کی خاطر۔ عارف کی دو نشانیاں ہوتی ہیں۔ اوّل تو اس کی زبان فضول کلام سے بند رہتی ہے۔ دوسرے ہمیشہ اسرار مع اللہ میں مستغرق رہتا ہے ۵

marfat.com

از مرادات جہاں بگذر بیابی معرفت حق را
فنا فی ذات شد عارف، نہ یابد اے سچنیں کس را

اس جہان کی مرادوں کو ترک کر تاکہ تجھے معرفت حق حاصل ہو۔ کیونکہ اس جہان کی مراد والا فنا فی الذات عارف نہیں ہو سکتا۔

مجھے اس احمق قوم پر ہنسی آتی ہے کہ خود ہی بُت بنا کر اُن کی پرستش کرتے ہیں اور اسی طرح اہل بدعت اور اہل سرود کو مرشد کا خطاب دیتے ہیں، اور ان کی تابع ہوتے ہیں۔

قولہ تعالےٰ: "ایشرکون مالا یخلق شیئا وھم یخلقون" کیا ایسی چیز سے شرک کرتے ہیں جو کسی کو پیدا نہیں کر سکتی بلکہ وہ خود پیدا کی جاتی ہے۔

حدیث۔ لا طاعۃ للمخلوق فی معصیۃ الخالق خالق کی نافرمانبرداری مخلوق کی طاعت نہیں۔

حدیث: نبذ ما صفا ودع ما لدن اچھا پہلو لو برا چھوڑ دو۔

ذکر اہل ذکر سے طلب کرنا چاہیئے۔ اہل طلب کا بھی خاص مرتبہ ہوتا ہے اگر کسی کامل مرشد کا مرید بنے۔ تو وہ تلقین سے حق الیقین معرفت تک پہنچا دیتا ہے۔

حدیث۔ طلب الخیر طلب اللہ۔ سب سے اچھی طلب طلب الٰہی ہے۔

حدیث۔ ذکوا الخیر ذکر اللہ۔

قولہ تعالےٰ: "فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون" اگر نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو ؎

ذکر ذاکر را برد وحدت حضور
در وجود ذاکراں شد خاص نور

ذاکر ذکر کے سبب وحدت حضور میں پہنچ جاتا ہے۔ ذاکر کے وجود میں خاص نور پیدا ہو جاتا ہے۔

marfat.com

خصوصیّت وجودِ انسانی

واضح رہے کہ تمام رحمت۔ نعمت۔ لذت۔ لطف وکرم۔ رحمت وشفقت اور الٰہی گنج وخزانے انسانی وجود میں موجود ہیں۔ تمام علم۔ تمام حکمت۔ تمام ذکر وفکر اور تمام ذوق وشوق اور تمام فیض وفضل الٰہی کے مشاہدات ذات وصفات کی تجلیات، ہر ایک طبقہ ومقام۔ نورِ ایمان۔ تصدیق۔ راستی لازوال وصال۔ قربِ حضور اور وحدانیت سب کچھ انسانی وجود میں موجود ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ انسانی وجود بمنزلہ ایک طلسم ہے۔ اور جن چیزوں کے نام لیے ہیں۔ وہ سب کی سب دل کے خزانے میں موجود ہیں۔ لیکن جب تک یہ طلسم نہ ٹوٹے اور دل کا خزانہ نہ کھلے یہ چیزیں کس طرح حاصل ہو سکتی ہیں یہ طلسم دو طرح ٹوٹ سکتا ہے۔ اوّل کامل مرشد جو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی چابی سے دل خزانہ کھول کر طالب کے وجود سے اسے مندرجہ بالا چیزیں دکھا سکتا ہے۔ یا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کے تصوّر کی آگ سے نفسِ امّارہ کے سانپ اور شیر کو جلایا جائے۔

طالبِ مولیٰ کے وجود سے الٰہی خزانے حاصل ہوتے ہیں اور ہر شئے اُس کی محکوم ہوتی ہے

عارفا نفس چوں طلسمے داں کوہنا بر روئے گنج بود

اے عارف! نفس کو ایک طلسم سمجھ۔ اور اس خزانے پر سانپ رکھا ہوا سمجھ۔

خون دل آب کن ز آتش جہد ز انکہ دریافت او برنج بود

جد وجہد کی آگ سے دل کا خون پانی بنا دے۔ اس واسطے کہ بغیر تکلیف وہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

تو طالب اللہ کے وجود سے الٰہی خزانے نکلتے ہیں! آیات قرآنی اور اسم اعظم

marfat.com

کے پڑھنے سے وجود سے الٰہی خزانے حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان الٰہی خزانوں کا حاصل کرنا یا اس کے رستے پر چلنا غیبی عطائے الٰہی اور فیض و فضل الٰہی ہے یہ وعظ و نصیحت سے حاصل نہیں ہوتے۔ تاوقتیکہ دل کی آنکھیں روشن نہ ہوں۔ اور معرفت اِلا اللہ کے مشاہدہ نور و حضور میں مستغرق نہ ہو۔ اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل نہ ہو۔ جس شخص کو اسم اللہ ذات کی وحدانیت حاصل ہو جاتی ہے۔ زمین و آسمان کی تمام چیزیں اس کی محکوم ہو جاتی ہیں۔ چاند سے لے کر مچھلی تک اور عرش لے کر تحت الثرٰے تک تمام جزو کل اور طبقات کی سیر اللہ تعالےٰ کے حکم سے اس کے محکوم ہو جاتے ہیں۔ بادشاہ۔ امرا اور ان کے تابعین۔ دنیا اور اہل دنیا اس کے حلقہ بگوش غلام ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے کہ مرشد اپنے طالب کو اس باتوفیق طریق سے اس مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کہ وہ مشرق سے مغرب تک ساتوں ولایتوں پر غالب آجاتا ہے۔ مطلب یہ کہ جس فقیر کو اسم اللہ ذات کا تصور اور تصرف اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہے۔ اسے اللہ تعالےٰ کے حکم اور اجازت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ خدمات سپرد ہوتی ہیں۔ ایسا شخص با ادب۔ پرحیا۔ دہنی طور پر صاحب حضور ہوتا ہے۔ دنیا کے مال سے ایک پیسے تک روادار نہیں ہوتا قوت قوی مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر۔ صاحب اختیار۔ شریعت میں ہوشیار اور بدعت سے بیزار ہوتا ہے۔ اور صاحب علم تفسیر باتاثیر اور نفس پر حکمران ہوتا ہے۔ یہ مراتب اس فقیر کے ہیں جو فنا فی اللہ کے مرتبے پر پہنچا ہو اور جسے ترک توکل۔ تجرید و تفرید حاصل ہو۔ اور جو اسرار سبحانی کا محرم ہو۔ توحید اسی بات کا نام ہے۔ ایسے ہی فقیر کو اختیاری فقیر کہتے ہیں۔ ورنہ فقر اضطراری تو محض خواری ہے ؎

ہم عارفم ہم کاملم روشن ضمیر بہترم از بادشاہ اہل سریر

میں عارف بھی ہوں کامل بھی ہوں اور روشن ضمیر بھی ہوں۔ میں صاحب تخت و تاج بادشاہ سے بھی بہتر ہوں

marfat.com

چنانچہ خاقانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملکِ سلیمانی

تیس سال بعد خاقانی پر یہ بات واضح ہوئی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ایک دم مشغول ہونا ملک سلیمانی سے کہیں بہتر ہے۔

فقیر باہو علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

بہ بحرے غرق فی اللہ شو کہ باخود خود نمے مانی
دمے نامحرم است آنجا بوحدت رازِ ربانی

تو ایسا غرق فی اللہ ہو کہ تو نہ رہے۔ کیونکہ جو دم غافل سو دم کافر ہے۔

جو وجود مقدس نورِ ربانی میں ہمیشہ مستغرق ہے وہ آفتاب کی طرح ہر جگہ موجود ہے

جو وجود نور ربانی میں ہمیشہ مستغرق ہے وہ آفتاب کی طرح ہر جگہ موجود ہے۔ کون و مکان میں ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی۔ وہ ایک ہی وقت میں تمام اجسام سے ہمکلام ہوتا ہے۔ وہ اس طرح کہ خلقت سمجھتی ہے کہ وہ ہم سے باتیں کرتا ہے۔ لیکن باطن میں وہ شخص اپنے خالق سے ہمکلام نور حضور کے مشاہدہ میں مستغرق اور مذکور کے ذکر میں مشغول ہوتا ہے۔ قولہ تعالےٰ، فاذکرونی اذکرکم، پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہ کر جواب باصواب حاصل کرتا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام اولیاء اللہ کی روحیں اور مومن مسلمان اہل اسلام بھی خیال کرتے ہیں کہ وہ ہم سے ہمکلام ہے اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے موکل جانتے ہیں کہ ہم سے باتیں کرتا ہے ؎

marfat.com

نظر بر نیستی ہرگز نے افتد ز مغروراں
اگرچہ دامن مقراض ہا دارد گریباں ہا

مغرور کی نگاہ نیستی پر ہرگز نہیں پڑتی۔ خواہ قینچی اُن کے گریبان کتر ڈالے۔

اور تمام مقربان اور حاملانِ عرش فرشتے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے بات چیت کرتا ہے۔

یہ مراتب اس شخص کے ہوتے ہیں جس کا نفس مردہ اور دل زندہ ہے اہل نفس کو زندہ قلب پر اقتدار نہیں۔ اور انہیں زندہ دل کی آواز نہیں بھاتی۔ اور اہل نفس کی آواز زندہ دل کو نہیں بھاتی۔ زندہ دل روح مقدس کا وزیر ہے اور مقدس روح وجود میں بمنزلہ بادشاہ ہے۔ جس وجود میں مقدس روح بادشاہ ہے۔ اس کے تمام اعضا دار السّلام میں کی رعیت کی طرح مطمئن ہیں۔ اور جس وجود میں نفس بادشاہ اور شیطان وزیر ہے۔ اس میں خلل اور گڑبڑی ہے۔

ذکر قلبی کے بغیر قلب کی صفائی اور معرفت حاصل نہیں ہوتی

واضح رہے کہ اکثر علما کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں کوئی شخص ارشاد و تلقین کے لائق نہیں۔ اور نہ کوئی خود خدا رسیدہ اور دوسرے کو بنانے والا ہے۔ تم صرف مسائل فقہ کو مرشد اور وسیلہ بناؤ۔ لیکن یاد رہے کہ فقہ کے مسائل یاد کر لینے سے دل سے نفاق۔ کدورت اور سیاہی دور نہیں ہوتی تاوقتیکہ ذکر قلبی نہ کیا جائے کیونکہ پہلی صورت میں محض زبانی تصدیق ہوتی ہے۔ اور دوسری صورت یعنی ذکر قلبی میں تصدیق اور قلب کی صفائی ہوتی ہے۔ اور جب تک دل صاف نہ ہو انسان مومن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ خواہ ساری عمر علم فقہ پڑھتا رہے جو لوگ خود نفس کے تابع اور حرص و حسد میں مشغول ہیں۔ وہ مرشد کے وسیلہ سے منع کرتے ہیں۔ جبکہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے مرشد خود جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے ہیں تو پھر کسی کی کیا جرأت کہ وہ مرشد سے منع کرے

marfat.com

پس معلوم ہوا کہ جو شخص مرشد سے منع کرتا ہے۔ اس کے وجود میں اللہ تعالےٰ کی طلب۔ محبت اور معرفت نہیں۔ ایسے مردہ دل کو نفس امارہ باطن میں معرفت الٰہی اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے باز رکھتا ہے۔ یاد رکھو یہ دست بیعت کا سلسلہ اور ہدایت ولایت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم یکے بعد دیگرے چار پیر اور چودہ خانوادے قیامت تک بدستور جاری رہیں گے۔ ؎

اگر گیتی سراسر باد گیرد چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

خواہ تمام جہان میں طوفان اور آندھی ہو۔ مقبلوں کا چراغ ہرگز نہیں بجھ سکتا۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

جس چراغ کو اللہ تعالےٰ روشن کرتا ہے۔ اُسے جو بجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اُس کی ڈاڑھی جلجاتی ہے۔

جو شخص مرشد سے منع کرتا ہے۔ وہ ٹھیک نہیں کرتا۔ کیونکہ اہل شریعت مرشد ہمیشہ ذکر کی تلقین کرتا ہے۔ اور انسان بغیر ذکر کے مسلمان نہیں ہوتا خواہ ساری عمر قرآن۔ تفسیر۔ نماز یا علم فقہ پڑھتا رہے۔ کیونکہ مسلمان کی ابتدائی اور انتہائی جڑ ذکر ہے۔ ذکر جہر اقرار زبانی ہے اور ذکر خفیہ تصدیق دلی ہے حدیث۔ افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ محمد رسول اللہ قولہ تعالیٰ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً۔ اپنے پروردگار کو پوشیدہ گڑگڑا کر یاد کرو جب دل با تصدیق زبان کھول کر جنبش میں آتا ہے اور یا اللہ یا اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے۔ تو اقرار اور تصدیق دونوں باتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ جو شخص قلبی ذاکر ہوتا ہے اس کے دل پر ذکر الٰہی اس طرح غالب آتا ہے کہ نفس امارہ تابع ہو جاتا ہے۔ اور اس کی زبان ناشائستہ کلام بالکل ترک کر دیتی ہے۔

اہل ذکر کے وجود کی برکات

واضح رہے کہ جب تک روئے زمین پر ایک شخص بھی اللہ اللہ کرنے والا رہیگا

marfat.com

کبھی قیامت نہیں آنے کی۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔ لا تقوم الساعۃ حتّٰی یقال فی الارض اللہ اللہ"۔

اسم اللہ ذات کے تصور اور کلمہ طیبہ کو باتصدیق پڑھنے سے ذاکر کے تمام چھوٹے بڑے گناہ کراماً کاتبین کے دفتروں پر لکھے نہیں جاتے۔ پس معلوم ہوا کہ علم روایت صفائی ذکر کے لئے ہے۔ علم تو یہ کہتا ہے کہ موذی نفس امارہ کو مار ڈال۔ دنیا کی دوستی سے بیزار ہو۔ شیطان کی دوستی سے بھاگ خبردار! طالب مولےٰ اور معرفت الٰہی حاصل کرنے کے لئے مرشد سے علم تحصیل کر۔ کیونکہ کامل اور عارف مرشد نجات کا وسیلہ ہوتا ہے۔ وہ مردہ دل کو ذکر الٰہی سے زندہ کر دیتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات سے فنا فی اللہ بنا دیتا ہے۔ مطلب یہ کہ انسانی مراتب انسان سے ہیں۔ اور انسان کا نصیبہ انسان سے ہے۔ انسان کی ہدایت بھی انسان سے ہے۔ انسان کی حکمت بھی انسان سے ہے۔ اور انسان کا مرتبہ ولایت و عنایت بھی انسان سے ہے اور انسان کی جمعیّت بھی انسان سے ہے۔

جمعیت دو طرح کی ہوتی ہے

ایک ظاہری دوسری باطنی۔ ظاہری جمعیت دو علموں پر موقوف ہے ایک علم تکثیر دعوت اہل قبور۔ جس کے سبب حکم الٰہی سے اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق محکوم ہو جاتی ہے۔ دوسرے علم اکسیر، کیمیا، علم تکثیر اہل قبور کی روحانیوں کی دعوت سے حاصل ہوتا ہے۔ جس کے سبب دنیا میں دل غنی لایحتاج اور باجمعیت ہوتا ہے۔ خواہ لوگوں کی نظروں میں وہ مفلس اور پریشان ہی دکھائی دے۔ دوسری جمعیت باطنی بھی دو علموں سے حاصل ہوتی ہے۔ ایک اسم اللہ ذات کے تصوّر سے فنا فی اللہ کا علم۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے صاحب تصوّر کے وجود میں سر سے قدم تک واحدانیت الٰہی کا نور آجاتا ہے۔ اس کی نگاہوں

marfat.com

ہیں توحید جلوہ گر ہوتی ہے۔ جو کچھ اس کی زبان سے نکلتا ہے۔ وہ بھی معرفت اور توحید الٰہی کے متعلق ہوتا ہے۔ اگر وہ سنتا ہے تو بھی معرفت اور توحید الٰہی کی باتیں سنتا ہے۔ وہ دنیا شیطان اور نفس امارہ سے فارغ ہو جاتا ہے اور ریا تقلید سے بیزار ہوتا ہے۔ دوسرا اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے تصور میں فنا فی الرسول ہونا۔ اسم محمدؐ کے تصور سے سر سے پاؤں تک تمام نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوتا ہے۔ دل کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں ہمیشہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود رہتا ہے۔ ان دونوں علموں کا پہلا سبق فنا فی الشیخ ہے۔ فنا فی الشیخ کا یہ مطلب ہے کہ جب شیخ کی صورت کا تصور کیا جاتا ہے۔ تو شریعت کی راہ اس پر کھل جاتی ہے۔ اور جہالت اور بدعت اس کے وجود سے نکل جاتی ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔ اے ایمان والو! اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ کی تلاش کرو۔

اُمّتِ محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عالم باعمل اور رہدایت کے لئے فقیر کامل موجود ہیں

ہر کہ را مُرشد نہ کبر از ہوا مرد مرشد برد وحدت با خدا

جس شخص کا کوئی مرشد نہیں وہ لالچی اور متکبر ہے۔ مرشد اپنے طالب کو وحدت خدا میں پہنچا دیتا ہے۔

جہاں عالم لوگ اللہ تعالےٰ کی محبت اور معرفت کی طلب میں عالم باعمل ہیں۔ وہاں ہدایت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی تلقین کے لئے فقیر کامل اور مرشد بھی موجود ہیں۔ جو صاحب تاثیر۔ بانظر اور نص حدیث اور تفسیر کے موافق ہیں۔

تجھے یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت۔ شوق اور طلب نے اصحاب کہف کے کتے کو کتوں سے نکال انسانیت کے مرتبے پر پہنچا دیا۔ اور بے ادبی اور نافرمانی

marfat.com

سے شیطان کو حلم حضوری سے دُور پھینک کر" وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ" اُور تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے" کا ملعون بنا دیا۔ اور اسے ملامت اور ذلت کا خطاب دلا دیا۔

سُنو! اللہ تعالےٰ کی ہدایت اور معرفت اور اس کا ذکر اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا ذکر قرآن شریف کی ہدایت کی طرح ہے۔ جس طرح قرآن شریف کا علم بغیر معلم اور استاذ کے حاصل نہیں ہوتا۔ اِسی طرح مرشد اور ہادی کے بغیر طالب کو معرفت الٰہی کی باطنی راہ اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل نہیں ہوتی۔ صاحب باطن مرشد کے بغیر خواہ ظاہری تلاوت قرآنی کرے یا ورد و وظیفہ پڑھے یا علم فقہ و مسائل پڑھے یا نماز نوافل ادا کرے یا عمر بھر ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے یا راتوں کو جاگ کر نماز تہجد ادا کرتا ہے کچھ فائدہ نہیں۔ اِن ظاہری اعمال سے ظاہری عزت و مرتبہ حاصل بھی جائے۔ اعمال ظاہری سے ظاہری آنکھوں سے لوح محفوظ کا مطالعہ بھی کرے اور عرش سے تحت الثرٰی تک کی راہ سے دکھائی بھی دے۔ پھر بھی وہ صاحب درجہ ہی ہے اور درجات اور طبقات والے باطنی معرفت الٰہی سے بے خبر رہتے ہیں معرفت الٰہی اور حضوری مجلس نبوی کامل مرشد کے وسیلہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی یہ اسی سے طلب کرنی چاہئیں۔ کیونکہ باطن کسی صاحب باطن ہی سے کھل سکتا ہے اور وہ کھول کر دکھا سکتا ہے۔ اور یہ کام توفیق باطنی یا اسم اللہ ذات کے تصوّر سے یا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے کر سکتا ہے پس کامل مرشد بغیر معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وصال حاصل ہے۔ کامل مرشد ایک لحظہ میں سب کچھ کر سکتا ہے۔ علم یہ کہتا ہے کہ نفس امارہ شیطان اور دنیا سے کنارہ کرو۔ کیونکہ جب تینوں متفق ہو جائیں تو سجود مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور معرفت و وصال الٰہی سے باز رکھتی ہے۔

marfat.com

یہ کتاب کلید التوحید کیا ہے

علما۔ فقہا۔ فقرا۔ اہل توحید اور اہل تقلید کی کسوٹی ہے۔ مجھے اُن لوگوں کی حالت پر تعجب آتا ہے۔ جو فنا الشیخ کا دعوے کرتے ہیں۔ اور دنیاوی مال و دولت کی خاطر بُت پرستی کرتے ہیں۔ یہ فنا فی الشیخ نہیں بلکہ فنا فی الشیطان ہیں۔ نیز مجھے ان احمق لوگوں پر ہنسی آتی ہے۔ کہ دعوے تو حضوری مجلس نبوی اور فنا فی النور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا کرتے ہیں۔ لیکن ہیں نفس امارہ کی قید میں اور دنیا مردود کی طلب میں۔ نیز مجھے ان لوگوں کی حالت پر تعجب آتا ہے۔ کہ دعوے تو کرتے ہیں فنا فی اللہ اور باخدا ہونے کا۔ اور ہیں حرص و ہوا اور کفر و شرک میں مبتلا زبانی اقرار تو لا الٰہ کا کرتے ہیں۔ اور دل میں پڑھتے ہیں "مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ" جس نے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو اپنا معبود بنایا ہے

سلطان ہوس چو آشنائے تو شود　　دل مردہ فرمان ہوائے تو شود

جب حرص کا بادشاہ تیرا آشنا ہو جائے۔ تو تیرا دل مردہ تیری خواہش کا فرمانبردار ہو جاتا ہے

چوں نفس خود پرست ہوائے بود　　دشمنِ نفس تو ہوائے شود

چونکہ نفس طلب پرست ہوتا ہے۔ اس واسطے تیری خواہش ہی تیری دشمن ہو جائے گی۔

قولہ تعالیٰ۔ یشھدُ اللہ علیٰ مَا فِیْ قَلْبِہٖ وَھُوَ عَلَی الدِّ الْخِصَامِ

اور وہ اپنی دلی ارادت اور محبت پر خدا کو گواہ ٹھیراتا ہے حالانکہ وہ تمہارے دشمنوں میں سب سے زیادہ جھگڑالو ہے" اِس شرک اور کفر سے باز آ

باھو یک زماں با یک دل و یک رنگ باش
ہر چہ باشد غیر حق از دل تراش

اے باہو! ایک گھڑی یک دل اور یک رنگ ہو جا۔ اور غیر حق کو دل سے ہٹا دے۔

marfat.com

یہ کتاب مرشدِ طریقت ہے

جو شخص دن رات اس کتاب کا مطالعہ کرے گا۔ اور اخلاص سے پڑھے گا۔ وہ مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ الٰہی بھید اس پر ظاہر ہوں گے زمین و آسمان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں رہے گی۔ اس کتاب کا پڑھنے والا عارف خاص اور خلقت کا رہنما ہو جاتا ہے۔ عارف باللہ نے یہ ساری چیزیں آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ اور عارف سے کوئی رازِ الٰہی پوشیدہ نہیں۔ جو محتاج شخص اس کتاب کو پڑھے گا۔ وہ لایحتاج ولی اللہ ہو جائے گا۔ اگر مفلس پڑھے گا تو غنی ہو جائے گا۔ اگر پریشان پڑھے گا۔ صاحب جمعیت ہو جائے گا۔ اگر اہل حیرت پڑھے گا اہل حرمت ہو جائے گا۔ اگر مردہ دل پڑھیگا تو اُس کا دل ذکر الٰہی سے زندہ ہو جائے گا۔ اگر جاہل پڑھے گا۔ صاحب علم علوم کشف الاحوال ہو جائے گا۔ اور ماضی، حال، مستقبل کی حقیقت، معلوم کرلے گا۔ اس واسطے کہ جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی ضرب دل پر لگائیگا۔ صفلیہ دل کے سبب عارف بینا ہو جائے گا۔ اگر عالم فاضل پڑھے گا تو فیض بخش ہو جائے گا۔ اگر صاحب عبودیت پڑھے گا تو ربوبیت کے درجے کو پہنچ جائے گا۔ اگر صاحب مجاہدہ پڑھے گا تو مشاہدہ کے مرتبہ پر پہنچ جائے گا۔ اگر صاحب ریاضت پڑھے گا تو صاحب راز ہو جائے گا۔ اگر صاحب فقر پڑھے گا تو اُسے فنائے نفس کا مرتبہ حاصل ہوگا۔ یعنی "اذا تم الفقر فھو اللہ" کے مرتبہ پر پہنچ جائے گا۔ اگر صاحب حدیث پڑھیگا۔ غرق فنا فی اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا جلیس ہو جائے گا۔ اور شیطانی خطرات سے خلاصی پا جائے گا اگر قصص پڑھے گا۔ کامل ہو جائے گا۔ اگر کامل پڑھے گا۔ اکمل ہو جائے گا۔ اگر اکملی پڑھے گا۔ تو سلطان الفقر کے مرتبہ پر پہنچ جائے گا اگر بادشاہ پڑھے گا۔ تو اُسے دنیا کی ضرورت نہیں رہے گی۔ کیونکہ دنیا دنیوی

marfat.com

اور ظاہری، باطنی کام موکلات خود اسے بتا دیا کریں گے۔ اگر کیمیا کا طالب پڑھے گا۔ تو علم کیمیا کا عالم اور عامل ہو جائے گا۔ جو شخص اس کتاب کو شروع سے اخیر تک پڑھے گا۔ اسے ظاہری مرشد کی بیعت کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اگر صاحب رجعت پڑھے گا۔ رجعت سے خلاصی پائے گا۔ اگر بیمار پڑھے گا۔ شفا پائے گا اگر غافل پڑھے گا۔ ہشیار ہو جائے گا۔ اگر محجوب پڑھے گا۔ محبوب ہو جائیگا۔ یہ کتاب دونو جہان کی نعمتوں کا روشن آئینہ ہے۔

تمام مراتب اعلیٰ اسم اللہ ذات و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور اور ذکر سے حاصل ہوتے ہیں

یہ تمام مراتب اسم اللہ ذات کے حاضرات اسم محمد سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے تصور اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تصور سے حاصل ہوتے ہیں۔ اسم اعظم اللہ تعالےٰ کے ننانوے اسماء میں سے وہ اسم ہے جو تصور کے وقت آگ کے شعلہ یا بجلی کی چمک یا آفتاب کی طرح چمکتا ہو۔ اور جس کے نور سے دونو جہان پشت ناخن پر دکھائی دیں۔ قرآنی آیات کو بالترتیب اور درست پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ حقیقت کے تمام درجات اور ماضی حال، مستقبل کے حالات منکشف ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ راہ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا باطنی طریقہ ہے۔ اور یہ بالکل پایۂ تحقیق کو پہنچ چکا ہے۔ جو شخص اس میں شک کرے وہ منافق اور حاسد ہے مردود ہے۔ کافر ہے اور بیدین ہے۔

نعمت کی اقسام

واضح رہے کہ نعمت ازل قالوا بلیٰ کا اقرار ہے۔ اور نعمت دنیا یہ ہے کہ دنیا اور اہل دنیا سے بیزار ہو۔ نعمت ابد یہ ہے۔ کہ عاید پر اعتبار کیا جائے

marfat.com

اور نعمت عقبیٰ یہ ہے کہ گناہوں سے استغفار کیا جائے۔ اور معرفت مولےٰ کی نعمت یہ ہے کہ اپنے آپ سے فانی اور باقی باللہ ہو جائے۔

نیم کباب کہ ہنگام سوختن گریم
چو کاغذیم کہ در سوزش است خندۂ ما

میں کباب نہیں ہوں کہ جلتے وقت روؤں میں تو کاغذ کی طرح ہوں کہ جلوں اور ہنسوں۔

یہ پانچوں نعمتیں اس عارف باللہ لائق دیدار کے ہاتھ میں ہیں جو شریعت میں ہوشیار۔ اور کفر سے بیزار ہو۔ اور جس کی نگاہ میں دنیا خوار ہو ؎

بخلوت دل گزیں زندہ جانی جسم ایں جاست جاں در لامکانی

زندہ جان ایسی خلوت اختیار کرتا ہے کہ جسم یہاں رہتا ہے اور جان لامکان میں پہنچ جاتی ہے۔

چرا دفتر سیاہِ خویش کردی زبد گفتن چرا تو کفر در زی

تو اپنا دفتر کیوں سیاہ کرتا ہے اور بری باتیں کرنے سے کیوں کفر میں مبتلا ہوتا ہے۔

خموشی باذکر خوش حق پسندی چرا در دنیا دوں تو دل بہ بندی

جب خاموش ہو کر ذکر حق میں مشغول ہونا اچھا ہے۔ تو پھر تو کیوں اس کمینی دنیا سے دل لگاتا ہے۔

بہر سخن بگو با ذکر پاکی بسوزند حاسداں ذاکر چہ باکی

تو ذکر پاک کے متعلق گفتگو کر۔ حاسد اگر جلیں تو جلنے دو۔ کوئی مضائقہ نہیں۔

جب تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ با ترتیب پڑھے گا۔ اس وقت اگر پتھر یا مٹی پر بھی نگاہ ڈالے گا۔ تو وہ اس کی برکت سے سونا چاندی ہو جائیں گے ؎

یمابش چہ حاجت نظر زر کند
ز اطلش و حریر مرا بہ نمد

جب نظر سونا بنا سکے تو پارہ کشتہ کرنے کی کیا ضرورت مجھے اطلس اور ریشم سے نمدہ ہی بہتر ہے۔

ظاہری باطنی سلک سلوک کو فقیر پہچان لیتا ہے اور وہی اسے جانتا ہے۔

marfat.com

یہ کتاب ابتدی اور منتہی دونوں کیلئے کافی ہے

اگر عالم فاضل اس کتاب کو پڑھے۔ تو اس کے مطالعہ سے اس پر چار علم منکشف ہوں گے۔ علم کیمیا اکسیر۔ علم دعوت تکسیر۔ علم ذکر اللہ ردّ تصفیہ اور علم استغراق یا تاثیر صاحب نظیر بر نفس الکبیر۔ یہ کتاب سچے مریدوں تصدیق کے طالبوں۔ تحقیق کے عارفوں۔ اور فنا فی اللہ فقیروں کے لئے جو واحدانیت کے دریائے عمیق میں غرق ہیں۔ کسوٹی ہے۔ جس شخص نے اس اسم اعظم اور بے رنج خزانہ نہیں پایا۔ اس کا سوال اس کی گردن پر وبال ہے۔ تصرف یا دینی ہوتا ہے یا دنیوی اس قسم کا تصرف عظیم و کامل کہیں اور نہیں پایا جاتا اسی تصرف کی خاطر لوگ جاں بلب ہوئے بلکہ مر گئے۔ پھر بھی تصرف ہاتھ نہیں آیا یہ تصرف عوام کا ہے جن میں عقل و شعور اور علم ہے اُسے معلوم ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالےٰ کے علم سے لکھی گئی ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی منظور شدہ ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اجازت سے لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کا ہر حرف حضوری اور مشاہدہ بخش ہے۔ اس کی ہر سطر نور ذات، نور حق کی تجلیات کا مشاہدہ کراتی ہے۔ اسم اللہ کی برکت سے نص حدیث۔ آیات قرآنی اور شریعت نبوی، صلے اللہ علیہ وسلم منکشف ہوتی ہے۔ اس کا پڑھنے والا باطل کو چھوڑ کر حق اختیار کرتا ہے۔ اور عین بعین غرق فی اللہ ہو جاتا ہے۔

ناقص مُرشد اعمال ظاہری میں مشغول کرتا ہے

مطلب یہ کہ ناقص مرشد اعمال ظاہری یعنی ریاضت۔ طاعت۔ اور نفلوں میں مشغول کرتا ہے۔ یاد رہے ظاہری عبادت دن کی ریاضت باطنی کافروں اور اللہ کے دشمنوں یعنی نفس و شیطان سے جنگ کرتا ہے۔ لیکن جب انسان ظاہری

marfat.com

عبادت اور ریاضت میں مشغول ہوتا ہے۔ تو نفس اور شیطان دونوں اس پر ہنستے ہیں۔ کہ ہم اس کے باطن میں وسوسوں۔ خطرات۔ دنیاوی محبت اور طمع و لالچ سے اس کی راہزنی کریں گے۔

نفس دشمن کی مذمت

؎ دزد ایماں نفس اندر جانِ تو دشمنِ غالب چہ علاج است رو

تیری جان میں نفس ایمان کا چور ہے۔ جب دشمن غالب آجائے تو اس کا کیا علاج۔

باتیغ ذکر و تیر فکر دکار زار نفس کافر قتل کن باذوالفقار

ذکر کی تلوار۔ فکر کے تیر سے۔ نفس کافر کو قتل کر۔

شیطاں ہم غائب بگرد و در راہزن از دشمنِ رو کس نیاید در امن

شیطان غائبانہ رہزنی کرتا ہے۔ اس کی دشمنی سے کوئی بھی بے کھٹکے نہیں۔

ہر یکے دشمن بود علاج ایں غرق شو فی اللہ فنا حق الیقین

ان دشمنوں کا صرف یہی ایک علاج ہے۔ کہ فنا فی اللہ ہو کر حق الیقین کا درجہ حاصل کر۔

ایں ہمہ یاری بود از کردگار ایں مراتب عارفاں است شہوار

یہ صرف توفیق الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ شہوار عارفوں کا مرتبہ ہے۔

نفس سے مردانِ خدا کی جنگ

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ نہیں نہیں میں نے غلط کہا۔ یہ لڑائی ممنشوں۔ نامردوں۔ اور مردودوں کا میدان جنگ ہے۔ یہ جنگ آسان ہے نفس و شیطان سے مردان خدا کی لڑائی سخت ہوا کرتی ہے۔ وہ اسے اسم اللہ ذات کے تصور کی تلوار سے یک بارگی قتل کر دیتے ہیں۔ اور روح کی نوازش کر کے غرق فنا فی اللہ ہو جاتے ہیں۔ شیطان کو اپنے آپ سے دور پھینک دیتے ہیں۔ اور بقا باللہ کے مرتبے پر پہنچ کر غرق فی التوحید ہو کر لامکان پہنچ جاتے ہیں۔

marfat.com

جہاں نفس نور ہو جاتا ہے۔ اور شیطان پہنچ نہیں سکتا۔ جو شخص اس مرتبے پر پہنچتا ہے۔ وہ پہلے اسم اللہ کی تلوار سے دشمنوں کے سر جدا کرتا ہے۔ اور لڑائی سے بے کھٹکے ہو جاتا ہے۔ استقامت بہ از کرامت کا یہی مطلب ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کے تصوّر میں مستغرق ہوتا ہے۔ اس کا جسم اس جہان میں ہوتا ہے اور بظاہر عام لوگوں سے گفتگو کرتا ہے۔ لیکن باطن میں اس جہان کے اندر معرفت نور میں مستغرق ہوتا ہے۔ یہ بات کامل مرشد سے جو فیض و فضل الٰہی سے با توفیق ہو حاصل ہوتی ہے۔ یہ توفیق اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے عنایت کرتا ہے قولہ تعالےٰ :: وَمَا توفیقی الّا باللہ " اس قسم کے عارف کو معرفت الٰہی میں عالم صاحب تحصیل فاضل اور فیض بخش کہتے ہیں۔ قولہ تعالےٰ " اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ " تم میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی زیادہ معزز و مکرم ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے " یہ فیض و فضل الٰہی توفیق عطائے الٰہی ہے ان مراتب کو مجموعۃ الحسنات کہتے ہیں۔ تمام ابرار مقرب حق فنا فی اللہ کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے۔ چنانچہ حدیث میں ہے " حسنات الابرار سیّئات المقربین " ابرار کی نیکیاں مقربین کی برائیوں کے برابر ہیں

عالم ظاہری اور عالم باطنی اور فقر کا درجہ علیحدہ علیحدہ ہے

واضح رہے کہ عالم فاضل صاحب فقہ۔ نص اور حدیث کا مرتبہ اور ہے صاحب درد وظائف اور ذاکر کا درجہ اور ہے۔ لیکن فکر کا درجہ اور ہے۔ چنانچہ حسب ذیل فکروں سے حسب ذیل نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔

مثلاً اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کے بارے میں فکر کرنے سے دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ حق تعالےٰ کے احسان کی فکر کرنے سے دل میں حیا پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے وعدہ وعید کی فکر سے دل میں توحید الٰہی کا نور پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی معرفت کی فکر سے دل میں توحید الٰہی کا نور پیدا ہوتا

marfat.com

ہے۔ علم تلاوت قرآن مجید کے متعلق فکر کرنے سے اعمال صالح پیدا ہوتے ہیں۔ دنیا کی بابت فکر کرنے سے دل میں سیاہی جمع ہوتی ہے۔ اور شیطانی منصوبے پیدا ہوتے ہیں۔

اہل دُنیا

جہان میں اہل دنیا سے بڑھ کر کوئی بُرا نہیں۔ اس سے بڑھ کر کون احمق ہوگا۔ جو اس بدتر (دنیا) کو اللہ تعالےٰ کے نام۔ دین محمدیؐ اور فقر محمدیؐ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہتر سمجھتا ہو۔ مومن مسلمان وہ شخص ہے جو اس فرض عظیم کو بجالائے۔ کہ اللہ تعالےٰ قدرت غالب سے حاضر و ناظر ہے۔ یہ فرض عظیم تمام فرائض سے فرض عین ہے۔ اور ہر سنت نبویؐ سے بڑھ کر ہے۔ خانہ فی سبیل اللہ پر تصرف کرنا چاہیئے۔ تاکہ بڑی سنت ادا ہو۔ یہ فرض اور سنت صرف اہل اللہ ہی عمل میں لاتے ہیں۔ حدیث "اَتیٰنِ اَلْمُذْنِبِیْنَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ تَسْبِیْحِ الْمُقَرَّبِیْنَ" گنہگاروں کا رونا دھونا مقربوں کی تسبیح سے اللہ تعالےٰ کو زیادہ پیارا لگتا ہے۔ "جو شخص مردہ دل اہل دُنیا سے جُدا ہوتا ہے۔ اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور اس کا نفس مرجاتا ہے یہی نفس کا مار ڈالنا اور قتل کرنا ہے۔ کہ وہ شرک۔ کفر۔ تکبر۔ حرص و ہوا اور بد خصلتوں کو چھوڑ دے۔ جب یہ باتیں حاصل ہو جائیں۔ تو سمجھ لو کہ نفس مردہ ہو گیا ہے۔ اور نیک اعمال سے پاک ہو گیا ہے۔ اور دنیاوی لذتوں اور اہل دنیا کی مجلسوں سے اس نے توبہ کر لی ہے۔ اور صفائی قلب ارواح مقدسہ۔ عبادت اور معرفت الٰہی میں مشغول ہو گیا ہے۔ جب یہ ساری باتیں حاصل ہو جائیں تو سمجھ لو کہ نفس مطمئنہ ہو گیا ہے۔

حدیث "اَلدُّنْیَا قَوْسٌ وَحَوَادِثُھَا سِھَامٌ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ حَتّٰی نَجَاتٌ مِنَ النَّاجِیْنَ"۔ دنیا بمنزلہ کمان ہے اور اس کے حادثات بمنزلہ تیر

marfat.com

ہیں۔ پس تم اللہ تعالےٰ کی طرف بھاگو حتی کہ انسان سے بچ جاؤ۔
حدیث۔ "اَلدُّنْیَا حَوْضٌ وَاَنْفَاسُ فِیْہِ الْحُوْتُ وَالْمَرَضُ شَکَبَتُہٗ وَاَجَلُ صَیَّادٌ" دنیا بمنزلہ حوض ہے۔ جس میں انسان بمنزلہ مچھلی ہے اور مرض بمنزلہ جال ہے اور اجل بمنزلہ شکاری ہے"

ترکِ غفلت

غفلت کی روئی کانوں سے نکال اور "کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ" کا خیال رکھ۔ آخر تیرے اعمال ہی تیرے کام آئینگے۔ نیک اعمال ہی تیرے رفیق ہوں گے۔ جس قدر دنیا تجھے میٹھی معلوم ہوگی۔ اسی قدر جانکنی کا عذاب تجھے زیادہ ہوگا۔ صرف تلخی نہیں معلوم ہوتی تو اللہ کے نام اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے۔

حدیث قدسی۔ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَعَابِرِ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ۔ دنیا میں تو ایک مسافر یا راہگزار کی طرح زندگی بسر کر اور اپنے آپ کو اہل قبور سے خیال کر۔

حدیث جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَاَکْلُ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ وَکَثْرَۃُ الذُّنُوْبِ مِنْ طُوْلِ الْاَمَلِ وَطُوْلُ الْاَمَلِ مِنْ نِّسْیَانِ الْمَوْتِ وَنِسْیَانُ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا وَحُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَتَرْکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ ۔ آنکھوں کی بینائی دلی سختی سے ہوتی ہے۔ دل کی سختی حرام کھانے سے۔ حرام کھانا کثرت گناہ سے۔ کثرت گناہ طول طویل امیدوں سے۔ طول طول امیدیں موت کو فراموش کرنے سے۔ موت کا فراموش کرنا۔ دنیا دی محبت سے ہوتا ہے دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔ اور اس کا ترک کرنا تمام عبادتوں کا سر ہے۔
حدیث۔ اَلْمَوْتُ وَالْفِرَاقُ قَرِیْبٌ وَلَیْسَ لَہٗ مَلَاقَاتٌ اِلَّا نَصِیْبٌ۔

marfat.com

موت اور جُدائی ملتے جلتے ہیں۔ اسے ملاقات نہیں مگر نصیب سے۔

واضح رہے کہ جس شخص کی زبان قول الٰہی اور قول رسول سے مردہ اور اس کا دل دنیاوی محبت میں فنا ہو۔ اُس کی روح نفس کے غلبہ سے مردہ ہو جاتی ہے۔ اس کا سر سر پردہ خناس سے مرجاتا ہے۔ خواہ وہ ظاہر میں زندہ ہی ہوتا ہے۔ اصل میں مرا ہوا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ دنیا مردار کے درجات میں منہمک ہوتا ہے جس شخص کی زبان علم نص حدیث اور نفس سے زندہ ہو۔ اور جس شخص کی زبان علم نص حدیث اور نفس سے زندہ ہو۔ اور جس کا دل ذکر الٰہی سے زندہ ہو۔ اُس کی رُوح بھی زندہ ہوتی ہے۔ اور اس کا سر مشاہدہ اور استغراق پروردگار کے سبب زندہ ہوتا ہے۔ جس شخص کو ایسی زندگی نصیب ہو اُسے مرنے کا کیا واسطہ ؎

آں روز یاد کن کہ شود جاں زتن جُدا
فریاد ہیچکس نرسد جُز خدا خدا

وہ دن یاد کر جب جان بدن سے جدا ہو جانے کی۔ اور ہر محض خدا خدا کے سوا اور کچھ نہ کہے گا۔

زندہ دل ہرگز نمیرد باہوا مرگ رہبر شد مرا وصلِ خدا

زندہ دل ہرگز حرص کی موت نہیں مرتا۔ موت میرے لئے وصل خدا کی رہبری بنی ہے۔

خطا داریم عشرت بے شمار کز برائے وصل طلبید است یار

ہم جو عشرت میں مشغول ہیں خطا دار ہیں۔ یار نے ہمیں وصل کے لئے بلایا ہے۔

جواب مصنف رحمۃ اللہ علیہ

از مرگ پیشتر حق یافتیم شوق حق باخود رفیقے ساختیم

ہم نے موت سے پہلے ہی حق تعالےٰ کو پالیا ہے۔ شوق حق کو ہم نے اپنا رفیق بنالیا ہے۔

ہر کہ از حق زندہ شد عارف خدا مردہ مرد و نفس و سر ہوا

جو حق سے زندہ ہے وہ عارف خدا ہے۔ نفسانی خواہشات والا مردہ ہی سمجھو۔

marfat.com

نور نبوی بردبا ما نورِ ذات ذات باذاتش رسد دائم حیات

نور نبوی نے ہمیں نور ذات تک پہنچایا۔ جب ذات ذات سے ملجاتی ہے تو دائمی زندگی نصیب ہو جاتی ہے۔

خلوت خانہ مرا نامش قبر غرق در توحید نورش سر بسر

میرے خلوت خانہ کا نام قبر ہے۔ اس میں بیٹھ کر میں توحید میں غرق ہوتا ہوں اس کا نور سر بسر روشن ہے۔

کے بہ بیند سرّ اللہ کور ہیں دیدہ داری خویش بیں اہل یقیں

اندھا کب سر الٰہی دیکھ سکتا ہے۔ اگر تو آنکھیں رکھتا ہے تو اپنے آپ کو اہل یقین سے جان

دنیا یک دم بود یک ساعتش آنرے بہتر کہ باحق طاعتش

دنیا ایک گھڑی بلکہ ایک دم ہے اس لئے وہی دم اچھا ہے جو یاد الٰہی میں گذرے۔

حدیث "اَلدُّنیَا سَاعَۃٌ فَجَعَلَھَا طَاعَۃ" دنیا ایک گھڑی ہے۔ سو اُسے طاعت الٰہی میں صرف کر ؎

آنچہ از حق باز دارد دنیا زشت
آنچہ باحق مے برد مزرعہ بہشت

جو چیز تجھے یاد حق سے غافل کرتی ہے، وہی دنیا ہے۔ جو حق سے ملاتی ہے وہ آخرت کی کھیتی ہے۔

واضح رہے کہ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جو زندگی عبادت معبود اور ذکر الٰہی میں بسر ہو وہی زندگی ہے۔ دنیاوی سونا، چاندی مال اور دولت فخر فرعونی اور متاع شیطانی اور بت پرستی ہے۔ کسی اہل ریاضت کا قول ہے۔ کہ دنیا شیطانی شراب ہے جو اس کا گھونٹ پی لیتا ہے۔ وہ ابد الاباد تک ہوش میں نہیں آتا۔ قانع آدمی غنی ہے خواہ اس کے پاس ایک دمڑی بھی نہ ہو۔ اور حریص محتاج ہے خواہ وہ ساری دنیا کا مالک ہو۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

کہ کامل فقیر وہ ہے جو پہلے تمام دنیاوی متاع کو ہاتھ میں لاکر اس کا عامل بن کر دل اس طرح غنی کرے کہ گویا تمام دنیا اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے دل میں

marfat.com

دنیا دی حسرت باقی نہ رہے۔ گویا اُس نے دُنیا ہاتھ میں لاکر خود چھوڑی ہے۔ اگر کوئی فقیر دنیا کا گلہ کرتا ہے۔ تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ یا تو وہ فقیر دنیا کا طالب ہے اور دُنیا اس کے گھر نہیں آتی۔ اس واسطے دُنیا سے بیزار ہو کر اس کا گلہ کرتا ہے یا وہ فقیر اللہ تعالےٰ کا طالب اور مقرب حق ہے۔ اور وہ دن رات اللہ تعالیٰ کی بندگی میں مشغول رہتا ہے۔ اور اُسے دُنیا سے گمن آتی ہے۔ اور وہ اُسے بمنزلہ مُردار بدبودار معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا گلہ کرتا ہے۔

دنیا بہر از خدمت مردانِ خدا اہل دنیا طالبِ شیطان ہوا

دنیا مردان خدا کی خدمت کے لئے ہے۔ دنیا دار طالب شیطان و حرص و ہوا ہیں۔

حدیث:" لَوْلَا الْفُقَرَاءُ مَمْلِكَ الْاَغْنِيَاءُ " اگر فقیر نہ ہوتے تو غنی تباہ ہو جاتے۔

اہل دنیا کو لازم ہے کہ وہ فقرا سے التجا کریں۔ لیکن فقیر کے لئے کسی دنیا دار کا ملتجی ہونا گناہ ہے۔ ہاں اگر عند اللہ ایسا کرتا ہے۔ تو کوئی ہرج نہیں جو فقیر دن رات اہل دنیا سے ہم پیالہ و ہم نوالہ رہتا ہے۔ وہ اہل دنیا سے بھی بدتر ہے۔

حدیث:" لَا تَفْتَرُوْا بِفَيَّاضِ بَيَاضِ الْمُلُوْكِ فَاِنَّهٗ مَعْجُوْنَةٌ بِدَمِ الْمَسَاكِيْنِ۔ بادشاہوں کی فیاضی پر نہ اتراؤ۔ کیونکہ وہ مسکینوں کے خون کی معجون ہوتی ہے۔

پہلے لقمہ حلال حاصل کر بعد ازاں فقر میں قدم رکھ۔ جب تک نفس کو فقر و فاقہ دنیاوی لذتوں سے زیادہ لذیذ معلوم نہ ہو۔ معرفت الٰہی کی راہ اس پر منکشف نہیں ہوتی۔ جب تمام ظاہری باطنی۔ غیبی الٰہی خزانے اس کے قبضہ ہونگے وہ دنیاوی ایک پیسہ تک اپنے لئے روا نہ رکھیگا۔ اے ناقص خام یہ مراتب عارفاں ابوالوقت کے ہیں ؎

تا نیائی ز نفسِ فانی تو کے رسی بلا مکانی تو

جب تک تو نفس کو فنا کر کے نہیں آئے گا۔ تو لامکان میں کیسے پہنچ سکے گا۔

marfat.com

حدیث "مِعْرَاجُ الْفَقِیْرِ لَیْلَۃُ الْفَاقَۃِ۔ فاقہ کی رات فقیر کے لئے شب معراج ہوتی ہے ؎

چو معدہ بود خالیت از طعام در آں وقت معراج باشد مدام

جب معدہ طعام سے خالی ہو۔ اس وقت معراج ہی معراج ہوتا ہے۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

فقیر کامل اور طالب کامل کی خوراک مجاہدہ اور اس کی نیند ایک دم میں تجلیات ذات اور ہزار ہا مقام کا مشاہدہ ہے۔ مرشد کامل طالب کو اسم اللہ ذات کے تصور سے شروع ہی میں عارف باللہ بنا دیتا ہے۔ متوسط میں احوال کا تماشا دکھاتا ہے۔ اور اخیر پر لازوال بنا دیتا ہے۔ قولہ تعالےٰ "وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ"۔ تم ظالموں کی طرف مائل نہ ہو، ورنہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی"۔ یہ مراتب بھی صاحب قلب ولایت کے ہیں۔ "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا"۔ مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ حدیث "اَلْمَوْتُ غَنِيْمَةٌ وَالْمَعْصِيَةُ مُصِيْبَةٌ وَالْفَقْرُ رَاحَةٌ وَّالْغِنَاءُ عُقُوْبَةٌ۔ موت غنیمت ہے گنہگاری مصیبت ہے۔ فقر آرام ہے۔ اور دولتمندی عذاب ہے۔

باہو رحمۃ اللہ علیہ ؎

مارا ز مرگ پیغام خوش تر است
شادی ازاں پیغام وصلش شد تمام

ہمارے لئے موت کا پیغام اچھا ہے۔ جس پیغام سے وصل نصیب ہوئے سن کر خوش ہونا چاہیئے۔

حقیقتِ قلب

واضح رہے کہ دل ایک گھر ہے جو دل ہمیشہ نظر الٰہی کا منظور رہے وہ خانہ نور ہے اس دل میں سات الٰہی خزانے ہیں۔ گنج ایمان گنج علم گنج تصدیق گنج توفیق

marfat.com

گنج ثبت۔ گنج فقر۔ گنج معرفت و توحید الٰہی۔ ان سات خزانوں کی حفاظت کیلئے ان کے لئے ان کے گرد سات قلعے ہیں۔ ہر قلعہ میں نور الٰہی کے ستر ہزار لشکر ہیں، وہ سات قلعے یہ ہیں۔ جو سات روزمیں دل کے گرد آراستہ کئے جاتے ہیں۔ جن کے سبب زندگی موت میں خطرات شیطانی۔ ہوائے نفسانی۔ حادثات دنیاوی اور وہم وسوسہ سے دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہے۔ یہ مراتب ان شخصوں کو حاصل ہیں۔ جو اہل مشاہدہ وحضور ہیں۔ اور فنا فی اللہ عارف باللہ ہے۔

نیز کہتے ہیں کہ وہ سات قلعے حسب ذیل ہیں:۔

پہلا اسم اللہ کے تصوّر کا قلعہ۔ دوسرا اسم للہ کے تصور کا قلعہ تیسرا اسم لہ کے تصور کا قلعہ، چوتھا اسم ہو کے تصوّر کا قلعہ۔ پانچواں اسم محمدؐ کے تصوّر کا قلعہ۔ چھٹا اسم فقر کے تصوّر کا قلعہ۔ ساتواں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تصوّر کا قلعہ۔

قلبی ذاکر وہ ہے

جو ان سات قلعوں سے گذر کر ولایت قلب میں داخل ہو کر سات الٰہی خزانے جو ولایت دل میں ہیں بغیر تکلیف و ریاضت اپنے قبضے میں لائے ایسے شخص کو صاحب ولایت قطب کہتے ہیں۔ حدیث اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ امید و خوف کے درمیان ایمان ہے، پس تین مقام ہوئے، اوّل خوف جو شخص خوف نفس کے مقام میں ہو۔ وہ گناہوں سے استغفار کرتا ہے قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا۔ ان دونوں نے کہا یا اللہ ہم دونوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔" دوم مقام رجا۔ جو شخص اس مقام میں آتا ہے وہ طاعت اور بندگی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کی روح کو لذت حاصل ہوتی ہے کیونکہ رجا روح کا مقام ہے۔ نفس اور روح کے درمیان قلب کا مقام ہے۔ جب مقام قلب میں

marfat.com

غرق ہوتا ہے۔ تو قالب قلب بن جاتا ہے۔ اور ساتوں اعضا نور کا لباس پہن لیتے ہیں۔ اور رجا اور خوف دونوں مدّ نظر رہتے ہیں۔ ولی اللہ کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ خبردار! اللہ تعالےٰ کے دوستوں کو نہ کسی کا ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں ولی اللہ اُس شخص کو کہتے ہیں جو سر سے پاؤں تک رحمت الٰہی میں لپٹا ہوا ہے۔ ایمان۔ صدق۔ یقین اور ذکر اللہ اور ذکر کلمہ طیبہ ایمان کی بنیاد ہیں۔ جس اہل ایمان کو نصیب ہوتی ہیں۔ اس کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے ؎

ہر کہ با ایماں رود صد گنج برد ہر کہ بے ایماں رود مفلس بمرد

جو شخص دنیا سے با ایمان گیا وہ گویا سینکڑوں خزانے لے گیا جو بے ایمان گیا وہ مفلس مرا۔

حقیقتِ سلوک ؎

سُنو! سلک سلوک کیا چیز ہے، مجاہدہ اور مشاہدہ کسے کہتے ہیں۔ ریاضت راز کس بات کا نام ہے اور قرب وصال۔ محبت۔ طلب جمعیت اور معرفت فنا فی اللہ بقا باللہ کیا چیز ہے۔ اور فقر فیض۔ نعمت و عظمت اور مشرف دیدار نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہونا اور اٹھارہ ہزار عالم کا جزوی و کلی علم ہونا کیا ہے۔ اور وہ کیا ہے جس سے طالب کو ہر مطلب یکبارگی ہاتھ آجاتا ہے۔ چنانچہ جس وقت چاہے دیدار پر انوار سے مشرف ہو جائے۔ اور جب چاہے مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر جاں نثار ہو جائے۔ اولیاء اللہ کی قبروں یا انبیاؑ کی قبروں یا شہیدوں کی قبروں سے ہر ایک روح سے ملاقات کرنا۔ اور ظاہری باطنی جمعیت کا نصیب ہونا۔ یہ تمام باتیں جن کا ذکر ہوا ہے۔ اور معرفت کے مراتب۔ استغراق وحدانیت مجلس نبوی کا حضور ہر ایک روحانی سے ملاقات اور مصافحہ وغیرہ وغیرہ۔ اسم اللہ ذات اور اسم سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور

marfat.com

اللہ تعالےٰ کے ننانوے ناموں اور آیات قرآنی کے تصور سے حاصل ہوتی ہیں۔ جو مرشد ایک دم میں ایک قدم پر یہ تمام باتیں نہیں دکھلا سکتا۔ وہ مرشد ہی نہیں پیغمبر ولی کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہوا ہے۔ پھر بھی انہیں فقر کی آرزو تھی۔ وہ اللہ تعالےٰ سے فقر کی التجا کیا کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارے پیغمبر صاحب جو خلاصہ موجودات ہیں وہ فقر پر فخر فرمایا کرتے تھے جو ناقص مرشد فقر کے مرتبہ پر نہیں پہنچا۔ خواہ وہ کتنی ہی ریاضت کرے۔ راز فقر سے بے خبر رہتا ہے۔ خواہ مجاہدہ میں مشغول ہو فقر کے انکشاف سے بے بہرہ رہتا ہے۔ خواہ وہ کرامات دکھائے فقر کے کرم سے محروم رہتا ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ فقر کا مرتبہ حاصل کرنا سخت مشکل بلکہ محال ہے فقر کا مرتبہ یہ ہے کہ اسے قرب الٰہی کا وصل حاصل ہو۔ فنا فی اللہ ہو۔ نور الٰہی میں مستغرق ہو۔ اللہ تعالےٰ کا منظور نظر ہو۔ اور ہمیشہ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہے۔ وہی شخص فقر کا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے۔ جو ارشاد و ہدایت محمدی والے کی بیعت کرے اور اس سے تعلیم و تلقین حاصل کرے جو خود فیض بخش ہو۔ فقر کے مرتبے پر پہنچنا آسان کام نہیں۔ فقر میں اسرار الٰہی کا مشاہدہ اور بڑی معرفت الٰہی درکار ہے۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ جو خود تو مقام فضیحت میں ہیں۔ اور دعوےٰ کرتے ہیں فقر فیض اور نصیحت کا۔

فقر کے حروف کے معنی

واضح رہے کہ فقر کے تین حرف ہیں۔ ف۔ ق اور ر۔ حرف ف سے فنائے نفس۔ ق سے قوت روح اور ر سے رحم دل مراد ہے۔

نیز ف سے فخر۔ ق سے قرب اور ر سے رحمت مراد ہے۔ جو شخص فقر کی عزیمت میں آکر رجعت خوردہ ہو۔ اور دنیا کی طرف لوٹ آئے۔ اُسے ف فضیحت، ق سے قہر خدا اور ر سے رد نصیب ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ جو شخص فقر میں ثابت قدم رہتا ہے اُس کی نظر میں دنیا

marfat.com

خزانے شاہی خزانوں سے کہیں بڑھ کر ہوتے ہیں۔ باطن میں اسے معرفت الٰہی نصیب ہوتی ہے۔ خواہ ظاہر میں پیسہ کی خاطر اہل دنیا سے سوال کرے۔ فقیر کا مرتبہ یہ ہے۔ کہ ظاہر میں مفلس ہوتا ہے۔ لیکن باطن میں غنی ہوتا ہے۔ اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسے دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

؎ باہو مے شناسد فقر را بایک نظر چوں بانظر زر گر شناسد سیم و زر

باہو فقر کو ایک ہی نگاہ میں اس طرح پہچان لیتا ہے جیسے سنار سونا چاندی پرکھ لیتا ہے۔

ایں گدایاں کے بہ آں رتبہ رسند ہم نشین اہل دنیا کے ہوا

جو فقرا اہل دنیا کے ہم نشین ہیں وہ کیونکر اس رتبے پر پہنچ سکتے ہیں۔

واقعی اور یقینی امر ہے کہ فقیر راہ راست پر ہوتا ہے خواہ لوگوں کی نگاہوں میں اس کی راہ گناہ ہی معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ سورہ کہف میں درج ہیں۔ کہ کشتی کو توڑا۔ بچے کو جان سے مار ڈالا۔ اور ناقص دیوار کی مرمت کی۔ اکثر آدمی ایسے بھی ہیں۔ جو لوگوں کی نظروں میں اہل اللہ ہیں اور باطن میں خواہشات نفسانی کے پابند ہیں ؎

از سیاہ کاراں امید تو بہ محرومی دیگر است
جامۂ خود را بہ خوں بہتر نشوید کلخنی

سیاہ کاروں پر امید کرنے سے تجھے ایک الگ ہی بدنصیبی حاصل ہوگی۔ جیسا کہ بھٹی میں کپڑا دھونے سے اور سیاہ ہو جاتا ہے۔

حدیث۔ اَحْمَقُ مِنَ اتَّبَعَ الْھَوٰی وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ الْمَغْفِرَۃَ۔ احمق وہ شخص ہے جو خواہشات نفسانی کی پیروی کے باوجود اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھے۔

علم کا حاصل کرنا فرض عین ہے

یہ یقینی امر ہے کہ زیادہ علم پڑھنا آدمی کے لئے فرض عین نہیں۔ صرف

marfat.com

فرض واجب سنّت اور مستحب کا علم ہے۔ خدا سے ڈرنا۔ گناہوں کو چھوڑ دینا۔ حرص حسد۔ تکبّر اور طمع کو ترک کرنا فرض عین ہے۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ جن کا علم سے آراستہ ہے۔ اور بظاہر لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہیں۔ اور باطن میں اپنے نفس میں مشغول ہیں۔ یہ مثل اُن پر صادق آتی ہے "دیگراں را نصیحت خود میاں فضیحت"۔ ایسے لوگ معرفت الٰہی سے محروم ہیں۔ یہ نفسانی بلائیں دنیاوی طلب کی خاطر ہیں۔ قولہ تعالےٰ "اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ"۔ کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو"۔ قولہ تعالےٰ۔ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ"۔ جنت میں داخل ہوا اور وہ اپنے نفس کے لئے ظالم تھا قولہ تعالےٰ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى"۔ جس نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا اس کا ٹھکانا جنت ہے۔ نفس امّارہ دنیا کا رہنما ہے۔ جس طرح دم جان کا اور شیطان ان دونوں کے درمیان اس طرح ہے، جیسے وجود میں دل۔ حدیث۔ "اَلدُّنْيَا نَيَامٌ وَعَيْشُهَا بَيْنَهُمَا اِخْتِلَامٌ"۔ دُنیا بمنزلہ خواب ہے۔ اور اس میں عیش و عشرت بمنزلہ احتلام۔ حدیث "اَلدُّنْيَا يَاْكُلُ الْاِيْمَانَ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ"۔ دنیا ایمان کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو بھسم کر دیتی ہے۔ حدیث۔ "اَلدُّنْيَا ظِلٌّ زَائِلٌ"۔ دُنیا زائل ہونے والا سایہ ہے"۔ دنیا ڈھلتی چھاؤں ہے۔

قولہ تعالےٰ "يَا بَنِيْ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُ الشَّيْطٰنَ [illegible] مُّبِيْنٌ"۔ اے بنی آدم! تم شیطان کی عبادت نہ کرو۔ یہ تمہارا کھلا

اسم اللہ کے تصوّر سے دنیاوی محبت دُور ہو جاتی ہے

واضح رہے کہ اسم اللہ کے تصوّر سے دل پر سے سیاہی۔ گناہ اور دنیاوی

marfat.com

محبت دور ہو جاتے ہیں ؎

بر زباں لاحول و در دل لا الٰہ دل شود پر نور از ذکرِ الٰہ

جس ذکر کے وقت زبان پر لاحول اور دل میں لا الہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پر نور ہوتا ہے۔"

اسم اللہ کے تصور سے راہ حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور حضور آخر کار فنا فی اللہ کر دیتا ہے۔ نور توحید مستغرق کر دیتا ہے۔ جس سے باطن معمور اور خاتمہ بالخیر ہوتا ہے اور تمام ناشائستہ باتوں سے بچ نکلتا ہے ؎

ذات حاصل مے شود از ذکرِ ذات از صفاتی مے برا ید شد نجات

ذکر ذات سے وصل ذات حاصل ہوتا ہے۔ جب انسان صفات سے نکل گئے تو اسے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

وصف اوّل را بخوانیم از گناہ تا ترا حاصل شود وحدت الٰہ

پہلے وصف کو ہم بمنزلہ گناہ سمجھتے ہیں۔ اسے چھوڑتا کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت حاصل ہو۔

یا ہر مطلب انبیاء اور اولیاء اللہ کی روحوں سے طلب کر روحانیوں سے ملاقات کر۔ کون و مکان سے اپنا نصیبہ لے۔ اور لامکان ہو۔

مرشد خام اور مُرشد کامل کی تعریف

جس مرشد کی نگاہ سے طالب دیوانہ۔ مجنوں اور مجذوب ہو جائے۔ تا اس کی نظر سے طالب کو حسن پرستی اور راگ رنگ بھلا معلوم ہو یا ظاہری علم بھول جائے یا ظاہری عبودیت سے دل سرد ہو جائے۔ یا باطن بغیر حضوری مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ یا ورد وظائف اور دعوت چھوڑ دے۔ یا تلاوت قرآنی لذت نہ دے یا علم فقہ کی طرف رجوع نہ کرے۔ ایسا مرشد قہر جلالیت کا مبتدی۔ متردد اور بے جمعیت ہے۔ جس کا یہ طریقہ ہو وہ خام ہے۔ اس سے نہ کلام کر نہ مل بیٹھ کامل مرشد کے طالب بھی کامل ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ شوق میں مسرور رہتے ہیں۔ یہ لوگ بزرگ نہیں۔ جو ظاہر و باطن میں بے قوت ہیں۔ بے شریعت ہیں اور آباؤ اجداد کی کرامت پر مغرور ہیں۔ واقعی جو مرشد نہ حضوری ہے نہ تبوری وہ

marfat.com

نفس پرست اور مقہوری ہے۔

جو کامل مرشد کسی اپنے طالب پر مہربانی کرتا ہے۔ اسے دفعتاً بلا ریاضت رنج اپنے مرتبے کے برابر کر دیتا ہے۔ کامل کی ایک نگاہ ہی کافی ہوتی ہے۔ امل کی توجہ حضرت خضر علیہ السّلام سے بہتر ہوتی ہے۔ اُن کی نگاہ سے مٹی بھی ونا ہو جاتی ہے۔ جو فقیر حق الیقین کے مراتب پر اور منصف اور حق شناس ہے ہ دونوں جہان کا امین ہے۔ کیونکہ امین اللہ، ولی اللہ، اہل اللہ اور عارف اللہ فقیر کو ایسی قوت حاصل ہوتی ہے۔ کہ زمین کو کمان کی طرح کھینچکر مشرق اور غرب کا کونہ ملادے۔ اور زمین کی کمان کے کونے ملا کر قضا کا تیر قدرت خدا ے تمام جہان پر ایسا مارے کہ سارا جہان قحط یا ناگہانی موت کے تیر سے مرجائے

فقیر کے پاس بارہ چابیاں ہوتی ہیں

فقیر اسی واسطے سب پر غالب ہے۔ کہ اس کے پاس حسب ذیل بارہ ۱۲ بیاں ہوتی ہیں۔

(۱) صحت کی چابی (۲) زحمت کی چابی (۳) کشائش رزق کی چابی (۴) گے رزق کی چابی (۵) ربع مسکوں کی خشکی و تری ساتوں ولایتوں اور ک سلیمانی اور تمام روئے زمین پر کی چیزوں کو اپنے قبضہ میں لانے کی چابی (۶) انبیاء اللہ، اولیاء اللہ، غوث، قطب اور تمام اہل درجات کی روحانیات اپنی قید میں لانے کی چابی (۷) مؤکل فرشتوں کی چابی (۸) تمام مخلوقات ن، دیو، پری، وحوش، طیور کو اپنے قبضہ میں لانے کی چابی (۹) مقام ازل چابی (۱۰) مقام ابد کی چابی (۱۱) مقام عقبےٰ کی چابی (۱۲) مقام معرفت مولےٰ فی اللہ لامکان کی چابی۔

ان بارہ چابیوں سے ہر ایک مع بارہ علم بارہ حکمت۔ بارہ علم جن کے متعلق العلم نتیجۃ من الحلمۃ" علم حلم کا نتیجہ ہے، آیا ہے۔ بارہ ذکر فکر۔ بارہ قبض بسط

marfat.com

بارہ سکر سہو۔ بارہ دعوت جن سے ایک لحظہ میں تمام مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ بارہ مذکور مشاہد حضور۔ بارہ سلک سلوک جن سے ایک لحظہ میں انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کی مجلس میں پہنچ سکتے ہیں۔ بارہ مکاشفے۔ بارہ محاسبے بارہ دلیل بارہ وہم وخیال۔ بارہ معرفت وصال۔ بارہ الہام۔ بارہ تجلیات بارہ بارہ غرق، اور بارہ فنا فی اللہ اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے تصور سے حکم خدا اور اجازت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اعمال دعوت ختم قرآن اور اسم اعظم کے پڑھنے سے ہر ایک مقام کا قفل مذکورہ بالا چابیوں سے کھل سکتا ہے۔ جس فقیر کے پاس یہ چابیاں ہوں وہ الٰہی خزانوں کا مالک عارف باللہ اور صاحب قرب و توحید ہوتا ہے۔ ورنہ بے قوت و بے کلید فقیر محض مقلد ہے۔ فقیر ہونا آسان کام نہیں فقر میں پروردگار کے اسرار عظیم کا مشاہدہ ہوتا ہے ؎

اندرون تو می برآید ہر آواز ہا آوازش میرساند اہل راز

ہر آواز تیرے اندر سے آتی ہے۔ یہی آواز تجھے اہل راز تک پہنچاتی ہے۔

مرشد ناقص چہ داند آواز راز ہر کہ آوازش رسد شد بے نیاز

ناقص مرشد کو اس آواز راز کی کیا خبر جس کو یہ آواز پہنچتی ہے وہ بے نیاز ہے۔

ہاہو آواز یک سر است در سر او مقام ہر کہ اینجا مے رسد ختم از تمام

اے ہاہو! یہ آواز ایک بھید ہے۔ جو شخص اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ مکمل ہو جاتا ہے۔

مقام آواز جو سر میں ایک ہڈی ہے اور عرش سے تحت الثرے تک سے وسیع ہے۔ جس میں روحیں بند کر سکتا ہے۔ اس کو ملک اسرار الارواح بھی کہتے ہیں۔ جو مرشد اپنے طالب اللہ کو ارواح کے اس ملک عظیم میں پہنچا سکتا ہے وہ لائق ارشاد ہے۔ اور اس کا طالب موت سے آزاد ہے۔ خواہ وہ لوگوں کی نظروں میں مرجاتا ہے۔ لیکن در اصل اس کی جان پرانے کپڑے اتار کر نئے پہنتی ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ نفس پرست اور صاحب حرص و ہوا بہت ہیں

marfat.com

اور خدا پرست فقیر بہت کم ہیں۔ اہل اللہ فقیر صاحب قوت ہونے کے باوجود مشرک، کافر اور منافق ہر طرح کے لوگوں کی ملامت۔ غیبت۔ غصہ۔ غضب۔ قہر اور دکھ تکلیف کو برداشت کرتے ہیں۔ لیکن خلقت کو ستاتے نہیں کیونکہ ایسا کرنا نبیوں کا طریقہ ہے۔ خلقت کو ستانا نفسانی خواہشات کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ کامل فقیر کا حوصلہ بہت وسیع ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اگر کامل فقیر چاہے تو طالب کو سالہا سال کی ریاضت میں مشغول کردے۔ اگر چاہے تو ایک لحظہ میں معرفت الٰہی اور وصال بخشدے۔ فقیر کو یہ دونو باتیں حاصل ہوتی ہیں جس کے احوال میں سُکر اور خیال میں خامی ہو۔ وہ نہ غرق فنا فی اللہ ہے نہ اُسے مشاہدہ جمال ہے ؎

اسم اعظم انتہا با ھُو بود
ورد با ہُو روز و شب یا ھُو بود

با ہو اسم اعظم انتہائی چیز ہے اسی واسطے دن رات با ہو کا ورد یا ھُو ہے۔

اسم اعظم ولی اللہ مومن مسلمان کے نصیب ہوتا ہے۔ جس میں تاثیر کرتا ہے اس کو نفع ہوتا ہے۔ جب یہ رواں ہو جائے تو لایحتاج کردیتا ہے۔ اور ذاکر کا دل صاف کردیتا ہے۔ اگر یہ رواں نہ ہو تو دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اور خود صاحب حرص ہوا ہو جاتا ہے۔ اسم اعظم کا عامل جانتا ہے۔ کہ دُنیا ایک گھڑی ہے۔ عقل مند عارف وہ ہے۔ جو اس ایک گھڑی کو طاعت میں بسر کرے حدیث اَلدُّنیَا سَاعَۃٌ فَجَعَلَھَا طَاعَۃً دنیا ایک گھڑی ہے اُس کو طاعت میں صرف کر۔

اہل حضور کا مرتبہ عظیم

عوام کی طاعت کو معہ دعا حضوری فرشتے بارگاہ الٰہی میں لے کر جاتے ہیں لیکن فنا فی اللہ خاص اہل حضور جو مذکور کے ذکر کے سبب فنا فی التوحید

marfat.com

ہوتے ہیں۔ اُن کی طاعت میں فرشتوں کو دخل نہیں۔ وہاں حرمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ مقرب فرشتوں کو دخل نہ پیغام کی حاجت ؎

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ ۔۔۔ نگنجد در مقامِ لی مَعَ اللہ

فرشتہ کو اگرچہ بارگاہ الٰہی کا قرب حاصل ہوتا ہے لیکن لی مع اللہ کے مرتبہ پر بھی اس کی گنجائش نہیں رہتی۔

قولہ تعالےٰ۔ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ" اپنے پروردگار کو اُس وقت یاد کر جب تو بھول جائے۔

حدیث "لِیْ مَعَ اللہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ میرا ایک وقت ہے۔ کہ وہاں مقرب فرشتے کا دخل ہے نہ کسی نبی مرسل کا، ؎

خلق را طاعت بود از کسب تن ۔۔۔ عارفاں را ترک تن طاعت بود

عام خلقت بدنی طاعت کرتی ہے۔ لیکن عارفوں کی طاعت بدن کا ترک کرنا ہے۔

اصل طاعت پوشیدہ بے ریا اور فنا فی التوحید کا استغراق ہے۔ وہ طاعت اور ہے جو لوگوں کو دکھلانے کے لئے اور کسی لالچ سے کی جاتی ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ" میں اُس سے اچھا ہوں ؎

ہر کہ آمد در اَنَا در نار شُد ۔۔۔ خاکی آدم لائق دیدار شد

جو شخص غرور کرتا ہے وہ دوزخ میں جاتا ہے۔ خاکی آدمی دیدار کے لائق ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ سب سے بڑا گناہ تکبر اور خود پسندی ہے حدیث۔ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ ذَرَّۃٌ مِّنَ الْکِبْرِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ۔ جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبّر ہوگا وہ بہشت میں داخل نہیں ہوگا ؎

خویش را بگذار و غرق نور شو ۔۔۔ احتیاجے نیست وصلش با حضور

اے طالب! اپنا آپ چھوڑ کر نور میں غرق ہو جا۔ حضوری میں وصل کی ضرورت نہیں ہوتی۔

در حضوری وصل شرک دیدہ ہوا ۔۔۔ زیں ہوائے شرک طالب باز آ

بلکہ حضوری میں وصل شرک ہے۔ اے طالب! اس شرک سے باز آجا۔

marfat.com

غرق فی اللہ با مطالب راز حق زیر پالش عرش و کرسی ہر طبق

جو شخص غرق فی اللہ ہو وہ راز حق سے آگاہ ہوتا ہے۔ اس کے پاؤں تلے عرش۔ کرسی اور ہر طبقہ ہوتا ہے۔

مرشد کامل بود رہبر خدا طالباں را باز دارد از ہوا

کامل مرشد خدا کی طرف راہ دکھاتا ہے۔ و: طالبوں کو حرص و ہوا سے باز رکھتا ہے۔

ہر کہ طالب با مطالب خویشتن ایں چنیں طالب بود بس لافزن

جو طالب مطلب پرست ہو۔ وہ ترا لاف زن ہے۔

ہر کہ طالب حق بود من حاضرم در مجالس مصطفٰےؐ حاضر برم

جو حق کا طالب ہے اس کے لئے میں بھی حاضر ہوں۔ میں اسے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا سکتا ہوں

با ہو! مرشدی خود طالبی خود جانفشاں طالبِ حق را نیابم در جہاں

با ہو خود ہی مرشد خود ہی طالب اور خود ہی جانفشاں ہے مجھے تو جہان میں کوئی طالب نظر نہیں آتا۔

جس طرح لوگ دن رات کامل مرشد کی تلاش میں رہتے ہیں اسی طرح مرشد بھی کسی کامل طالب کی تلاش میں رہتا ہے۔

دونو جہان پر غالب ہونا آسان کام ہے مگر محاسبہ نفس مشکل ہے

واضح رہے کہ دونو جہان پر غالب ہونا آسان کام ہے۔ طالب کو دنیاوی مال و دولت اور عزت اور مرتبہ دلا دینا ایک ادنے اور آسان کام ہے۔ جاہل کو عالم بنا کر لوح و محفوظ کا مطالعہ کرا دینا بھی آسان اور سہل ہے۔ لیکن نفس کو قید میں لا کر دن رات اس کا محاسبہ کرنا سخت مشکل ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کو پہچانوں۔ معرفت اور قرب حاصل کروں۔ شہ رگ سے زیادہ نزدیک ہو جاؤں۔ صاحب بصر بن جاؤں۔ اللہ تعالےٰ سے بے حجاب الہام و پیغام لے سکوں۔ سر و اسرار سے واقف ہو جاؤں۔ جواب باصواب حاصل کروں علم وارادت فتوحات اور علم لدنی۔ غیبی۔ لاریبی حاصل کروں۔ اور اللہ تعالیٰ سے

marfat.com

ہمکلام ہو جاؤں۔ تو اُسے چاہیئے کہ اپنی حقیقت پہچانے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب نفس امارہ قدرت الٰہی سے پیدا ہوا۔ تو اس کے سر پر سات رنگ کا تاج رکھا گیا۔ وہ سات رنگ یہ تھے۔ طمع۔ حرص۔ شرک۔ کفر۔ نفاق۔ تکبّر اور حرص وہوا۔ پھر اس کے بدن پر حسد۔ ریا اور زینت دنیا کا لباس چست کیا شیطان کو اس کی بغل میں دیا۔ بے حیائی اور بے ادبی کا سرمہ مغروری کی آنکھ میں لگایا اس نے شیطان کو اپنا وزیر بنایا۔ ایسا کرنے سے وہ معرفت الٰہی سے اندھا ہو گیا۔ جب اس سج دھج سے نفس امارہ کو بارگاہ الٰہی میں لایا گیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس پر نظر رحمت نہ کی۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کی معرفت، رحمت اور اس کے وصال کو چاہتا ہے۔ وہ پہلے نفس امارہ کو چھوڑتا ہے۔ یہ مراتب عارفانِ حال کے ہیں؛ دَع نفسك وتعالی؛ اپنے نفس کو چھوڑ اور اوپر آجا۔

حدیث۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے پروردگار کو پہچانا۔ جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا اُس نے اپنے پروردگار کو باقی سمجھا۔

جو شخص پہلے اپنے نفس کو اپنا مطیع اور محکوم نہیں بناتا۔ اُس کے لئے معرفت الٰہی حاصل کرنا محال ہے۔ نفس امارہ کی ترک بغیر باخدا ہونا ایک امر محال ہے جب تک اس نفس خبیث جو بمنزلہ ابلیس و دیو سلیمانی ہے۔ فنا فی اللہ کے قید خانہ میں فنا نہ کرے گا۔ عارف باللہ کیسے ہو گا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ نفس امارہ آدمی کا خون پیتا ہے۔ اور پشیمان نہیں ہوتا۔ جو شخص نفس امارہ سے یکبارگی قطع تعلق نہیں کرتا وہ تخلق بسلیم اور رضا بحق تسلیم کے درجے کو نہیں پہنچتا اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ کامل مرشد پہلے ہی دن یہ سبق دیتا ہے کہ نفسانی خواہشات کو ترک کر کے انبیاؑ اور اولیاؒ

marfat.com

کی مجلس میں ہر ایک سے ملاقات کرو۔ طالب اللہ کے وجود میں چاروں مراتب ہیں۔ صرف ان کی پہچان کرنا ہے۔ وہ مراتب نفس۔ قلب روح اور سر کے ہیں جب یہ چاروں مرتبے وجود میں جمع ہو کر ایک دوسرے میں محو ہو جائیں۔ تو اس سے نور کی تجلی پیدا ہوتی ہے۔ جسے توفیق الٰہی کی صورت کہتے ہیں۔ بعد ازاں ان ہر صورت کے آثار معلوم کرنے چاہئیں۔

سو واضح رہے کہ نفس امارہ والے کے آثار یہ ہیں۔ ترشروئی۔ بدخوئی جسم کا ریا سے پُر ہونا۔ متکبرانہ کلام کرنا۔ خواہ وہ جاہل ہو یا عالم۔ یہ صفتیں اُن میں ضرور ہونگی۔ صاحب قلب کی یہ نشانیاں ہیں۔ کہ اس کی ہر بات سے اخلاص محبت اور ذکر الٰہی ظاہر ہوگا۔ اہل روح کی یہ شناخت ہے کہ اس کی ہر بات نفس اور حدیث کے موافق ہوگی۔ صاحب سر کی یہ پہچان ہے کہ اس کی ہر بات مشاہدہ و معرفت الٰہی اور تجلیات ذات دیدار کے متعلق ہوگی۔ توفیق الٰہی کی جانچ یہ ہے کہ اس کی حرکات و سکنات اور گفتگو سے توفیق الٰہی۔ نور مشاہدہ اور تجلیات نور ذات اور قرب و حضور ٹپکے گا۔

نفس و قلب و روح چو ہر یک نور شد لائق مذکور حق مغفور شد

جب نفس۔ قلب اور روح میں سے ہر ایک نور ہو جاتا ہے۔ وہ شخص مذکور کے لائق اور مغفور ہو جاتا ہے

ایں مراتب ابتدا طالب خدا مے برآ از ربع عناصر و از ہوا

طالب خدا کے یہ ابتدائی مراتب ہیں۔ کہ وہ اربع عناصر اور حرص و ہوا کو ترک کرتا ہے۔

دیدہ از دل مے کشائد با حضور اولیاء اللہ عالب بر قبور

اس کی دلی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور صاحب حضوری ہو جاتا ہے۔ اولیاء اللہ قبور پر غالب ہوتے ہیں۔

شہسوار شیر نر گردد سوار ہر کہ روبہ کرد دعوائے زیر بار

وہ شہسوار شیر نر پر سوار ہوتا ہے۔ جو لومڑی ہو کر دعوے کرے اسے زیر بار ہونا پڑتا ہے۔

marfat.com

سروریم قادریم قدرداں مدنظرمن پیر باشم ہر زماں

میں سروری قادری قدرداں ہوں۔ میں ہر وقت پیر کے مدنظر رہتا ہوں۔

لاتخف لاتحزن چو مارا شد مقام با نظر ہر یک شناسم خاص و عام

چونکہ ہمارا مقام "لاتخف ولاتحزن" نہ ڈر نہ غمگین ہونے۔ اس لئے میں خاص و عام کو ایک نگاہ میں پہچان لیتا ہوں۔

باھو در شریعت باش دائم شوق گیر ایں مراتب انتہائی اللہ فقیر

باھو شریعت میں ہمیشہ شوق ظاہر کرنا۔ یہ فنا فی اللہ فقیر کے انتہائی مراتب ہیں۔

فی اللہ فقیر وہ شخص ہے جو قرآن مجید کی برکت سے نفس پر حکمران ہو۔ جو شخص خواہشات نفسانی کو پاؤں تلے نہ روندے۔ اور نفس کے گھوڑے پر سوار نہ ہو۔ اس کے لئے اِن باطنی مراتب پر پہنچنا محال ہے۔ خواہ بظاہر ساری عمر ریاضت میں صرف کردے۔ بالکل لاحاصل اور بے فائدہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى" جس نے نفس کو خواہشات سے روکا پس جنت اس کا ٹھکانا ہے۔

نفس وسوسہ واہمہ خطرات بد قوت قوت نفس را حرص و حسد

جو نفسانی وسوسہ وہم اور خطرہ میں گرفتار ہو۔ اور جس کے نفس کی خوراک قوت، حرص و حسد ہو۔

کے شناسد نفس را اہل از صنم کے شناسد نفس را آں مردہ دم

وہ مردہ دم بت پرست نفس کو کس طرح پہچان سکتا ہے۔

کے شناسد نفس را ایں مرد عام ہر کہ یابد نفس را عارف تمام

یہ عامی مرد نفس کو کیونکر پہچان سکتا ہے۔ صاحب حضوری شخص نفس کو قتل کرتا ہے۔

کے شناسد نفس را اہل از غرور قتل سازد نفس را اہل از حضور

اہل غرور کب نفس کو پہچان سکتا ہے۔ صاحب حضوری شخص نفس کو قتل کرتا ہے۔

نفس را تحقیق کردم از خدا ہر حقیقت یافتم از مصطفےٰ ۱۲

میں نے خدا سے نفس کو تحقیق کیا اور جناب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہر حقیقت پائی۔

marfat.com

نفس ناری عاقبت چوں نور شد قلب قالب ہر اعضا مغفور شد

جب یہ ناری نفس آخر کار نور ہو جاتا ہے۔ تو قلب قالب بلکہ ہر ایک عضو مغفور ہو جاتا ہے۔

ہر کہ فارغ ذکر و فکرش شد حضور مے برآ از نفس کافر غرق نور

جو فارغ ہے اس کا ذکر و فکر حضور ہے وہ نفس کافر کے جال سے نکل کر نور میں غرق ہوتا ہے۔

انبیاء را نفس صورت انبیاء اولیاء را نفس صورت اولیا

انبیا کے نفس کی صورت انبیا ایسی ہے کہ اولیا کے نفس کی صورت اولیا ایسی ہے۔

نفس کافر را بود صورت کفار ریسماں در گلوزاں لعنت زنار

کافر کے نفس کی صورت کافر ایسی ہے کہ اس کے گلے میں زنار لعنت پڑا ہے۔

نفس خرس و خوک با سگ دیوانہ اژ خدا و از نبیؐ بیگانہ ہ

اگر تو نفس کا آشنا ہے تو گویا ریچھ، سور اور دیوانے کتے کا آشنا ہے۔ اور تو خدا و رسول سے بیگانہ ہے۔

مردہ دل را نفس حسن است یا خبیث گرچہ خواند بر زباں نص و حدیث

مردہ دل کا نفس یا حسن ہے یا خبیث ہے۔ خواہ وہ زبان سے نص و حدیث ہی کیوں نہ بیان کرے۔

نفس و شیطان بد بلائے اہل رفعت نفس آدم را برآورد از بہشت

نفس و شیطان بڑی بلائیں اور بڑے ہیں۔ نفس ہی نے آدم علیہ السلام کو بہشت سے نکالا تھا۔

گر تو خواہی نفس را با خود رفیق غرق شود دریائے وحدت زاں عمیق

اگر تو نفس کو اپنا رفیق بنانا چاہتا ہے۔ تو دریائے وحدت میں غرق ہو جا۔

مرتبۂ مومن

نفس مطمئنہ والا جب مراقبہ چشم پوشی میں مشغول ہوتا ہے۔ وہ خون جگر پیتا ہے۔ اس قسم کا مراقبہ اور مکاشفہ صرف دریائے توحید سے ہوتا ہے۔ جو شخص اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ اُس کا نفس فرمانبردار اور مسلمان ہو جاتا ہے اور مومن کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ مومن کا کام معرفت الٰہی میں محو ہونا ہے بود سے نابود کر دینا نفس مردود کی فنا ہے حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ

marfat.com

بِالْفَنَاءِ فَتَمَنَّعَ مِنْ رَبِّهٖ بِالْبَقَاءِ۔ جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا۔ اُس نے اپنے پروردگار کو باقی سمجھا۔" نفس امارہ والا لوگوں کو دیکھ کر آنکھیں بند کرتا ہے۔ اور چہرے پر کپڑا اوڑھتا ہے۔ تو وہ گویا خود فروشی کرتا ہے۔ یہ بے خبری اور بیہوشی کی علامت ہے۔ وہ اہل تقلید ہے نہ کہ اہل توحید۔

مرشد کامل کی شناخت

کامل مرشد کی شناخت یہ ہے کہ اگر طالب کو حسب ذیل آٹھ چیزیں عطا کرے تو خطا نہ کرے۔ اگر کرے تو مردود ہو جائے۔ وہ آٹھ چیزیں یہ ہیں۔

اوّل سچ بولنا۔ دوسرا حلال کھانا۔ تیسرا اطاعت۔ چوتھا ہمت و توفیق ہمت اس بات کا نام ہے کہ حرص و ہوا چھوڑ دے۔ اور توفیق کا یہ مطلب ہے کہ اُن چیزوں کی ترک کرے جن سے اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔ چار چیزیں باطنی یہ ہیں۔ اوّل ذکر زوال۔ ذکر زوال کا یہ مطلب ہے۔ کہ مشرق سے مغرب تک خاص و عام۔ طالب مرید۔ تمام اہل دین۔ بادشاہِ دنیا۔ امرا وغیرہ اس کی طرف رجوع کریں۔ اور اُس کے فرمانبردار اور غلام بن جائیں۔ لیکن یہ بات بھی فقیر کی نگاہ میں بہت ادنےٰ ہے۔ ایسے شخص کو خلق خدا کا ولی کہتے ہیں نہ اللہ تعالےٰ کا ولی۔

دوسرے ذکر کمال۔ ذکر کمال کا یہ مطلب ہے کہ زمین اور آسمان کے تمام فرشتے۔ عرش اُٹھانے والے فرشتے اور چاروں مقرب فرشتے اور کل موکلات اُس کے فرمانبردار ہو جائیں۔ اور ہر کام میں اُس کی مدد کریں۔ خبریں دیں۔ اور اُسے باطنی توجہ سے یہ دکھلائی دے۔ کہ اُس کے گرد فرشتوں کے لشکر کھڑے ہیں یہ مرتبہ بھی فقیر کے نزدیک بہت ادنےٰ ہے۔ کیونکہ ایسا ہونے سے وہ فرشتوں کا ولی ہوا نہ کہ اللہ تعالےٰ کا ولی۔

تیسرے ذکر حال۔ ذکر حال کا یہ مطلب ہے کہ ازل سے ابد تک کے تمام

marfat.com

انبیاء و اولیاء و اہل مراتب مومن۔ مسلمان میں سے ہر ایک سے مصافحہ کرے۔ اور ان کی مجلسوں میں داخل ہو۔ یہ مرتبہ بھی فقیر کی نظر میں حقیر ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ روحوں کا ولی ہوا نہ خدا کا۔

چوتھے ذکر احوال۔ ذکر احوال کا مطلب یہ ہے۔ کہ غرق فی التوحید اور نور حضور کے لازوال مراتب پر پہنچ جائے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کا وجود پاک ہو جاتا ہے۔ اور طالب انسان اللہ تعالےٰ کی معرفت اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے لائق ہو جاتا ہے۔

کامل مرشد پہلے ہی دن طالب کو وہ تعلیم و تلقین کرتا ہے۔ جس سے وہ اسرار ربانی سے واقف اور مشاہدہ لامکان میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ جو دل کے اندر پوشیدہ اور چھپا ہوا ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں۔ جو ولی اللہ عارف باللہ۔ ولی اللہ فقیر فنا فی اللہ واصل حق اور باقی باللہ ہو۔

طریقہ قادریہ عالیہ کی خصوصیت!

ہر ایک طریقہ کی انتہا قادری طریق کی ابتدا کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ کامل سروری قادری کی ابتدا یہ ہے۔ کہ وہ نظر یا اسم اللہ کے تصور یا کلمہ طیب کے ذکر یا توجہ باطنی سے طالب کو معرفت الٰہی میں غرق اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف کر دیتا ہے۔ یہ ہے قادری کے پہلے دن کا سبق۔ جو شخص یہ سبق نہیں پڑھا سکتا۔ اور مجلس نبوی میں حاضر نہیں کر سکتا۔ وہ کامل قادری نہیں۔ اس کے حال کی مستی خام خیال ہے۔ کیونکہ قادری ہمیشہ معرفت الٰہی کے نور میں مستغرق رہتا ہے۔ اور اسے وصال الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

marfat.com

وصال دو قسم کا ہوتا ہے

اوّل تجلّی الہام کا۔ دوسرا تجلی وصال کا۔ جو شخص طالبوں کو ان مراتب پر نہیں پہنچاتا۔ اور غوث قطب پر غالب نہیں کرتا۔ وہ قادری غالب نہیں۔ قادری غالب نہیں۔ قادری کامل شیر پہ سوار ہے۔ لومڑی۔ گیدڑ اور کتے کی کیا جرأت کہ شیر کا مقابلہ کرے۔ ازل سے ابد تک کی تمام مخلوقات کی شرح درجہ بدرجہ دکھا سکتا ہے ؎

جائیکہ من رسیدم امکاں نہ ہیچ کس را شہباز لامکانم آنجا نہ مگس را

جہاں میں پہنچا ہوں وہاں کسی کا پہنچنا ممکن نہیں۔ میں لامکان شہباز ہوں وہاں کبھی نہیں جا سکتی۔

لوح و قلم و عرش کرسی و کونین راہ نیابد فرشتگان نگنجند آنجا نہ جا ہوس را

وہاں پر لوح و قلم و عرش کرسی اور دو جہان نہیں جا سکتے۔ وہاں فرشتوں کی بھی گنجائش نہیں اور وہاں حرص کا بھی گذر نہیں۔

یہ معرفت توحید کا انتہائی درجہ ہے یہاں پر تمام اسرار ربانی کھل جاتے ہیں یہ ذکر وجدان کا جو شریعت پر مبنی ہے۔ جو نص اور حدیث کے موافق اور مطابق ہے۔

کُنْ فَیَکُوْن کا بیان

جب اللہ تعالےٰ نے چاہا کہ میں "کُنْ فَیَکُوْن" کو بیان کروں۔ تو اُس نے کہا کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ "میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ جب میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے خلقت کو پیدا کیا" جب اُس نے قہر و جلالیت کی نگاہ سے بائیں طرف دیکھا، تو اُس سے شیطان پیدا ہوا۔ اور جب لطف و کرم۔ جمعیت، مرحمت اور شفقت سے دائیں طرف توجہ فرمائی تو اس سے نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا جو آفتاب سے بھی

marfat.com

بڑھ کر روشن تھا۔ بعد ازاں اللہ تعالےٰ نے لفظ کُن کہا۔ تو تمام مخلوقات کی روحیں گروہا گروہ۔ صف بہ صف با ادب کھڑی ہو گئیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے حکم کی منتظر تھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کیا میں تمہارا پروردگار ہوں، تمام روحوں نے کہا، بَلیٰ۔ ہاں۔ جو چھوٹے بڑے، ہاں، کہنے سے منکر اور پشیمان ہوئے۔ وہ کافروں۔ مشرکوں۔ منافقوں اور جھوٹوں کی روحیں تھیں اور بعض ہاں، کہنے سے خوش وقت اور مسرور ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے روحو! جو چاہو مجھ سے مانگو۔ تاکہ میں تمہیں عطا کروں۔ تمام روحوں نے کہا۔ ہم تجھ سے تجھ ہی کو چاہتے ہیں۔ بعد ازاں اللہ تعالےٰ نے بائیں طرف دنیا۔ زینتِ دنیا۔ زیبائش دنیا۔ تماشائے دنیا پیدا کیا۔ اس وقت شیطان اور نفس امارہ ان چیزوں میں داخل ہوئے۔ جب شیطان دنیا میں داخل ہوا۔ تو اس نے حسب ذیل چوبیس بلند آوازے لگائے۔ جن کے سننے سے نو حصے روحیں شیطانی لشکر میں شامل ہو گئیں۔ وہ آوازے یہ ہیں۔

سرود۔ حسن پرستی۔ ہوا مستی۔ شرب شراب۔ بدعت۔ ترک الصلوۃ ترکِ جماعت۔ اسباب سرود۔ مثلاً طنبورہ۔ ربابہ۔ سرنائے۔ دف۔ ڈھول غفلت۔ خود پسندی۔ ریا۔ حرص۔ حسد۔ کبر۔ نفاق۔ غیبت۔ شرک۔ کفر جہل۔ جھوٹ۔ افعال بد، زنا وغیرہ، بدظنی۔ بدنظری۔ طمع شیطانی۔ جن میں یہ صفات پائی جائیں انہیں سمجھ لو کہ وہ شیطانی گروہ میں ہیں۔

حدیث۔ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ، جیسا تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ قولہ تعالےٰ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ، جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔ شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا اور بری باتوں کا حکم دیتا ہے، جس جس نے شیطانی آوازوں کو سن کر پسند کیا اس نے دنیا کو پسند کیا۔ اور اسی میں غرق ہو گیا۔ جب کل روحوں میں سے نو

marfat.com

حصّے دنیا کی طرف مائل ہوگئیں۔ تو صرف ایک دسواں حصّہ اللہ تعالیٰ کے روبرو عاجزی سے کھڑا رہا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے لطف وکرم سے فرمایا کہ روحو مانگو جو چاہتے ہو۔ تاکہ میں تمہیں عطا کروں۔ اُن میں سے صرف ایک حصّے نے یہ کہا۔ کہ ہم تجھ سے تجھ ہی کو چاہتے ہیں۔

پھر اللہ تعالےٰ نے دائیں طرف بہشت، حور وقصور۔ لذت بہشت اور بہشتی زیب وزینت روحوں کے پیش کی۔ تو نو حصّے بہشت کی طرف مائل ہوگئیں سب سے پہلے جو روحیں بہشت میں داخل ہوئیں۔ وہ اہل صفا اور اہل اتقا کی روحیں تھیں۔ جنہوں نے تقوٰے کی آواز کو پسند کیا۔ اور جو شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پر غالب آئیں۔ چنانچہ اس میں تمام عالم۔ فاضل عامل متقی اور پرہیزگار شامل ہیں۔ باقی حصّہ روحیں جو اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑی رہیں۔ جنہوں نے نہ شیطان کی آواز سُنی۔ نہ بہشت کی۔ وہ مشتاق دیدار غرق فنا فی اللہ رہیں۔ وہی روحیں باقی باللہ کی تھیں۔ جنہیں مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا حضور اور متابعت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم حاصل ہے یہ لوگ عارف باللہ فقیر تھے۔ جن کے بارے میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حدیث:" اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ"، فخر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے"، حدیث:" اَلدُّنْیَا حَرَامٌ عَلٰی اَھْلِ الْعُقْبٰی وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی طَالِبِ الْمَوْلٰی" اہل عقبےٰ پر دنیا حرام ہے۔ اور اہل اللہ پر عقبےٰ حرام ہے"، حدیث:" مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ" جس کا مولا ہے اس کا سب کچھ ہے۔

مرشد کامل کا سبق

جو مرشد اسم اللہ ذات کے حاضرات تصور اور اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تصور

marfat.com

یہ تینوں مقاموں اور تینوں مرتبوں کا سبق نہیں دیتا۔ اور اُن سے بانصیب نہیں کرتا اسے کامل مرشد نہیں کہہ سکتے۔ اور ایسے مرشد کا طالب بے جمعیت اور پریشان ہوتا ہے۔

جمعیت کسے کہتے ہیں

جمعیت کی شرح سُن لو۔ ویسے تو اس کی شرح کے لئے کئی دفتر درکار ہیں۔ لیکن جمعیت کی بنیاد کا مغز بتلائے دیتا ہوں۔ دودھ میں تھوڑا سا دہی ڈال دینے سے دودھ کو جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ دودھ کی اس جمعیت کو دہی کہتے ہیں۔ پھر دہی سے مکھن اور مکھن کو آگ پر رکھنے سے گھی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عارفوں کا وجود ذات لازوال کا مجموعہ ہے۔ نہیں نہیں میں نے غلطی کی۔ بلکہ جمعیت قدرت الٰہی سے اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت کا نہایت لطیف و شریف جامہ ہے۔ جو شخص یہ جامہ پہنتا ہے۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ کا منظور نظر رہتا ہے۔ اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اور مجلس محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی حضور اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ اس جانے والے کو معرفت الٰہی اور نور حضوری حاصل ہوتا ہے۔ اور اس کا وجود بخشا جاتا ہے۔ یہ جامہ جمعیت اس شخص کو پہناتے ہیں۔ جو دنیا مردار کی کندگی ترک کر کے دائمی بندگی اختیار کرے دلی ذکر کرنے سے زندگی ہوتی ہے۔ ورنہ اہل خطرات۔ کی بندگی نہیں ہوتی۔ شرمندگی ہوتی ہے۔

مطلب یہ کہ دنیا مقام حرص و ہوا ہے۔ اور عقبیٰ مقام ہوس۔ صاحب جمعیت کا ان دونوں مقاموں سے تعلق نہیں ہوتا۔ اللہ بس باقی ہوس۔

marfat.com

جمعیّت باطنی کے معنی

جمعیت کے اور معنی یہ ہیں۔ کہ جمعیت بمنزلہ چابی ہے۔ اور اٹھارہ ہزار عالم بمنزلہ قفل۔ اس چابی سے تمام مخلوقات کے تالے کھل سکتے ہیں۔ اور تمام مراتب منکشف ہو جاتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ جمعیت اسم اللہ ذات میں ہے۔ جو شخص ذات کی کنہ کو پہنچ جاتا ہے۔ اُسے مقامات صفات کے مشاہدہ اور کشف و کرامات کی حاجت نہیں رہتی۔ جمعیت ایک عجیب نور ہے۔ جس کے سبب صاحب جمعیت قادر ہو جاتا ہے۔

صاحب جمعیّت وہ ہوتا ہے۔ جو فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل کرلے۔ نفس پر حکمران ہو۔ روشنضمیر ہو۔ ایسے شخص کی قید میں دونوجہان ہوتے ہیں۔ اس کی زبان پر ہمیشہ علم تفسیر باتاثیر ہوتا ہے۔ جمعیت ایک نور ہے۔ جس کی اصل معرفت الٰہی کی تصدیق اور توحید الٰہی کی تحقیق ہے۔ یہ جمعیت کا نور دل سے اس طرح چمکتا ہے۔ جیسے سورج۔ جمعیت کے نور سے دونوجہان پشت ناخن پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کو بھی جمعیت ہی کہتے ہیں۔

واضح رہے کہ جمعیّت کے پانچ حرف ہیں۔ جن میں سے ہر ایک تصور، تصرف اور نعمت کا مقام دکھلاتا ہے۔ صاحب جمعیت ان پانچ مقاموں پر قابض اور متصرف ہوتا ہے۔ طالب کے دل میں کوئی ہوس نہیں رہتی کیونکہ جو کچھ وہ جانتا ہے یا چاہتا ہے لے لیتا ہے۔ مقام جمعیت میں جو جامع العلوم ہے۔ حی قیوم کے علم تحقیقات سے پانچ خزانے اور پانچ مقام حاصل ہوتے ہیں۔ جن میں پوری پوری نعمت اور تصرف ہے۔ مقام ازل۔ تصرف ازل گنج ازل۔ نعمت ابد۔ نعمت دنیا۔ اسی طرح روئے زمین پر کی تمام چیزوں کا تصرف اور ان کا حاصل کرنا۔ تصرف عقبیٰ۔ نعمت عقبیٰ۔ گنج عقبیٰ۔ اسی جمعیت سے نعمت کے مراتب تصرف گنج۔ واحدانیت کا اعلیٰ قرب اور

marfat.com

فنا فی اللہ اور بقا باللہ حاصل ہوتے ہیں۔ جو مرشد پہلے دن اسم اللہ ذات اور اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور کلمہ طیبہ کے حاضرات سے طالب اللہ کے ہر ایک مقام پر پہنچائے وہ کامل مرشد ہے۔ نہیں تو وہ ناقص مرشد بے دین اور لاف زن ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

رحمانی کام اور شیطانی کام

کیا تجھے معلوم ہے کہ رحمانی، شیطانی اور انسانی کام میں کیا فرق ہے۔ مجھے ان لوگوں کی حالت پر تعجب آتا ہے کہ عام و خاص کو اسم اللہ ذات سکھاتے ہیں یا قرآن شریف حفظ کرتے ہیں۔ یا فقہ کے مسائل بیان کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اُن کی زبان پر جھوٹ اور اُن کے دل میں نفاق ہوتا ہے۔ اور ان کے وجود سے حرص، حسد اور کبر کیوں نہیں دُور ہوتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کا نام اخلاص سے نہیں لیتے۔ اور کلام اللہ کا علم اخلاص سے نہیں سکھاتے۔ اس واسطے اللہ اللہ باد صرصر کی طرح نکل جاتا ہے۔ جو شخص اسم اللہ اور کلام اللہ کی کُنہ کو پہنچتا ہے اور آشنا ہو جاتا ہے۔ اُس کا نفس فانی اور اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اُسے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دائمی حضوری کی مجلس حاصل ہوتی ہے۔ اس کی روح کو بقا حاصل ہوئی دونو جہان پشت ناخن پر دیکھ سکتا ہے۔

جو شخص اللہ تعالےٰ کے نام سے آشنا ہو جاتا ہے۔ اور اُسے نہایت اخلاص سے پڑھتا ہے۔ وہ معرفت کی گیند صدق کے بلے سے دونو جہان کے میدان سے لے جاتا ہے۔ اسم اللہ ذات وہ باعظمت نام ہے کہ اس کی ابتدا اور انتہا میں نور حضور اور معرفت کا پورا پورا مشاہدہ ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پڑھنے والا نہایت اخلاص سے مطالعہ دل میں اس طرح مستغرق ہو۔ جس طرح علما کتاب کے ایک ایک ورق کے مطالعہ میں مستغرق رہتے ہیں۔ عارفوں کو یہ دونو باتیں

marfat.com

نصیب ہوتی ہیں۔ جو منزلہ پر وبال ہیں ؎

بر درِ درویش رو ہر صبح و شام تا ترا حاصل شود مطلب تمام

ہر صبح و شام درویش کے دروازے پر جا۔ تاکہ تجھے تیرا پورا مدعا حاصل ہو۔

گر ترا بر سر زند سر پیش نہ آنچہ داری در ملک درویش نہ

اگر تیرے سر پر بھی مارے تو سر آگے رکھ۔ جو کچھ تیرے پاس ہے درویش کے حوالے کر۔

دادۂ درویش یابے جاوداں از نظر درویش شد شاہِ جہاں

جو کچھ تو درویش کو دے گا وہ تجھے ہمیشہ ملتا رہے گا۔ تو درویش کی نظر کے سبب جہان کا بادشاہ ہو جائے گا

ہر کہ مقبول است درویش از نظر شد مراتب او ز بالا عرش تر

جو شخص درویش کا منظور نظر ہوتا ہے۔ اس کا مرتبہ عرش سے بھی برتر ہو جاتا ہے۔

درویش اور فقیر کے مراتب

درویش کا مرتبہ یہ ہے۔ کہ وہ چشم ظاہر سے ہمیشہ لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے جسے یہ مرتبہ ہو اسے فقیر لوگ منجم کہتے ہیں۔ یعنی جس طرح نجومی حالاتِ گذشتہ اور آئندہ بتاتا ہے۔ اسی طرح درویش لوح محفوظ کو دیکھ کر بتا سکتا ہے لیکن فقیر کا مرتبہ فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ حی قیوم کی توحید میں مستغرق رہتا ہے۔ درویش بمنزلہ مریض ہے۔ اور فقیر بمنزلہ طبیب۔ درویش جب دل پر نگاہ کرتا ہے تو اس کے اثر سے گائے بھینس کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ وہ ایک مفلس کو بادشاہ کے مرتبے پر پہنچاتا ہے۔ لیکن اگر فقیر کسی پر نظر کرے۔ تو اُسے روشن ضمیر بنا کر دونو جہان کا بادشاہ بنا دیتا ہے۔ اور مشاہدہ معرفت الٰہی میں اسطرح غرق کر دیتا ہے۔ کہ اگر اسے سلیمانی بادشاہی اور ملک دیدیں تو بھی قبول نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ باطن میں مرد ہوتا ہے۔ اس کا دل دنیا۔ اہل دنیا اور سونے چاندی سے سرد ہوتا ہے۔

تمت

marfat.com

عالم اور فقیر کا فرق

تجھے معلوم ہے کہ علما میں کثرت مطالعہ سے جلالیت، جذب اور غضب وغصہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور فقیر کو اسم اللہ ذات کے تصور سے معرفت الٰہی کا نور حاصل ہوتا ہے۔ جس سے اِس کی بینائی باطن تیز ہو جاتی ہے۔ سو صاحب خشم اور صاحب چشم کامل بیٹھنا درست نہیں۔ جو شخص قہر وغصّہ کو چھوڑ دیتا ہے اُسے معرفت الٰہی کے لئے آنکھ کی بینائی حاصل ہو جاتی ہے۔ جس طرح کہ جو شخص قال سے گذر جاتا ہے۔ اُسے معرفت الٰہی کا وصال حاصل ہو جاتا ہے۔ حدیث ،، مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ ۔،، جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اس کی زبان گونگی ہو گئی، مطلب یہ کہ جو شخص ایک دفعہ اخلاص۔ یقین۔ اعتقاد اور صدق سے یَا اَللّٰہُ کہتا ہے اس اللہ کہنے سے ازل۔ ابد۔ دنیا۔ عقبیٰ اور معرفت مولےٰ کے تمام مقام اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور تمام دائمی نعمت اس کے ہاتھ آجاتی ہے۔

مجھے اُن لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ دن رات اللہ اللہ کا ذکر جہر کرتے ہیں لیکن چونکہ اسم اللہ ذات کی کُنہ نہیں جانتے اس لئے رجعت میں پڑ کر اہل بدعت اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا سرور محض ہوائے نفسانی کی خاطر ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ ان کی خلوت محض مردوں کے لئے خلل انداز ہے۔ اور اُن کی حجرہ نشینی محض حجاب ہے۔ وہ ٹٹی کی آڑ میں بادشاہ۔ امرا کو مرید کرتے ہیں۔ اور انہیں تسخیر کرنا چاہتے ہیں۔ پس معلوم ہو کہ اسم اللہ ذات پاک اسم اعظم ہے۔ جو وجود معظم کے سوا اور کہیں اثر نہیں کرتا۔ اور نہ اس میں ٹھیرتا ہے۔ نہ نفع دیتا ہے۔ تاوقتیکہ اخلاص سے کام نہ لیں اور کوئی کامل مرشد عطا نہ کرے۔

marfat.com

فقیر کا مرتبۂ اعلےٰ

واضح رہے کہ فقیر کا مرتبہ یہ ہے۔ کہ اسے عین العیان کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اور دونو جہان اس کے چہرے کی طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ اور دل و جان سے اس کے مبتلا پریشان اور عاشق رہتے ہیں۔ مجھے ان احمق لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ کہ آپس میں کوئی طالب اور کوئی مرشد بن بیٹھا ہے۔ لیکن نہ طالب کو طالب کی حقیقت معلوم ہے نہ مرشد کو مرشد کی حقیقت سے واقفیت دونو ہی احمق اور نادان ہیں۔ کامل مرشد حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہونا چاہیئے۔ اور طالب اصحاب کبارؓ کی طرح جاں نثار ہونا چاہیئے۔ کہ جن کی خوراک دن رات صرف دیدار محمدی صلے اللہ علیہ وسلم تھا۔ اور جو کفر۔ شرک اور بدعت سے استغفار کرتے تھے۔ جو شخص شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم کے خلاف چلے وہ ملعون مرشد کیسے ہو سکتا ہے مرشد کا سلک سلوک قرآن سے حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر شریعت بھی قرآن سے۔ یہ محض اسم اللہ ذات کا مشاہدہ حضوری ہے۔ اسی مرتبہ کو فنا فی اللہ کہتے ہیں ؎

ہر کہ فی اللہ گشت فانی با خدا — از جاں گذشتہ آنچہ بیند شد روا

جو شخص فنا فی اللہ ہو جائے۔ جو شخص جان سے گذر جائے جو کچھ وہ دیکھتا ہے۔ جائز ہے۔

عقل و فکر کے رسد فی اللہ جمال — معرفت دیدار را گویند وصال

جمال فی اللہ کو عقل و فکر سے معلوم نہیں کر سکتے۔ معرفت دیدار کو ہی وصال کہتے ہیں۔

جز لقائش معرفت منظور نیست — عارفاں را جز خدا اندر شور نیست

اس کے لقا کے سوا معرفت منظور نہیں۔ عارف خدا کے سوا کسی کا ذکر تک نہیں کرتے۔

گرچہ عارف بستہ لب باشد مدام — با خدا ہم سخن مذکورش تمام

اگرچہ عارف ہمیشہ اپنے لب بند رکھتا ہے۔ اس کا ذکر مذکور یہی ہے کہ وہ خدا سے ہمکلام رہتا ہے۔

marfat.com

ہر کہ ایں جائے نہ بیند دل سیاہ حُبّ دنیا دل سیاہے سر گناہ

جو شخص یہاں دیدار خدا نہیں دیکھتا وہ سیاہ دل ہے۔ دنیا دی محبت سراسر گناہ اور سیاہ دلی کا باعث ہے۔

حدیث "مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ" جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا۔ اس کی زبان ضرور گونگی ہو گی۔

قولہٗ تعالےٰ "مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى" جو شخص دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا ؎

چشم دل دیگر بود بینند روا
نہ کہ ایں چشمے بود باسر ہوا

وہ دل کی آنکھ اور ہوتی ہے جس سے بقائے الٰہی جائز ہے۔ نہ کہ یہ آنکھ جسمیں ہوا و ہوس ہے۔ جو شخص یہ مراقبہ اور مکاشفہ کرتا ہے۔ وہ عارف باللہ ہے۔ گویا وہ جان سے نکل آتا ہے ؎

آں زبانِ دیگر است باحق بیان
نہ ایں زبانِ لاف زن دیگر بیان

وہ زبان اور ہے جو حق بیان ہے۔ نہ یہ زبان جو لاف زن ہے اور کچھ اور ہی بیان کرتی ہے۔

حدیث "اَلسُّكُوْتُ تَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرِضَاءُ الرَّبِّ" خاموشی مومن کا تاج اور رضائے الٰہی کا باعث ہے۔

قول مصنف علیہ الرحمۃ

اَلسُّكُوْتُ مِفْتَاحُ الْعِبَادَةِ، اَلسُّكُوْتُ مَكَانُ الْجَنَّةِ، اَلسُّكُوْتُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، اَلسُّكُوْتُ حِصَارٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ، اَلسُّكُوْتُ خَيْرُ الْبَشَرِ، اَلسُّكُوْتُ سُنَّةُ الْاَنْبِيَاءِ، اَلسُّكُوْتُ نَجَاةٌ مِّنَ النَّارِ اَلسُّكُوْتُ قُرْبُ الرَّبِّ، اَلسُّكُوْتُ غَرَقٌ فِي التَّوْحِيْدِ النُّوْرِ۔ خاموشی عبادت کی کنجی، بہشت کا مکان، رحمت الٰہی، شیطان سے بچنے کے لئے فصیل

marfat.com

انسان کی بھلائی، انبیاء کا طریقہ۔ دوزخ سے نجات۔ قرب ربانی اور غرق فی التوحید ہے وہ خاموشی اچھی اور مناسب ہے۔ جس سے ہمیشہ مشاہدہ حضور ہو۔ ایسی خاموشی کو ساکن لاہوت کہتے ہیں۔ اور خاموشی کی اصل یہ ہے۔ کہ جسم و جان کو چھوڑ لامکان میں غرق ہو جائے۔ اور جس خاموشی کا یہ نتیجہ نہ ہو۔ وہ مکر و فریب کا جال ہے۔ جس سے خلقت کو شکار کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی خاموشی شیطانی مکر اور نفس امارہ کا فریب ہے۔

عارف باللہ اور فقیر ولی اللہ میں حسب ذیل سات باتیں پائی جاتی ہیں

اوّل۔ خاموش رہ کر یاد الٰہی میں مشغول رہنا۔

دوسرے۔ نماز باجماعت کے سوا باقی وقت خلوت و تنہائی میں بسر کرنا۔

تیسرے۔ دنیا زیادہ جمع نہ کرنا۔ بعض کا یہ کہنا کہ ہمارے پاس جو روپیہ پیسہ ہے۔ وہ مستحقوں، درویشوں، فقیروں، بیوہ عورتوں یتیموں مسلمینوں عاجزوں کے لئے ہے۔ نہ کہ طمع نفسانی کے لئے۔ یاد رکھو یہ سب کچھ ان کا شیطانی حیلہ۔ مکر اور فریب ہے۔ اُن کی یہ کیفیت ہوتی ہے۔ کہ جب اُن کے پاس زیادہ مال ہوتا ہے۔ تو زکوٰۃ کے بھی منکر ہو جاتے ہیں۔

چوتھے۔ کشف و کرامات پر مغرور نہ ہونا۔

پانچویں۔ علم و علماء کے خلاف نہ کرنا۔

چھٹے۔ طالب کو یہ نہ کہے کہ تیرا مرتبہ مرشد سے اعلیٰ ہے۔ اور اگر ایسا کرے تو سمجھو کہ شیطانی وسوسہ ہے۔ کیونکہ شیطان اس غرور میں لاکر مرشد سے اسے مردود بنا دیتا ہے۔

ساتویں۔ اس شیطانی وسوسے میں نہ آئے کہ اب مَیں تو ہوں اور تو مَیں ہے اب ظاہری عبودیت کی کیا ضرورت ہے۔ عارف یہی سمجھتا ہے کہ مجھے تیرا دیدار کافی ہے۔

marfat.com

طالب صادق مرشد کامل کا مرید ہو کر بالتحقیق معلوم کر لیتا ہے کہ مذکورہ باتوں کے خلاف کرنا شیطان علیہ اللعنۃ کا پیشہ ہے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ سے شیطان کو قتل کر کے دور پھینک دیتا ہے۔ اس رستے میں کوئی صاحب توفیق کامل مرشد چاہیئے۔ جو ہمیشہ گردن پر سوار رہے۔ ظاہر و باطن قول و فعل اور عمل میں ہر وقت رفیق ہو۔ اور اپنے اعمال و افعال اور اقوال کو خدا کے سپرد کر دے۔ اور اپنا دخل بیچ سے ہٹا لے ؎

کارِ جہاں چناں کہ تو خواہی اگر شود
ایماں نیاوری بخدائے جہاں کہ ہست

اگر اس جہان کے کام تیری خواہش کے مطابق چلے جائیں تو تو خدا کی ہستی کا بھی قائل نہیں رہے گا۔

قولہ تعالیٰ۔ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جس طرح اس کا ارادہ ہوتا ہے اسی طرح کا حکم کرتا ہے۔

وجود انسان میں نفس امارہ بمنزلہ یزید لعین ہے

واضح رہے کہ انسانی وجود میں نفس امارہ بمنزلہ یزید ہے اور روح بمنزلہ علیہ الرحمۃ۔ اگر صاحب روح یاد الٰہی میں مشغول ہے۔ تو اس کے ہاتھ میں اسم اللہ اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تلوار ہے جس سے دن رات، شداد، نمرود، قارون، فرعون، اور ہامان جیسے کافروں کو قتل کرتا ہے۔ اگر اس کے وجود میں نفس یزید ہے تو اس کا دل مردہ ہے خدا کی یاد سے غافل ہے ہاتھ میں غفلت کی تلوار لے کر پیغمبر زادوں کو قتل کرتا ہے۔ نفس یزید اور نفس بایزید والوں کی ہمنشینی درست نہیں۔ تو اپنے آپ کو کون خیال کرتا ہے۔ نفس یزید یا نفس بایزید۔

قرب الٰہی کی معرفت کے لئے سر کو پاؤں بنانا بلکہ سر اور پاؤں کی خبر نہ رہنا

marfat.com

ہے۔ حدیث۔ مَشْیٌ عَنِ النِّسَآءِ بِدُوْنِ اَنْ قَدَامِہٖ۔ قدموں کے بغیر سر کے بل چلنا۔ ۵

صاحب سر بود بے سر ہمدم سر سہ دیگر بود با حق کلام

جو اہل سر ہیں وہ ہمیشہ بے سر ہوتے ہیں۔ وہ سر اور ہے جو حق سے ہمکلام ہوتا ہے۔

آں سر رازی غرق با ہمدم خدا عام را سر دیگر است با سر ہوا

وہ سر والا سر ہمیشہ خدا کا ہمدم اور اس میں مستغرق ہوتا ہے عام لوگوں کے سر میں ہوا و ہوس بھری ہوتی ہے۔

گر بگویم سر رازی آنچہ ہست دفترے باید رقم از وے الست

اگر میں صاحب راز سر کی پوری پوری حقیقت بیان کردں تو اس کیلئے مجھے الگ کتاب لکھنی پڑتی ہے

باھو بہر از خدا آں سر بگو آنچہ باشد غیر حق از دل بشو

باھو! خدا کے لئے وہ سر بتا جو کچھ غیر حق ہے اُسے دل سے دھو ڈال

بعد ازاں لائق شوی سر راز راہ ہر دمے جان جگر سوزد آہ آہ

غیر حق کو دل سے دور کر دینے کے بعد تو اس راہ کے بھید کے لائق ہو جائے گا۔ افسوس ہر ایک دم جگر کو جلائے جاتا ہے۔

اس راہ میں بے درد نامرد ہے۔ کیونکہ اہل دل کا علاج درد دل ہے۔

معرفت الٰہی اور زندگی قلب کی شرح

واضح رہے کہ معرفت وصال۔ فنائے نفس۔ زندگئے قلب اور بقائے روح کی شرح معلوم کرنے کے لئے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ظلمت و غلاظت اور باطنی روشنی اور صفائی ایک دوسرے میں گڈمڈ ہیں۔ قولہ تعالےٰ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَ تُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ۔" رات میں دن اور دن میں رات" اگر رات کی تاریکی ہو تو اس کے بعد دن ہوتا ہے۔ اگر دن ہو تو اس کے بعد رات کی تاریکی آجاتی ہے۔ نفس کی تاریکی روح کا آفتاب چھپ نہیں سکتا۔ سالک کو منزل کے

marfat.com

تمام راہ ورسم سے واقفیت ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو شخص نفسانیت کا غلام ہے۔ اس کا کام گناہ کرنا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا کام ان گناہوں کو بخشنا ہے جو شخص استغفار کرتا ہے۔ اُس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

واضح رہے کہ انسان بمنزلہ پانی کے قطرہ کے ہے اور یہ پیدا بھی پانی کے قطرہ سے ہوا ہے۔ انسانی وجود میں شہوت کے پانی کا قطرہ خرابی پیدا کرتا ہے جو عقل مند سے بے وقوف اور انسان سے حیوان بنا دیتا ہے۔ پس ایسے مشکل وقت کوئی کامل مرشد دستگیری کرے تو انسان شہوت اور شامت نفس سے نکل سکتا ہے۔ عارفوں کی خواہش نور حضور کا شوق ہے۔ قرب الٰہی کی برکت سے شہوت رُک سکتی ہے۔ جب تک تم حرص وہوا کو نہ چھوڑو گے عرش پر قدم نہ رکھو گے ؎

ترا گر ہوائے بہشت آرزوست　　مرد در پئے آرزوئے ہوا

اگر تجھے بہشت کی آرزو ہے تو حرص ہوائے نفسانی کی طمع نہ کر۔

جو شخص ہوائے نفسانی کی روک تھام کرتا ہے وہ حق پسند ہو جاتا ہے۔

عارفوں کی چار قسمیں

عارف چار طرح کے ہوتے ہیں۔ جن کے چار اسم اور چار جسم ہوتے ہیں اور معرفت بھی چار قسم کی ہوتی ہے۔ معرفت ازل کے عارف۔ معرفت ابد کے عارف۔ معرفت دنیا کے عارف۔ معرفت عقبیٰ کے عارف۔ یہ چاروں معرفتیں عارف حقیقی کے لئے بمنزلہ حجاب اکبر ہیں۔ خاص معرفت کا عارف منتہی اور غرق فنا فی اللہ ذات ہوتا ہے۔ جو ان چاروں معرفتوں سے نکل آتا ہے

مرد آں باشد کہ باشد غرقِ نور　　کے رسد بانور ایں اہل الغرور

مرد وہ ہے جو نور معرفت میں غرق ہو۔ اس نور کو اہل غرور کب حاصل کر سکتے ہیں۔

فتنہ و فسریاد دائم در طلب　　ایں مراتب جیفۂ اہل کلب

marfat.com

ہمیشہ فتنہ و فساد کے طالب رہنا۔ دنیادی کتوں کے مراتب ہیں۔

دعوٰے کردند قلب جیفہ کلب دار　　ازمیانِ عارفاں کلبش برآر

جس طرح کتے مردار کے دعویدار ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ دنیا کے دعویدار ہیں۔ تو عارفوں میں سے اس کتے کو نکال دے۔

باھو از بہر خدا عارف نما　　معرفت حاصل شود از مصطفٰے

اے باھو! تو برائے خدا عارف دکھا۔ یاد رکھ عارف ذات نبوی ہے۔ اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔

یہ مراتب ان مردانِ خدا کی تقویت سے حاصل ہوتے ہیں جو شریعت کے پابند اور شہسوار ہیں۔ یہ دنیا کے طالب کتے لائق دیدار نہیں۔

تجرید و تفرید کون حاصل کر سکتا ہے

واضح رہے کہ تجرید و تفرید وہ شخص حاصل کر سکتا ہے۔ جسے مرشد کامل ایک سو بیس کروڑ دس لاکھ تین ہزار بلکہ بے شمار مقامات۔ ایک دن رات یا زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ کے اندر یا ایک دم میں ایک قدم پر تمام مقامات کی سیر کرائے۔ تاکہ طالب اپنے وجود کو دونوں جہان میں زندہ پائے اور دس لاکھ یا جس قدر بدن پر بال ہیں۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے قدرت الٰہی کے نور و حضور کا مشاہدہ کرے۔ ہوشیار طالب اسی ایک صورت نور میں مستغرق رہتا ہے۔ کبھی اس میں داخل ہوتا ہے کبھی اس سے نکلتا ہے۔ محو معرفت ہونے کے سبب اس کا وجود پختہ ہو جاتا ہے جس شخص کی یہ کیفیت ہو جائے وہ خلقت کے ارشاد اور رہنمائی کے لائق ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب مقامات اور صورت نور ذات تجلیاتِ معرفت الٰہی کے علم فقر کے قاعدہ کی الف بے ہے جو شخص قاعدہ علم فقر کے شروع میں معرفت الٰہی نہیں جانتا وہ معرفت الٰہی کی انتہا کیا معلوم کر سکتا ہے۔ جو شخص اس قاعدے میں راست ہو جاتا ہے۔ وہ ترک۔ توکل۔ تسلیم

marfat.com

رضا۔ توحید۔ تجرید۔ تفرید۔ فنا۔ بقا اور صفا کے مقامات اور مراقبہ۔ خواب۔ مجلس انبیاء اور اولیاء اللہ یا مجلس سلطان الفقر کو دیکھ کر اُن سے واقف ہو جاتا ہے سلطان الفقر مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں ہمیشہ حاضر رہتا ہے۔ ابتدا میں بھی اور اخیر پر بھی۔

تجرید اس بات کا نام ہے کہ ہر ایک مقام سے جدا ہو اور نفس و شیطان سے رہائی پا کر ہمیشہ اللہ تعالےٰ کا منظور نظر رہے۔ اور مقام حضوری میں رہے۔ اس کا نفس مطمئنہ ہو۔ با ادب ہو۔ شیطان میں یہ طاقت نہیں کہ مقام حضور منظور پر پہنچے۔

تفرید اسے کہتے ہیں کہ گو بظاہر دن رات لوگوں میں رہے۔ لیکن باطن میں ربوبیت کی فردانیت میں مستغرق رہے۔ یہ راہ قال کے متعلق نہیں یہ حال سے علاقہ رکھتی ہے۔ یہ بات فضل الٰہی شامل حال ہو تو کسی کامل مرشد سے نصیب ہوتی ہے۔ قولہ تعالےٰ "اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ" جسے تو پیار کرے اُسے تو ہدایت نہیں کرتا۔ بلکہ جسے اللہ تعالےٰ چاہے اُسے وہ ہدایت کرتا ہے۔ "اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰهِ" کوشش میری طرف سے ہے اور اس کا پورا ہونا اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔

جب عارف علم فقر اور توحید، تجرید اور تفرید کی معرفت حاصل کر لیتا ہے تو ظاہر و باطن میں اسے کسی قسم کی ضرورت نہیں رہتی۔ ذات و صفات کے تمام مقامات و احوالات اس کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ اسی بارہ کا نام جوہر جمعیت ہے

جوہر جمعیت کی دو علامتیں

جوہر جمعیت کی دو علامتیں ہیں۔ بہ ظاہر شریعت میں ہشیار رہنا اور بہ باطن ایسا غرق مراقبہ ہوتا۔ گویا کہ مردہ مجاہدہ ربوبیت سے مشرف ہے۔ جو شخص اس میں شک کرے وہ کافر اور دوزخی ہے۔ اگر تو طلب کرے تو دروازہ کھلا ہے۔ اس

marfat.com

دروازے کی طرف وہی شخص آتا ہے۔ جو عارف شہباز اور طالب دیدار ہو ورنہ طالب دنیا جو گدھ اور چیل کی طرح ہیں اس دروازے سے دُور دُور رہتے ہیں۔

دیدہ باید لائقِ دیدار اُو ایں نہ دیدہ در طلب مردار او

آنکھیں وہ ہیں جو اس کے دیدار کے لائق ہوں نہ یہ آنکھیں جو مردار کی طلب اور جستجو میں ہوں۔

کور چشمے کے بہ بیند آفتاب کور را از آفتابش صد حجاب

اندھا سورج کو کب دیکھ سکتا ہے۔ اندھے اور سورج کے مابین سینکڑوں حجاب ہیں۔

اہل روح صاحب چشم ہے اور اہل نفس امارہ اندھا ہے۔ سو اندھے اور آنکھوں والے کی ہم نشینی کیسے درست ہو سکتی ہے۔ اہل ارواح کی مجلس پاک ہے اور نفس امارہ والوں کی مجلس ناپاک۔ پاک اور پلید ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے

جہالت سے بڑھ کر دنیا میں کوئی بُری چیز نہیں ہے

واضح رہے کہ جہالت سے بڑھ کر بُری چیز دنیا میں کوئی نہیں۔ مطلب یہ کہ علم عمل کے لیے ہے۔ بغیر عمل کے علم بانجھ عورت کی طرح ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ ابتدا اور انتہا کے چودہ علم اپنے قبضہ و تصرف میں لانا آسان ہے۔ لیکن صاحب عمل عالم اور متقی پرہیزگار ہونا بہت مشکل ہے۔ زندہ دل وہی ہے جو خفیہ ذاکر ہے خفیہ ذاکر دن رات نفس کو ذکر کی تلوار سے قتل کرتا ہے۔ خفیہ ذاکر ہونا آسان ہے۔ لیکن صاحب مذکور مع اللہ ہو کر الہام حضور حاصل کرنا بہت مشکل ہے حضوری اور صاحب الہام ہونا بہت آسان ہے۔ لیکن معرفت الٰہی حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ معرفت الٰہی حاصل کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن اسے حوصلہ وسیع سے وجود میں نگاہ رکھنا بہت مشکل ہے۔ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو کر حضوری اور دیدار رحمت انوار حاصل کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن محمدی ولایت ہدایت، خو، خلق۔ ترک و توکل۔ تسلیم و رضا اور فقر حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ جس طرح بادشاہ ہونا اور مشرق سے مغرب تک ملک

marfat.com

سلیمانی حاصل کرنا آسان ہے۔ لیکن عدل و احسان اور مسلمانوں کی حق رسی بہت مشکل کام ہے۔ اسی طرح مرشد ہونا آسان ہے۔ لیکن طالب مرید کو ہر ایک مرتبہ اور مطلب حاصل کرانا۔ انتہائے معرفت تک پہنچانا۔ غرق وحدانیت کر کے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا حضوری بنانا سخت مشکل ہے۔ طالب آسان ہے لیکن باادب و باحیا ہونا اور اپنے اختیار سے اپنے آپ کو مرشد کے سپرد کرنا بہت مشکل ہے۔ پیر ہونا اور حجاموں کی طرح مریدوں کے بال کاٹنا آسان کام ہے۔ لیکن مشکل کے وقت مرید پاس حاضر ہو کر اس کی مشکل حل کرانا بہت مشکل ہے۔ مرید ہونا آسان ہے۔ لیکن مردار حرام کو ترک کرنا بہت مشکل ہے۔

حدیث: "اَلْمُرِید لَا یُرِیْد" مرید وہ ہے جس کی اپنی کوئی خواہش نہ ہو۔

قول المشائخ: "اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ" طالب کی مرشد کے ہاتھ میں وہی کیفیت ہوتی ہے جیسی مردہ کی نہلانے والے کے ہاتھ میں۔ یا مختصر الفاظ میں مردہ بدست زندہ کا مصداق ہونا چاہیے۔

مجلس محمدیؐ کے اثراتِ مقدس

جو شخص مجلس محمدی صلے اللہ علیہ والہ وسلم میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے وجود میں چار نگاہوں سے چار اثر پیدا ہوتے ہیں۔ اوّل حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نگاہ سے طالب اللہ کے وجود میں صدق پیدا ہوتا ہے اور جھوٹ اور نفاق وجود سے نکل جاتے ہیں۔ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالب کے وجود میں عدل اور محاسبہ نفس پیدا ہوتے ہیں۔ اور نفسانی خطرات بالکل نکل جاتے ہیں سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالب اللہ کے وجود میں ادب و حیا داخل ہوتے ہیں۔ اور بے ادبی اور بے حیائی خارج ہو جاتی ہیں۔ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نظر سے طالب اللہ کے وجود میں علم ہدایت اور

marfat.com

نقص پیدا ہوتے ہیں۔ اور جہالت اور دنیاوی محبت نکل جاتے ہیں۔ بعد ازاں طالب اللہ لائق تلقین ہوتا ہے۔ اور جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے تلقین فرماتے ہیں مرشد کا مرتبہ، لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ،، نہ ڈر اور نہ غم کر جو مرشد پہلے دن طالب اللہ کو مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل کر کے اصحاب کبارؓ سے نعمت نہیں دلاتا اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تلقین نہیں دلاتا اور بلا ریاضت ایک گھڑی کے اندر ولایت و ہدایت سے سرفراز نہیں کرتا اور اسم اللہ ذات کے تصور سے حضوری عطا نہیں کرواتا وہ مرشد نہیں اگر باطن میں مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف حضور ہونا اور قرب حق کے مراتب اعلےٰ میں فنا فی اللہ ہونا نہ ہوتا تو تمام سالک اور راہرو گمراہ ہو جاتے۔ صاحب باطن ہونے کا یہ مطلب ہے کہ جو کچھ باطن میں دیکھے۔ وہ نص حدیث، قرآن اور شریعت کے مطابق ہو۔ اگر ایسا نہیں تو اس کا باطن باطل ہے۔

واضح رہے کہ جو شخص تجھ کو باطن میں خواب یا مراقبہ کے ذریعہ کسی دنیاوی یا دینی نیک یا بد کام کے لئے کہے کہ اس کام کے خیر و شر سے مطلع کرو تو چاہیے کہ اس وقت پہلے کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے۔ پھر درود پڑھے اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے یا سورہ فاتحہ پڑھے۔ تو بیشک تجھے انبیاء اصحاب۔ مجتہد۔ اولیاء۔ فقرا یا درویش باطن صفا کی روحوں یا فرشتہ کے وسیلے تجھے جواب باصواب سے مطلع فرمائیں گے جو شخص ایسا نہیں کرتا اور اس صفت سے موصوف نہیں ہوتا۔ وہ شیاطین یا جن سے اطلاع پاتا ہے۔

مراقبہ سے اسرار پروردگار کا مشاہدہ ہوتا ہے

واضح رہے کہ مراقبہ میں چار چیزیں ہیں، جو محض چار میم ہیں۔ پہلا میم مراقبہ سے محبت ہے یعنی مراقبہ محبت سے اسرار پروردگار مشاہدہ ہوتا ہے۔ یہ اسم اللہ

marfat.com

ذات کے تصوّر سے ہوتا ہے۔ دوسرا میم مراقبہ سے معرفت توحید نور الٰہی حاصل ہوئی۔ یہ بھی اسم اللہ ذات کے تصوّر سے ہوتا ہے۔ تیسرا میم مراقبہ سے معراج الصلوٰۃ دل سے کھلتا ہے۔ ذکر جاری ہوتا ہے۔ ذوق اور فرحت نصیب ہوتے ہیں۔ اور تمام وجود کے ہر رونگٹے سے یا اللہ کی آواز نکلتی ہے۔ یہ مراقبہ اسم لہٗ کے تصوّر سے ہوتا ہے چوتھا میم مراقبہ سے مجموعۃ الوجود یعنی سر سے پاؤں تک تمام مشاہدہ انوار میں مستغرق ہوتا ہے۔ اگر یہ باتیں نہیں تو سمجھو نفس و شیطان غالب اور قادر ہیں۔

صاحب مراقبہ ہفت اندام جب تک مجلس اولیاء انبیاء سے ملاقات نہیں کر لیتا مراقبہ سے سر نہیں اُٹھاتا۔ خواہ اُسے مراقبہ کرتے ہوئے ستر سال ہی کیوں نہ گذر جائیں۔ لوگوں کی نظروں میں وہ آنکھیں بند کئے ہوتا ہے۔ لیکن باطن میں اُس کے وجود کے ہر ایک بال سے نور کی صورت ذکر اسم اللہ سے نمودار ہوتی ہے۔ جب صاحب مراقبہ باخبر ہوتا ہے تو ہر ایک صورت نور پھر جسم میں چلی جاتی ہے۔

مراقبہ اسم ہُو کے تصوّر سے ہوتا ہے۔

بعض صاحب مراقبہ اس سے واقف ہیں اور بعض ناواقف کہ ہر مراقبہ اسم ہو کے تصور سے ہوتا ہے۔ اسم ھو سے چار منتہی ذکر کھلتے ہیں۔ جنہیں محض حضور غرق نور کہتے ہیں۔ اوّل ذکر حال یہ کسی مرشد کامل سے حاصل ہوتا ہے دوسرا ذکر سلطانی اس کا ذاکر ہوائے نفسانی کو ترک کرتا ہے اور لاہوت مکانی میں پہنچ جاتا ہے۔ تیسرا ذکر ربانی اس کے سبب خطرات شیطانی سے بچ جاتا ہے۔ چوتھا ذکر خفی، جس سے ہمیشہ مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ جس شخص کو اس قسم کا ذکر حاصل نہیں اس کا مراقبہ مردود ہے دنیا کے طالب کے دل میں خطرات ہوتے ہیں۔ سیاہ دل اہل دنیا کو کبھی قرب الٰہی حاصل نہیں ہوتا۔ خواہ دنیا میں کتنا ہی صاحب عزو جاہ ہو اور کتنا ہی بڑا فہم

marfat.com

اور خانقاہ ہو۔ جس شخص کی نگاہ آخرت کے ملک پر ہوتی ہے۔ وہ نفس و شیطان رجیم سے فارغ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ صاحب وصف کریم ہوتا ہے۔ اللہ میں باقی ہوں

تمام علم ہدایت کے لئے ہیں

علم توریت۔ علم زبور۔ علم انجیل۔ علم قرآن۔ علم حدیث قدسی۔ علم حدیث نبوی علم ایمان مجمل۔ علم ایمان مفصل۔ علم، سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِی لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔ علم سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ علم کلمہ طیب لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ۔ علم کلمہ شہادت أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ کے متعلق ہے۔ علم جفر۔ جس میں دائرے کھینچے جاتے ہیں۔ علم ارادت۔ فتوحات غیبی جس کے سبب رفاقت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے قدرت الٰہی کا الہام ہوتا ہے ان تمام علوم کی غرض و غایت ہدایت ہے ان سے محمدی کو مذکور حضور اور تجلیات انوار حاصل ہوتی ہے۔ اور حضرت موسٰے علیہ السلام کی طرح اللہ تعالٰے سے جواب باصواب سُنتا ہے۔

شیطان طمع کے ذریعے غالب ہوتا ہے!

شیطان کو کونسا اعلےٰ علم حاصل ہے کہ جس کی طاقت سے وہ عالموں فاضلوں فقیروں درویشوں۔ عارفوں اور واصلوں پر غالب آجاتا ہے مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس میں حکمت یہ ہے کہ شیطان ہر انسان کے وجود میں ستر رتبہ

marfat.com

داخل ہوتا اور نکلتا ہے۔ اور اُس کے ہر ایک رونگٹے کا اُسے علم ہے۔ جب شیطان کسی مردہ دل طالب دنیا کے وجود میں داخل ہوتا ہے تو اُس کے نفس امارہ کو دنیاوی طمع کا علم سکھاتا ہے اور اس کے اندر خناس خرطوم اور وسوسہ خطرات کو زندہ کرتا ہے طمع کے علم سے وہ انسانوں پر غالب آتا ہے۔ جس سے وہ شیطان کا کہنا ماننے لگتے ہیں۔ اور حرص وطمع نہیں چھوڑتے۔ شیطان کے پاس اگر کوئی چابی ہے۔ تو یہی علم طمع کی۔ لیکن یاد رہے کہ تین آدمیوں کے وجود میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اوّل جس میں نور ایمان ہے۔ اور جو سچے دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہے۔ دوسرے وہ شخص جس کے دل پر اسم اللہ ذات کا تصور ہے۔ کلمہ طیبہ کی آگ سے شیطان کا اندر جل جاتا ہے۔ تیسرے وہ شخص جس کا بال بال لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے ایک دفعہ لَا حَوْل کے پڑھنے سے ستر شیطان قتل ہوتے ہیں۔ صرف دو قسم کے آدمی یعنی علما اور فقہائے کامل شیطانی علم و مکر و حیلہ سے بچ سکتے ہیں۔ چنانچہ حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں آیا ہے۔ کہ لِکُلِّ شَیْءٍ اٰفَۃٌ وَّاٰفَۃُ الْعِلْمِ طَمَعٌ۔ ہر شے کے لئے کوئی نہ کوئی آفت ہوا کرتی ہے۔ سو علم کی آفت طمع ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ وَاِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ بِھِمْ سُلْطَانٌ وَکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا۔ میرے خاص بندوں پر تیرا ذرا قابو نہ چلے گا۔ اور آپ کا پروردگار کافی کارساز ہے۔ پ ۱۵ ع ۷۔

اور دوسرے عام لوگ جو اہل دنیا ہیں وہ دنیا کی طلب میں ہیں، اور وہ سب اسی طرح شیطان کی گنتی میں آئے ہیں۔ یک بیک اسی طرح راعی بھی شمار میں ہیں۔

قولہ تعالےٰ۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اے آدم کی اولاد تم شیطان کی عبادت نہ کرو۔ کیونکہ وہ علانیہ دشمن ہے۔

marfat.com

حدیث۔ شَیٰطَانِ الْاِنْسِ اَشَدُّ مِنْ شَیٰطَانِ الْجِنِّ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ انسان شیطان جن شیطان سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ حاسد کی شرارت سے خدا کی پناہ جبکہ وہ حسد کرے۔

۱۱ آیات قرآنی کلمہ طیبہ اور اسمائے باری تعالیٰ کے ورد کے اثرات

معرفت ربانی۔ اسرار سبحانی۔ قرب و مشاہدہ۔ دونوں جہان کا قبضہ میں لانا عرش سے تحت الثرے کو مسخر کرنا۔ ہر زمین اور ہر ملک کی سیر و طیر۔ جن انسان ہو کل فرشتوں اور ملک سلیمانی کو قید میں لانا۔ ذات و صفات کے تمام درجے، تمام علوم مقامات و طبقات۔ انبیا اور اولیا میں سے ہر ایک کی روح کو تابع کرنا ان سے ہاتھ ملانا اور ملاقات کرنا۔ دائمی تماشا۔ مقام ازل اور اس میں کی چیزوں کا مشاہدہ۔ مقام ابد اور اس کے متعلقہ چیزوں کا مشاہدہ: دنیا اور اس کا تماشا۔ مقام عقبےٰ اور اس کے متعلقات۔ مقام معرفت مولےٰ کے ہر اعلےٰ ادنےٰ مقام کا دیکھنا۔ فنا فی اللہ۔ بقا باللہ اور تمام کل و جز مقامات اسم اللہ ذات کے حاضرات۔ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تصور قرآنی آیات و اسم اعظم کے پڑھنے اور اللہ تعالےٰ کے ننانوے ناموں کے تصور سے حاصل ہو سکتا ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ اچھی اچھی باتیں اُسی کی جناب تک پہنچتی ہیں اور وہی نیک عمل کرنے والوں کے درجوں کو بلند کرتا ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی وَکَانُوْٓا اَحَقَّ بِھَا وَاَھْلَھَا وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ اور انہیں پرہیزگاری کی بات پر جمائے رکھا اور اس کے سزاوار اور لائق بھی تھے۔ اور اللہ تو ہر چیز سے واقف ہے۔

marfat.com

ایمان دار کا دل آفتاب کی طرح چمکتا ہے

واضح رہے کہ ایمان، جمعیّت، معرفت الٰہی۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر اور اس کی تصدیق سب کچھ جس دل میں ہے۔ وہ دل آفتاب کی طرح چمکتا ہے۔ اور اس دل کا غنچہ کھل جاتا ہے۔ اور کستوری ایسی مہک آنے لگتی ہے۔ ایسے دل والا زبان سے سچا اقرار کرتا ہے۔ کہ واقعی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) واقعی اُس کے رسول ہیں۔ ایمان کی تصدیق کی بنا دل میں ہوتی ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ، اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مان لو تو اللہ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی کم نہ کرے گا۔ بے شک اللہ غفور رحیم ہے پ ۲۶ ع ۱۴۔

علم ظاہری و باطنی

علم دو طرح کا ہے۔ ایک ظاہری جس میں رسم رسوم اور معاملات شامل ہیں۔ زبانی اقرار اور زبانی پڑھا جاتا ہے۔ یہ قیل و قال کے متعلق ہے۔ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ، جسے علم دیا گیا ہے اُسے درجے عطا ہوئے ہیں۔

دوسرا علم باطنی۔ اس میں حی قیوم خدا کی معرفت اور قلبی تصدیق، شامل ہے اس کی شان میں مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا آیا ہے ؎

علم رسمی سینہ صافاں را نمے آید بکار چوں شود آئینہ روشن بے نیاز از جوہر است

صاف باطن آدمیوں کے لئے رسمی علم کسی کام کا نہیں۔ جب آئینہ روشن ہو تو جوہر کی اُسے ضرورت نہیں ہوتی۔

marfat.com

لیکن جب تک علم ظاہر رفیق نہ ہو۔ علم باطن سے توفیق حاصل نہیں ہوتی۔ علم ظاہر بمنزلہ ابتدا ہے اور علم باطن بمنزلہ انتہا۔ دونوں علموں بغیر عین کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا علم جان کا غمخوار ہے۔ بغیر علم کے زاہد بمنزلہ شیطان ہے۔

تجھے معلوم ہے کہ بعض روحوں نے ازل کے دن جب اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی آواز سُنی تو اُسی وقت، بَلیٰ، ہاں، کہہ دیا۔ بعض رُوحیں روز الست ہی سے اپنے پروردگار کے مشاہدہ انوار اور دیدار میں مست تھیں۔ کیا یہ مدبّروں کا مشتاق نہیں ہوں۔ کوئی اَور ہے۔ انہوں نے ماسوی اللہ سے قطع تعلق کر رکھا تھا۔ ایسے جسموں کو جسم الاسرار کہتے ہیں۔ یہ جسم رویت حق میں مستغرق ہیں۔ ایسے جسموں کے دل بیدار ہوتے ہیں۔ ظاہر میں وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں ہشیار ہوتے ہیں۔ بدعت۔ شرک اور کفر سے بیزار ہوتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ کی منع کی ہوئی باتوں سے استغفار کرتے ہیں۔ جن لوگوں کو یہ مرتبہ حاصل ہو۔ انہیں محبوب کہتے ہیں۔ یہ لوگ دیدار حق معرفت و مشاہدہ الٰہی اور تجلیات ذات کے عرفان بغیر کسی اور چیز کی نہ جستجو کرتے ہیں۔ نہ اُن کے متعلق کلام کرتے ہیں۔ ان کی زبان پر صرف حق کی باتوں کا ذکر ہوتا ہے۔ یہ مراتب ان لوگوں کے ہیں جنہیں حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہے۔ وہ علم الیقین اور عین الیقین سے آگے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ حق الیقین کا یہ مطلب ہے کہ انسان فنا فی اللہ ہو جائے۔ اور فنا فی اللہ وہ ہے جسے بقا باللہ کا درجہ حاصل ہو۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْتَ مُوْتُوْا مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ ہو جائے۔ جو شخص ازل کے دن دیدار الٰہی سے مشرف ہوا۔ وہ دنیا میں بھی اسی طرح دیدار میں مستغرق رہتا ہے۔ اور دنیا مردار سے بیزار رہتا ہے۔ ایسے شخص کو مادر زاد ولی کہتے ہیں۔ جس شخص کو دنیا میں دیدار الٰہی حاصل ہے۔ اس کا دل ذکر الٰہی سے زندہ ہوتا ہے۔ اور اُس کی آنکھ ابد تک بیدار رہتی ہے۔ ان مراتب کو حاصل کرنا آسان ہے۔ لیکن نور

marfat.com

دیدار میں غرق ہونا اور بظاہر کتابوں کے مطالعہ میں محو رہنا اور فنا فی اللہ رہنا بہت مشکل ہے۔ چنانچہ بعض ایسے ہیں جو لوگوں کی نظروں میں مجذوب ہیں۔ اور باطن میں انہیں محبوب کا درجہ حاصل ہے۔ جو نہ مجذوب ہے نہ محبوب ہے، وہ اندھا محجوب ہے۔ جس کی دلی آنکھ بینا نہیں وہ معرفت کیونکر حاصل کرے۔ قولہ تعالےٰ۔ وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ جو شخص دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ ؎

باھو عارفاں را دیدہ ازلش با وصال
کور ازلش کے بہ بیند با زوال ؎

اے باہو عارفوں کی آنکھیں روز ازل ہی سے باوصال ہیں۔ ازلی اور بازوال اندھا کب اللہ تعالےٰ کو دیکھ سکتا ہے۔

واقعی یہ یقینی امر ہے کہ جس کو ازل میں حق الیقین کا درجہ حاصل تھا۔ وہ دنیا میں بھی حق الیقین کے مرتبے پر پہنچے گا۔ حق الیقین والے میں یہ چار باتیں ضروری ہوتی ہیں۔

اول ظاہر میں طاعت الٰہی کی توفیق اُسے حاصل ہوتی ہے۔ اور دوسرے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اور شریعت کی رفاقت اُسے حاصل ہوتی ہے۔ اور باطن میں دو باتیں یہ ہوتی ہیں۔ اول معرفت و نور الٰہی کے مشاہدہ میں غرق رہتا ہے۔ دوسرے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہو کر اُسے دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ جس حق الیقین والے کا باطن آباد ہو۔ اُس میں مذکورہ بالا باتیں پائی جاتی ہیں۔

فقر کی راہ توحید و معرفت سخت مشکل ہے

بعض اہل تقلید کی یہ کیفیت ہے کہ اگر کسی تعلقہ دار کا لڑکا یا زمیندار کا بھائی فقیر ہوتا ہے اور اپنے آپ کو پارسا متقی اور فقیر ظاہر کرتا ہے تو اس واسطے کہ ماں

marfat.com

باپ اور بہن بھائی مجھ پہ زیادہ اعتبار کریں۔ اور مَیں انہیں دھوکے اور فریب میں لاکر قتل کر کے دنیاوی عیش لوٹوں اور اگلچھرے اُڑاؤں۔ یا اگر بادشاہی سپاہی فقیر ہوتا ہے تو اُس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مَیں دربار شاہی میں منصب دار بن جاؤں یا شاہی منصب دار میرے مرید ہو جائیں اگر منصب دار فقیر ہوتا ہے۔ تو اس کا مدعا یہ ہوتا ہے کہ مَیں ہفت ہزاری منصب حاصل کروں یا بادشاہ کے امرا میرے طالب یا مُرید ہو جائیں۔ اگر کوئی امیر فقیر بنتا ہے تو اُس غرض کے لیے کہ مَیں بادشاہ کا وزیر بن جاؤں اور بادشاہ کا مقرب ہو جاؤں۔ اگر وزیر فقیر بنتا ہے تو اُس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ مَیں بادشاہ بن جاؤں۔ یا بادشاہ کو اپنا مطیع بناؤں۔ لیکن اگر بادشاہ فقیر ہوتا تو وہ واقعی خدا کی خاطر ہوتا ہے۔ وہ بالضرور اِلّا اللہ کی معرفت اور نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل کر لیتا ہے۔ اُسے ترک دنیا اور توکل بر خُدا دونو مرتبے حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور واصل اور عارف باللہ ہو جاتا ہے۔

حدیث۔ اِنَّ اللہ یحِبّ الفقراء الغنیّ۔ اللہ تعالےٰ ان فقیروں کو پیار کرتا ہے جو دنیاوی دولت مندی چھوڑ کر فقیر ہو جاتے ہیں۔

کامل مرشد کی علامت

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کامل مرشد کی یہ علامت ہے کہ طالب کو پہلے ہی دن تمام دنیا کا تصرّف عنایت کرائے۔ جس سے اس کا دل دُنیا کی طرف سے سرد ہو جائے۔ اور اللہ تعالےٰ کی معرفت اسے حاصل ہو جائے۔ جو شخص عنایت کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ اُسے پوری، پوری ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ مَردہ ہے کہ اگر دنیاوی علم اُسے حاصل ہو جائے تو وہ اُسے دست بدست کسی اور کے حوالے کرے۔ مُرشد جب دنیا کا علم بخشتا ہے تو اس واسطے کہ طالب کا دل غنی ہو جائے۔ اور اسے ہدایت کی توفیق حاصل ہو۔

عنایت میں چار چیزیں شامل ہیں۔ اوّل سنگپارس جس کے چھونے سے

marfat.com

گویا سونا ہو جاتا ہے۔ اس واسطے فقیر لایحتاج ہوتا ہے۔ دوسری زمین کے اندر کے تمام خزانے معلوم ہو جاتے ہیں۔ جس قدر چاہے نکال کر خرچ کرے۔ اس واسطے فقیر دنیا میں لایحتاج ہو جاتا ہے تیسری علم کیمیا اسے توکلوں کے ذریعہ سکھلایا جاتا ہے۔ اس واسطے فقیر دنیا میں لایحتاج ہو جاتا ہے۔ چوتھی اس کی نگاہوں سے مٹی سونا بن جاتی ہے۔ جو پھر مٹی نہیں ہو سکتا۔ جس قدر چاہے خرچ کرے۔ یہ اسم اعظم کی برکت سے ہوتی ہے۔ اس واسطے فقیر دنیا میں لایحتاج ہوتا ہے۔

مرشد طالب اللہ کو اسم اللہ ذات کے تصور و حاضرات سے مذکورہ بالا باتیں عطا کرتا ہے۔ اس واسطے شروع ہی میں اس کے نفس کو جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ حرص و ہوا کو چھوڑ دیتا ہے۔

اے طالب! اس ادنےٰ درجے پر مغرور نہ ہو جانا۔ مرشد سے قرب معرفت کا حاصل کرنا۔ منظور نظر الٰہی ہونا۔ غرق فنا فی اللہ ہونا۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف ہونا طلب کرے۔ اور یہ التماس کرے کہ کسی طرح ذکر مذکور اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام نصیب ہو۔

وہ لوگ فقیر نہیں جو دنیاوی درم و دام اور فقنہ و فضیحت کی طلب میں لگے رہتے ہیں، حدیث "تَرَکَ الدُّنیا اِلَّا دُنیا" اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ بعض لوگ اس واسطے تارک الدنیا ہوتے ہیں کہ انہیں دنیا حاصل ہو یعنی ان کی عزت بہت زیادہ ہو جائے۔ خلقت اُن کی طرف دوڑی آئے اور دنیاوی مال جمع کریں۔

واضح رہے کہ بعض فقیر کہا کرتے ہیں کہ ہمیں دین اور دنیا دونو عطا ہوئی ہیں۔ لیکن یاد رہے یہ نفس امارہ کا مکر و فریب اور شیطانی چیلا وا ہے۔ کیونکہ دُنیا ترک کرنا سیرِ عبادت اور عطا ہے۔ اور دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ اور خطا ہے وہ بڑے احمق ہیں جو خطا کو عطا خیال کرتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے "تَرَکَ اللُّنیا

marfat.com

رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ "دنیا کا چھوڑنا تمام عبادتوں کا سر ہے اور دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے"۔

قولہ تعالےٰ۔ اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ قَلِیْلٌ۔ دنیا متاع قلیل ہے

دنیاوی مراتب منافق اور بخیل کو حاصل ہوتے ہیں۔ جو رب جلیل کی معرفت سے محروم ہوتا ہے۔

حدیث۔ حُبُّ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ لَا یَسْعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ الْمُؤْمِنِ کَالنَّارِ وَالْمَآءِ فِیْ اِنَآءٍ وَاحِدٍ۔ دنیا اور دین دونو کی محبت مومن آدمی کے دل میں نہیں سما سکتی جس طرح کہ ایک برتن میں آگ اور پانی یکجا نہیں ہو سکتے۔

انسان کے وجود میں دُنیا ذی حرص کی آگ بمنزلہ بیماری ہے۔ قولہ تعالےٰ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ اُن کے دلوں میں ایک بیماری ہے جسے اللہ تعالےٰ نے زیادہ کر دیا ہے۔ اور توکل ایک نورانی پانی ہے۔ جس سے یہ بیماری رفع ہو جاتی ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ جو شخص اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کے لئے کافی ہوتا ہے

مے نترسند عارفاں دائم لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ

عارف لوگ کبھی نہیں ڈرتے انہیں ملامت کرنیوالے کی ملامت کا ڈر نہیں ہوتا۔

اہل دنیا منافق مشرک اور نفس پرست ہیں۔ کہ نماز بھی دکھلاوے کیلئے پڑھتے ہیں ؎

نفس پلید و جامہ پاک چہ سُود در دل ہمہ شرک است سجدہ بر خاک چہ سُود

جب نفس پلید ہو اور کپڑا پاک ہو کیا فائدہ ؟ دل میں شرک بھرا ہو تو خاک پر سجدہ کرنے کا کیا فائدہ

تین شخصوں کے وجود کبھی پاک نہیں ہوتے

واضح رہے کہ تین شخصوں کے وجود دائمی ناپاک ہوتے ہیں۔ جب تک وہ نجاست سے نہ نکلیں ہرگز پاک نہیں ہوتے۔ ایک دیوے جس میں بچھو کی

marfat.com

خصلت۔ حدیث میں آیا ہے۔ اَلدَّیُوثُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ۔ دیوث آدمی کبھی بہشت میں داخل نہ ہوگا۔

دوسرا دُنیا کا طالب حدیث۔ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُہَا کِلَابٌ۔ دُنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں۔

تیسرا کافر، منافق اور جھوٹا جن کی شان میں آیا ہے۔ مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا۔ وہ جو تذبذب میں رہتے ہیں۔ کبھی کافر ہوتے ہیں کبھی مشرک مردُود۔ کبھی مومن۔ اہل بدعت۔ تارک الصلوٰۃ۔ تارک جماعت حسن پرست۔ اہل سرود۔ نامشروعہ باتوں میں مشغول اور معرفت الٰہی سے محروم ہیں۔

سرود سر لعنت بود واز سر گناہ آں بود شیطاں کہ گوید ایں مباح

راگ رنگ لعنت اور گناہ کی جڑ ہے۔ جو شخص اسے مباح کہتا ہے وہ شیطان ہے۔

آں خوش آواز دیگر است مدح رسولؐ قتل سازد نفس را اہل الوصول

وہ خوش آوازی اور ہے جو رسولی مدح کے لئے ہو۔ اہل وصول نفس کو قتل کرتے ہیں۔

خواہش نفسانی سے سرود سُننا کفر ہے

واضح رہے کہ سرود کفر ہے۔ کیونکہ کافر بتوں کے رُدبرُد گیت گاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے پر شیطان گیت گاتا ہے۔ اہل سرود گیت کو سُن کر مست ہو جاتے ہیں۔ اور دوڑ کر شیطان سے جا ملتے ہیں۔ اور شیطان اپنی تمام قوم سمیت دوزخ میں داخل ہوتا ہے۔ عارفوں کو سرود کی آواز گدھے کی آواز سے بھی بُری معلوم ہوتی ہے۔ مسلمانوں۔ مومنوں۔ نبیوں اور ولیوں کو قرآن مجید کی تلاوت۔ حدیث کی کتابوں کے مطالعہ اور کلمہ طیبہ سننے کی آواز بھلی معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جب جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بلند آواز سے زبان مبارک سے کلمہ کا نعرہ لگائیں گے۔ تو تمام مومن مسلمان کلمہ کی آواز سُن کر مست ہو کر بے اختیار دوڑ کر حضور میں پہنچیں گے۔ اور

marfat.com

اُمت کے سارے کلمہ گو اکٹھے ہو جائینگے۔ تب بہشت سے آواز آئے گی۔ قولہ تعالےٰ۔ یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔" اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف راضی خوشی لوٹ جا۔ میرے بندوں میں داخل ہو۔ اور میرے بہشت میں داخل ہو جا۔" پھر جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمت خاص کے ساتھ بہشت میں داخل ہونگے۔ یہ داخلہ مومنوں مسلمانوں کو مبارک ہو۔ سرود کی طرف وہ لوگ رجوع کرتے ہیں جو کلمہ طیب قرآن مجید اور دین محمدی سے برگشتہ ہیں۔ فقیر جو کچھ کہتا ہے از روئے حساب کہتا ہے۔ نہ از روئے حسد۔ جو لوگ گا کر ذکر کرتے ہیں۔ اور تالیاں بجاتے ہیں۔ اور اللہ ہُو پکارتے ہیں۔ یہ در اصل اسم ذات کی رسوائی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا نام عزت صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ یاد کرنا چاہیئے۔ جو لوگ پاک اسم کو پلید گیت سے ملاتے ہیں۔ وُہ کافر مطلق ہیں۔ بس اللہ کا نام اور ذکر اللہ جہر ہو یا خفیہ ہمیشہ پاکیزگی سے لینا فرض ہے۔ اس کی بندگی دل کی غلین زندگی ہے سرود سے ذکر کرنا پلیدی اور شرمندگی ہے۔ یہ شیطانی شر ہے۔ جس کا انجام ندامت اور شرمندگی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ بندگی اور گندگی والوں کا مل بیٹھنا درست نہیں ہے

۵۰

ذکر قلبی چیست خاص الخاص نور — از ذکر ذاکر بود دائم حضور

ذکر قلبی خاص الخاص نور ہے ایسے ذکر سے ذاکر کو دائمی حضور حاصل ہوتا ہے۔

بے حضوری ذکر ذاکر سر ہوا — با حضوری ذکر حاضر مصطفےٰ

بغیر حضوری کے ذاکر کا ذکر محض ہوائے نفسانی سے ہے حضوری ذکر سے مجلس نبوی میں حاضر ہوتا ہے۔

ہر کہ با مشغول ذکرش صبح و شام — خاتمہ بالخیر ذاکر والسلام

جو شخص اس کے ذکر میں صبح و شام مشغول رہتا ہے ایسے ذاکر کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔

خلق گوید ذاکراں دیوانہ اند — بے ذکر مردہ دل ز حق بیگانہ اند

خلقت کہتی ہے کہ ذاکر دیوانے ہیں بغیر ذکر دل مردہ ہو جاتا ہے ذکر نہ کرنے حق سے بیگانے ہوتے ہیں۔

marfat.com

ہر کہ دیوانہ شود با ذکرِ حق زیر پائش عرش و کرسی ہر طبق

جو شخص ذکر حق کے سبب دیوانہ ہوتا ہے۔ اس کے پاؤں تلے عرش کرسی اور ہر ایک طبقہ ہوتا ہے۔

غرق گردد نور فی اللہ ہر دوام انتہائے ذاکراں را ایں مقام

ذاکروں کا انتہائی مقام یہ ہے کہ وہ ہمیشہ نور فی اللہ میں مستغرق رہتے ہیں۔

ہر کہ غافل مے شود ذکر از خدا نفس او فربہ شود کفر از ریا

جو شخص ذکر الٰہی سے غافل ہوتا ہے۔ اس کا نفس کفر اور ریا کے سبب موٹا ہو جاتا ہے۔

"اَلرِّیَاءُ اَشَدُّ مِنَ الْکُفْرِ"۔ ریا کفر سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔

ذکر الٰہی کے اثرات

ذاکروں پر ذکر الٰہی اس وقت تک ثابت نہیں ہوتا۔ جب تک اسم اللہ ذات کے تصوّر کی چابی اُس کے ہاتھ نہ آئے۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے ذکر اس قدر کھلتا ہے کہ شمار میں نہیں آسکتا۔ چنانچہ بدن کا ایک ایک بال اللہ اللہ پکارتا ہے۔ اور ایسا نعرہ مارتا ہے کہ سر سے پاؤں تک پوست۔ گوشت۔ رگ ہڈیاں سبھی اللہ اللہ پکارتے ہیں۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں۔ جسے اسم اللہ ذات کا تصور حاصل ہے۔ نیز مندرجہ ذیل چار باتوں کے سوا ذکر ثابت نہیں ہوتا۔ اوّل مشاہدہ غرق فنا فی اللہ۔ دوسرا مجلس نبوی حضوری صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری۔ تیسری ماسوی اللہ کو ترک کرنا۔ چوتھی بقا باللہ کے مرتبہ پر پہنچنا یہ چاروں مراتب ان ربانی ذکروں کے متعلق ہیں۔ اوّل ذکر خفیہ عین العیانی۔ دوسرا ذکر حامل جس سے نفس فانی ہوتا ہے اور رُوح کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ تیسرا ذکر سلطانی۔ جس سے دل کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ چوتھا ذکر قربانی پانچواں ذکر مجموعۃ العلوم چھٹا ذکر حی قیوم۔ جس سے پوشیدہ اسرار ربانی ظاہر ہوتے ہیں۔

کلمات ربانی۔ تصور اسم اللہ کے مراتب کا کیا کہنا۔ وہ ہمیشہ ذات ربوبیت حقانی

marfat.com

کے مشاہدہ میں مستغرق رہتا ہے۔ اس کا حساب کیونکر لکھ سکتے ہیں۔
قولہ تعالےٰ۔ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔ کہدے کہ اگر سمندر کو سیاہی بنا کر کلمات ربانی لکھنے لگیں۔ تو پیشتر اس کے کہ کلمات ربانی ختم ہوں سمندر ختم ہو جائیں خواہ اُن جیسے اور بھی مدد کے لئے لائیں۔

یہ مراتب اس حدیث قدسی کے موافق ہیں۔ حدیث قدسی مَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ وَمَنْ وَجَدَنِيْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ عَرَفَنِيْ عَشِقَنِيْ وَمَنْ عَشِقَنِيْ قَتَلْتُهٗ وَمَنْ قَتَلْتُهٗ فَعَلَيَّ دِيَتُهٗ وَاَنَا دِيَتُهٗ۔ جو مجھے طلب کرتا ہے مجھے پالیتا ہے۔ جو مجھے پالیتا ہے۔ مجھے محبت کرتا ہے۔ جو مجھے محبت کرتا ہے مجھے پہچان لیتا ہے۔ جو مجھے پہچان لیتا ہے۔ وہ مجھ پر عاشق ہو جاتا ہے۔ جو مجھ پر عاشق ہو جاتا ہے اُسے میں قتل کرتا ہوں۔ جسے میں قتل کرتا ہوں۔ اُس پر میرا خون بہا لازمی ہے۔ سو اس کا خون بہا میں ہوں

۵ باھو کشتگاں دیدار دائم باوصال
باجمال و باوصال ولازوال

اے باھو دیدار کے مقتولوں کو دائمی وصال حاصل ہوتا ہے۔ اور صاحب وصال لازوال اور جمال الٰہی ہوتے ہیں۔

جو شخص ان مراتب پر پہنچتا ہے اسے فقر کی معرفت کا انتہائی مقام حاصل ہو جاتا ہے اس پر پانچ مرتبے منکشف ہو جاتے ہیں۔ اوّل۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ جس چیز کو تم پیار کرتے ہو۔ جب تک وہ راہ خدا میں صرف نہ کرو گے۔ نیکی حاصل نہ کرو گے۔ اس سے اُسے کریمی صفت حاصل ہو جاتی ہے۔ دوسرا فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ پس اللہ تعالےٰ کی طرف بھاگو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر کبھی خوف میں اور کبھی اُمید میں ہوتے ہیں۔ تیسرا وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔ ہم اس سے شہ رگ کی نسبت بھی زیادہ قریب ہیں بسم اللہ

marfat.com

ذات کے تصوّر سے حاصل ہوتا ہے۔ اس سے تجلیات کا مشاہدہ۔ حضوری الہام حاصل ہوتے ہیں۔ ایسے ولی اللہ کا وجود کوہ طور کی طرح ہو جاتا ہے اور وہ ولی اللہ اللہ تعالیٰ سے موسیٰ علیہ السّلام کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ایسے فقیر کو عالم عامل کہتے ہیں۔ حدیث۔ اَلْعُلَمَاءُ مِنْ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں۔ چوتھا۔ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ، وہ تمہاری جانوں میں ہے، کیا تم نہیں دیکھتے ؎

چشم را بکشا بہ بیں از اسم نور　　اسم اللہ مے بُرد با تو حضور

آنکھ کھول اور اسم سے نور کو دیکھ۔ اسم اللہ ذات سے تجھے حضوری حاصل ہوتی ہے۔

جو شخص ذکر کے سبب دیوانہ اور بے خود ہو جائے۔ اس کے بدن کو چھو کر دیکھو۔ اگر گرم انگارا ہے تو سمجھو کہ وہ معرفت الا اللہ کے مشاہدہ میں غرق ہے اور اگر اس کا بدن سرد ہے تو وہ گویا مُردہ ہے اور مجلس انبیاء اور اولیاء سے مشرف ہے۔ ملاقات کے یہ مراتب توحید سے حاصل ہوتے ہیں۔ جس وجود میں گرمی ہے۔ نہ سردی وہ اہل تقلید ہے۔ وہ مفت میں آہ وزاری اور شور وغوغا کرتا ہے پانچواں صَازَاغَ اَلْبَصَرُ۔ نہ آنکھ چُوکی ؎

کونین را نہ بیند شد بینا باخدا　　کونین را بہ بیند آنکس کہ باش باہوا

جو خدا کو دیکھتا وہ دونوں جہان کو نہیں دیکھتا۔ جو لالچی ہوتا ہے وہ دونوں جہان کو دیکھتا ہے۔

نظر یکہ بانظیر است روشنضمیر بس　　آں کبر را نہ بیند بہ رسد بکبریا

جو بانظیر نظر ہے وہ روشنضمیر ہے۔ جو شخص تکبّر کو نہیں دیکھتا وہ خدا رسیدہ ہو جاتا ہے۔

نور الٰہی کی تجلیات

حدیث۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ۔ جب فقر انتہائی درجے کو پہنچ جاتا ہے تو وہی اللہ ہے۔ اِن مذکورہ بالا مراتب میں سے ہر ایک نور الٰہی کی تجلیات ہیں۔ جو سر بسر حق نما ہیں۔ اور یہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا

marfat.com

کُنجی سے کھُل جاتے ہیں۔ جو شخص شک کرتا ہے کافر ہے۔ بلکہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی چابی اور اسم اللہ ذات کے حاضرات سے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا "ان سب کے نام آدم کو سکھلائے کا علم واضح ہو جاتا ہے۔ اور عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو اُسے معلوم نہ تھا، کا علم حاصل ہوتا ہے، اور عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ کا علم کشف ہو جاتا ہے۔ اِن سے وجود میں شرک، کفر کسی قسم کی گمراہی نہیں رہتی۔ وہ بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ شریعت میں امر معروف کی کوشش کرتا ہے۔ اور دریائے معرفت پیتا ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں جس کا حوصلہ وسیع ہے۔ اور معرفت اِلا اللہ میں غرق ہے۔ اور جسے نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم) کی حضوری حاصل ہے۔

طالب اور مرشد کی قسمیں

واضح رہے کہ مرشد تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اور طالب بھی تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اوّل مرشد دنیا اس کا طالب دنیاوی عزت وجاہ کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور گمراہ ہوتا ہے۔ دوسرا مرشد عقبیٰ۔ اس کا طالب عقبیٰ کی طلب میں ہوتا ہے اور اس میں آہ اور حلبن ہوتی ہے۔ تیسرا مرشد عارف باللہ اس کا طالب نور اللہ میں مستغرق ہونے کا طالب ہوتا ہے۔ طالب خاص وہ ہے جو عالم باعمل ہو۔ دن رات نیک اعمال اور معرفت الٰہی کی طلب میں ہو۔ لیکن مرشد کامل وہ ہے جو طالب کو ورد وظائف۔ دعوت۔ ذکر اور فکر میں مشغول نہ کرے۔ کیونکہ ورد وظائف دعوت۔ ذکر اور فکر میں رجعت۔ سکر، ہو، لغو، ہو قبض۔ بسط۔ حوادثات رجوعات خلق۔ دنیاوی پریشانی اور ہوائے نفسانی خطرات شیطانی بلکہ ہر قسم کی مصیبت کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ مرد مرشد وہ ہے جو طالب کو ہر ایک مصیبت اور بلا سے نکالے اور یک بارگی اسم اللہ ذات کے حاضرات سے معرفت

marfat.com

اِلاّ اللہ۔ میں غرق کر کے اللہ تعالےٰ منظور نظر بنا کر فنا فی اللہ کر دے۔ اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف کر دے۔ کامل مرشد وہ ہے جو لَا اللہ کی معرفت اور مجلس نبویؐ کی حضوری بغیر اور کوئی راہ نہ جانے۔ اور طالب صادق وہ ہے جو مرشد سے معرفت الٰہی اور حضوری مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور کچھ طلب نہ کرے۔

حبس دم کے ذریعہ ذکر الٰہی

اکثر لوگ جو سانس روک کر ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ حبس ہے جو شخص سانس کو روک کر ذکر الٰہی کرتا ہے۔ اُس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہو جاتا ہے۔ ایسے ذاکر کو اس ذکر سے مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ اور نور واحدانیت میں غرق ہو جاتا ہے اور اُس کے وجود میں دنیاوی غم اور غربت نہیں رہتی۔ ایسے ذاکر جہان میں بہت کم اور گمنام ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کا ذکر بمنزلہ آفتاب ہے۔ جس وجود میں چمکتا ہے۔ اُس میں نفس و شیطان کی سیاہی نہیں رہتی۔

صلح کل فقر کے معنی

اکثر آدمی کہا کرتے ہیں کہ فقر صلح کل اور ہر دلعزیزی کا نام ہے۔ ایسے احمق کفر و اسلام۔ حلال۔ حرام اور علم و جہالت میں فرق نہیں کرتے۔ یہ صلح کل کے معنی نہیں جانتے۔ صلح کل دونو جہان کے اٹھارہ ہزار عالم کی چابی ہے۔ جو کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ہے۔ کلمہ طیب کی اس چابی کو اسم اللہ ذات کے حاضرات سے نفس حدیث اور آیات قرآنی کے موافق ہاتھ میں رکھئے تو شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے دونو جہان اس کے اختیار میں ہوں گے یہ ہے صاحب کل صاحب توفیق فنا فی اللہ اور بحق رفیق۔ نہ کہ یہ ابلہ غیبت

marfat.com

بے دین کیونکہ زندیق کی تعریف یہ ہے۔ کہ اَلزِّندِیْقُ ھُوَ الَّذِیْ یُخْفِی الْکُفْرَ، بے دین وہ ہے جو کفر کو چھپائے۔

اکثر لوگ کہتے ہیں۔ کہ پیرِ من حس است اعتقادِ من بس است۔ یہ غلط کہتے ہیں۔ اِن کے تین درجے ہوتے ہیں۔ عام اور خاص اور خاص الخاص یعنی اخص جب پیر بنتی ہو اور فقر میں کامل ہو وہ اخص ہے۔ اس وقت یوں کہنا چاہیے پیرِ من اخص است اعتقادِ من بس است۔

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ حج کو جانا جہان کی سیر کرنا ہے۔ روزہ رکھنا روٹی کا بچاؤ ہے۔ اور نفلی نماز ادا کرنا بیوہ عورتوں کا کام ہے۔ اور دل ہاتھ میں لانا مردوں کا کام ہے۔ لیکن مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ مردہ دل خوار۔ دل کی زندگی سے بے خبر ہیں۔ معرفت پروردگار ہر دل میں نہیں ہوتی نہ ہر دل کا خزانہ نور الٰہی سے پر ہوتا ہے۔ نہ ہر دل کو معرفت وصال حاصل ہے۔ جیسا کہ ہر پتھر میں لعل نہیں ہوتا۔ ایسا ہی ہر شخص کو مشاہدہ جمال ربوبیت حاصل نہیں۔ نہ ہر زبان تفسیر سے باتاثیر ہے۔ یاد رہے کہ روشن ضمیر لوگ نفس پر حاکم اور فنا فی اللہ ہوتے ہیں۔ فقیر قال ماضی مستقبل اور حال کا نمائندہ ہوتا ہے۔

ارے احمق گدھے! سُن۔ حج کے لئے جانا سلامتی ایمان کا سرمایہ ہے۔ نفلی روزہ جان کی پاکیزگی ہے۔ نفلی نماز ادا کرنا اللہ تعالےٰ کی رضامندی کا باعث ہے جو شخص طاعت رحمانی سے روکتا ہے وہ شیطان ابلیس رہزن ایمان ہے۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ دنیا داروں کے دلوں کو ہاتھ میں لانا، پریشان کا کام ہے۔ کشف و کرامات تک محدود رہنا نامکمل آدمیوں کا کام ہے خلقت کے رجوع سے خوش ہونا نادانوں کا کام ہے۔ اپنے آپ سے فانی ہونا اور فنا فی اللہ ہو کر بقا باللہ ہونا مردوں کا کام ہے۔

marfat.com

تیس حروف عرش مجید کے گرد تحریر ہیں

جو تیس حرف عرش اکبر کے گرد لکھے ہوئے ہیں۔ اُن کے تصور سے ہر حرف سے کشف و کرامات کا پردہ کھل جاتا ہے۔ اور جو کچھ اوپر لکھا گیا ہے ہتھیلی پر یا پشتِ ناخن پر نظر آسکتا ہے۔ اور تمام عمر کرم پروردگار میں قائم رہتا ہے ایسے صاحب راز مرشد کو ریاضت کی کیا ضرورت ہے۔ صاحب محبت کو محنت کی۔ صاحب مشاہدہ کو مجاہدہ کی کیا ضرورت ہے۔ جو عارف صاحب فقر ہو، اور معرفت میں انتہائی درجہ رکھتا ہو۔ اس کو جنونیت موکل کی کیا ضرورت ہے۔

اے ناقص خام سُن! کامل مرشد عارف باللہ ایک گھڑی میں بلا رنج و طاعت معرفت الا اللہ کی انتہا اور مرشد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری بخشتا ہے اور جمعیت اور آرام عطا کرتا ہے۔ کیونکہ صاحب گنج کو محنت و رنج کی کیا ضرورت ہے طالبوں کو ایک ہفتہ کے اندر ظاہری اور باطنی مطالب پورے طور پر دلاتا ہے اور لایحتاج بنا دیتا ہے۔ جو مرشد اس سے زیادہ ریاضت اور محنت بتاتا ہے معلوم ہوا کہ اُسے معرفت کی راہ باطنی اور اسم اللہ ذات کے حاضرات تصور کا اور حضوری نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتا بھی نہیں۔ وہ خود خام ہے اور معرفت الٰہی سے بے خبر ہے۔ جو شخص اس بات کا منکر ہے کہ اسم اللہ ذات اور الا اللہ کی معرفت سے درجات اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتے ہیں وہ مردود اور کافر مطلق ہے۔ کیونکہ نبوی حضوری برحق ہے۔ جو شخص شک کرتا ہے وہ منافق اور بے دین ہے۔ کیونکہ بالبصر، بادید عارف باللہ بے بصر اور نادیدہ نہیں اور عارف باللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں واقعی جو شخص راہ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پر یقین نہیں کرتا وہ بے بصر نابینا اور کور چشم ہے۔ اہل خشم۔ حاسد۔ پر طمع نابینا ہے۔ عارفوں کو استخارہ کی ضرورت نہیں۔ ان سے حق کی طلب کر کیونکہ انہیں مراتب حق حاصل ہوتے ہیں۔ باطل سے بیزار ہوتے ہیں جو

marfat.com

جو شخص انہیں وہ صاحب نظر ہو جاتا ہے۔ اور دونو جہان اُسے دکھائی دیتے ہیں۔ صاحب نظارا ہو جاتا ہے۔ ماسوی اللہ اور دنیا سے اس کا دل سرد ہو جاتا ہے۔ اس کے نزدیک سنگ پارس سنگ خارا ہے۔

علم و عمل اور فقر وغیرہ کے حروف

واضح رہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ علم۔ عمل۔ فقر۔ فقہ۔ فیض فضل۔ رحم۔ حلم۔ نفس۔ قلب۔ روح۔ راز۔ نور۔ عرق۔ فنا اور بقا میں سے ہر ایک کے تین تین حرف ہیں۔ جو کل اڑتالیس حروف ہیں۔ اِن حروف سے تین ہزار ستر علم اور تین ہزار ستر درجے منکشف ہوتے ہیں۔ جو مرشد پہلے دن طالب اللہ کو اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حاضرات سے ہر ایک علم اور درجہ اور قرآن نص حدیث کی خاصیت مشاہدہ نہیں کراتا۔ سمجھ لو کہ وہ بالضرور ناقص اور نامکمل مرشد ہے۔ بلکہ علم کی تعلیم اور فقر کی تلقین کے لئے تو ایک ہی حرف کافی ہے۔ ؎

علم یک نقطہ بود زاں داں حرف باعلم عارف شوی صاحب شرف

علم دراصل ایک نقطہ ہے جس سے یہ حروف بنتے ہیں۔ علم سے ہی صاف شرف عارف ہو گئے ہیں۔

آں علم حرفے یافتم از مصطفٰے واقفِ اسرار گشتہ از اِلٰہ

وہ علم حضرت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حرف میں پالیا اور اللہ تعالےٰ کے اسرار سے واقف ہو گیا

جاہلاں را نیست جائے پیش حق زیر پائے عالمانِ ہر طبق

اللہ تعالےٰ کے نزدیک جاہلوں کی کوئی قدر و منزلت نہیں۔ لیکن عالموں کے پاؤں تلے ہر ایک طبقہ ہے۔

عرش و فرش خوابگاہے ہر مقام باخداوند غرق گشتم بر دوام

عرش و فرش کا ہر مقام خوابگاہ ہے میں ہمیشہ کے لئے غرق فی اللہ ہو گیا۔

marfat.com

وہ کونسا سلکِ سلوک ہے جس سے شیطان تمام عمر نزدیک نہیں آتا

واضح رہے کہ وہ کونسا سلک سلوک ہے۔ جس سے شیطان تمام عمر نزدیک نہیں آتا۔ اور نفس ظاہری باطنی عبادت سے فارغ نہیں ہوتا۔ دنیا اور اہل دنیا تیرے طریق کے غلام ہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ فقیر کی زبان اللہ تعالےٰ کی ننگی تلوار ہے۔ تو نہیں جانتا کہ فقیر کی دلیل اور توجہ جاں بلب آدمی کے لیے دم عیسےٰ ہے۔ جو حیات ابدی بخشتی ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ فقیر کے وہم اور ارادہ سے نص اور حدیث کے موافق الہام اور فتوحات نصیب ہوتے ہیں بلا کسب نیکی کا دل میں القا ہونا الہام ہے۔ الہام رحمان سے نزدیک اور شیطان سے دُور ہے۔ جو الہام اسم اللہ ذات کے تصور، نفی اثبات کے ذکر اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی چابی سے دل میں یا زبان پر آئے۔ اُس سے ماضی حال مستقبل کے حالات منکشف ہوتے ہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ فقیر کے خیال سے دل میں معرفت وصال اور زبان پر قَالَ اللہ اور قال رسول آتا ہے۔ اور قال قال کے ساتھ حال حال کے ساتھ اور وصال وصال لازوال کے ساتھ ہوتا ہے۔

حدیث۔ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے، جو اس میں ہوتا ہے۔

وہ سلکِ سلوک کونسا ہے

جس سے انسان ہمیشہ منظور نظر الٰہی ہوتا ہے۔ اور جس سے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور ذکر مذکور باشعور حاصل ہوتا ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ خوش ہوتا ہے۔ دونو جہان کے مطالب ومقصود اور کل وجز مراتب اسم اللہ ذات کے حاضرات اور اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے تصور اور

marfat.com

کلمہ طیبّب کی کنجی سے کھلتے ہیں۔ یہ بالکل سچ ہے۔ جو شخص اس میں شک کرتا ہے وہ ملعون اور بے دین ہے۔

بندہ اور خدا کے درمیان کوئی رُکاوٹ نہیں

بندہ اور خدا کے درمیان کوئی پہاڑ یا پتھر کی دیوار نہیں۔ بلکہ بندہ اور خدا کے درمیان پیاز کے چھلکہ کا پردہ ہے۔ پیاز کے پردے کا اسم اللہ کے تصوّر سے اور مرشد کی نظر سے پھاڑ لینا کونسا مشکل ہے۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اگر نہ آئے تو اللہ تعالےٰ کو پرواہ نہیں وہ بے نیاز ہے۔ فقر اور معرفت کا مرتبہ تمام مرتبوں سے برتر عظیم اور کریم ہے۔

یہ لوگ فقیر نہیں

جو کتوں کی طرح ہر ایک دروازہ سے لقمہ لقمہ لیتے ہیں۔ یہ بد مذہب اہل بدعت اور بد نظر ہیں۔ یہ لوگ تارک الصلوٰۃ۔ خبیث۔ شیطان ثانی۔ شراب خور۔ معرفت الٰہی سے بے خبر ہیں۔ جو شخص ان کو دوست رکھتا ہے وہ شیطان کا دوست ہے۔ ان کی دوستی خدا اور رسول کی دشمنی ہے۔ اہل بدعت نفس پرست اور ہوا و ہوس والے ہیں۔ قولہ تعالےٰ۔ اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ شیطان تمہیں فقر اور بُرے کاموں کا حکم کرتا ہے۔

حدیث۔ اَلْمُبْتَدِعُ کِلَابُ النَّارِ۔ اہل بدعت آگ کے کتّے ہیں۔" حدیث لَا تَجْلِسُوْا مَعَ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ۔ اہل بدعت سے مل کر نہ بیٹھو۔ چنانچہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

خلافِ پیغمبر کسے راہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

جس شخص نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف راہ اختیار کی۔ وہ ہرگز ہرگز منزل مقصود پر نہیں پہنچے گا۔

marfat.com

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

خلاف شریعت بود ہر چہ کور کہ نورش نہ بیند بسد رلب بگور

جو شخص خلاف شریعت کرتا ہے اندھا ہے۔ وہ مرتے دم تک نور الٰہی نہیں دیکھے گا۔

فقر ایک خاص صورت ہے

جو ہمیشہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم صحبت رہتا ہے۔ اس کا نام سلطان الفقر ہے۔ فیض بخش ہے۔ سلطان الفقر اکی روشنی آفتاب سے بھی زیادہ تیز ہوتی ہے۔ اور اس کی خوشبو مشک، گلاب، عنبر اور عطر سے زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ جو شخص سلطان الفقر کو خواب میں دیکھ لیتا ہے۔ وہ لایحتاج فقیر ہو جاتا ہے۔ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرید ہوتا ہے۔ اور آنحضرت اُسے باطن میں تلقین فرماتے ہیں۔ یہ میرا قال میرے حال پر درست ہے جو فقر کی تمامیت حاصل کرتا ہے۔ دونو جہان دنیا اور عاقبت اس کے زیر قدم ہوتے ہیں ؎

مرا زپیر طریقت نصیحتے یاد است کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

مجھے پیر طریقت کی ایک نصیحت یاد ہے۔ کہ یاد حق کے سوا جو کچھ ہے برباد ہے

دولت بسگاں دادند و نعمت بخراں من امن امانیم تماشا نگراں

دولت کتوں کو دی اور نعمت گدھوں کو۔ ہم امن امان میں تماشا دیکھ رہے ہیں۔

کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف

واضح رہے کہ کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف ہیں اور دن رات میں چوبیس گھڑیاں ہیں۔ اور دن رات میں انسان چوبیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔ جب فقیر خاص حضوری۔ تصدیق اور اخلاص سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا ہے تو کلمہ کے ہر حروف کے بدلے ہر ایک گھڑی کے گناہ اس طرح جل جاتے ہیں۔

marfat.com

جس طرح خشک ایندھن آگ سے۔ اور کلمہ کے ہر حرف سے ایک ہزار علم منکشف ہوتے ہیں۔ اور ہر علم سے ہزار عمل جو اللہ تعالےٰ قبول کر لیتا ہے۔ ظاہر ہوتے ہیں اس تمام مجموعہ سے ذاکر عارف باللہ اور مقرب حق ہو جاتا ہے۔ اور اس پر راز الٰہی منکشف ہوتے ہیں۔ مجھے ان احمق اور بے شعور آدمیوں پر تعجب آتا ہے۔ جو مردہ دل مغرور ہیں۔ اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت اور دست بیعت و حکم کے بغیر اور تلقین تعلیم کی قوت نہ رکھتے ہوئے اندھا دھند تقلید کرتے ہیں۔ انہیں کلمہ طیب کی کنہ کی خبر نہیں ہوتی۔ اور نہ انہیں تعلیم طالبیاں کی گنجی کی خبر ہوتی ہے۔ ایسے لوگ جب ذکر الٰہی کی تلقین کرتے ہیں۔ مریدوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ ان کا نفس گناہوں کی خواہش کو نہیں چھوڑتا اور معرفت الٰہی کی راہ ان پر نہیں کھلتی۔

ذکر کی اصل بنیاد توحید ہے

کامل مرشد جب اسم اللہ ذات کے تصور سے طالب کو دریائے توحید میں غوطہ دیتا ہے۔ تو اس کا وجود پاک ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں کلمہ طیب کی اجازت دیتا ہے۔ جب طالب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہتا ہے۔ تو دلی آنکھ روشن ہو جاتی ہے اور مقام معرفت پر پہنچتا ہے۔ اس سے ذات و صفات کا کوئی مقام اور زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ ویسے تو یہ کلمہ جلاد۔ منافق اور مردہ دل بھی پڑھتے ہیں۔ لیکن انہیں کلمہ طیب کی کنہ معلوم نہیں ہوتی۔ شریعت میں کلمہ شریف تاثیر کرتا ہے۔ بے شریعت کو کلمہ سے رجعت نصیب ہوتی ہے اور خراب ہوتا ہے ؎

راہ مے باید مرا راہِ نبیؐ راہِ دیگر رفت ہر کہ شد شقی

مجھے راہِ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر چلنا چاہیئے۔ جو شخص کوئی اور راہ چلتا ہے وہ بدبخت ہو جاتا ہے۔

marfat.com

کلمہ طیبہ سے تمام عُلوم کا انکشاف ہوتا ہے

واضح رہے کہ علم توریت۔ علم انجیل۔ علم زبور۔ علم قرآن۔ علم حدیث قدسی علم حدیث نبویؐ۔ علم متعلقہ ایمان۔ علم اسرار ظاہر و پوشیدہ۔ علم نور۔ علم معراج حضورؐ علم مشاہدہ اور علم قدس۔ تمام علوم کلمہ طیب کی طی میں ہیں۔ جب کلمہ طیب کی کنہ منکشف ہوتی ہے۔ تو تمام علوم مشرح و مفصل ظاہر ہوتے ہیں۔ جو شخص کلمہ طیب کو کنہ سے معنی تحقیق کر کے پڑھتا ہے۔ اس پر ہر ایک علم منکشف ہوتا ہے۔ جو شخص ایسے بزرگ کو کلمہ طیب پڑھنے سے باز رکھتا ہے اور اُسے جاہل کہتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کافر ہی کلمہ طیبہ سے جان بلب ہوتا ہے۔ اس واسطے کہ کلمہ طیب کی آواز کافر۔ منافق حاسد۔ سیاہ دل اور مردہ دل آدمیوں کو پسند نہیں آتی۔ کلمہ کی آواز مومن۔ مسلمان اور صاحب تصدیق کے دل کو خوش کرتی ہے اور انہیں لذت اور جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ اور وجود میں شفقت اور شوق پیدا ہوتا ہے اللہ تعالےٰ ذکر الٰہی کی یہ نعمت تمام مسلم اور مومن بھائیوں کو نصیب کرے۔

حدیث۔ ذِکْرُ اللّٰہِ فَرْضٌ مِّنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ، تمام فرضوں سے پہلا فرض ذکر الٰہی ہے۔

حدیث۔ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّۃً لَمْ تَبْقَ ذُنُوْبُہٗ ذَرَّۃً جو شخص ایک مرتبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے۔ اس کے ذمہ ذرہ بھر گناہ بھی نہیں رہتا۔

قولہ تعالےٰ۔ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ یاد الٰہی سب سے بڑی ہے۔

حدیث۔ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَّ بِلَا عَذَابٍ۔ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا وہ بہشت میں بلا حساب اور بلا عذاب داخل ہوا۔

حدیث۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کَثِیْرٌ وَّ مَعْمُوْلُوْنَ قَلِیْلٌ۔

marfat.com

عام کلمہ گو بہت ہیں۔ لیکن اخلاص سے پڑھنے والے کم ہیں۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ کلمہ طیب پڑھنے سے بدن۔ جان اور مال سب کچھ پاک ہو جاتا ہے۔ اور اس سے ہر قسم کا بچاؤ رہتا ہے۔

حدیث۔ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ ذکر اولیاء اللہ کے نصیب ہوتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کلمہ گو ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ خبردار اللہ تعالےٰ کے دوستوں کو نہ کسی قسم کا ڈر ہے۔ نہ غم۔ قولہ تعالےٰ۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی عنقریب ہی اللہ تعالےٰ تجھے عطا فرمائے گا اور تو راضی ہو جائے گا ؎

نجاتِ مردم جاں لا الٰہ الا اللہ　　کلید قفل جناں لا الہ الا اللہ

لوگوں کی جان کی نجات لا الٰہ الا اللہ سے ہے۔ اور لا الٰہ الا اللہ بہشت کے تالے کی چابی ہے۔

چہ خوف آتش دوزخ چہ باک دیو لعین　　وراکہ کرد بیاں لا الہ الا اللہ

جس شخص نے کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کیا۔ اسے دوزخ کا کیا ڈر اور شیطان لعین کا کیا خطرہ۔

نبود ملک نہ عالم نہ دور چرخ کبود　　کہ بود امن و اماں لا الہ الا اللہ

جو پناہ اور امن لا الٰہ الا اللہ میں ہے وہ نہ جہاں میں نہ نیلے آسمان کی گردش میں نہ فرشتوں میں ہے۔

کلمہ طیب پڑھنے والے کے لئے چار چیزیں ہونی چاہئیں۔ اوّل جو شخص تصدیق قلبی سے نہیں پڑھتا وہ منافق ہے۔ دوسری جو شخص حرمت سے نہیں پڑھتا وہ فاسق ہے۔ تیسری جسے کلمہ پڑھنے سے حلاوت۔ لذت۔ جمعیت اور اخلاص حاصل نہیں وہ ریاکار ہے۔ چوتھی جو کلمہ کی تعظیم نہیں کرتا وہ بدعتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ کلمہ طیبہ پڑھتے وقت تصدیق قلبی۔ حرمت۔ اخلاص حلاوت اور تعظیم کا ہونا ضروری ہے۔

marfat.com

اس کلمہ کو کلمہ طیب کیوں کہتے ہیں

کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کا نام طیب کیوں رکھا گیا۔ اس واسطے کہ اس میں اللہ تعالےٰ کی پاکیزگی کا ذکر ہے۔ اور یہ ناپاک۔ مشرک۔ کافر۔ منافق حاسد۔ غافل اور مُردہ دل آدمیوں پر غالب ہے۔ اِنَّ فِیْ ذِکْرَ الْجَلِیِّ عَشَرَ فَوَائِدَ اَلْاَوَّلُ صِفَاتِ الْقُلُوْبِ وَتَبْیِیْنُہٗ الْعَافِلِیْنَ وَمَحَارِبَۃٌ بِاَعْدَآءِ اللّٰہِ وَاِظْھَارُ الدِّیْنِ وَنَفْیُ خَوَاطِرِ الشَّیْطَانِیَّۃِ النَّفْسَانِیَّۃِ وَتَوَجُّہُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَعْرَاضٌ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ وَفِیْہِ یَرْفَعُ الْحِجَابُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ، ذکر جلی میں حسب ذیل دس فائدے ہیں۔ صفائے قلب۔ غافلوں کی تنبیہ۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے لڑائی۔ دین کا ظاہر کرنا۔ شیطان اور نفسانی خطرات کا زائل کرنا۔ اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہونا۔ غیر اللہ سے منہ پھیرنا اللہ تعالےٰ اور بندے کے درمیان سے حجاب کا دُور ہونا۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ مرشد اور طالب کے سوال و جواب حسب ذیل ہیں۔ مرشد کہتا ہے ؎

از زن و فرزند طالب جاں عزیز　　طلب کن طالب ترا مطلب چہ چیز

عورت فرزند اور جان عزیز کے متعلق کچھ طلب کر۔ ان میں سے تو کیا چاہتا ہے۔

طالب کہتا ہے ؎

ہر مطالب می کشاید با طلب　　مے نما کونین را در قلب

طلب سے ہر مطلب ظاہر ہوتا ہے۔ تو ہمیں دل میں دونو جہان دکھلا دے۔

گر تو مرشد حق پرستی با خدا　　کونین را بر پشت ناخن مینما

اگر تو حق پرست اور باخدا مرشد ہے۔ تو دونو جہان پشتِ ناخن پر دکھا۔

مرشد باہوؒ فرماتے ہیں ؎

ایں کمینہ مرتبہ کثرت ببیں　　تا ترا فی اللہ برم حق الیقیں

اس ادنےٰ اور رذیل مرتبے کا خیال چھوڑ تاکہ میں تجھے حق الیقین کے طور پر فنا فی اللہ میں لے جاؤں۔

marfat.com

جز خدا دیگر نماند یادِ تو طلب کن اللہ غیر از دل بشو

تاکہ سوائے خدا کے اور تجھے یاد نہ رہے۔ اس واسطے اللہ کی طلب کر اور غیر کو دل سے دھو ڈال۔

فقر وہ شخص حاصل کر سکتا ہے جو بدعت و گمراہی چھوڑ دے

وہ شخص فقر الٰہی کا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے جو بدعت اور گمراہی میں ہر گز قدم نہ رکھے یہ مراتب تصدیق قلبی سے حاصل ہوتے ہیں۔ قولہ تعالےٰ اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ۔ وہ لوگ اپنے پروردگار کے نزدیک سچائی میں گامزن ہیں۔ کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا کھلا جادوگر ہے۔

حدیث۔ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ مَجْنُوْنٌ۔ تم ذکر الٰہی اس کثرت سے کرو کہ منافق لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔

حدیث۔ اَلنَّاسُ مَجْزِيُّوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ اِنْ خَيْرًا فَخَيْرًا وَاِنْ شَرًّا فَشَرًّا۔ لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا سزا ضرور ملے گی۔

قولہ تعالےٰ۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ، جو شخص ذرہ بھر نیک عمل کرے گا اُسے نیک بدلہ ملیگا۔ اور جو ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اس کی سزا بھگت لیگا۔

قولہ تعالےٰ۔ فَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا جس شخص نے نیک عمل کیا اس کا فائدہ اٹھائے گا۔ اور جس نے بُرائی کی اس کا نقصان اُسے پہنچیگا۔ کافر۔ منافق اور حاسد لوگ انبیا اور اولیا کے قدیمی دشمن ہیں۔

قولہ تعالےٰ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا۔ (اے محمدؐ) جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ اور وضع داری کے ساتھ ان سے الگ رہو اور یہ جو جھٹلانے والے خوش حال لوگ ہیں۔ ان کے حال پر انہیں تھوڑی سی مہلت دو۔

marfat.com

قولہ تعالےٰ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَا اِفْكٌ مُّبِيْنٌ۔ مومن عورتوں نے اپنے مسلمان بھائی بہنوں کے حق میں نیک گمان کیوں نہ کیا۔ اور سنتے کے ساتھ ہی کیوں نہ بول اُٹھے کہ یہ صریح بہتان ہے۔

حدیث۔ ظَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرًا۔ مومن کا ظن نیک ہوتا ہے ؎

ہر کہ ظنِ مے برد بر مومناں نیست آں مومن بداں از کافراں

جو شخص مومنوں کے حق میں بدظن ہوتا ہے وہ خود مومن نہیں اُسے کافر سمجھو۔

مومن آنست کہ دارد قلب صفا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مومن وہ ہے جو دل کو صاف رکھے۔ جس نے ہدایت کی پیروی کی اُسے سلام ہو۔

جو کچھ اوپر لکھا گیا ہے۔ وہ اقرار صحیح۔ طریق تحقیق اور طریق تصدیق سے شرک اور کفر سے نکلنے کے متعلق لکھا گیا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے اسرار

واضح رہے کہ کلمہ طیب کے شروع میں لَآ اس واسطے رکھا گیا ہے کہ لَآ کی شکل قینچی کی ہے۔ یہ قینچی گناہوں کو اس طرح کترتی ہے۔ جس طرح عام قینچی کپڑے کو۔ نیز لَآ کی شکل دو دھاری تلوار کی سی ہے۔ جو نفس کافر کو قتل کرتی ہے۔ لَآ سے ماسوی اللہ کی بالکل نفی ہو جاتی ہے۔ اِس کے بعد اِلَّا اللّٰہ ہے۔ جس سے اثبات ہوتا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے اسم سے جمعیت با ایمان حاصل ہوتی ہے۔ اور ایمان اور روح متفق ہو جاتے ہیں۔ نفس ہمیشہ تصدیق قلبی سے مرتا ہے۔ جسے تصدیق حاصل نہیں وہ منافق ہے مسلمان تو صرف زبان سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہنے سے ہو سکتا ہے۔ لیکن مومن اُسی وقت ہوتا ہے۔ جب کہ تصدیق قلبی بھی اس کے ساتھ شامل ہو۔ جو شخص زبان سے بھی کلمہ طیب کا اقرار نہیں کرتا وہ کافر ہے زبانی اقرار کے دو گواہ ہوتے ہیں۔ اوّل مشکل یا آسانی کے وقت سچ بولنا۔ دوسرے حلال کھانا۔ خواہ نمک کے بغیر خشک کھانا ہی ملے۔ یہ حلال خشک کھانا

marfat.com

حرام کی روغنی اور لذیذ روٹی سے کہیں بہتر ہے۔ اسی طرح تصدیق قلبی کے بھی دو گواہ ہیں۔ اوّل دلی محبت۔ دوسرا معرفت موئے۔ ایسے صاحب تصدیق کی طلب سلب نہیں ہوتی۔ اسلام کی بنا ایمان مفصّل، کلمہ شہادت ہے۔ اس سے خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ صاحب تصدیق اللہ تعالےٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔ اور اس پر اللہ تعالےٰ کی رحمت کی نگاہ ستر ہزار مرتبہ پڑتی ہے۔

تصدیق قلبی کے چار لباس ہیں۔ اوّل نور ایمان۔ دوم تقوٰے روح سوم لباس ذکر قلبی۔ جس طرح زبان گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اسی طرح دل بھی گوشت کا لوتھڑا ہے۔ تصدیق قلبی اس وقت ثابت ہوتی ہے جب دل اپنی زبان کھول کر یا اللہ۔ یا اللہ کہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جس قلب کا روح سے تعلق ہوتا ہے وہ تصدیق میں لپٹا ہوتا ہے۔ ایسا قلب بآواز بلند گواہی دیتا ہے کہ میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔ جس قلب کا روح سے تعلق ہوتا ہے وہ تصدیق میں لپٹا ہوتا ہے۔ ایسا قلب بآواز بلند گواہی دیتا ہے کہ میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔

ایمان تصدیق میں ہے

واضح رہے کہ یا ایمان تصدیق میں ہے یا تصدیق ایمان میں۔ تصدیق رحمت میں ہے یا رحمت تصدیق میں۔ تصدیق توفیق الٰہی میں ہے یا توفیق الٰہی تصدیق میں تصدیق معرفت و توحید الٰہی میں ہے۔ یا معرفت و توحید الٰہی تصدیق میں تصدیق قلب میں ہے۔ قلب روح میں۔ روح سرّ میں۔ سرّ خفی میں خفی یخفی میں۔ یخفی لاتخف میں اور لاتخف میں لاتحزن میں ہے۔ جو صاحب تصدیق لاتخف اور لاتحزن کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کا باطن معمور ہو جاتا ہے۔ شوق الٰہی میں خوش و خرم رہتا ہے۔ ہر ایک اہل قبر کی روحانیت سے اسے

marfat.com

نصیب ہوتی ہے۔ اس کا وجود بخشا ہوا اور اس کا دل بیت المعمور کی طرح ہوتا ہے۔ جب اہلِ تصدیق یہ مراتب حاصل کر لیتا ہے تو تصدیق نور کی صورت اختیار کرتی ہے۔ اور صاحب تصدیق اسم اللہ ذات کے تصور۔ تصرف اور فیض میں مستغرق رہتا ہے۔ اور مشاہدہ تجلیات ربانی میں محو رہتا ہے۔ اور خناس خرطوم وسوسہ وہم اور خطرات سے فارغ ہوتا ہے۔ کلمہ طیبہ سے اس کے گرد ایک قلعہ بنجاتا ہے دن رات تصدیق قلبی میں رہتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ جو شخص یہ مراتب حاصل کر لیتا ہے وہی حقیقی مومن ہوتا ہے۔ جو شخص اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔

جو مرشد پہلے دن طالب اللہ کے باطن میں اس طرح کا قلبی ذکر جاری نہیں کرتا اور تصدیق کے مراتب پر نہیں پہنچاتا۔ وہ بے قوت، بے توفیق اور خام ہے۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے جنہیں نہ تصدیق کی خبر ہے نہ معرفتِ الٰہی کی توفیق ہوتی ہے۔ نہ اپنے ظاہر و باطن کو نفس امارہ سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ کیڑے کی طرح ہمیشہ زندگی کی آرزو میں رہتے ہیں۔ معرفت اور بندگی سے بے خبر رہتے ہیں۔ وہ خود غلیظ ہیں۔ غلاظت اور نجاست میں رہتے ہیں اپنے آپ کو ہوائے نفسانی سے پاک سمجھتے ہیں۔ اور صاحب فراست خیال کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ علم سے رجعت کھا کر معاش۔ لذت۔ ذائقہ اور عیش میں مبتلا ہو کر فقر محمدی (صلے اللہ علیہ وسلم) میں قدم نہیں رکھتے۔ اور اپنا کام اللہ تعالےٰ کے سپرد نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ عالم عامل کی جان لبوں پر آجائے۔ فقر و فاقہ میں مبتلا مر جائے لیکن اہل دنیا کے دروازے پر نہیں جاتا اس واسطے عامل عالم خود غنی بادشاہ اور وارث نبی ہوتا ہے۔ وہ لا یحتاج ہوتا ہے۔ خلق اُن کی فرمانبردار ہوتی ہے علم لوگ سعادتمند ہوتے ہیں۔ وہ دنیا و درم کے لئے پریشان نہیں ہوتے۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں از روئے حساب کہتا ہوں۔ نہ از راہِ حسد۔ حدیث طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ علم کی طلب ہر مسلم مرد اور عورت پر فرض ہے ؎

marfat.com

علم دانی چیست راہبر راہنما ازعلم حاصل شود باطن صفا

تجھے معلوم ہے علم کیا ہے۔ علم رہبر اور راہنما ہے۔ علم سے باطنی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

علم سہ حرف است ع۔ل۔م ازعلم یابد راہے راہ مستقیم

علم کے تین حرف ع۔ل۔م ہیں۔ علم سے سیدھی راہ ہاتھ آتی ہے۔

علم از عین است عین از عین بیں میشوی عارف خدا اہل از یقیں

علم عین سے ہے، تو عین کو عین سے دیکھ۔ علم سے تو عارف خدا اور اہل یقین ہو جائیگا۔

علم را عزت بدہ ادب جزا از جہل و کفر و شرک و کبر باز آ

علم کو عزت دے اور اس کا ادب کر تاکہ تجھے جزا ملے۔ جہالت۔ کفر۔ شرک اور کبر سے باز آجا۔

علم را بر چشم نہ نور خدا از علم حاصل شود راہِ مصطفےٰ

علم کو آنکھ پر رکھ کیونکہ یہ نور خدا ہے۔ علم سے نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم) راہ حاصل ہوتی ہے۔

باہو را تعلیم علمش شد حضور از وجودش رفت غصہ ہم غرور

باہو کو علم حاصل کرنے سے حضوری نصیب ہوئی۔ اور علم کے سبب اس کے وجود سے غصہ اور غرور جاتا رہا۔

علم تابع ذکر ذکرش خوش بخواں از ذکر روشن شود عین العیاں

علم ذکر کے تابع ہے اس کا ذکر خوش ہو کر کر۔ ذکر سے عین العیان روشن ہو جاتی ہے۔

ذکر کا تعلق روح سے ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ذکر کا تعلق روح سے ہے۔ علم ادب کا تعلق نفس مطمئنہ ہے۔ مطلب یہ کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ کو ظاہری علم نہ تھا۔ کلمہ طیب کے ذکر اور ذکر خفی۔ ذکر قلبی ذکر روحی اور ذکر سری کے سبب انہیں علم لدنی حاصل ہو گیا تھا۔ چنانچہ جو بات کرتے تھے پہلے کلمہ طیب یا اللہ کا نام لیتے۔ بعد ازاں اور کوئی بات کرتے تھے۔ حدیث۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ۔ جو شخص پروردگار کو پہچان لیتا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ پس ذکر بمنزلہ کل ہے۔ اور علم بمنزلہ جز۔ جو کل سے حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن کل جز سے حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک کسی کے ہاتھ میں چابی نہ ہو۔ توحید اور معرفت الٰہی کا قفل کھول نہیں سکتا۔ کل سے دو علم واضح ہوتے ہیں۔ علم سعادت اور علم ارادت

marfat.com

یہ تصدیق قلبی سے تعلق رکھتا ہے۔ محض مشاہدہ نور الٰہی ہے۔ یہ علم غیب باطنی ہے۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ، غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور تین علم زبان کے متعلق ہیں علم عادت۔ علم اجازت اور علم عبادت۔ جو محض قیل و قال کے متعلق ہیں جس شخص کو کل اور جز کے علوم حاصل ہوتے ہیں۔ وہی عالم اور عامل اور فقیر کامل ہوتا ہے۔ فقیر کامل اُسے کہتے ہیں۔ جسے فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہو۔ اور عارف بقا باللہ اُسے کہتے ہیں۔ جو انوار ربوبیت میں غرق ہو۔ ایسے فقیر کامل کیلئے زندگی اور موت یکساں ہے۔

مراقب موت با ایماں حیات است ز دنیا رفتہ با ایماں نجات است

اگر دنیا سے با ایمان جائیں تو موت بھی زندگی ہے۔ دنیا سے با ایمان جانا ہی نجات ہے۔

جسم ایں جا است جانش آں نجہانی ملاقاتش مجالس با رُوحانی

جسم یہاں ہے اور جان اس جہان میں ہے۔ اس کی ملاقات رُوحانیوں سے ہوتی ہے۔

فنا فی اللہ عارف با وصالم زہستی خویش رفتم لا زوالم

مَیں فنا فی اللہ عارف باوصال ہوں۔ چونکہ میں نے اپنی ہستی ترک کر دی ہے اس لئے لازوال ہوں۔

مقام خویش را من پیش دیدم حضوری مصطفےٰ مجلس رسیدم

مَیں نے اپنا مقام پہلے ہی دیکھ لیا ہے۔ مَیں مجلس نبویؐ کی حضوری میں پہنچ گیا ہوں۔

قولہٗ تعالےٰ۔ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ الْفَقِیْرِ۔ مجھے جو کچھ بھی بوقت ضرورت بھیجدے مجھے اُس کی سخت ضرورت ہے۔

حدیث۔ حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ فقرا کی محبت بہشت کی کنجی ہے۔

حدیث حُبُّ الْفُقَرَاءِ حُبُّ الرَّحْمٰنِ۔ فقیروں کی محبت خدا کی محبت ہے۔

یہ یقینی بات ہے کہ آج تک کوئی جاہل عارف نہیں ہوا۔ علم ہونا چاہئے۔ خواہ علم ظاہر ہو خواہ علم باطن۔ ابلیس علیہ اللعنۃ کے سوا کوئی عالم بدبخت نہیں ہوا۔

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

علم باطنی مکھن ہے اور علم ظاہر دودھ۔ دودھ بغیر مکھن اور پیر بغیر پیر کیونکر ہو سکتا ہے۔

marfat.com

حدیث۔ لَا فَرْقَ بَیْنَ الْحَیَوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ۔ حیوان اور انسان میں فرق صرف علم کا ہے۔

حدیث۔ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامِلَةِ وَعِلْمُ الْمُکَاشَفَةِ لَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَصَارُوا النَّاسَ کَالْبَهَائِمِ۔ دو ہی علم ہیں۔ علم معاملہ اور علم مکاشفہ۔ اگر علماء نہ ہوتے تو انسان چوپایوں کی طرح ہوتے۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بعض آدمی انسان صورت حیوان سیرت ہیں۔ انسان میں پانچ صفتیں ہونی چاہئیں۔ علم۔ ادب۔ حیا۔ تصدیق اور یقین قولہ تعالےٰ۔ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ۔ مرتے دم تک اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔ یا اللہ تعالےٰ کی عبادت اس وقت تک کرتے رہو جب تک تمہیں یقین نہ آجائے۔

حقیقت یقین

یقیں از یک پدر ریک پیر باشد دوئی را از دل خود دور تر باشد

یقین ایک باپ اور پیر سے ہوتا ہے۔ اور دوئی کو اپنے دل سے دور کرتا ہے۔

یقیں شد از یقیں تا وقت مردن یقیں با طاعت است اے گو برو دن

یہ یقینی امر ہے کہ یقین کے سبب۔ انسان مرتے دم تک طاعت میں مشغول رہتا ہے۔

یقیں از دل کشاید راز اللہ خطے دارکش بگرد لا سوی اللہ

یقین دل سے الٰہی رازوں کو کھولتا ہے۔ غیر حق کے گرد دائرہ بنا۔

یقیں امداد توفیق از الٰہی یقیں فیض دہد فضلش آگاہی

یقین سے توفیق الٰہی رفیق ملتی جاتی ہے۔ یقین سے فیض۔ فضل اور آگہی نصیب ہوتی ہے۔

یقیں غرقش بود غیرش نہ بیند بہ مجلس اولیاء اللہ نشیند

یقین کے سبب ارسال خدا میں غرق رہتا ہے۔ اس کے غیر کو نہیں دیکھتا۔ اور مجلس اولیا میں بیٹھتا ہے۔

یقیں در سجدہ صوم و صلوٰتش ز سجدہ کرد حاصل ذکر ذاتش

یقین کے سبب نماز روزے کا پابند ہوتا ہے۔ اور سجدہ سے ذکر ذات الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

marfat.com

یقین ہرگز ندارد بے شریعت اگر دعوٰے کند او در طریقت

یقین ہرگز ہرگز بے شریعت نہیں رہنے دیتا۔ اگر صاحب یقین طریقت کا بھی دعوٰے کرے تو جائز ہے۔

یقیں باشاہد و مشہور باشد کہ ہر دم بندگی معبود باشد

یقین سے شاہد و شہود دونو حاصل ہوتے ہیں۔ کیونکہ صاحب یقین ہر دم معبود کی بندگی میں رہتا ہے۔

بکن طاعت کہ تا دم زندہ مانی یقین شد بندگی تو یار جانی

تو تا دم زیست بندگی کر۔ کیونکہ اگر تو یقین سے بندگی کرے گا تو وہ بندگی تیرے لئے بمنزلہ یار جانی ہو گی۔

کہ ملحد بدعتش در کفر ورزی یقین ہرگز نداری زاں تو ازی

اگر یقین نہیں تو بدعت اور کفر میں پڑ کر دور ہو گا۔ تو اسی واسطے کانپتا ہے کہ تجھے یقین بالکل نہیں۔

قرب شیطان یا ابلیس دارند کہ با سجدہ نماز رد نیارند

جو لوگ نماز کے لئے سربسجود نہیں ہوتے انہیں شیطان یا ابلیس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

کہ خندہ مے کنند بر اہل عالم کہ لعنت حق بود بر اہل ظالم

روکہ اہل علم پر ہنستے ہیں یاد رکھ ظالم پر خدا کی لعنت ہوتی ہے

اگر ملحد جو دین باطل کی طرف مائل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ نماز اس وقت تک فرض ہے جب تک یقین نہ آجائے۔ جب یقین حاصل ہو جائے۔ تو پھر نماز روزہ وغیرہ تمام اس سے ساقط ہو جاتے ہیں۔ یہ شیطانی حیلہ اور نفسانی حجت ہے ایسا شخص کافر بے دین ہے۔ ہاں یقین وہ ہے جو پانچ بنا اسلام سے تعلق رکھتا ہے۔ علم اور علما کا ادب ملحوظ رکھ۔ خواہ دیوار پر لکھا ہو۔ اور فقرا کا حکم بجا لا۔ کیونکہ اُن کے حکم کو ماننے والا دونو جہان میں خوار ہوتا ہے۔ یہ دونو فرقے، عالم۔ فقیر محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

خندہ ہا بر سینہ صافاں میکنی ہشیار باش
ہر کہ ہر آئینہ خند درویش خندی خود کند

صاف باطن آدمیوں کی ہنسی نہ اُڑا۔ جو آئینہ پر ہنستا ہے وہ اپنی ہنسی آپ اڑاتا ہے۔

یہ یقینی بات ہے کہ فقرا خود مفلس اور حقیر ہوتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ تمام دنیا انہیں کے ماتحت ہوتی ہے۔ دنیا درویشوں کو کہتی ہے کہ مجھے قبول

marfat.com

کرو۔ وہ کہتے ہیں، اری چھنال جا۔ ہم تجھے طلاق دے چکے ہیں۔ جو لوگ اہل وصول مردان خدا ہیں۔ وہ دنیا سے تعلق قطع کئے ہوئے ہیں۔ صرف جاہل لوگ دنیا کو اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ مجہول اور کافر لوگوں کے گھر میں دنیا بہت جمع ہوتی ہے۔ اہل اللہ اور ظل اللہ کے گھروں سے بھاگتی ہے ایسی دنیا قصرف میں ہونی چاہئے۔ جیسی حضرت عثمان اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہما کے تصرف میں تھی۔ جس پر اَلدُّنیا مَزرَعَۃُ الاٰخِرَۃِ دنیا عاقبت کی کھیتی ہے۔ صادق آتا ہے۔ ورنہ دن کو ملا دن کو کھا لیا۔ رات کو ہی کھا لیا یا زیادہ سے زیادہ دن کی خوراک رات تک اور رات کی دن تک رکھی۔ اور بس چنانچہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَا طَامِعٌ لَا جَامِعٌ لَا مَانِعٌ۔ نہ طامع نہ جامع نہ مانع۔ فقیر گو بظاہر خزانہ کا مالک ہو لیکن باطن میں ضرور اللہ تعالےٰ کے ساتھ لگا نہ ہوگا۔ ؎

نفس را رسوا کند بہر از گدا ۔۔۔ بہر درے قدمے زند بہر از خدا

کدا گری سے مرد نفس کو رسوا کرنا ہے۔ وہ در در بھیک محض خدا کی خاطر مانگتے ہیں۔

علم وہ ہے جو صاحب حضور بنا دے

تو علم پر مغرور نہ ہو۔ علم وہ ہے جو تجھے صاحب حضوری بنا دے۔ اپنے الہام سے مذکور کے ساتھ وہ۔ علم چار ہیں۔ اور عالم بھی چار ہیں۔ جو عالم ان چار علموں کو حاصل کرتا ہے۔ وہ با اعتبار و با افتخار ہے۔ وہ چار علم اور چار عالم یہ ہیں۔ عِلم اللسان عالم اللسان۔ عِلم القلب عالم القلب۔ عِلم الروح عالم الرواح علم السّر عالم السّر، علم یخفی۔ عالم یخفی۔ جو شخص ان تمام علوم کو حاصل کر لیتا ہے اُسے معرفت و توحید الٰہی کا نور فنائے نفس اور مشاہدہ نور حضور نصیب ہوتا ہے اِن علوم سے دل زندہ ہو جاتا ہے۔ اور روح آفتاب کی طرح روشن ہو جاتی ہے نیز ان سے فیض فضل اور ثواب حاصل ہوتا ہے۔ تاریکیوں کے پردے دور ہو

marfat.com

جاتے ہیں۔ تجلیات اسرار ربانی نمودار ہوتی ہیں۔ قدرت سبحانی کے حاضرات سر اسرار رونما ہوتے ہیں۔ علم خفی سے مجلس نبوی کی حضوری نصیب ہوتی ہے علم علم خفی کو کامل انسان اور خبیر البشر کہتے ہیں۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ یہ تمام علوم توحید کے متعلق ہیں۔ یہ تمام علوم اسم اللہ ذات کے حاضرات اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی نفی سے حاصل ہوتے ہیں۔ توحید اور سلک سلوک کے یہ علوم صاحب حضوری کو معلوم ہوتے ہیں۔ اہل تقلید کو ان علوم کی کیا خبر ؎

چوں اثر من ماند نہ نام من و جود　　غرق وحدت کرد اسم اللہ ربود

جب میرا وجود سے نشان نکل جاتا ہے۔ تو اسم اللہ مجھے وحدت میں مستغرق کر دیتا ہے۔

ایں مراتب از قلب باشد سلیم　　شد قلب قلزم ز وحدت حق کریم

یہ مراتب قلب سلیم سے حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وحدت کے سبب دل سمندر ہو جاتا ہے۔

حدیث۔ اِتَّقُوا الْعَالِمَ الْجَاهِلِ قِيلَ مِنَ الْعَالِمِ الْجَاهِلِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اٰمَنَ اللِّسَانِ وَجَاهِلَ الْقَلْبِ۔ عالم جاہل سے بچو۔ پوچھا یا رسول اللہ زبان سے کون مراد ہے۔ فرمایا جو زبان کا عالم اور دل کا جاہل ہو۔

راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روشن ہے

واضح رہے کہ محمد راہ روشن راہ ہے۔ اور بدعت کی راہ تاریک ہے اہل بدعت سیاہ دل ہوتے ہیں۔ ان کی مثال پوست کے پھول کی سی ہے کہ باہر سے خوشنما اور اندر سے سیاہ ان کے دل میں بھی نفاق کا سیاہ داغ ہوتا ہے ؎

شبنم نہ کرد داغ دل لالہ را علاج　　نتواں بگریہ شست خط سرنوشت را

جس طرح شبنم سے لالہ کے دل کا داغ دور نہیں ہو سکتا اسی طرح رونے سے تقدیر کا لکھا مٹ نہیں سکتا۔

مکش رو ہم از حکم قضا چہ میکشی پروا　　نہ پروا آتش ار چین چیں بوریا دارد

تو حکم قضا سے روگردانی نہ کر نہ پروا کر کیونکہ آگ کو بوریا کے چین چیں ہونے کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

marfat.com

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بامورہ ؎

باہو رضا بر قضا غالب چو گردد ز کردہ از خدا ہرگز نلرزد

جب رضا قضا پر غالب آجاتی ہے۔ تو پھر اپنے کئے کے سبب خدا سے بھی نہیں کانپتا۔

چرا لرزد کہ قربِ او تمام است ہر آں لرزد کہ ناقص عام خام است

وہ کیوں کانپے کہ جو کرے پورا پورا قرب حاصل ہے۔ وہ شخص کانپتا ہے جو ناقص عام اور خام ہے۔

رضا قاضی است قضا در حکم باو بجز حکمش نگیرد جان از مو

رضا بمنزلہ قاضی ہے کہ قضا بھی اس کے ماتحت ہے اس کے حکم کے سوا بال بھی ہلا نہیں کر سکتی۔

بندہ اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوا جو ہر کام اس کی مرضی سے ہو

واضح رہے کہ بندہ اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوا کہ ہر ایک کام اس کی خواہش کے مطابق ہو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ جب میرے ارادے پورے نہ ہوئے تو میں سمجھا کہ خدا ہے۔

حدیث۔ فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ۔ حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

پس بہتر یہی ہے کہ اپنے کام خدا کے سپرد کر دینے چاہئیں اور اپنا دخل ہٹا لینا چاہیئے۔ قولہ تعالےٰ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ میں اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بے مثل اور بے مثال ہے

حیّ اور قیوم ہے۔ واحد ہے۔ تو اس کی ہستی اپنی ہستی ایسی خیال کرتا ہے اللہ تعالےٰ کی صورت غیر مخلوق ہے۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کو خواب یا مراقبہ میں دیکھتا ہے۔ وہ مجذوب ہو جاتا ہے۔ اگر بیدار ہو جائے تو نور توحید و رویت ربوبیت سے وجود میں ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ جل کر مر جاتا ہے۔ یا اسکی

marfat.com

زبان پر خاموشی کی مہر لگ جاتی ہے۔ یا وہ شخص دن رات سجدہ سے سر نہیں اٹھاتا بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ شریعت میں کوشش کرتا ہے۔ ہیئت کی کوئی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔ رویت سے مشرف ہو کر عارف باللہ اور واصل کو مشاہدہ حضوری کی وہ نعمت حاصل ہوتی ہے جو وہم اور فہم میں نہیں سما سکتی۔ یہ مراتب بھی تصور اسم اللہ ذات کے حاضرات اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی چابی سے کھلتے ہیں۔ کلمہ طیبہ کا طریق تحقیق ہے۔ جو شخص شک کرتا ہے وہ بے دین ہے۔

حدیث۔ تَفَکَّرُوْا فِیْ نَعْمَائِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ۔ اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کے متعلق سوچ بچار کرو۔ لیکن اُس کی ذات کے بارے میں سوچ بچار اور غور و فکر نہ کرو۔

پس معلوم ہوا کہ نفس کی آواز۔ مقام۔ سوال اور احوال اور ہیں اور قلب کی آواز۔ مقام۔ سوال اور احوال اور ہیں۔ اور روح کی آواز۔ مقام۔ سوال اور احوال اور ہیں۔ نفس کی آواز دنیاوی علم ہے۔ اس کا مقام حرص و ہوا۔ قلب کی آواز ذکر ہے اور اس کا علم محبت الٰہی۔ اور اس کا مقام صفائے باطن۔ روح کی آواز کلام الٰہی نص اور حدیث اس کا مقام جمعیت علم و علوم۔ ہر ایک گروہ کو اُس کے مقام سے معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ آیا وہ اہل نفس ہے، اہل قلب ہے یا اہل روح ہے۔

انسانی جسم میں دس قسم کی آگ ہوتی ہے

شہوت۔ حرص۔ حسد۔ نظر۔ غفلت۔ جہالت۔ پیٹ۔ زبان۔ گناہ۔ فرج

پس شہوت کی آگ روزے سے۔ حرص کی تذکرہ موت سے۔ حسد کی صفائے قلب سے نظر کی ذکر قلبی سے۔ غفلت کی ذکر الٰہی سے۔ جہالت کی علم سے پیٹ کی حلال کھانے سے۔ زبان کی قرآنی تلاوت سے۔ گناہ کی استغفار سے۔ اور فرج کی آگ نکاح حلال سے دور ہوتی ہے ؎

چہ حاصل مرد را از دین و دنیا ازیں ہا بگذرد بگذار یک بار

مرد کو دین و دنیا سے کیا حاصل ان کو ایک بار کی چھوڑ دے۔

marfat.com

سواد الوجہ شد در ہر دو عالم مگر روشن شوی اے نیک دیدار

دونوں جہان کی روسیاہی حاصل ہوتی ہے۔ اے نیک دیدار شاید تو نیک دیدار ہو جائے۔

بعض فقیر خدا کو پسند کرتے ہیں۔ بعض خلقت کو۔ ؎

ہر کہ باشد پسند خالق پاک در نہ باشد پسند خلق چہ باک

جو شخص خالق کو پسند ہے۔ اگر اسے خلقت پسند نہ کرے تو کیا مضائقہ۔

علم تصوف نفس کشی ہوتی ہے

واضح رہے کہ علم فقہ کے مسائل پڑھنا۔ علم عربی پڑھنا۔ اور بظاہر ریاضت اور طاعتِ نفس کرنا یہ محض ننگ و ناموس اور خلقت میں شہرت حاصل کرنے کی خاطر ہوتا ہے۔ اس سے انسان خوش وقت ہوتا ہے۔ اور غرور کرنے لگتا ہے لیکن علم تصوف علم توحید اور علم معرفت الٰہی سے نفس شرمندہ ہوتا ہے۔ ذکر خفیہ سے جو جان کا گوشت کھاتا ہے۔ اس ذکر سے ذاکر دن رات خوف خدا سے روتا رہتا ہے۔ اور آہ و زاری کرتا رہتا ہے۔ ہڈیوں کا مغز تک کھا جاتا ہے۔ اس بے بہا ریاضت سے چپکے چپکے خون جگر پیتا ہے۔ اور نفس لاغر ہو جاتا ہے۔ اور حرص و ہوا کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا علم تصوف پڑھنا فرض عین ہے اور انبیا علیہم السلام یہی علم حاصل کرتے آئے ہیں۔ اس علم سے ولیوں کا مرتبہ اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اگر کوئی فقیہ یا عالم تمام عمر علم حاصل کرتا رہے۔ تو دنیاوی محبت کی تاریکی کدورت، زنگار اور خطرات ان کے دل سے دور نہیں ہوتے۔ تاوقتیکہ دل کو صاف کرنے والا علم تصوف حاصل نہ کرے۔ اور قلبی اور خفیہ ذکر نہ کرے۔ اور کلمہ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی کنہ نہ جانے۔ اس کا دل زندہ نہیں ہوتا اس کی مردہ دلی دور نہیں ہوتی۔ اگر مردہ دل توریت انجیل زبور۔ قرآن اور تفسیر قرآن پڑھے۔ تو بھی اس کا دل زندہ نہیں ہوتا۔ اس کی عمر برباد ہوتی ہے۔ روح پریشان ہوتی ہے۔ اور نفس خوش ہوتا ہے۔ حدیث بِکُلِّ شَیْءٍ مُضْغَۃٌ

marfat.com

وَمُصْقِلَتُ الْقَلْبِ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ ہر چیز کا مصقلہ ہوتا ہے سو دل کا مصقلہ ذکر الٰہی ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

جو شخص ابھی پورا مسلمان بھی نہیں وہ درویش کیسے ہو سکتا ہے

واضح رہے کہ جو شخص ابھی مومن مسلمان کے مرتبے کو نہیں پہنچا۔ وہ فقر فی اللہ عارف باللہ اور درویش حسبتہ للہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ لفظ مسلمان میں چھ حرف ہیں۔ م۔ س۔ ل۔ م۔ آ۔ ن۔

مَ۔ سے مسلمان رحمان کے موافق شیطان کے مخالف۔ علم کے موافق جہالت کے مخالف۔ روح کے موافق نفس کے مخالف۔ شریعت کے موافق بدعت کے مخالف فقر کے موافق دنیا اہل دنیا۔ شہوت۔ حرص۔ طمع وغیرہ ناشائستہ اوصاف کے مخالف ہوتا ہے۔ سَ سے سلیم قلب۔ تسلیم حق۔ رضا قضا۔ اور نیک خلق ہو۔ لَ سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہمیشہ زبان پر ہو مَ سے نص۔ حدیث۔ مسائل فقہ توحید اور تصوف کے علم سے متکلم ہو۔ آ سے ارادۂ صادق صدیق بالتصدیق۔ اور نَ سے نیک نیت مراد ہے۔ یہ مسلمان کے مراتب ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ جو شخص ان صفات سے موصوف نہیں ہوتا وہ حقیقی اور حق بردار۔ حق پر جاں نثار مسلمان نہیں ہوتا۔

(مومن کے چار حروف ہیں)

واضح رہے کہ مومن کے چار حرف ہیں۔ مَ سے مومن نفاق کو چھوڑتا ہے تصدیق قلبی۔ طلب مولےٰ اور محبت کو حاصل کرتا ہے۔ یہ معنی صاف دل با ادب باحیا مومن کے ہیں۔ وَ سے وحدانیت میں غرق۔ لاسوی اللہ سے مردہ دل اور صاحب توحید ترک توکل۔ تجرید۔ تفرید ہو جاتا ہے۔ اس کی روح بلحاظ اخلاص بایزید ہو جاتی ہے۔ اور وہ نفس یزید کا دشمن ہو جاتا ہے۔ مومن معرفت

marfat.com

کے سوا نہ کچھ اختیار کرتا ہے نہ خریدتا ہے ؎

معرفت اندوز کہ با خود ببری کہ نصابے دیگر انست نعیب نہ روئیم

تو معرفت حاصل کر کیونکہ تو اُسے ساتھ لے جائے گا۔ سونا چاندی دوسروں کے لئے ہوتا ہے۔ اُسے جمع نہیں کرنا چاہیے۔

جواب مصنّف علیہ الرحمۃ

آدمی را معرفت باید نہ جامہ از حریر در صدف بنگر کہ او را سینہ پر گوہر است

آدمی کو معرفت چاہیئے نہ کہ ریشمی لباس۔ تو سیپی کی طرف دیکھ کہ اس کا سینہ کس طرح موتیوں سے پُر ہے ؎

عارفاں در معرفت باشند چناں ماہی اندر آب گم باشد نہاں

عارف لوگ معرفت میں اس طرح چھپ جاتے ہیں۔ جس طرح مچھلی پانی میں گم ہو جاتی ہے۔

ہر کہ گوید عارفم آں لاف زن عارفاں لب بستہ با حق ہم سخن

جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں عارف ہوں وہ لافزن ہے عارف لب بند کئے خدا سے ہمکلام ہوتے ہیں۔

ہر کہ گوید عارفم آں سر ہوا عارفاں غرق فی اللہ شد فنا

جو شخص یہ کہے کہ میں عارف ہوں سمجھ لو کہ وہ حرص و ہوا کا بندہ ہے۔ عارف تو فنا فی اللہ ہو جاتے ہیں۔

عارفم ہم واصلم با حق قریب ایں مراتب یافتم لطف از حبیبؐ

میں عارف بھی ہوں واصل بھی ہوں اور حق کے قریب بھی ہوں۔ یہ مراتب مجھے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانی سے عطا ہوئے۔

حرف مذ سے مراد یہ ہے کہ موذی نفس کو حرص و ہوا کی لذت نہ دی جائے اِن سے نِیَّتُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہوا کرتی ہے، مومن کا پیشہ نیک بختی اور نیک عملوں کا کرنا ہے۔ یہ مراتب مومن کے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ۔

مومن کا دل نورِ الٰہی سے منوّر ہوتا ہے

مومن کا دل اللہ تعالےٰ کے نور اور رحمت سے منوّر ہوتا ہے۔ اسے ازلی ہدایت

marfat.com

نصیب ہوتی ہے۔ دنیا میں رہ کر بھی اس کا خیال اللہ تعالےٰ کی طرف ہوتا ہے اور خود صاحب فیض و فضل و عنایت ہوتا ہے۔

مومن کی دو علامتیں ہوتی ہیں۔ اوّل گناہ کا معاف کرنا۔ دوسری غصہ پی جانا۔ قولہ تعالےٰ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ، مومن لوگ غصہ پی جاتے ہیں۔ لوگوں کے قصوروں سے درگذر کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نیکی کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔

با ہو مومن آں مرد است دارد خشم باز تارک فارغ ز دنیا بے نیاز

با ہو وہ مومن مرد ہے جو غصہ سے باز آئے۔ دنیا کا تارک ہو اور دنیا سے بے نیاز ہو۔

ملک مومن درم مے باشد گناہ مومناں را نظر باشد بر الٰہ

مومن کے پاس روپے پیسے کا ہونا گناہ ہے۔ مومنوں کی نظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہے۔

ہر کہ گوید مومنم زاں وصف داں نام اللہ مومناں بخشند جاں

جو شخص کہے کہ میں مومن ہوں۔ تو دیکھ کہ اس میں یہ وصف ہے یا نہیں کہ مومن لوگ اللہ کے نام جان قربان کر دیتے ہیں۔

مومن اور مسلمان ہونا آسان کام نہیں۔ مومن مسلمان کے مراتب میں پروردگار کے اسرار کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ مومن آدمی دنیا مردار کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ خواہ وہ کتنے ہی دن فقر و فاقہ میں گذارے۔ جو دنیا کا طالب ہے اُسے مومن مسلمان خیال نہ کر۔ کیونکہ دنیا منافقوں اور کافروں کے نصیب ہوتی ہے۔

اسم اللہ کے تصوّر کے انوار

واضح رہے کہ جب دل جنبش میں آتا ہے۔ اور صاحب قلب اسم اللہ ذات کے تصوّر سے اسم اللہ قلب کے سر پر نقش کرتا ہے اور اسے بغور دیکھتا ہے تو اسم اللہ کے ہر حرف سے دل کے گرداگرد ایسا نور ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے آفتاب چمکتا ہے اور دل تمام کا تمام نور ذات کی تجلیات و فیض میں گھر جاتا ہے۔ اور زبان

marfat.com

کھول کر یا اللہ یا اللہ کہتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہر مرتبہ جب قلب اسم اللہ معہ کلمہ طیبہ کہتا ہے۔ تو اُسے ستر ہزار ختم قرآن کا ثواب ملتا ہے جب اس قسم کا ذاکر صاحب قلب اسم اللہ ذات کا تصور کرتے ہوئے آنکھ بند کرتا ہے۔ اور مراقبہ کر کے دل کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو تجلیہ ذات میں مستغرق ہو کر مشاہدہ ربوبیت کرتا ہے۔ اور اس کے اسی سال کے گناہ کرامًا کاتبین کے دفتر سے امر الٰہی اور اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ کی برکت سے مٹا دیئے جاتے ہیں یہ قبولیت الٰہی پوشیدہ اور رہے ریا ہے۔ ایسا ذاکر ہمیشہ اللہ تعالےٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی نگاہ دل پر رہتی ہے۔

واضح رہے کہ جب اسم ذات اور کلمہ طیبہ کے تصرف والا جسے نبوی حضوری حاصل ہو آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرتا ہے۔ وہ گویا اسم اللہ ذات کے تصوّر کی تلوار ہاتھ میں لیتا ہے۔ اور تمام عمر کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو قتل کرتا ہے۔ نفس شیطان اور خناس خرطوم اور تمام خطرات کو قتل کرتا ہے گویا روئے زمین پر جتنے دار الحرب ہیں۔ ان سب کو تہ تیغ کرتا ہے حدیث۔ تَفَکُّرُ السَّاعَۃِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ۔ ایک گھڑی کی سوچ بچار دو نو جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس قسم کے دائمی ذکر و فکر اور مراقبہ حضوری کو مجموعۃ الحسنات کہتے ہیں جیسا کہ اس آیت میں ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ۔ نیکیاں بدیوں کو دُور کر دیتی ہے۔ یہ ذاکروں کیلئے تذکرہ ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ یَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِیْرَ۔ خدا نے جو مویشی چارپائے انہیں دیئے ہیں ان خاص دنوں میں ان کی قربانی کرتے وقت ان پر خدا کا نام لیں تو لوگو قربانی کے گوشت میں سے آپ بھی کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلاؤ۔

واضح رہے کہ جب خفیہ ذاکر آنکھیں بند کر کے دل کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو پہلے دل سے بآواز بلند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا ہے۔

marfat.com

حدیث۔ غَمِّضْ عَیْنَکَ یَا عَلِیُّ وَاسْمَعْ فِیْ قَلْبِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اے علی اپنی آنکھ بند کر اور اپنے دل میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ سُنْ۔ جس شخص کو یہ نعمتِ عظمیٰ حاصل ہوتی ہے۔ وہ حافظ رحمانی ہے۔ اور جو اس نعمت سے محروم ہے سیاہ دل اور خراب ہے۔ خطرات شیطانی میں ہے۔ اور انسان اور حیوان کے درمیان یہی دل ہے۔ اگر یہ دل ذکر سے پُر ہے۔ تو روشن ضمیر انسان ہے نہیں تو حیوان ہے۔ انسان اُسے کہتے ہیں۔ جو ظاہر میں عبادت میں مشغول ہو اور باطن میں دل معرفتِ الٰہی کے سبب نورِ حضور کے مشاہدہ میں ہو۔ عبودیت بظاہر نماز کی اَدا سے تعلق رکھتی ہے اور ربوبیت مشاہدہ حضوری سے مومن سالک کیلئے عبودیت اور ربوبیت بمنزلہ دو پروں کے ہیں۔

جو وقتی فرض ادا نہیں کرتا اُس کا دائمی فرض بھی قبول نہیں ہوتا

حدیث۔ مَنْ لَّمْ اَدَّی فَرْضَ الدَّائِمِ لَمْ تَقْبَلِ اللّٰہُ فَرْضَ الْوَقْتِ وَمَنْ لَّمْ اَدَّی فَرْضَ الْوَقْتِ لَمْ تَقْبَلِ اللّٰہُ فَرْضَ الدَّائِمِ جو شخص فرض دائمی ادا نہیں کرتا اللہ تعالےٰ اس کا فرض وقتی قبول نہیں کرتا۔ اور جو فرض وقتی ادا نہیں کرتا اللہ تعالےٰ اس کا فرض دائمی سے مراد دل سے ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہنا ہے۔ کہ دل سے اللہ اللہ کی آواز نکلے۔

قولہ تعالےٰ۔ فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ اگر تم سے نماز قضا ہو جائے تو اللہ کو ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت یاد کرو۔

حدیث۔ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ۔ دل حضور کے بغیر کوئی نماز نہیں۔ دل نورِ الٰہی سے پُر ہے۔ ایسا دل خطراتِ شیطانی سے پاک ہوتا ہے۔ ایسے صاحب توحید کو انبیا اور اولیا سے باطنی ملاقات نصیب ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا۔ صاحب مراقبہ دل سے ہمیشہ نماز میں

marfat.com

مشغول رہتا ہے۔ شرک، کفر و نفاق سے دنیا اور آخرت کی نجات اُسے حاصل ہوتی ہے۔ اور دل ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ ہمیشہ دلوں میں نماز ادا کرتے رہتے ہیں۔ اَلصَّلٰوۃَ دَائِمُوْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ۔ ایسے ہی لوگوں کی شان میں آیا ہے۔ اُن کی روح کو جمعیت اور ان کے نفس کو پریشانی ہوتی ہے انہیں لوگوں کی شان میں آیا ہے کہ اَجْسَامُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَقُلُوْبُھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ ان کے بدن دنیا میں اور ان کے دل آخرت میں ہوتے ہیں۔ کلمہ طیبہ، پنجوقتی نماز، ہدایت رافع المسلمین اور سخاوت تینوں اعمال قبولیت ان کی علامتیں ہیں۔ حدیث اَلصَّلٰوۃُ یَذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ وَکَلِمَۃُ الطَّیِّبُ یَذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ وَالسَّخَاوَتُ یَذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ تمار۔ کلمہ طیبہ اور سخاوت تینوں سے برائیاں اور بدیاں دور ہو جاتی ہیں۔

مراقبہ کی قسمیں

پس معلوم ہوا کہ مراقبہ دو طرح کا ہے۔ ایک اہل حضور کا مراقبہ۔ جو مراقبہ محمود کہلاتا ہے۔ دوسرا اہل خطرات کا مراقبہ مراقبہ مردود ہے۔ مراقبہ محمود تین طرح کا ہوتا ہے۔ ابتدائی مراقبہ میں چھ حرفوں کے تماشا میں غرق ہوتا ہے۔ جو شخص اس قسم کا مراقبہ سات دن سالوں ولایتوں کے لئے متواتر کرے۔ تو مشرق سے مغرب تک تمام جہان کو اپنے قبضے میں لاتا ہے۔ دوسرا متوسط مراقبہ اس میں انبیاء اولیا اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کا حضور حاصل ہوتا ہے۔ اور اُن سے ملاقات کرتا ہے۔ اگر اس قسم کا مراقبہ سات دن کیا جائے تو مراقب کے ساتوں اعضا ایسے پاک ہو جاتے ہیں جیسے مادر زاد بچہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ انتہائی مراقبہ نور توحید میں غرق ہونا۔ ظاہر میں بے خبر اور باطن میں باشعور ہونا۔ اور ذات کے تفکر میں غرق ہوتا ہے۔ حدیث اَلتَّفَکُّرُ سَاعَۃٌ مِّنْ عِبَادَاتِ الثَّقَلَیْنِ۔ ایک گھڑی کی سوچ بچار دونو جہان کی عبادت سے افضل ہے۔

marfat.com

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ نعمت عظمےٰ اور سعادت کبریٰ تمام مومن مسلمانوں کو نصیب کرے۔ معرفت الٰہی۔ توحید الٰہی اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ راہ تحقیق ہے۔ جو شخص شک کرے وہ کافر اور بیدین ہے۔ جو شخص ابھی مومن کے مرتبہ کو نہیں پہنچا۔ وہ عارف کیونکر ہو سکتا ہے۔ حدیث۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ لَذَّتٌ مَعَ الْخَلْقِ۔ جو اللہ تعالےٰ کو پہچان لیتا ہے اُسے پھر خلقت کی ہمنشینی سے لذت حاصل نہیں ہوتی۔

حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اَنَسٌ بِاللّٰہِ وَالْمُسْتَوْحِشُ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور غیر اللہ سے گھبراتا ہے۔

ذکر اور علم عطائے الٰہی ہے۔ اور جہالت اور دنیا خطرات شیطانی خطا ہیں اہل عطا اور اہل خطا کا مل بیٹھنا درست نہیں۔ واقعی یقین ہے کہ عامل کے عمل بغیر پارہ کشتہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح عارف اور کامل مرشد بغیر فقیر کے مراتب اور معرفت حضوری میں غرق ہونا حاصل نہیں ہوتا۔

عارف کی قسمیں

عارف دو طرح کے ہوتے ہیں۔ عارف طبقات جو حیرت میں ہوتا ہے۔ عارف غرق فنا فی اللہ جسے حضوری ذات حاصل ہوتی ہے۔ صاحب حضوری عارف کی چار علامتیں ہیں۔ تجرید۔ تفرید۔ ترک۔ توکل اور توحید۔ حدیث۔ اَلتَّوَکُّلُ وَالتَّوْحِیْدُ تَوْاَمَانِ۔ توحید اور توکل توام (جوڑے) ہیں۔

قولہ تعالیٰ۔ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اہل ایمان خدا پر بھروسہ کرتے ہیں۔

مُرشد کامل سلک سلوک سے واقف ہوتا ہے

مطلب یہ کہ کامل و اکمل مرشد سلک سلوک حضوری سے واقف ہوتا ہے۔ وہ طالبوں کو ذکر فکر درود وظائف اور ظاہری اعمال میں مشغول نہیں کرتا۔ بلکہ وہ طالب کو پہلے

marfat.com

ہی دن حضوری بنا دیتا ہے۔ اس راہ کی ابتدا فنا فی الشیخ ہے۔ وسط فنا فی اللہ اور انتہا فنا محمدؐ ہے۔ جو شخص جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری شریعت امر معروف اور نص حدیث سے قدم باہر رکھتا ہے۔ وہ مردود۔ خبیث۔ ابلیس ظاہر و باطن میں اہل بدعت۔ اہل سرود۔ حسن پرست۔ اور خط و خال کا دیکھنے والا ہوتا ہے۔ ہوائے نفسانی میں مست رہ کر کسی باطن مقام و منزل پر نہیں پہنچا۔ اس کا باطن باطل ہوتا ہے۔ جو کچھ تجھے ظاہر میں دکھائی دیتا ہے۔ وہ حنونیت اور استدراج ہے۔ یاد رکھو۔ استدراج رحمت الٰہی سے دور ہوتا ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ جو لوگ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں۔ عنقریب ہم اُن کے درجوں میں بتدریج کمی کریں گے۔ جن کا انہیں علم بھی نہ ہو گا۔

واضح رہے کہ فنا فی الشیخ میں طالب کو صورت شیخ اپنے تصرف میں رکھتی ہے اگر شیخ کامل ہے۔ تو طالب کو زندہ دل اور مُردہ نفس بنا کر اُس کے وجود سے حرص و ہوا نکال دیتا ہے۔ اگر شیخ ناقص ہے تو طالب کو زندہ نفس اور مردہ دل بنا کر اُس کے وجود میں دُنیا مردار کا لالچ پیدا کر دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ شیخ کامل طالب کو فنا فی الشیخ کے مرتبے پر پہنچا دیتا ہے۔ جس پر شیخ کامل مہربان ہو اُسے یک دم اپنے مرتبے پر پہنچا دیتا ہے۔ ایسے طالب کو فنا فی الشیخ کہتے ہیں۔ ناقص شیخ کا طالب شیخ کی صورت کو اپنے تصور میں لاتا ہے۔ اس وقت شیطان ہی ناقص شیخ کی شکل میں آ کر طالب کے سامنے آجاتا ہے۔ ایسے مرشد کا طالب فنا فی الشیخ کے درجے کو نہیں پہنچتا۔

مبتدی طالب کا احوال

واضح رہے کہ جب مبتدی طالب اسم اللہ ذات کے تصور کو تصرف میں لاتا ہے اور اسم اللہ ذات کا نقش دل پر بناتا ہے۔ اور دل کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو دل کے گرد آگ کا شعلہ سا نمودار ہوتا ہے۔ طالب اُسی آگ کو تجلی حضور خیال کرنے

marfat.com

لگتا ہے۔ اس شیطانی آگ سے شیطان آواز دیتا ہے کہ میں اور تو یار ہیں۔ ظاہر و باطن میں بندگی سے توبہ کر۔ اس تجلی میں میرا دیدار دیکھتا رہ۔ بعد ازاں وہی شیطانی تجلی ایک بچے کی شکل اختیار کرتی ہے۔ بعد ازاں جوان کی صورت اور پھر بوڑھے آدمی کی شکل اختیار کرتی ہے۔ پھر شیطان کہتا ہے کہ یہ سراسر اور مراتب فقیر ہیں۔ بعد ازاں وہ شیطانی صورت اندر سے ماضی حال۔ مستقبل کے حالات و حقائق کے متعلق جواب باصواب مفصل بیان کرتی ہے۔ لوگ جانتے ہیں کہ فلاں فقیر صاحب کشف ہے۔ یہ مراتب اندرونی شیطان کا اندراج ہے۔ جب اس قسم کی شیطانی صورت تجھ سے ہمکلام ہو تو باطنی توجہ سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ۔ اور ساتھ ہی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پڑھ۔ اِس کے پڑھنے سے وہ شیطانی صورت دفع ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں اسم اللہ ذات کے حروف سے صورت نور کی تجلیات نمایاں ہونگی۔ وہ صورت نور کی تجلیات نص اور حدیث کے موافق برحق ہیں۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا جس باطن کا ظاہر شریعت کے مطابق نہ ہو۔ وہ باطن باطل پر ہے۔ حدیث کُلُّ باطِنٍ مُخَالِفٌ الظَّاھِرَ فَھُوَ بَاطِلٌ۔ جو ظاہر باطن کے خلاف ہے وہ باطل ہے۔

فنا فی الشیخ کا تعلق اسم اللہ ذات۔ حضور۔ نور مشاہدات۔ تجلیات اور مجلس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ فنا فی الشیطان کے مراتب میں سرار وسوسہ۔ وہم اور خطرہ ہے۔ شیخ ناقص کے طالب فنا فی الشیطان ہوتے ہیں نفس پرست ہوتے ہیں۔ اور مغرور اور ست ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ تعداد میں بہت ہیں۔ جو طالب فنا فی الشیخ ہے۔ وہ روشن ضمیر ہے۔ اِلَّا اللہ کی معرفت اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری کے قابل ہے۔ کیونکہ وہ شریعت میں ہشیار ہے۔

marfat.com

شرح تصور و فنافی الشیخ و عارف کامل

واضح رہے کہ تصور شیخ کی کثرت سے وجود میں ایک غیبی نورانی صورت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی وہ صورت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ذکر میں مشغول ہوتی ہے اور کبھی تلاوت قرآنی میں۔ اور دن رات آیات قرآنی حفظ کرنے میں مشغول رہتی ہے۔ کبھی وہ صورت علم نص۔ حدیث۔ تفسیر۔ مسائل فقہ۔ فرض۔ واجب۔ سنت اور مستحب بیان کرتی ہے۔ اور خود اس پر کاربند ہوتی ہے۔ کبھی وہ صورت اسم اللہ ذات کے ذکر میں محو ہوتی ہے۔ اور اس صورت کے وجود سے بآواز بلند۔ سِرَّ ھُوَ سِرَّ ھُوَ۔ سِرَّ ھُوَ۔ ھُوَ الْحَقُّ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوَ۔ سنائی دیتا ہے۔ کبھی وہ صورت ماضی حال اور مستقبل کی حقیقت ایک ایک کرکے بیان کرتی ہے۔ اور اکثر وہ صورت دن رات طاعت اور بندگی میں مصروف رہتی ہے۔ اور ہمیشہ شریعت کی پابند رہتی ہے۔ اگر کوئی بات بھول چوک کر خلاف شریعت ہو بھی جائے۔ مثلاً کفر۔ شرک یا بدعت کا کوئی کلمہ منہ سے نکل جائے۔ تو اس سے استغفار کرتی ہے کبھی وہ محاسبہ نفس میں مشغول ہوتی ہے۔ اور دم کو بند کرکے نفس کو کہتی ہے۔ کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ۔ جس نے اللہ تعالےٰ کو پہچان لیا۔ اس کی زبان بند ہو گئی جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا اس نے اپنے پروردگار کو باقی سمجھا نفس خدا کو پہچان لیتا ہے۔ اگر فنافی الشیخ کے مراتب کی وہ صورت وجود میں غائب ہو جاتی ہے۔ تو وجود گناہ سے توبہ کرتا ہے۔ یہ صورت اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی یاد کرا کر نقصان دہ نفس کی سرزنش کرتی ہے۔ اور نفس کجی اور سرکشی کو چھوڑ راہ راست پر آجاتا ہے یہ مراتب اس وقت حاصل ہوتے ہیں۔ جب شیخ کامل پر اعتماد ہو۔ ان مراتب میں نفس کو بمنزلہ بچہ کے خیال کیا جاتا ہے۔ نیز ان مراتب میں الہام پیغام ہوتا ہے۔ جس پر فقر کی تمامیت کا انحصار ہے۔ لیکن اسی پر مغرور نہ ہو جا کیونکہ

marfat.com

قرب مع اللہ کا درجہ اور آگے ہے۔ جس سے نور حضور حاصل ہوتا ہے باطنی معمور ہوتا ہے۔ اور شوق میں خوش و خرم رہتا ہے۔ حدیث اَوَّلَہٗ فَنَافِی الشَّیْخِ بَعْدَہٗ فَنَافِی اللّٰہِ۔ پہلے فنا فی الشیخ اور بعد ازاں فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ حدیث لَا دِیْنَ لَہٗ مَنْ لَّا شَیْخَ لَہٗ۔ مَنْ لَّا شَیْخَ لَہٗ فَھُوَ یَتَّخِذُہُ الشَّیْطَانُ۔ جس کا کوئی شیخ نہیں پس اس پر شیطان اپنا قبضہ جما لیتا ہے ؎

ہر کہ را مرشد نہ شیطاں مرید ہر کہ با مرشد بود گو بایزید

جس کا کوئی مرشد نہیں وہ شیطان کا مرید ہے۔ جس کا کوئی مرشد ہو اُسے بایزید ہی سمجھو۔

مرشد مرد کامل ہونا چاہیے

عورتوں کی خصلت والا یا مخنث صورت بے شرع اہل بدعت مرشد کسی کام کا نہیں۔ فنا فی الشیخ والا اگر گناہ کرنا چاہے۔ تو وہ صورت اُسے گناہ سے زبردستی روکتی ہے۔ اگر فنا فی الشیخ کی صورت والا سو جائے تو وہ صورت باتوفیق رفیق اس کا ہاتھ پکڑ کر اِلَّا اللہ کی توحید و معرفت میں غرق کرتی ہے۔ اگر وہ مراقبہ کرے تو وہ صورت اس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں پہنچا کر منصب و مرقبہ دلواتی ہے۔ یہ مراتب فنا فی الشیخ اور باطن صفا کے ہیں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

وہ صورت ہمیشہ یہ تسبیح پڑھتی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ۔

وہ صورت سخاوت میں حاتم سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ فنا فی الشیخ کی یہ

marfat.com

صورت مشرق سے مغرب تک کے تمام ملکوں۔ جن۔ انسان۔ وحشی۔ پرندے پانی۔ مٹی۔ ہوا۔ آگ کے قبضہ اور ملک سلیمانی سے بھی بہتر ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ صورت ایک لحظہ کے اندر تمام منصب و مراتب دلا سکتی ہے۔ یہ مراتب فنافی الشیخ صفا باطن کے ہیں ؎

نیک خصلت خلق نیکو دل صفا　　کاں کرم وجود حکمت ہر بکارے از خدا

وہ نیک خصلت۔ نیک خلق اور صاف دل ہوتا ہے۔ اس کا وجود بخشش سخاوت اور حکمت کی کان ہوتا ہے اور وہ ہر ایک کام خدا کی خاطر کرتا ہے۔

یک نظر با حق رساند خلق را راہ نما　　طالباں زو حق بیابند خود نما را نیست جا

وہ ایک ہی نگاہ میں خدا رسیدہ بنا دیتا ہے۔ خلقت کی راہنمائی کرتا ہے۔ طالبوں کو اس سے خدا ملتا ہے۔ خود نما کا کوئی ٹھکانا نہیں۔

با ہم جلیس مرسلاں و انبیاء اصفیاً　　غرقی فی اللہ گشت فانی دائم با مصطفےٰ

وہ مرسلوں نبیوں اور صاف باطن آدمیوں کا ہم نشین ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ غرق فی اللہ اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتا ہے۔

نفس کافر قتل سازم من برائم از ہوا　　ایں عبارت جاودانی بس ترا اے باہوا

میں کافر نفس کو قتل کر کے حرص و ہوا کو چھوڑتا ہوں۔ اے باہو تیرے لئے یہ جاودانی عبادت کافی ہے۔

جو طالب اللہ باوصال ہے۔ اُسے دنیاوی مرتبہ اور جاہ و جلال کی کیا ضرورت ہے۔

طالب کے چار حرف ہیں

یعنی معرفت اور وصال کے طالب کے چار حرف ہیں۔ ط، ا۔ ل۔ ب، حرف طؔ سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا اور ماسوی اللہ کو طلاق دے۔ اؔ سے مراد یہ ہے کہ دنیا اور اہل دنیا سے الفت نہ رکھے۔ لؔ سے یہ مراد ہے کہ لایحتاج اور لائق دیدار ہو کر بھی لاف زنی نہ کرے۔ بؔ سے یہ مراد ہے کہ باادب اور بے اختیار ہو۔ اپنا اختیار مرشد کو دے۔ اور حق پسند ہو۔ جس طالب میں یہ

marfat.com

صُورت بنیں۔ جب تک وہ طمع سے دنیا کو طلاق نہ دے۔ حرف اسے مطالب نفسانی کا اسرار زومند ہوتا ہے۔ ل سے لادین۔ اور ب سے بدبخت اور بدنہاد ہوتا ہے۔ جس طالب میں یہ اوصاف ہوں۔ اُسے یاد بھی نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وہ جھوٹا اور باعث فساد ہے۔ جھوٹا طالب بے توفیق ہوتا ہے۔ سچے طالب بلبل پروانے اور سمندر کی طرح ہوتے ہیں ؎

بلبل نیم کہ نعرہ زنم دردسر کنم　　پروانہ ام کہ سوزم و دم بر نیاورم

مَیں بلبل نہیں کہ نعرے مار مار کر سر درد پیدا کروں۔ مَیں پروانہ ہوں کہ جلوں اور دم نہ ماروں

پروانہ نیستم کہ بیک شعلہ جاں دہم　　مرغ سمندرم کہ در آتش نشستہ ام

مَیں پروانہ نہیں ہوں کہ ایک ہی شعلہ سے جان دے دوں۔ میں سمندر جانور ہوں کہ آگ میں رہتا ہوں۔

مرشد خام کون ہے؟

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ یہ بھی مرشد خام ہے جو کہتا ہے کہ مقام، معرفت فقر میں تمام ہے۔ کامل مرشد وہ ہے۔ کہ جو معرفت سے کھینچ نور توحید میں غرق کر دے۔ کہ نہ اسم یاد رہے نہ طبقات فنا فی اللہ عین بعین غرق ذات یہ مراتب لازوال وصال سے بھی بڑھا دیتے ہیں۔ کیونکہ صاحب غرق کے نزدیک وصل بھی خام خیالی ہے۔ یقین ہے کہ جب طالب صادق کسی کامل مکمل اور اکمل مرشد اور صاحب تصرف فقیر کی صحبت میں اخلاص سے جاوے اور وہ اُسے مشرق سے مغرب تک تمام جہان اور تمام انسانوں کو باطنی تصور و تصرف میں لاکر مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں لے جاکر سرافراز کرائے اور معرفت فقر کا منصب دلائے۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ صاحب باطن کے سوا باطن حاصل نہیں ہوتے۔ طالب کو مرد ہونا چاہیئے۔ اس قسم کا تفکر و تصرف دو نو جہان کی عبادت سے افضل ہوتا ہے۔ حدیث اَلتَّفَکُّرُ سَاعَۃٌ خَیْرٌ مِنْ

لے چوپہ کے برابر ایک جانور ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے اور آگ ہی میں رہتا ہے۔

marfat.com

عِبَادَتِ الثَّقَلَیْنِ۔ ایک گھڑی کی سوچ بچار دو نو جہان کی عبادت سے افضل ہے۔

مرد مرشد میرساند باتمام مرشد نامرد ناقص ہست خام

کوئی مرد مرشد صحیح سلامت انتہائی مرتبہ پر پہنچاتا ہے۔ نامرد مرشد ناقص اور خام ہوتا ہے۔

راہ فقر میں ماسوی اللہ راہزن ہے

قولہ تعالےٰ۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ نہ آنکھ جھپکی نہ سرکشی کی وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ حدیث۔ اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ وَمَوْلٰی لِیْ۔ دنیا بھی تمہاری۔ عاقبت بھی تمہاری۔ میرے لئے میرا مولےٰ کافی ہے۔ میرے لئے اللہ تعالےٰ کافی ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ طالب خدا کا خواستگار ہونا چاہیئے نہ کہ گمراہ۔

قولہ تعالےٰ۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۝ وَمَنْ یَّفْعَلْ

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ زمین پر نہایت نرمی سے چلتے ہیں۔ جب جاہل لوگ انہیں مخاطب کرتے ہیں۔ تو انہیں سلام کرتے ہیں۔ اور وہ رات سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے ہو کر عبادت الٰہی میں بسر کرتے ہیں۔ وہ اپنے پروردگار کو کہتے ہیں کہ یا اللہ ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹا لینا۔ کیونکہ اس کا عذاب پوری تباہی ہے۔ اور وہ دوزخ بڑی بری جگہ ہے۔ وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ کنجوسی بلکہ ان کے بین بین رہتے ہیں۔ وہ لوگ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو شامل نہیں کرتے۔ اور نہ اس جان کو ضائع کرتے ہیں جسے اللہ تعالےٰ نے حرام کیا ہے مگر حق

marfat.com

ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۙ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ اِلَّا
مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ
حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝
وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ
الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝
وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّ
ذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا
لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ
الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا
تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

جیکر اس کا ضائع کرنا مبنی برحق ہے۔ وہ لوگ زنا نہیں کرتے اور جو لوگ کریں یہ کام ملیگا ان کو بڑے وبال سے دوگنا عذاب قیامت کے روز اور پڑا رہے اس میں خوار ہوکر۔ مگر جو لوگ توبہ کریں اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ پس اُن کے لئے بدل دے گا اللہ برائیوں کی جگہ نیکیاں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو توبہ کریں اور عمل کریں اچھے سو پھر آتے ہیں اللہ کی طرف پھرتے کی جگہ۔ اور وہ لوگ کہ نہیں گواہی دیتے جھوٹ اور جب گذرتے ہیں بیہودہ باتوں پر گزرتے ہیں بزرگانہ اور وہ لوگ کہ نصیحت دیئے جاتے ہیں اپنے رب کی نشانیوں سے تو نہیں گر پڑتے اور ان کے بہرے اور اندھے۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے بخش ہم کو ہماری بی بیوں اور اولاد ہماری کو ٹھنڈک آنکھوں کی اور بنا ہم پرہیزگاروں کا پیشوا یہ لوگ بدلہ دیئے جاویں گے بالاخانے بہ سبب اس کے صبر کیا انہوں نے اور پہنچائے جائینگے یہ اس کے دعا۔

زندگی اور سلامتی کو ہمیشہ رہیں گے یہ اس کے اچھی جگہ ہے ٹھہرنے اور رہنے کی۔ پ ۱۹ ع ۴۔

لقمہ حلال کھانے سے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے

واضح رہے کہ عبادت، بندگی، طاعت، تلاوت قرآن، ورد وظائف۔ ذکر۔ فکر فقری۔ معرفت الی اللہ۔ مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم۔ توحید۔ شوق۔ شغل وغیرہ سب کی اصل لقمہ حلال کا کھانا ہے۔ کیونکہ جو شخص حلال لقمہ کھاتا ہے اُسے جلدی ہی معرفت الٰہی اور قرب ووصال ہو جاتے ہیں۔ اس زمانے میں شبہ اور حرام

marfat.com

لقمہ حلال ہے۔ حلال کا ہاتھ آنا سخت مشکل ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے کہ عامل عالم اور فقیر کامل کے حلق میں حرام کا لقمہ نہ اُترے گا۔ اور اُن کے پیٹ میں قرار نہ پکڑے گا۔ اگر وہ حرام لقمہ کھا بھی لیں۔ تو اُن پر اثر نہیں کرتا۔ چنانچہ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

آنکہ اورا لقمہ شد نوری جلال　　آنچہ داند میخورد بروے حلال

جس شخص کی خوراک نور جلال ہو۔ وہ جو چاہے کھائے اُس کے لئے حلال ہے۔

جواب مصنف علیہ الرحمۃ ؎

رود در حلق عارف لقمہ حلال　　زانکہ عارف دائمی با حق وصال

عارف کے حلق میں حلال لقمہ جاتا ہے۔ اس واسطے کہ عارف کو حق کا وصال حاصل ہوتا ہے۔

شد وجودِ عارفاں آتش تمام　　با ذکر آتش سوختہ لقمہ حرام

عارفوں کا وجود سر بسر آگ ہوتا ہے۔ ذکر الٰہی کی آگ سے حرام لقمہ جل جاتا ہے۔

عالم باعمل اور فقیر کامل خلقت پر حق خدمت ہے

پس معلوم ہوا کہ جس طرح پیغمبروں کا امت پر حق ہے۔ اور اُمت کا مال اُن کیلئے حلال ہے۔ اسی طرح عامل عالم اور فقیر کامل کا حق خلقت پر ہے۔ جو کچھ بھی وہ کھائیں اس سے ان کا حق خلقت کی گردن سے ادا ہوتا ہے۔ کیونکہ تمام خلقت اور روئے زمین کی تمام چیزیں انہیں دو در عالم عامل۔ فقیر کامل ؒ کی برکت سے قائم ہیں۔

عامل عالم اُسے کہتے ہیں،

جو علم قرآن اور ہر قسم کے علوم کو اپنے عمل میں لائے۔ اور وہ علم اُسے باطن میں اللہ اللہ کی معرفت اور مجلس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام پہنچائے۔ عامل عالم جو چاہتا ہے اُس کیلئے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں التماس عرض کر سکتا ہے۔

marfat.com

فقیر کامل اُسے کہتے ہیں

جو ہمیشہ اللہ تعالےٰ کا منظور نظر ہو۔ اور جسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہو۔ جس سے وہ ایک دم بھی جُدا نہ ہوتا ہو۔ اگرچہ ظاہر میں لوگوں سے ہمکلام ہو۔ مگر باطن میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں ہو۔

منقول ہے کہ ایک روز اولیاء اللہ نے شیطان کو دلجمعی سے بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ آج تو انسان سے کیوں غافل ہے؟ اُس نے کہا۔ اس زمانہ میں بے عمل علما اور صاحب طمع اور اہل بدعت فقرا جو خدا کے دشمن ہیں بہت پیدا ہو گئے ہیں۔ اور یہ دونوں ہی میرے طالب ہیں۔ اور بنی آدم خود بخود گمراہ ہو رہے ہیں اس لئے اب مجھے سیر و سفر کی ضرورت نہیں یہی وجہ ہے کہ میں فراغدلی اور جمعیت سے بیٹھا ہوں۔ جو عامل عالم اور کامل فقیر دین محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پختہ اور عارف باللہ ہیں۔ اور انہیں مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہے میں اُن پر غالب نہیں آسکتا۔ اور نہ اُن پر میرا حکم چل سکتا ہے۔ قولہ تعالےٰ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ بِهٖ سُلْطَانٌ وَکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا۔ بے شک میرے ایسے بندے بھی ہیں۔ جن پر تو غالب نہیں آسکتا۔ اُن کے لئے اللہ کافی ہے، پس معلوم ہوا کہ آدمی پر ساری مصیبت نفس اور شیطان کے سبب ہوتی ہے۔ جو نفس امارہ کا طالب اور فرمانبردار ہے۔ اگر اس کا پیٹ بھر جائے۔ تو وہ فرعون ہو جاتا ہے۔ اگر بھوکا رہے تو باؤلا کتا ہے۔ اگر اُسے شہوت کا غلبہ ہو تو بے عقل چوپایہ ہے۔ اگر سخاوت کا موقع آئے تو وہ قارون بن جاتا ہے۔ ؎

ترا با نفس کافر کیش کار ایست ہمام آورد کہ ایں طرفہ شکار ایست

تجھے کفر کے مذہب والے نفس سے واسطہ ہے، اُسے اپنے جال میں پھنسا کر یہ عجیب شکار ہے۔

marfat.com

اگر مارِ سیاہ در آستین است — بہ از نفس کہ با تو ہمنشین است

آستین میں سانپ کا ہونا اس سے بہتر ہے، کہ نفس امارہ تیرا ہمنشین ہو۔

عارفوں کا نفس مطمئنہ

عارفوں کا نفس مطمئنہ سیری کے وقت شاکر، بھوک کے وقت صابر، شہوت کے وقت عورت سے بیگانہ اور سخاوت کے وقت سخی ہوتا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ وَهَىٰ النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔ اور جس نے اپنے نفس کو خدا کے سبب خواہشات سے روکا۔ اس کا ٹھکانا بلاشک وشبہ بہشت ہے۔

نفس کو فنا فی اللہ کے قید خانہ میں ڈالو

پس نفس دیو سلیمانی اور بادشاہ شیطانی کو فنا فی اللہ کے قید خانہ میں لاکر قرآن نص اور حدیث، تفسیر اور معرفت الٰہی کی زنجیر گلے میں ڈالو۔ اور ہمیشہ کے لئے قید کردو۔ عارفان سلطان الفقرا کا کام قرآنی آیات۔ مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور شریعت کی برکت سے ہدایت، ولایت اور عنایت ہے۔ حدیث "اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْفَقْرَاءَ الْغَنِيَّ"، اللہ تعالیٰ غنی فقیروں سے پیار کرتا ہے۔

حدیث: "اَلْفَقْرُ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ اللّٰهِ تعالیٰ۔ فقر ایک الٰہی خزانہ ہے۔ ہدایت، اس وقت تک وجود میں اثر نہیں کرتی۔ جب تک نفس پورے طور پر دنیا سے بے پرواہ نہ ہو جائے۔ نفس کو بغیر کھانے پینے کے جمعیت حاصل نہیں ہوتی۔ اور نہ وہ ایک گھڑی بندگی کر سکتا ہے۔ پہلے نفس کو روٹی سے سیر کرلو پھر یہ خوشی عبادت کرے گا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

واضح رہے کہ مرد وہ لوگ ہیں۔ جو روٹی اس جہان کی کھاتے ہیں۔ اور کام اس جہان کا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا انجام نیک ہوتا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى

marfat.com

مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ہ

دل پریشان و مصلّے در نماز خاک بادا ایں چنیں دل با نیاز

نمازی نماز ادا کر رہا ہوں اور اس کا دل پریشان ہو۔ ایسا با نیاز دل خدا کرے خاک میں مل جاوے۔

دونو جہان کے مطلب جمعیت میں ہیں۔ بچوں کی طرح جمعیت اس وقت ہوتی ہے جب انہیں پیٹ بھر کھانا مل جائے۔ لیکن فقیر اور عارف کو جمعیت استغراق سے حاصل ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ دونو جہان کو ہتھیلی یا پشت ناخن پر دیکھنا آسان کام ہے لیکن درجات معرفت سے نکل فنا فی اللہ میں محو ہونا بہت مشکل ہے۔ دن رات سر سے پاؤں تک نور الٰہی کی تجلیات میں جلنا اور ہر دم اور ہر اور قسم کے لازوال مشاہدوں کا دیکھنا غرق فی اللہ کے خاص الخاص مراتب ہیں۔ یہ مراتب اس عالم باعمل کے ہیں جو اہل شریعت ہو۔ نہ کہ بد خصلت جاہلوں کے جو مغرور ہو کر نفس پرستی میں مشغول ہوں ؎

یک قدم بر نفس خود نہ آں دگر نہ بر ہوا
از ہوا باز آے تا شوی مردِ خدا

ایک پاؤں اپنے نفس پر رکھ اور دوسرا حرص و ہوا پر، تو حرص و ہوا سے باز آ کہ تو مردِ خدا بن جائے ؎

مردانِ خدا خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند

اللہ تعالےٰ کے مرد گو خدا تو نہیں ہوتے۔ لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہوتے۔

اگر توڑیئے تو دروازہ کھلا ہے۔ اگر نہ توڑیئے تو اللہ تعالےٰ بے نیاز ہے طالب مرشد کے ہاتھ میں اس طرح ہونا ہے۔ جس طرح مردہ نہلانے والے کے ہاتھ میں۔ وہ طالب جس کا نفس زندگی ہی میں مردہ ہو۔ وہ نفس کے خلاف تین کام کرتا ہے۔ کھانا کھاتے وقت کہتا ہے۔ اے نفس الیقین مانو۔ ہر ایک نے مرنا ہے، جو کھانا ہے کھالے۔ نزع کے وقت تمام لذیذ اور میٹھی چیزیں تلخ

marfat.com

معلوم ہونگی۔ لباس پہنتے وقت نفس کو کہتا ہے کہ جو کچھ پہن رہا ہے۔ خواہ اطلس و کمخواب ہی کیوں نہ ہو، یہ تیرا کفن ہے۔ اگر کسی اچھی عمارت میں بیٹھتا ہے تو نفس کو کہتا ہے کہ دیکھ ایک نہ ایک دن یہ گھر ویران ہوگا۔ تیرا اصل مکان قبر ہے۔ مطلب یہ کہ انسان کے دل میں کدورت۔ زنگار۔ سیاہی۔ نفاق۔ تاریکی خطرات۔ ہوائے نفسانی۔ وسوسہ۔ وہم۔ معصیت شیطانی۔ حرص۔ حسد۔ طمع۔ بغض۔ خود پسندی وغیرہ سب کچھ جھوٹ۔ غفلت اور مردہ دلی ہیں۔ جس کے وجود سے یہ ناشائستہ صفات نکل جاتی ہیں۔ اس کا دل اور زبان ایک ہو جاتے ہیں اور وہ صاحب تصدیق ہو جاتا ہے۔ جس کی روح اور سر ایک ہو جاتا ہے۔ وہ بالتحقیق عارف ہو جاتا ہے۔ پس عارف کا ابتدائی درجہ تصدیق ہے اور انتہائی مرتبہ معرفت الٰہی ہے۔ یہ دونو مرتبے جن کے درمیان فقر کے تمام درجے ہیں۔ کہ ابتدائی ظاہر و باطن کی قوت با توفیق اور انتہا میں فقر فنا فی اللہ بقا باللہ بحق رفیق مطلق فی التوحید حاصل ہوتا ہے۔ جس شخص کی یہ کیفیت ہو اس میں غضب۔ غصہ غیبت۔ غلاظت۔ غل۔ غش۔ غفلت۔ غم اور غلطی نہیں رہتے۔ فقر کی انتہا فردانیت ہے۔ وہ ہمیشہ بقائے وحدانیت الٰہی میں غرق رہتا ہے۔ یہ مراتب اس فقیر کے ہیں۔ جس کا باطن معمور ہو۔ اور جس کو قرب الٰہی حاصل ہو۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

عارفوں کے مراتب

واضح رہے کہ عارف کے مراتب تصدیق۔ توفیق اور تلقینِ طریق ہیں۔ عارف کو جو مشکل پیش آئے۔ فقیر رفیق اور مشکل کشا ہوتا ہے۔ فقیر کی ابتدا فنا ہے اور انتہا بقا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ عارف کا طالب پہلے ہی دن بغیر ریاضت کے تصدیق کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ فقیر کا طالب پہلے ہی دن بغیر ریاضت کے مقام فی اللہ میں فانی ہوتا ہے۔ پھر فنا سے نکل کر مقام بقا پر پہنچ جاتا ہے مطلب

marfat.com

یہ کہ وہ ہر روز ایک خاص شان میں ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ تمام مخلوقات کا حساب ہوتا ہے۔ ذرہ ذرہ نیکی بدی کا حساب جزا سزا ملتی ہے۔

دن رات ہر دم کی خبر رکھ

واضح رہے کہ دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں۔ اور انسان اِن چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار سانس لیتا ہے۔ سو تو ہر دم کی خبر رکھ۔ چودہ تجلّی، چودہ الہام چودہ علم، جن میں سے بعض رحمانی۔ بعض شیطانی۔ بعض نفسانی۔ بعض حوادثات دنیا پریشانی۔ بعض جنونیت کے بعض مؤکل فرشتوں کے بعض قلبی بعض روحی بعض سرّی ہیں۔ اگر توفیق الٰہی رفیق ہو۔ تو مرشد کی اطلاع سے ہر ایک مقام کو تحقیق کرتا ہے۔ اور سلامت رہتا ہے۔ نہیں تو سلب ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر ہزاروں رجعت کھا کر گمراہ ہو کر خلاف شریعت بن کر مرتے ہیں۔ خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدَرَ یعنی جو نیک ہو، لو۔ جو بُرا ہو اُسے چھوڑ دو۔

مائل جیفہ کہ شود جز سگے کینہ ورے ہیچ رے و بدرگے

یعنی کینہ ور، بے خبر اور بدرگ کے سوا اور کون مردار کی طرف مائل ہوتا ہے۔

طالب دنیا ز سگ کمتر است ظاہر او گرچہ بجاہ فراست

دُنیا کا طالب کتے سے بھی کم ہے۔ بخواہ ظاہر میں وہ کتنا ہی صاحب شان و شوکت ہو۔

باطنش آلودہ بہ پندار او خلق سگے ظاہر زاد بار او

اُس کا باطن غرور سے آلودہ ہوتا ہے۔ کتے کے خلق والا ہے جس کی بدبختی ظاہر ہے۔

با غضب و شہوت حرص و ہوا سیرت او چوں مردم آدم نما

غصہ شہوت اور حرص و ہوا کے سبب۔ اُس کی خصلت آدم نما درندوں کی ایسی ہے۔

یم و زرش قبلۂ آرام او گاؤ صفت خواب و خورش کام او

marfat.com

اُس کے آرام کا قبلہ سونا چاندی ہے۔ گائے بیل کی طرح اس کا مقصود کھانا اور سونا ہے۔

روز و شبش صرف بغفلت مدام بازن و بچہ دِل او گشت رام

دن رات ہمیشہ غفلت میں رہتا ہے، اس کا دل عورت اور بچوں کا میلع ہوتا ہے۔

رفتہ زیادش غم نزع ممات غافل مخذول زراہِ نجات

موت اور جانکنی کا عذاب بھولا ہوا ہے۔ اور نجات کی راہ سے غافل ہے۔

عام صفت ما و تو ئی را گرفت رنگِ دوبینی و دوئی را گرفت

عام آدمیوں کی طرح ہیں، تو کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اس نے دوربینی اور دوئی کا رنگ اختیار کیا ہوا ہے۔

صاف دلی را نہ شنیدو نہ دید تیرہ دلی ہا ز رُخ او پدید

اس نے صاف دلی کو نہ سُنا نہ دیکھا۔ اس کے چہرہ سے تاریک دلی ظاہر ہے۔

خانۂ عُمر تو بود بر دمے بہر دمے مے طلبی عالمے

تیری عمر کا گھر صرف ایک دم پر قائم ہے، تو ایک دم کے لئے ایک جہان طلب کرتا ہے۔

بہر دمے کینہ و کبر و ریا بہر دمے ایں ہمہ حرص و ہوا

ایک دم کی خاطر اتنا کینہ، تکبر اور ریا۔ ایک دم کی خاطر یہ سب حرص و ہوا۔

بہر دمے غصہ و بدخوئی است بہر دمے باہمہ بے روئی است

اس ایک دم کی خاطر اتنا غصہ اور بدخوئی۔ اور ایک دم کی خاطر یہ سب بے رُخی ہے۔

بہر دمے باہمہ شر و فساد ہفت ہزاری شدنت اجتہاد

ایک دم کی خاطر یہ شرارت اور فساد، کہ ہفت ہزاری ہونے کی کوشش کرتا ہے

حیف بریں دانشِ آئین تو کور شدہ دیدہ حق بینِ تو

تیری اس عقل و دانش پر افسوس۔ تیری حق بین آنکھ اندھی ہو گئی ہے۔

حرص دنیا دل گرفتہ از ریا چوں زدل دنیا رود محرم خدا

ریا کے سبب دنیا دی حرص و ہوا دل میں ہے۔ جب دنیا کا خیال دل سے جاتا رہتا ہے، تو خدا کا محرم ہو جاتا ہے۔

marfat.com

طالبِ دنیا شرابِ تکبر میں مست ہوتا ہے

واضح رہے کہ دنیا اپنے طالب کو شیطانی تکبر کی شراب کا ایک پیالہ پلا دیتی ہے۔ جس کی مستی سے وہ خام تمام عمر حرص و ہوا سے نہیں نکل سکتا۔ مطلب یہ کہ دنیا اپنا تمام اسباب بہت بنا سنوار کر طالب کے پیش کرتی ہے۔ جسے دیکھ کر وہ فریفتہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سونا چاندی ہے۔ طرح طرح کے کھانے کھلاتی ہے نفس امارہ کی دنیاوی لذت دیتی ہے۔ اور دنیا داروں سے اُس کے عوض ایمان لیتی ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ جو شخص میرے اسباب پر فریفتہ ہوتا ہے۔ وہ شیطان کا بھائی ہے پہلے وہ ایمان ترک کرتا ہے۔ پھر آدم کش اخونی بنتا ہے۔ حدیث۔ اَلدُّنْیَا یَاْکُلُ الْاِیْمَانَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ دُنیا ایمان کو اس طرح کھا جاتی ہے۔ جس طرح آگ خشک لکڑی کو۔ حدیث:۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَظْلُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ ظَالِمًا اللہ مجھے مظلوم بنائیو۔ ظالم نہ بنائیو۔

حدیث:۔ جَمْعُ الْعَیْنِ مِنْ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَاَکْلُ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ وَکَثْرَۃُ الذُّنُوْبِ مِنْ طُوْلِ الْاَمَلِ وَطُوْلُ الْاَمَلِ مِنْ نِسْیَانِ الْمَوْتِ وَنِسْیَانُ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا وَحُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَتَرْکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ۔ آنکھوں کی تاریکی سنگ دلی سے، سنگ دلی حرام کھانے سے، حرام کھانا کثرتِ گناہ سے، کثرتِ گناہ لمبی چوڑی امیدوں سے لمبی چوڑی اُمیدوں سے، لمبی چوڑی امیدیں موت کے بھلانے سے موت کو بھلانا دنیاوی محبت سے پیدا ہوتا ہے۔ دنیاوی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔ اور دُنیا کا چھوڑ دینا تمام عبادتوں کا سر ہے۔

دُنیا وہ شخص اختیار کرتا ہے جو خود بے اختیار ہو۔ واقعی یقین ہے کہ یقین کی جڑ معرفت الٰہی اور فقر محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ دُنیا کی جڑ فرعون اور ابلیس لعین ہے۔ دین اس بات کا نام ہے۔ کہ ات

marfat.com

کا کھانا بھی پاس نہ ہو۔ اور اُسے ایک لاکھ دینار دے کر کہیں کہ مسلمانوں کی شکایت کرو، یا کوئی بدعت کا کام کرو۔ تو وہ ایسا نہ کرے یعنی دین کے بدلے روپے نہ لے۔ تب معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کا دین قوی ہے۔ مطلب یہ کہ دنیا بھر کی تمام آفتوں، مصیبتوں، فتنہ و فساد اور دکھ درد سب کی چابی یہی دنیا ہے۔

فقیر اُس شخص کو کہتے ہیں

جو تمام دنیا کا زر و مال۔ سونا چاندی۔ نقد جنس ایک جگہ جمع کر کے اُس کے پاس رکھ دیں۔ تو وہ اپنے پاس کے آدمی کو کہے کہ اٹھا لو جس قدر چاہتے ہو۔ وہ اس دنیا سے خلاصی پاتا ہے۔ لیکن یہ بھی جھوٹا ہے۔ کیونکہ اُس نے اپنے پاس رکھی ہے۔ اس لئے اس سے دل لگایا ہے۔ یاد رکھو فقیر وہ ہے کہ اگر اُسے کہا جائے کہ دنیا اختیار کرو۔ ورنہ تمہیں قتل کیا جائے گا۔ تو بھی دنیا اختیار نہ کرے۔ خواہ اس کا سر تن سے جدا ہو جائے۔ یہ بھی متوسط ہے۔ فقیر وہ ہے کہ تمام دنیا کو ایک جگہ اکٹھا کر کے خدا کی راہ میں خرچ کر دے، تو پھر بھی اُس کا نفس پریشان نہ ہو۔ یہ بڑا طریقہ نبوی طریقہ ہے (صلے اللہ علیہ وسلم) ؎

دنیا کہ دو روزہ کاخ کوخ است در راہ محمدی کلوخ است

دنیا جو دو روزہ محل و مکان ہے، محمدی راہ میں ڈھیلے کے ہے۔

رو کہ آب حیات عشق خوردہ استنجا ازیں کلوخ کردہ

جس نے عشق کا آب حیات پیا ہے وہ اس ڈھیلے سے استنجا کرتا ہے۔

دنیا کی جڑ جہالت، غیرت، شرک اور کفر ہے۔ کیونکہ دنیا کافروں کا ورثہ اور اُن کے لئے باعث فخر ہے۔ اور اُن کی عزت ہے۔ مطلب یہ کہ دنیا شیطان اور نفس امارہ تینوں متفق ہیں۔ ان تینوں نے بنی آدم کو گمراہ کرنے کے لئے اس خاکی بدن مردود دنیا کو بہت اچھا بنا کر پیش کیا ہے۔ اور اس کا حسن و ناز کر اُسے دکھایا ہے

marfat.com

جس کو دیکھ کر اکثر کے دل ہاتھ سے نکل گئے ہیں۔ اور اس کے پھندے میں پھنس گئے ہیں۔ جو شخص دُنیا کے پھندے پھنس جاتا ہے۔ خطرات شیطانی۔ وسوسہ وہم نفسانی۔ حرص۔ حسد طمع لالچ اور تکبر اُس کے وجود میں قرار پکڑتے ہیں۔ وہ غرور کرنے لگتا ہے۔ جس کے سبب سیدھی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔ اور ہمیشہ شیطانی حجت پیش کرتا ہے۔ کہ مرشد اور وسیلہ کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ خود اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:" یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ "، ایمان والو! اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ اس وسیلہ سے مراد علم ہے۔ علم وسیلہ نہیں۔ بیشک علم شریعت شاہراہ تو ہے۔ لیکن اصل وسیلہ مرشد ہے۔ جس کے پاس شیطان سے بچنے کے لئے لشکر موجود ہے۔ جو صحیح سلامت رستہ طے کر کے معرفت الٰہ اللہ اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں باجمعیت پہنچا دیتا ہے۔ مرشد صاحب ارشاد بہت ہیں۔ صاحب ولایت اور صاحب روایت کم۔ صاحب روایت کو ہدایت اور علم پیر و مرشد سے حاصل ہوتا ہے۔ بے پیر کا پیر شیطان ہے ایسے شخص پر قیامت تک لعنت ہے۔ اس لئے انسان کو پیر و مرشد بغیر نہیں رہنا چاہیئے۔ اگر تقویٰ کے بغیر علم کی قدر ہوتی۔ تو شیطان کی قدر و منزلت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ ہدایت کے لائق عالم ہے جاہل نہیں۔

اس زمانے میں علم در کتب اور عالم در گور ہیں

اس زمانے میں علم کتابوں میں ہے اور عالم قبروں میں ہیں۔ یہ ظاہری علما بادشاہی حضور و قرب کے متلاشی طلب معاش۔ طلب خورد و نوش میں لگے رہتے ہیں یہ بمنزلہ مزدور ہیں۔ نفس امارہ کی قید میں ہیں۔ دنیاوی درجوں کی ترقی کے لئے نماز استخارہ پڑھتے ہیں۔ لیکن الا اللہ کی معرفت اور جناب پیغمبر خدا

marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا رُخ نہیں کرتے۔ اور چک زمین زراعت فصل ربیع اور فصل خریف کے لئے اس قدر افسوس اور آہ وزاری کرتے ہیں کہ دنیا جہان کو اپنی طرف بلا لیتے ہیں۔ دنیاوی طلب بدعت کی جڑ ہے۔ اور طلب الٰہی ہدایت کی بنیاد ہے۔ اہل بدعت اور اہل ہدایت کی ہم نشینی راس نہیں آتی قرآن مجید میں لکھا ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ اس سے خبردار رہو۔ دنیا سے دل ہٹا لو۔ نفس امارہ کی متابعت نہ کرو۔ جو شخص قرآن شریف کے خلاف کرتا ہے۔ وہ عالم باعمل اور وارث انبیاء ہے نہ کامل فقیر باطن صفا ہے۔ عالم با عمل کی یہ علامت ہے۔ کہ ہمیشہ قال اللہ اور قال رسول۔ تفسیر اور مسائل۔ اس کی زبان پر رہتے ہیں۔ ہمیشہ خوفِ خدا سے روتا رہتا ہے۔ صاحب درد ہوتا ہے

ذرہ دردے خدا در دل ترا بہتر از ہر دو جہاں حاصل ترا

تیرے دل میں ذرہ بھر درد الٰہی اس سے بہتر ہے کہ تجھے دونوں جہان مل جائیں۔

ہاں یقین ہے کہ جو طالب مرشد سے عالم باعمل کی ابتدا طلب کرتا ہے۔ وہ انتہا میں کامل فقیر ہو جاتا ہے۔ جو عالم باعمل نہیں وہ ایسا ہے جیسے گدھے پر کتابیں پر کتابیں لدی ہوں۔

فقیر عارف باللہ کی سات علامتیں ہوتی ہیں

اوّل اُس کا لباس تقلیدی نہیں ہوتا۔ بلکہ توحیدی ہوتا ہے۔ اور صاحب کلید ہوتا ہے۔ ہر مشکل کا قفل کھول سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل کرم سے ہر مشکل کام آسان ہو جاتا ہے۔

دوم۔ اگر مٹھی بھر غلّہ بھی اُس کے پاس ہو تو قربان کر دیتا ہے۔

سوم۔ صاحب نظر ہوتا ہے

چہارم۔ شریعت پر قائم ہوتا ہے۔

پنجم۔ لایحتاج ہوتا ہے۔ خود گو محتاج ہو۔ لیکن طالبوں کو لایحتاج کر

marfat.com

دیتا ہے۔

ششم۔ راست گو۔ ثابت قدم۔ تابع حق۔ باطل و بدعت سے بیزار ہوتا ہے۔ وہ یہی کہتا ہے کہ یا اللہ! مجھے کما حقہٗ حق دکھا۔ اور جو باطل ہے۔ وہ باطل دکھا۔

ہفتم۔ صاحب خلق، باجمعیت۔ باطن میں باخدا ہوتا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ اگر تو آئے تو اِلا اللہ کی معرفت اور مجلس نبوی، صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دروازہ کھلا ہے۔ اگر نہ آئے تو اللہ تعالےٰ کی ذات بے نیاز ہے۔

نصیبۂ ازلی

کہتے ہیں کہ دو آدمی اپنا اپنا مطلب لے کر ایک درویش کی خدمت میں گئے اور وہیں رہنے لگے۔ ایک اس بات کا قائل تھا۔ کہ جو روزی قسمت میں لکھی گئی ہے۔ وہ ضرور مل جاتی ہے۔ دوسرا درویش کی کرامت کا قائل تھا ایک روز درویش اُس آدمی پر بڑا مہربان ہوا۔ جو درویش کی کرامت سے رزق ملنے کا معتقد تھا۔ اپنے ایک خادم کو کہا۔ تربوز لاؤ۔ جب وہ لایا۔ تو کہا کہ اس کا گودا نکال کر اس میں موتی بھر دو۔ وہ بھر لایا۔ تو درویش نے اُس طالب کو عطا کیا۔ چونکہ اس تربوز کی حقیقت معلوم نہ تھی۔ اور تھا وہ مفلس اس لئے اس نے تربوز ایک بنری فروش کے ہاتھ ایک ٹکے کو بیچ ڈالا۔ دُوسرے طالب نے جو ازلی نصیبہ کا معتقد تھا۔ وہی تربوز اس بنری فروش سے خرید لیا۔ اور اپنے گھر چلا گیا وہ خادم جو تربوز کے اندرونی مال سے واقف تھا۔ طالب کے پاس آیا۔ تاکہ اُسے بتائے کہ درویش نے تمہیں چھپا کر بہت عطا کیا ہے۔ اور یہ بتا کر اس سے انعام حاصل کرے۔ لیکن طالب نے خادم کو دیکھتے ہی ناراض ہو کر کہا۔ کہ درویش نے مجھے تربوز عطا کیا۔ جو میں نے ایک ٹکے کو بنری فروش کے ہاتھ فروخت

marfat.com

کر دیا ہے۔ خادم یہ سن کر حیران رہ گیا۔ اور اس نے اصلی حال اُسے بتایا۔ طالب یہ سنکر بہت پچتایا۔ سبزی فروش کے پاس آکر اس سے تربوز واپس مانگا۔ اُس نے کہا تربوز امانت تو تھا نہیں، اس لئے میں نے تم سے خریدا اور دوسرے کے ہاتھ بیچدیا پھر وہ طالب، دوسرے طالب کے پاس آیا۔ جس نے سبزی فروش سے خریدا تھا۔ اور تربوز مانگا۔ اس نے کہا یہ نعمت مجھے ازلی نصیبہ کے موافق ملی ہے۔ دونو طالب، آپس میں جھگڑنے لگے۔ دونو درویش کے پاس گئے۔ درویش یہ سن کر حیران رہ گیا۔ اور اس نے اس بات کا اقرار کر لیا۔ کہ واقعی جسے چاہتا ہے اللہ تعالےٰ دیتا ہے اس میں کسی کا اختیار نہیں۔ پھر وہ تربوز اسی طالب کو دیا۔ جس نے خریدا تھا۔ ؎

رزق ہر چند بہ اسباب تعلق دارد روزِ میثاق سبب ہا مسبب انگیخت

گو رزق کا تعلق عام طور پر اسباب سے ہے۔ لیکن مسبب نے میثاق کے دن ہی اسباب بھی پیدا کر دیئے۔

ہمہ عالم از دل بہ سبب بستہ کمر کمتر اند آنکہ دل و جان بہ مسبب انگیخت

تمام جہان دل و جان سے سبب پر کمر بستہ ہے۔ ایسے لوگ بہت کم ہیں جو مسبب پر دل و جان سے اعتماد کرتے ہیں۔

جواب مصنف علیہ الرحمۃ

ہیچ از آفریدۂ حق از رزق و منصب خالی نیست
سر سر انسان تو مے دانی کہ از خالی نیست

اللہ تعالےٰ کا پیدا کیا ہوا کوئی رزق اور منصب سے خالی نہیں، تجھے معلوم ہے کہ انسان کا ہر ایک سر بھید سے خالی نہیں۔

جو شخص سر کو حرص و ہوا سے خالی کرتا ہے اس کا سر بھید سے پر ہو جاتا ہے۔ جہاں بیٹھتا ہے اور جہاں دیکھتا ہے اُسے الٰہی خزانے دکھائی دیتے ہیں۔ اور اس کی نگاہ سے مٹی بھی سونا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ خاک از تودۂ کلال، بردار کوئی مادر زاد مفلس خدا رسیدہ نہیں ہوا۔ کیونکہ جو فقر کے سبب ذلیل و خوار ہو

محبّ کی محبّت کے درجے پر نہیں پہنچتا۔ پس معلوم ہوا کہ عام لوگوں کا رزق کمائی پر موقوف ہے۔ اور خواص کا رزق معرفت حق سے لم یزلی اور لایزال ہے۔ صاحب توکل دن کو معاش کی امید نہیں رکھتا۔ نہ ربیع اور خریف کی فصلوں کا منتظر رہتا ہے۔ جب قلم اس مقام پر پہنچا۔ تو اس کا سر ٹوٹ گیا۔ کیونکہ مردہ دل کا رزق حرص ہے۔ چونکہ حریص کا کوئی پیٹ نہیں ہوتا۔ اس لئے حریص کبھی مال سے غنی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ غلطی پر ہوتا ہے۔ عارفوں کا رزق یہ ہے کہ دن رات حق تعالےٰ کی طرف متوجہ اور مستغرق رہنا۔ طالب رزق، دن رات سرگرداں اور پریشان رہتا ہے۔ کیونکہ اُن کے واسطے دنیا ہے۔ اس حقیقت کو ناشائستہ، بے توکل۔ بے معرفت۔ بے عمل۔ بے دانش۔ بے مذہب اور جاہل کیا جانیں۔ جس طرح گبریلے کا رزق گوبر ہے۔ وُہ اسی میں خوش وقت رہتا ہے۔ اور صاحب عنبر کا رزق عطر ہے۔ جو مولیٰ کا طالب ہے رزق اس کی طلب میں ہے۔ جس کا خدا ہے اس کا سب کوئی ہے۔ عارفوں واصلوں، عاشقوں اور متوکلوں کو جب نیا دن ہوتا ہے۔ نیا رزق مل جاتا ہے۔ اُن کی روح باجمیت ہوتی ہے۔ اور بمنزلہ بایزید ہوتی ہے۔ اور جو پریشان ہیں وہ بمنزلہ یزید نفس یزید ہیں۔ بندہ کا رزق شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔ جس طرح موت کہیں چلے جائیں پہنچ جاتی ہے اسی طرح رزق بھی کہیں چلے جائیں پہنچ جاتا ہے۔

ہر مخلوق کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمّہ ہے

رزق اگر بر آدمی عاشق نبودے چرا
از زمین گندم گریباں چاک مے آمد بروں

اگر رزق آدمی پر عاشق نہ ہوتا۔ تو گیہوں زمین سے گریبان چاک کر کے کیوں نکلتا۔

قولہ تعالےٰ۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ روئے

marfat.com

زمین پر چلنے والی کوئی ایسی چیز نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمے نہ ہو۔
مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص رزق۔ ایمان۔ یقین اور تصدیق قلبی کو یاد کرتا ہے۔ وہ ذکر الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے۔ یہ چاروں مراتب اس سے بیزار رہتے ہیں۔ جو شخص دن رات یاد الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔ رزق ایمان۔ یقین اور تصدیق القلب چاروں اس سے جدا نہیں ہوتیں وہ بکثرت یاد میں خوش و خرم رہتا ہے۔ رزق آدمی کی اسی طرح تلاش کرتا ہے جس طرح عزرائیل جان کی۔ خواہ آدمی خشکی میں ہو یا تری میں رزق اُسے اکیلا نہیں رہنے دیتا۔ اَلرِّزْقُ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِہٖ۔ رزق موت سے بھی زیادہ سختی سے انسان کی تلاش کرتا ہے، رزق نیت پر موقوف ہے۔ خاص کے لئے حلال اور بروں کے لئے حرام۔

نفس قلب اور روح و سرّ کی حیثیت

مُصنّف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ تیرے وجود میں نفس، قلب، روح اور سر کی کیا حیثیت ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے باطن معمور ہو جاتا ہے اور باطن میں توفیق الٰہی سے ایک نورانی صورت پیدا ہوتی ہے۔ جو معاملات۔ عبادت اور محاسبات نفس ہیں مقید رہتی ہے، "مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ" جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا، وہ نورانی صورت کبھی کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر کرتی ہے۔ کبھی درود، وظائف اور تلاوت قرآنی میں مشغول ہوتی ہے۔ جب اس قسم کی صورت والا سو جاتا ہے۔ تو اُسے معرفت حق کے نور میں مستغرق کر دیتی ہے۔ اگر مراقبہ کرتا ہے تو اُسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیتی ہے۔ اگر طالب سے کوئی گناہ ہو بھی جائے، تو وہ صورت فوراً توبہ کرتی ہے۔ کبھی وہ صورت علم تفسیر بیان کرتی ہے۔ اور کبھی وعظ و نصیحت اور مسائل فرض،

marfat.com

واجب اور سنت اور مستحب بیان کرتی ہے۔ غرضیکہ کسی حال میں خدا سے غافل نہیں ہوتی۔ قلب اور قالب دونوں پر اپنا قبضہ جما لیتی ہے۔ یہ صورت عالم اللسان تصدیق القلب۔ تقدس الروح اور اسرار العارفین ہے۔ طے درجات کا وسیلہ بنتی ہے۔ موافق رحمان اور مخالف شیطان ہوتی ہے۔ اگر انسان سوئے تو، سونے نہیں دیتی۔ اور سرود، بدعت۔ شراب نوشی کرنے اور نماز ترک کرنے سے بے آرام اور خراب کرتی ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ، جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا۔ اس نے اپنے پروردگار کو باقی سمجھا یہ صورت ایک الٰہی بھید ہے۔ ؎

صورت از اسرار وحدت راز رب　　از حضوری نور باشد با ادب،

یہ صورت سر وحدت اور ربی راز ہے با ادب کو اس سے نور حضوری نصیب ہوتا ہے۔

صورتِ قلب است و قالب بے گماں　　مے شناسد قلب را عارف شناس

یہ قلب کی ایک صورت ہے۔ جو قالب کی طرح ہے۔ جو شخص قلب کو پہچان لیتا ہے۔ اُسے عارف سمجھو۔

غیر حق کی طلب سے عذاب ہوتا ہے

اگر غیر حق کی طلب کرے تو اُسے سخت عذاب ہوتا ہے۔ یہ صورت ایک طرح کا رہنما ہوتا ہے۔ لیکن یاد رکھو یہ بھی ابتدائے حال کے مراتب ہیں۔ خواہ وہ صورت تجھ سے ہمکلام ہی کیوں نہ ہوتی ہے۔ خواہ اس سے ماضی حال مستقبل کے حالات کی حقیقت کیوں نہ معلوم ہوتی ہو۔ تو بھی مراتب خام میں ہے۔ تو اِس سے بھی ذرا آگے ترقی کر۔ اور معرفت وصال الٰہی طلب کر۔ معرفت وصال کیا ہوتا ہے؟ اے وحشی سُن! حضوری و معرفت کے مراتب ،، مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پہلے مرجانا ہے۔ غرض یہ کہ جو شخص سو جائے یا مراقبہ کرے۔ وہ گویا مرگیا۔ میدان قیامت کے ہر ایک مقام سے گذر گیا۔ پُلصراط

marfat.com

سے گذر کر بہشت میں پہنچا۔ دیدار الٰہی سے مشرف ہوا۔ بقائے جاودانی پائی۔ جب مراقبہ میں متوجہ ہوتا ہے۔ تو بقائے الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔ اپنے آپ کی سدھ بدھ نہیں رہتی۔ اس پر سستی غالب آتی ہے۔ دن رات بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے۔ شریعت ہی کی کوشش کرتا ہے۔ ظاہر میں ہشیار اور باطن میں مست ہوتا ہے۔ لائق دیدار ہوتا ہے۔ اور دنیا مردار سے بیزار ہوتا ہے۔ مردہ دل خوار ہوتا ہے۔ اور عارف کو دیدار نصیب ہوتا ہے جب حضوری حق حاصل ہو وہ انوار الٰہی کی تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جب وہ خواب یا مراقبہ سے باہر آتا ہے۔ تو جو کچھ دیکھتا ہے۔ اس کی مثال نہیں دے سکتا مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ۔ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا تحقیق اس کی زبان گونگی ہو گئی ؎

ہر کہ اینجا مے رسد عارف تمام خاکپائے گشت با ہو شد غلام

جو شخص اس مقام پر پہنچ جاتا ہے وہ پورا عارف ہے باھو ایسے شخصوں کی خاکپا ہے اور غلام ہے۔

غلط آدمی کو اس راہ سے راہ ہاتھ نہیں آتی۔ اور اندھے آدمی کو معرفت حق سے آگاہی نہیں ہوتی۔ یہ مراتب اہل توحید کے ہیں۔ شرمندہ کو کیا معلوم جو اہل تقلید ہے۔ اہل توحید اور اہل تقلید کی ہم نشینی راس نہیں آتی۔ اللہ بس باقی ہوس۔ یہ باطن صفا کا انتہائی مقام ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى خوش آمدی و مرحبا۔

خام کی عبادت بیکار ہے

خام اگر ساری عمر جپ، ریاضت کرے تو بے فائدہ تکلیف اٹھاتا ہے معرفت الٰہی کے خزانے سے اس کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ معرفت الٰہی بے ریاضت دو بے غم اڑھائی قدم ہے۔ ایک قدم یہ کہ حرص و ہوا چھوڑ دے۔ دوسرا قدم مجلس نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضوری میں پہنچے۔ اور آدھا یہ فنا فی اللہ اور

marfat.com

بقا باللہ میں غرق ہو جائے۔ جو مرشد اڑھائی سانس میں یہ اڑھائی قدم طے نہیں کرا سکتا اور ابتدا سے انتہا تک نہیں پہنچا سکتا۔ اس مرشد سے عورت بہتر۔ بلکہ ایسا مرشد ہیجڑے سے بھی کمتر ہے۔ مردند کردہ ہے۔ جو مراتب۔ مطالب اور درجات حاصل کرلے۔ اور ایک گھڑی میں اسم اللہ ذات سے ذات وصفات کے ہر مقام کی حضوری نصیب کرلے۔ جسے حضوری کی یہ راہ معلوم نہیں۔ اسے سر اسرار کی آگاہی نہیں۔ ایسے مرشد کے لئے کسی کو مرید بنانا حرام ہے۔

خلاصہ اور موجودات جہان کا بیان

ایک روز ایک مرید نے اپنے مرشد سے سوال کیا کہ خلاصہ اپنی قدرت سے جیسا کہ ہے باقی ہے۔ اور کسی کو اس میں دخل نہیں۔ اور موجودات عالم کا وجود پانی اور مٹی کا ہے۔ جو سوائے خلاصہ کے حرکت نہیں کر سکتے۔ تو پھر جہان اور اہل جہان کی پیدائش کس سے ہوئی۔

مرشد نے جواب دیا۔ کہ جس چیز کی ابتدا اور انتہا ہے۔ حقیقت میں اس کا کوئی وجود نہیں۔ جس پر اعتماد کیا جا سکے۔ اگر تو یہ پوچھے کہ جہان کی جنبش اور حرکت جو دکھائی نہیں دیتی ہے، یہ کیا ہے؟ تو سنو! جہان ایک صورت موہوم ہے جو دراصل عدم میں ہے۔ لیکن دکھلائی ایسا دیتا ہے۔ کہ اس کا وجود ہے۔ مثلاً آئینہ میں ہمیں صورت تو دکھلائی دیتی ہے۔ لیکن حقیقت میں اس میں کوئی چیز نہیں ہوتی۔ جہان کا وجود خیال کر لینا انسان کی پیدائش ہے۔ جس طرح کہ سونے کی کوئی چیز بنائی جائے۔ تو سونے کا نام کوئی نہیں لیتا۔ اسی طرح خلاصہ وجود کے ساتھ ملنے سے گم ہو گیا۔ یعنی لوگوں کی نظر خلاصہ پر بالکل نہیں رہی۔ سوائے ظاہری وجود کے وہ کچھ نہیں دیکھتا۔ اس واسطے زندگی اور موت کی امید پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن باطن میں جب خلاصہ کا ظہور ہوتا ہے۔ تو نہ وجود رہتا ہے نہ حواس۔ نہ جہان نہ آدم۔ جیسے آگ لکڑی سے نکل کر رسی جلا کر راکھ بنا دیتی ہے

marfat.com

کالبد چوب است عشق آتش درد از سر خامی نشاید اندر رد.

درد بنزلہ لکڑی اور اس میں عشق بمنزلہ آگ ہے۔ لیکن خام ہونے کی وجہ سے اس میں چمکتی نہیں۔

لیک از چوبے چو آتش شد پدید دردمے چوب از دمش فی الحال دید

لیکن جب آگ سے لکڑی ظاہر ہوتی ہے۔ تو اس کی پھنکار سے ایک دم میں لکڑی گم ہو جاتی ہے۔

آتشے را کشتہ سازد آب تر کشت نفس عارفاں در یک نظر

جس طرح تر پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اسی طرح عارف لوگ ایک ہی نگاہ میں نفس کو مار ڈالتے ہیں۔

جواب مصنف علیہ الرحمۃ

واضح رہے کہ انسان کا وجود بمنزلہ ایک برتن کے ہے۔ اور دل بمنزلہ دودھ دہی بھی دودھ میں، چھاچھ بھی دودھ میں، مکھن بھی دودھ میں اور گھی بھی دودھ میں ہے۔ اسی طرح وجود میں نفس، قلب۔ روح۔ سر اسرار اور انوار یا تجلیات انوار پروردگار ہیں۔ مرشد عورت سے تو کم نہیں ہوتا۔ کیونکہ عورت دودھ میں تھوڑا سا دہی ڈال کر کل دہی بنا لیتی ہے پھر اسے بلو کر اس میں سے مکھن الگ اور چھاچھ الگ کر لیتی ہے۔ پھر مکھن کو آگ پر رکھ کر اس میں سے گھی الگ کر لیتی ہے۔ اسی طرح عارف مرشد کو چاہیئے کہ طالب کے وجود سے ہر ایک علیحدہ علیحدہ علیحدہ کرے۔ اور ہر ایک مقام دکھلائے تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ یہ میرا نفس ہے۔ اور یہ میرے نفس کے مراتب ہیں۔ یہ قلب ہے اور یہ قلب کے مراتب یہ روح ہے اور یہ روح اور یہ روح کے مراتب۔ یہ سر ہے اور یہ سر کے مراتب۔ پس وہ چیز جو وجود میں سے مذکورہ بالا چیزوں کی شناخت کرواتی ہے۔ وہ توفیق الٰہی ہے۔ کہ مرشد سے اس کی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ ابتدا اور انتہا مل کر ایک ہو جاتی ہے۔ دوئی کے دو وصف ہیں۔ ایک زوال کہ مطلقاً قال سے ہوتا ہے۔ دوسرے وصال جو مطلقاً مشاہدہ جمال سے ہوتا۔ ؎

marfat.com

کے بود آیا کہ شود بیرہ ور دیدہ بدیدار چو گوش از خبر

کاش وہ وقت کب ہوگا کہ آنکھیں دیدار سے اسی طرح بہرہ ور ہوتی جیسے کان خبر سے ہوتے ہیں۔

پس ایک دید ہے دوسری شنید۔ جو اہل دید ہیں۔ وہ خوش و خرم ہیں۔ جو اہل شنید ہیں وہ خام ہیں اور حیرت میں ہیں ؎

حیرت اندر حیرت است حیرت چہ چیز
اہل حیرت از حضوری یا عزیز

اس مقام پر حیرت پر حیرت ہے حیرت کیا ہے۔ اہل حیرت حضوری کے سبب عزیز ہیں۔

خدام لامکان کے مراتب

یہ عظیم الشان مراتب جو لامکان و عزوشان کے خدام کے متعلق ہیں۔ فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہونے سے حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ اللہ بس کو چھوڑ کر ہوا و ہوس کو اختیار کرتے ہیں یہ لوگ تیلی کے بیل کی طرح اندھے ہیں۔ کہ ایک ہی اور مقام پر گردش کرتے ہیں اور اسی کو حال شمار کرتے ہیں۔ اور خام خیال سمجھتے ہیں۔ کہ ہم حضوری ہیں۔ جس میں خلق خلیل ہے۔ وہ رب جلیل کا ہم نشین ہے۔ اگر مرشد کامل محنت و ریاضت کرائے تو سالہا سال کرائے۔ لیکن چاہے تو ایک لحظہ کے اندر عطا کر دے۔ ارشاد کے یہ دو طریق تحقیق ہیں۔ آدمی کی تین سواریاں ہیں۔ خوف جس کا تعلق زندگی سے ہے۔ جب خوف کی سواری زندگی سے گذر موت کو پہنچتی ہے تو پھر اسے دوستی یا دشمنی کا خوف نہیں رہتا پھر امید کی سواری ملتی ہے۔ یہ اُسے آخرت میں پہنچاتی ہے۔ اہل محبت و معرفت آخرت کی سواری سے الفت نہیں کرتے وہ شوق کی سواری پر سوار ہوتے ہیں۔ وہ دیدار پروردگار کا رخ کرتے ہیں۔ جو لوگ دیدار کے سوا کسی اور بات کے طالب ہیں۔ وہ اہل مرداں نہیں۔ اہل دیدار کو مردار سے کیا واسطہ۔ عبادت الٰہی میں تفرقہ بھی اسی واسطے پڑتا ہے کہ

marfat.com

متعدد امور کا خیال دل میں رہتا ہے۔ اور خیالات پراگندہ ہو جاتے ہیں۔ جمعیت اس بات کا نام ہے کہ سب سے منہ پھیر کر واحد حقیقی کے مشاہدہ کا رُخ کیا جائے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسباب کے جمع کر لینے سے جمعیت اور فراغت دلی ہوتی ہے۔ لیکن یاد رکھو اس طرح دائمی تفرقہ میں رہتا ہے۔ اور بعض لوگوں کا یقین ہے کہ اسباب کا جمع کرنا بھی تفرقہ کا باعث ہے۔ اس لئے وہ سب سے قطع تعلق کرتے ہیں ؎

اے دل طلب کمال کن در مدرسہ تا چند
تکمیل اصول و حکمت و ہندسہ تا چند

اے دل تو مدرسہ میں کب تک طلب کمال کرتا رہے گا۔ اصول حکمت اور ہندسہ کی تکمیل کب تک کرے گا۔

ہر فکر بجز ذکر خدا وسوسہ داں
شرمے ز خدا بدر ایں وسوسہ تا چند

ذکر الٰہی کے بغیر ہر ایک فکر کو وسوسہ سمجھو۔ تو خدا سے کوئی شرم کر یہ وسوسہ کب تک کرتا رہیگا۔

جواب مصنفہ علیہ الرحمۃ

یہ باطنی خطرات سے جمعیت صاف اور کامل مرشد سے اسم اللہ ذات کے تصور سے عنایت ہوتی ہے۔ کامل مرشد کے وجود میں چار چیزیں کامل ہوتی ہیں اوّل بعض کی کامل نظر کیمیا اثر ہوتی ہے۔ دوم بعض کی توجہ کامل ہوتی ہے کہ توجہ ہی سے چھ طرفوں کو طالب کے قبضے میں لا سکتے ہیں۔ سوم بعض کی زبان کامل ہوتی ہے کہ جس طرح کہتے ہیں بحکم خدا ویسا ہی ہوتا جاتا ہے۔ چہارم بعض کا قدم ہوتا ہے جہاں قدم ڈالتے ہیں وہ مکان، شرف المکان بالمکین، کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اس کا قدم بانوآلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو اُن کا قدم چوم کر اُن کا ہاتھ پکڑتا ہے اسی وقت اس کا دل زندہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ دل دنیا و آخرت میں مرتا نہیں۔

marfat.com

ذکر اور نماز میں وسوسہ شیطان

کیا تجھے معلوم ہے کہ نماز۔ ذکر یا کسی اور نیک کام کے وقت ہمیں سے خطرات، خلل، وسوسے اور توہمات پیدا ہوتے ہیں۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان بندگی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ تو شیطان اُس کے کانوں میں طمع اور حرص کے ڈھول بجاتا ہے۔ پلیدی اور گندگی کی طرف مائل کرتا ہے تاکہ وہ بندگی سے باز آجائے یعنی طمع۔ حرص۔ حسد۔ غیبت۔ ہوا۔ نفاق وغیرہ ہر حیلہ سے اُسے باز رکھنا چاہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ انسان کا دل خانہ پاک کی طرح ہے۔ اور ذکر الٰہی فرشتہ کی طرح پاک ہے۔ اور ذکر الٰہی فرشتہ کی طرح پاک ہے اور خطرات بمنزلہ کتے کے ہیں۔ جس گھر میں کتا ہو وہاں سے فرشتہ نکل آتا ہے جیسا کہ لَا یَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ فِیْ بَیْتٍ الْکَلْبُ سے ظاہر ہے۔ اگر کوئی دل کے پاک گھر کا دروازہ اپنی طرح بند کرے۔ تو اس میں خطرات کا کتا نہیں آسکتا۔ پس خطرات کا علاج یہ ہے کہ اسم اللہ ذات پر نظر رکھے۔ پھر خطرات میں غالب آنے کی قوت نہیں رہتی اہل صفات کے لیے ہزاروں حجاب ہیں۔ لیکن اہل ذات کیلئے کوئی نہیں۔ اہل صفات کا باطن معرفت الٰہی سے محروم رہتا ہے۔ اور الہام باصواب سے خالی رہتا ہے

منکہ در ذاتِ او شدم فانی کے بسوئے صفاتِ او بینم

میں جو کہ اس کی ذات میں فانی ہوں اُس کی صفات کی طرف کیسے دیکھ سکتا ہے۔

اسم اللہ کے فیضان

واضح رہے کہ جب اسم اللہ ذات کے تصور والا اسم اللہ ذات کے حروف میں مستغرق ہوتا ہے۔ تو اسم اللہ ذات کے ہر حرف کی وسعت زمین و آسمان کے چودہ طبق۔ عرش۔ کرسی۔ لوح اور قلم سے زیادہ ہوتی ہے۔ بلکہ دونوں جہان سے وسیع

marfat.com

جو اس وسیع مقام میں آتا ہے۔ وہ معرفت و توحید الٰہی فنا فی اللہ بقا باللہ اور تجرید و تفرید کے تمام مقامات سے ایک حرف کے سبب واقف ہو جاتا ہے وہ اہل ذات ہو جاتا ہے۔ اس کا وجود بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ جو اسم اللہ ذات کے ہر حرف میں محو ہوتا ہے۔ اس کو قیامت کے دن کے محاسبہ کا کیا خوف۔

قولہ تعالےٰ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ خبردار اللہ تعالےٰ کے دوستوں کو نہ ڈر ہے، نہ غم۔

جو شخص اسم اللہ ذات کی معرفت سے محروم ہو جاتا ہے۔ جو کچھ دنیا اور آخرت میں ہے۔ وہ [illegible] اُس پر منکشف ہو جاتا ہے۔ عارف بظاہر خلقت کے نزدیک ہوتا ہے۔ [illegible] انبیا اولیاء اللہ اہل بہشت کے رُوبرو۔ ایسے عارف کو عارف باللہ ذات حروف کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ عارف با اللہ کا بیٹھنا، اُٹھنا غرضیکہ ہر کام حکم الٰہی اور نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْ مِنَ الْحِکْمَۃِ حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ ان کا ہر حال، قال عمل۔ فعل سب معرفت الٰہی سے ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی اصل اسم اللہ ذات کے تصور پر ہوتی ہے۔ ان کا ہر کام اصل مطلق سے ملا ہوتا ہے۔ خواہ لوگوں کی نگاہوں میں ان کا کام گناہ ہی ہو۔ مگر خالق کی نگاہ میں بالکل راستی پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ کہ سورۂ کہف میں لکھا ہے۔ کہ خضر علیہ السلام نے کشتی توڑی، بچہ قتل کیا۔ اور دیوار کو بنایا۔ جب تنگ آ گئے تو فرمایا۔ ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ۔

کوئی مخلوق آیت قرآنی سے باہر نہیں

واضح رہے کہ کوئی مخلوق تری یا خشکی وغیرہ آیات قرآنی سے باہر نہیں قولہ تعالےٰ وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

marfat.com

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔ اس کے پاس غیب کی چابیاں ہیں۔ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جو کچھ خشکی اور تری میں ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ جب کوئی پتہ گرتا ہے تو اس کا بھی علم اُسے ہوتا ہے۔ اور زمین کے اندر تاریکی میں جو دانہ ہے۔ وہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔ تمام تر و خشک کتاب مبین، میں ہے۔

حکم الٰہی سے ہر ایک قرآنی آیت میں خاص خاصیّت۔ حکمت اور درجہ ہے ہر ایک آیت میں حکمت۔ معرفت۔ جمعیت۔ عنایت، ولایت اور ہدایت پوری پوری ہے۔ عارف باللہ ان سب کو جانتا ہے۔ لیکن ناقص اور خام بے خبر ہوتا ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو کفر و شرک کی گندی سے پاک صاف کرتے اور ان کو کتاب الٰہی اور عقل کی باتیں سکھاتے ہیں۔ ورنہ اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

ان تمام مراتب احوال۔ قرآنی آیات اور ارکان ایمان کا تعلق دو چیزوں سے ہے۔ ایک اقرار زبانی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اور دوسری تصدیق قلب۔ دلی ذکر اور تسبیح سے۔ قولہ تعالےٰ۔ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ۔ یہ وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان لکھا گیا ہے۔ اور جنہیں اپنی رُوح سے مدد دی ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ عرب کے

marfat.com

دیہاتی کہتے ہیں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اُن سے کہدو کہ تم ایمان نہیں لائے یا یوں کہدو کہ ہم مسلمان ہو گئے اور ایمان کا تو ہنوز تمہارے دلوں میں گذر تک بھی نہیں ہوا۔ اور اگر تم لوگ اللہ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے حکم پر چلو تو اللہ تعالےٰ تمہارے عملوں کے اجر میں کسی طرح کی کانٹ چھانٹ نہیں کرے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

قلب کی قسمیں

قلب تین طرح کا ہوتا ہے۔ قلبُ منیب۔ قلبُ شہید اور قلبُ سلیم، جیسا کہ حسب ذیل قرآنی آیات سے ثابت ہوتا ہے:۔

قولہ تعالےٰ۔ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبٍ ادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِیْصٍ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ۔ جو بن دیکھے اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے اور دل گرویدہ لے کر آتا ہے۔ ہم ایسے لوگوں کو فرمائیں گے کہ اس میں صحیح سلامت داخل ہو جاؤ۔ یہی دن ہمیشہ رہنے کا ہے۔ اس میں اُن کے لئے مہیا ہے جو کچھ وہ چاہیں گے۔ بلکہ ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے اِن کفار مکہ سے پہلے بہت ایسے تھے جن کو ہم نے ہلاک کیا۔ اور وہ بلحاظ بل بوتے کے اُن سے سخت تھے۔ جب انہوں نے مصیبت کے وقت تمام شہروں کو چھان مارا۔ تو کہیں بھاگنے کا ٹھکانا بھی نہ پایا جو صاحب دل ہوئے یا کان لگا کر حضور قلب سے بات کو سنتے ہیں۔ اُن کے لئے تو اُن باتوں میں کافی نصیحت ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ

marfat.com

سینہ۔ اُس دن مال اور مال بچے کچھ فائدہ نہ دینگے۔ ہاں وہ فائدہ میں رہے گا۔ جو قلب سلیم لے کر آئے گا۔

قولہٗ تعالےٰ۔ مَاجَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل میں دو دل نہیں بنائے۔

قولہ تعالےٰ۔ وَاِنَّہٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ وَاِنَّہٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ۔ اَوَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ اٰیَۃً اَنْ یَّعْلَمَہٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَلَوْ نَزَّلْنٰہُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ فَقَرَاَہٗ عَلَیْھِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ مُؤْمِنِیْنَ۔ یہ قرآن شریف بلاشک وشبہ خدا کا اتارا ہوا ہے۔ اس کو جبرائیل امین نے ہمارے حکم سے سلیس عربی زبان میں تمہارے دل پر القا کیا۔ تاکہ اور پیغمبروں کی طرح تم بھی لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراؤ۔ اس میں شک نہیں کہ اس کی پیشین گوئی اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں موجود ہے کیا لوگوں کے لئے یہ اُس کی صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ کہ بنی اسرائیل کے عالم اُس کی پیشینگوئی سے واقف ہیں۔ اور اگر ہم قرآن کو کسی اوپری زبان والے پر اُسی کی زبان میں اتارتے اور وہ اُسے ان اہل عرب کو پڑھ کر سُناتا۔ تو یہ لوگ کبھی بھی اس پر ایمان نہ لاتے۔

مُردہ دل اور زندہ دل

مردہ دل ہمیشہ تاریکی میں رہتے ہیں۔ اور زندہ دل ہمیشہ معرفت الٰہی میں غرق رہتے ہیں، قولہ تعالےٰ۔ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓؤُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ۔ اللہ تعالےٰ ایمان لانے والوں سے پیار کرتا ہے۔ انہیں تاریکی سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے۔ جو لوگ کفر کرتے ہیں اُن کے

marfat.com

دوست شیطان ہیں جو انہیں روشنی سے نکال کر تاریکی میں لے جاتے ہیں۔
حدیث۔ اَلْقَلْبُ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَنْوَاعٍ۔ قَلْبٌ مُنِیْبٌ۔ قَلْبٌ شَھِیْدٌ قَلْبٌ سَلِیْمٌ، اَمَّا قَلْبُ مُنِیْبٍ نِ الَّذِیْ یَکُوْنُ فِیْ طَاعَۃٍ اَبَدًا وَ اَمَّا قَلْبُ شَھِیْدَ نِ الَّذِیْ یَکُوْنُ فِیْ مَعْرِفَتِ اِسْرَارِ الْعَلِمِیْنَ، اَمَّا قَلْبُ سَلِیْمٌ نِ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْہِ سِوَاءُ اللّٰہِ۔ دل تین قسم کا ہوتا ہے۔ منیب۔ شہید اور سلیم۔ منیب جو ہمیشہ فرمانبرداری اور اطاعت میں رہے۔ شہید جو اللہ تعالےٰ کے اسرار کی معرفت میں رہے۔ سلیم وہ جس میں اللہ کے سوا کچھ نہ ہو۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

دل دو طرح کا ہوتا ہے ایک غلیظ جو خطرات شیطانی، نفسانی اور دنیاوی حوادثات سے پُر ہو۔ وہ مطلق مریض ہے۔ لاعلاج ہے۔ اللہ تعالےٰ کی نظر رحمت اور معرفت سے محروم ہے۔ ہاں اگر خدا کی طرف اخلاص سے آنے اور کسی طبیب القلوب مرشد کی طلب کرے۔ جو ایسے مرشد کی طلب نہیں کرتا اُس کے دل کی بیماری دن بدن بڑھتی ہے۔ قولہ تعالےٰ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا ان کے دلوں میں بیماری ہے پس اللہ تعالےٰ اُن کی بیماری کو زیادہ کرتا ہے، پس علم فضیلت اور معرفت الٰہی کے لیے مرشد کو وسیلہ قرار دینا چاہئے۔ جو مرشد صاحب تصور اسم اللہ ہے وہ دل کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو ہلاک کرتا ہے۔

دوسرا وہ دل جو ذکر الٰہی کے سبب پاک پاکیزہ اور بارگاہ الٰہی کا برگزیدہ ہو ایسا دل نور الٰہی سے پُر ہوتا ہے۔ ایسے دل والا زندہ قلب ہوتا ہے۔ اور اُسے دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے ؎

دل یکے چوں نظر گاہِ ربانی . خانۂ دیو را چہ دل خوانی

دل وہی جس پر اللہ تعالےٰ کی نگاہ رہے۔ تو شیطان کے گھر کو دل کیوں کہتا ہے۔
قولہ تعالےٰ۔ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ۔ جو شخص اللہ تعالےٰ پر

marfat.com

ایمان لاتا ہے۔ اُس کے دل کو ہدایت ہوتی ہے ؎

از دل بدر کن پیشہ منظرات را تا بیابی وحدتِ حق ذات را

تو دل سے خطرات کا پیشہ دور کر، تاکہ تو حق تعالےٰ کی ذات کی وحدت پا سکے۔

اہل ذکر۔ اہل باطن اور صاحب معرفت کے لئے سکر اور مستی سَر بسَر خامی نقص اور ناتمامیت ہے۔ ایسے لوگ زبان کے عالم پر دل کے جاہل ہیں ؎

دل صفا پُر نورِ اللہ ذات را نہ اہل دل را دائمی با حق نماز

صاف دل ذات الٰہی کے نور اور راز سے پُر ہوتا ہے۔ اہل دل ہمیشہ حق تعالےٰ کی نماز میں ہوتا ہے ؎

باھو میگوید خام را مستی بود دہم از خیال
مست را ہشیار گرداند وصال

باہو علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ خام آدمی کو وہم اور خیال کے سبب مستی ہوتی ہے۔ وصال سے مست بھی ہشیار ہو جاتا ہے۔

حدیث:۔ اِتَّقُوْا عَالِمَ الْجَاهِلِ قِيْلَ مَنِ الْعَالِمِ الْجَاهِلِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ عَالِمُ اللِّسَانِ وَجَاهِلُ الْقَلْبِ عالم جاہل سے ڈرو۔ پوچھا یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) اس سے کون شخص مراد ہے۔ فرمایا۔ جو زبان کا عالم ہو اور دل کا جاہل ہو۔

حقیقی علم چار ہیں!

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ علم چار ہیں جس شخص کو یہ چاروں علم حاصل ہوں۔ اُسے فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہی لائق ارشاد ہوتا ہے ناقص مرشد تو فساد کا سرمایہ ہوتا ہے۔ زبان۔ دل اروح اور سر کا علم جسے اچھی طرح حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ براہ راست لوح محفوظ کا مطالعہ کر سکتا ہے ہر علم میں ستر ہزار نفسانی اور جسمانی حجاب ہوتے ہیں۔ قلبی۔ روحانی اور سری علامتی ہیں

marfat.com

اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرِ علم بڑا بھاری پردہ ہوتا ہے؛ جو شخص ان چاروں علموں کو حاصل کر لیتا ہے۔ وہ معرفت الٰہی میں قدم رکھتا ہے۔ اور پھر انسان انسانیت کے درجے کو پہنچتا ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ، ہم نے بنی آدم کو معزز کیا؛ بعد ازاں ہر ایک مقام قلب میں آتا ہے۔ اور قلب سے کھلتا ہے۔ قلب اس گوشت کے لوتھڑے کو نہ سمجھو۔ جو پر سخون اور غلیظ ہے۔ بلکہ قلب تو نور الٰہی سے پُر ہوتا ہے۔ جو وہم اور عقل میں نہیں سما سکتا۔ قلب کی تمیز ایک نہایت مرتبہ ہے۔ لیکن اس معزز مرتبہ پر مغرور نہ ہو جلظہ معرفت الٰہی۔ غرق فنا فی اللہ اور قرب حضور اس سے اگلی منزل ہے۔ قولہ تعالےٰ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ ہم شاہ رگ کی نسبت بھی اس سے زیادہ قریب ہیں؛ الہام مذکور تجلیات ذات کے مشاہدات۔ حضور۔ قرب اور معرفت سب کچھ بندے کی شاہ رگ کی نسبت بھی زیادہ قریب ہیں۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کوہ طور پر ہمکلام ہوتے تھے۔ لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مبارک ہی کوہ طور تھا۔ شہ رگ سے چونکہ نزدیک ہے اس لیے آپ یہیں ہمکلام ہو کر جواب با صواب حاصل کر لیا کرتے تھے۔ یہ یقینی امر ہے کہ امت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے اولیے بہت وسیع ہیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تجلی کے ایک قطرہ سے تین دن رات بیہوش رہے۔ جب ہوش میں آئے تو کہا۔ یا اللہ میری توبہ میں پہلا مسلم ہوں، لیکن عارف اور فقیر کے دل پر ہر ایک لحظہ کے اندر بنظر رحمت سے ذات الٰہی کی ستر ہزار تجلیات ہوتی ہیں پھر بھی اُن کی حالت نہیں بدلتی۔ اصلی حالت پر قائم رہتے ہیں۔

حدیث۔ اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ میری اُمت کے اولیا بنی اسرائیل کے سے ہیں، اُن پر صادق آتی ہے۔

عالم عارف اور فقیر وہ شخص ہے جو علم ظاہری اور باطنی کو اپنے عمل میں لائے

marfat.com

فقیر اور عالم عامل ہونا چاہیئے۔ نہ کہ علم کا اُٹھانے والا۔ جیسے گدھے پر بوجھ لدا ہوا ہو۔ پس معلوم ہوا کہ عارفوں کا سینہ تجلیات ذات اور ذکر الٰہی کے نور سے ایسا کشادہ اور صاف ہوتا ہے کہ اس میں چودہ طبق سما جائیں تو بھی انہیں معلوم نہ ہو اُن کے لئے ایسا ہے جیسے ن کے اندر نقطہ ؎

اے سر تو در سینہ ہر صاحب راز پیوستہ در رحمتِ تو بر ہمہ باز

یا اللہ ہر صاحب راز کے سینہ میں تیرا راز ہے۔ اور سب پر تیری رحمت کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔

ہر کس کہ بدرگاہِ تو آید بہ نیاز محروم نہ درگاہ تو کے گردد باز

جو شخص تیری بارگاہ میں با نیاز آئے، وہ تیری بارگاہ سے کیسے خالی جا سکتا ہے۔

عارفین کے دل رحمت الٰہی سے وسیع ہیں

کیونکہ رحمت الٰہی اس میں آسکتی ہے۔ اور وہ رحمت الٰہی میں نہیں آسکتا۔ نظر اللہ تعالےٰ کی رحمت ہے اور دل اللہ تعالےٰ کی نظر گاہ ہے۔ جو شخص دل سے آگاہ ہے اس کا سینہ مقام ہدایت ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَ مَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ جسے اللہ تعالےٰ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے۔ گویا وہ آسمان کو اُڑ رہا ہے۔ لیکن یہ حالت ان لوگوں کی کرتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

قولہ تعالےٰ۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ جس کا سینہ اسلام کے لئے اللہ تعالےٰ نے کھول دیا ہے۔ وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نور پر ہے۔ افسوس تو اُن شخصوں کی حالت پر ہے۔ جن کے دل

marfat.com

ذکر الٰہی نہ کرنے سے سیاہ ہو گئے ہیں۔ ایسے لوگ ایک کھلی گمراہی میں ہیں۔
قولہ تعالےٰ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ، کیا ہم نے تیرے سینے کو نہیں کھولا۔
قولہ تعالےٰ۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔
حدیث۔ ذِكْرُ اللّٰهِ فَرْضٌ مِنْ قَبْلِ كُلِّ فَرْضٍ وَّ اِلٰهَ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ذکر الٰہی فرض اولین ہے۔ وَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔
قولہ تعالےٰ۔ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ۔ جس ذبیحے پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو۔ اُس میں سے نہ کھاؤ اُس میں سے کھانا نافرمانی ہے۔
قولہ تعالےٰ۔ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ۔ اور اپنے پروردگار کی طرف راغب و مائل ہو۔

صدق و شہادت کا دعوےٰ

جو شخص صدق۔ شہادت اور صلاحیت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ وہ اس آیت کے مطابق سچا ہے۔ قولہ تعالےٰ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ الصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ نبی۔ صدیق۔ شہید اور نیک لوگ، رفاقت کے لئے اچھے ہیں۔ جو اس پر صدق ہو وہ صداقت کیش فنا فی اللہ ہوتا ہے یہ فنا فی اللہ اور بقا باللہ اس عارف فقیر اور درویش کے ہیں۔ جو مشاہدہ نور اور تجلیات ذات میں ایسا مستغرق ہو کر اپنے آپ سے فانی اور معرفت حق سے باقی ہو۔ کیونکہ وہاں نہ رسم رسوم یاد رہتے ہیں۔ نہ ذکر و فکر۔ نہ صبر و شکر قولہ تعالےٰ۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ۔ تو اپنے پروردگار کو اُس وقت یاد کر۔ جب کہ تو سب کچھ بھول جائے۔ یقین کے یہ مراتب اُس کے لئے ہیں۔ جو نفس کے برخلاف ہو۔ جو منصف۔ حق شناس اور امین ہو وہ اُس غرق فی اللہ کے درجے پر پہنچتا ہے۔ اور جب اس درجے پر پہنچ جاتا ہے۔ تو اس کا نفس شیطان سے جدا ہو جاتا ہے اور دل روح کا سچا اور یقینی وزیر بن جاتا ہے تو نیں

marfat.com

جانتا کہ نفس بادشاہ ہے اور شیطان اُس کا وزیر مقرب ہے ہمیشہ منصوبہ بازی اور غرور و تکبر میں رہتا ہے۔

معرفت مولےٰ میں صاحب تصدیق کی یہ علامت ہے۔ جیسا کہ رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کی مجلس اولیاء اللہ کا ذکر مذکور رہتا ہے۔ ایک ولی اللہ نے حضرت رابعہ بصریؒ کے روبرو صدق کے بارے میں کہا۔ وہ شخص صادق نہیں کہلا سکتا جو اپنے آقا کی چوٹ پر صبر نہیں کرتا۔ ایک اور ولی نے صدق کے بارے میں یہ کہا کہ وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں جو اپنے مولےٰ کی ضرب پر شکر نہ کرے۔ تیسرے نے کہا کہ وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں جو اپنے مولیٰ کی ضرب سے لذت حاصل نہیں کرتا۔ حضرت رابعہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس قسم کا صدق بچوں کا کھیل ہے۔ جہالت ہے اور مجازی ہے۔ سنو! صدق اس بات کا نام ہے کہ صاحب صدق اپنے مولےٰ کی ضرب پر مشاہدہ ربوبیت کو بھی نہ بھولے۔ لیکن حضرت مصنف علیہ الرحمۃ (سلطان باہو) کی رائے صدق کے متعلق یہ ہے کہ جو مولےٰ کی ضرب پر تصدیق میں فنا نہیں ہوتا۔ وہ صادق نہیں۔ صدق کے معنی یقین ہے۔ یقین یقین سے ہے۔ اور یقین دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ یقین سجدہ سے۔ جو سجدہ کا تارک ہے وہ شیطان لعین ہے۔ یقین کی شرح ہے۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ اللہ تعالےٰ کی عبادت کر حتےٰ کہ تجھے یقین (موت) آجائے ؎

عبادت حق ببر تا وقت مردن　　یقیں شد از یقیں ایمان بردن

مرتے دم تک اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا رہو۔ یقینی امر ہے کہ تو یقین کے سبب ایمان سلامت لے جائیگا۔

یقیں قرآں بردا عمال کردن　　یقین آنست کہ خود با حق سپردن

یقین سے قرآن پر عمل نصیب ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنا یقین ہے۔

یقیں سرمایۂ ایمان نورش　　یقیں با معرفت قرب حضورش

یقین نور ایمان کا سرمایہ ہے۔ یقین قرب حضور کی معرفت ہے۔

marfat.com

یقیں از یک بر دیگر نباشد دوئی شیطان را از دل تراشد

یقین ایک کو چھوڑ دوسرے پر نہیں جانے دیتا۔ اور یقین شیطانی دوئی کو دل سے دُور کرتا ہے۔

یقیں دیدہ بچشم خود بہ بیند کہ صحبت عارفاں باہم نشیند

صاحب یقین اپنی نظروں سے دیکھتا ہے اور عارفوں کا ہم نشین ہوتا ہے۔

یقیں از حق شود حق راز اللہ خط در کش بگرد لا سوی اللہ

یقین سے راز الٰہی حاصل ہوتے ہیں۔ یقین ماسوے اللہ کے گرد لکیر کھینچ دیتا ہے۔

یقیں ببرد حضوری بے ریاضت یقیں شد از یقیں صاحب اجازت

یقین بلا ریاضت حضوری میں لیجاتا ہے۔ یہ یقینی امر ہے کہ انسان یقین سے صاحب اجازت ہو جاتا ہے۔

کسے را شد یقین حق بجا صل رسد حق الیقیں عرفان واصل

جس شخص کو یقین حاصل ہوتا ہے۔ وہ حق الیقین اور وصل و معرفت الٰہی کو پہنچ جاتا ہے۔

اہل کفر و نفاق کو یقین نہیں ہوتا

کفر۔ حرب۔ رفض اور نفاق والوں کو یقین نہیں ہوتا۔ یقین اللہ تعالےٰ کی پاکیزگی سے تعلق ہے۔ یہ لوگ قرآن۔ نص اور حدیث کے مخالف اور اہل سنت والجماعت کے طریق کے خلاف ہوتے ہیں۔ اس واسطے انہیں یقین نہیں ہوتا۔ یقین والے کی یہ علامت ہے۔ کہ اگر ان کے پاس دن کا کھانا نہ ہو اور اسے ایک لاکھ اشرفی دی جائے۔ تو بھی وہ یقین نہیں چھوڑتا۔ اس واسطے کہ اُن کے لئے زر و مال سے دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم اور معرفت مولیٰ بہتر ہے۔

واضح رہے کہ یقین کے چار حرف ہیں۔ ی۔ ق۔ ی۔ ن۔ ی سے یگانہ حق بناتا ہے۔ ق سے قرب حق حاصل ہوتا ہے۔ ی سے یکتائے حق بنتا ہے۔ اور ن سے نفس کو حرص و ہوا سے خالی کرتا ہے۔ صاحب یقین اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے۔ وہ اُسی کو کافی خیال کرتا ہے۔ یقین میں انسان اللہ کو ہر حال اور قول و فعل میں حاضر و ناظر خیال کرتا ہے۔

marfat.com

اور یہ ہدایت کا انتہائی مرتبہ ہے۔ صدیقوں کا یقین پہاڑ کی طرح ہے۔ وہ نہ کانپتا ہے نہ ہلتا ہے نہ لڑھکتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی دوستی میں، ثابت قدم ہوتے ہیں۔ لیکن منافق، بے دین اور بد مذہب شیطان لعین کا تابع ہے۔ اور ریت کی مٹھی کی طرح قائم نہیں رہتا۔

یقیں تصدیق دل اقرار ازلش　　یقیں رہبر شود با فیض و فضلش

تصدیق دل اور اقرار ازلی کا نام یقین ہے۔ یقین اللہ تعالےٰ کے فیض و فضل کیلئے راہبر ہے۔

یقیں پاکش تعلق روح دارد　　چو پاکش شد یقیں با روح آرد

یقیں پاک کا تعلق روح سے ہوتا ہے۔ جب یقین پاک ہو جائے تو روح سے اس کا تعلق ہو جاتا ہے۔

یقیں باشد خلافِ نفس دایم　　یقیں با زندگی دل ہست قائم

یقین ہمیشہ نفس کے خلاف ہوتا ہے۔ اور یقین عمل کی زندگی سے قائم رہتا ہے۔

یقیں در دل نوشتہ حق نظرش　　نہ حق گردد یقیں روشن ضمیرش

یقین سے دل میں نقش حق قائم ہوتا ہے۔ یقین کے سبب انسان کو اللہ تعالےٰ روشن ضمیر بنا دیتا ہے۔

با ہو یقین از سہ یقین و از سہ مقامش　　ز ہر سہ یک شود ختم تمامش

اے با ہو یقین کی قسمیں اور مقام تین ہیں۔ یعنی جب یہ تینوں ایک ہو جائیں تو پھر یقین کامل ہو جاتا ہے۔

یقین کی قسمیں

علم الیقین۔ عین الیقین اور حق الیقین ہیں۔ جن کی تصدیق سے دل آفتاب کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ اور ان کی روشنی سے وجود میں سے بے یقینی کی تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ یقین اس بات کا نام ہے۔ کہ صحت۔ بیماری۔ سختی اور آسانی ہر حالت میں اللہ تعالےٰ کے احکام اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے باز نہ آئے۔ اور رجعت کھا کر نفسانی خواہشات میں مبتلا نہ ہو جائے اس قسم کا یقین ذکر الٰہی کا وسیلہ ہوتا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

فائدہ رہے کہ محبت و معرفت۔ طلب الٰہی۔ ذکر۔ فکر۔ حضور۔ مذکور۔ الہام

marfat.com

باطن۔ قربِ الٰہی اور فنا و بقا سب کی بنیاد یقینی ہے۔ ؎

اصل یقین است یقیں گر شود کارِ تو از ہفت افلاک بگذرد

یقین جڑ ہے اگر یقین حاصل ہو جائے۔ تو تیرا کام ساتوں آسمانوں سے بھی بڑھ جائے۔

مصنّف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے، غلط کہا ہے۔ کیونکہ ناقصوں کا یقین ہے۔ عرش و کرسی اور لوح و قلم کی طرف لے جاتا ہے۔ اِس قسم کا یقین اللہ تعالےٰ کی معرفت اور وحدانیت سے دُور کر دیتا ہے۔ صدیقوں اور عارفوں کا یقین معرفت الٰہی کے مشاہدہ اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں پہنچا دیتا ہے۔

جب مرشد کامل طالب کو اسم اللہ ذات کا تصور بخشتا ہے۔ تو قلب قالب گوشت۔ پوست۔ رگ۔ ہڈیوں کا مغز۔ رُوح۔ سر۔ تمام اعضا اور بدن کے ہر ایک بال سے اَللہ اَللہ کی آواز آنے لگتی ہے۔ اور یَا اللہُ یَا اللہُ کا شور مچ جاتا ہے اسم اللہ ذات اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ذکر سے۔ ازل۔ ابد۔ دُنیا اور عقبےٰ کا ہر ایک مقام لقائے الٰہی اور معرفت الٰہی سب کچھ صاف صاف دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ ذاکر کے ابتدا کی حالت ہے۔ جس ذاکر میں یہ صفت نہ ہو سمجھو کہ اس کے وجود میں اسم اللہ اور ذکر اسم اللہ نے اثر نہیں کیا اس کا ذکر وہمی اور خیالی ہے۔ ذکر باطنی برحق ہے اس پر نکتہ چینی بے جا ہے۔

کیونکہ ذکرِ الٰہی سے ذاکر کو ایسا استغراق حاصل ہوتا ہے۔ گویا بے جان مُردہ ہے۔ روحانی مردہ جو کچھ بھی دیکھے جائز ہے۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْتَ مُوْتُوْا۔ مرنے سے پہلے مر جا حدیث۔ اِسمُ اللّٰہِ شَیٌٔ طَاھِرٌ یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاھِرٍ۔ اللہ تعالےٰ کا اسم پاکیزہ ہے۔ وہ پاکیزہ مکان ہی میں قرار پکڑتا ہے۔

جو طالب پہلے ہی روز اسم اللہ اور ذکر اسم اللہ کی تاثیر سے ظاہری اور باطنی تصرف حاصل کرتا ہے۔ اس کے مرشد پر فرض عین ہے کہ چند طالبوں کو

marfat.com

خدا رسیدہ بنائے۔ اگر کوئی طالب لائق معرفت اور وسیع حوصلہ ہاتھ نہ آئے تو یہ نعمت الٰہی ظل اللہ کو بخشے۔ کیونکہ دولتمندی کی دولتمندی ہی قدر کرتا ہے۔ غیر اختیاری اور منہ کے بل گرنے والے فقر کے سبب معرفت کی راہ طے نہیں ہو سکتی ہزار یا ناقص طلباء سے ایک عمدہ طالب ہو جائے۔ تو کافی ہے۔ اللہ بس باقی ہوس

مرشد کامل کون ہے

مرشد کامل وہ ہے۔ جو طالب کو حسب ذیل چار مراتب دلائے۔ مرتبہ دل، جس سے طالب باطن میں اولیاء اللہ کا ہم جلیس ہو۔ مرتبہ روح جس سے طالب باطن میں انبیا اور اولیاء اللہ کی روحوں کا ہم جلیس ہو۔ مرتبہ سر جس سے طالب کو اسرار الٰہی کی معرفت و مشاہدہ نصیب ہو۔ مرتبہ خفی کہ ذکر خفیہ کے سبب اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہ رہے۔ جس شخص کو یہ راہ تحقیقی معلوم نہیں اسے عارف مرشد نہیں کہتے۔

واضح رہے کہ جب اللہ تعالےٰ کی واحدانیت اور معرفت کا علم سینے میں آتا ہے تو علم رسم و رسوم سیکھنے سے نکل جاتا ہے۔ اور جو عالم ظاہر اور باطن دونو رکھتا ہو۔ دو لائق الارشاد اور صاحب معرفت و وصال ہے۔ تجھے معلوم ہے۔ کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم ظاہری کی طرف سے آئی۔ حرص حسد۔ خود پسندی۔ تکبر اور حرص و ہوا کا علم مستعار ہے۔ اس علم میں شیطان عالم، فاضل اور قاری ہے۔ لیکن ہدایت اور معرفت الٰہی کے علم سے محروم اور علم استغراق و وصول سے جاہل ہے۔

علم اور عالم کا بیان

تجھ معلوم ہے کہ جب عالم باعمل اور فقیر کامل علم کو روح پر برتتے ہیں۔ تو نفس خراب اور پریشان ہو جاتا ہے۔ عالم روحانی اور عالم نفسانی کی مجلس میں

marfat.com

نہیں آتی۔

علم میں تین حرف ع، ل اور م ہیں۔ علم کے معنی جاننا ہے۔ جو شخص علم کو سر سے پکڑتا ہے۔ اور علم کا سرع ہے۔ علم کے عین سے عین العنایت۔ عین الولایت۔ عین الہدایت۔ عین الوصال۔ علم الیقین۔ عین الیقین اور حق الیقین حاصل ہوتے ہیں۔ علم کا عین خدا رسیدہ بنا دیتا ہے۔ اور باطل سے نکال لاتا ہے۔ اور جو شخص علم کے ل کو پکڑتا ہے۔ ل علم کا حرف وسطی ہے یہ لام لایحتاج کرتا ہے۔ لام نفی کا بھی ہے۔ اس سے فنائے نفس حاصل ہوتی ہے حدیث۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا، اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا۔ اس نے اپنے پروردگار کو باقی سمجھا۔

علم شناخت سے شناخت سے شناخت حاصل ہوتی ہے۔ کبھی کوئی جاہل عارف باللہ نہیں ہوا۔ جو علم کے ھیم کو جانتا ہے۔ اس سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کی ملاقات اسے نصیب ہوتی ہے جو علم کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ وہ نفس و ہوا کے موافق ہے۔ اور وارثِ انبیا کے مراتب کو نہیں دیکھتا۔ ایسا شخص غ سے غافل ل سے لادین اور م سے مردار خوار ہوتا ہے۔ اور نفس مردود کا قیدی اور ہوا و ہوس کے جال میں گرفتار ہوتا ہے۔ ایمان کا یہ پایہ عزت و شرف ہر چیز میں ہے

علم نفس۔ حدیث۔ فقہ اور مسائل تصوف۔ فقہ قرآن ہے۔ فقیری کی بنیاد علم فقہ ہے اور فقہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی توحید اور معرفت ہے۔ اور تصوف اور فقہ کی بنیاد ذکر الٰہی میں مشغول ہونا ہے۔ حدیث۔ لَا یَشْغَلُهُمْ شَیْءٌ مِّنْ غَیْرِ ذِکْرِ اللّٰهِ طَرْفَةَ الْعَیْنِ۔ اللہ تعالےٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جنہیں ذکر الٰہی سے کوئی چیز ایک لحظہ کیلئے بھی غافل نہیں کر سکتی۔

marfat.com

مجھے اُن لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ جو کام بھی کرتے ہیں۔ خلقت کو خوش کرنے اور عزت اور مرتبہ کے لئے کرتے ہیں۔ یا روضہ اور خانقاہ کے لئے، وہ کبھی بھی معرفت الٰہی میں مستغرق ہونے کا رُخ نہیں کرتے۔ یہ یقینی بات ہے کہ کامل اور مکمل کے مراتب طیر سیر طبقات غوثیت۔ قطبیت ہی نہیں بلکہ عرش سے اوپر ستر ہزار اور مقام ہیں۔ حرص و ہوا میں قابو میں لانا خام، آدمیوں کا کام ہے۔ اور علم کیمیا اور زرق و ناموس کے لئے رجوعات خلق اور جن۔ انسان وحشی اور پرندوں کو تسخیر کرنا۔ کشف و کرامات اور دنیاوی درجات میں ترقی کرنا خام آدمیوں کا کام ہے۔ اور علم کیمیا اکسیر۔ علم دعوت تکثیر۔ اور دائرہ اور بست در بست نقش پر کرنا۔ دائرہ جفر کا پُر کرنا۔ بادشاہ اور امرا کو اپنے حضور میں لانا اور قید کرنا نادانوں کا کام ہے۔ لیکن اپنے آپ سے فنا ہو کر اللہ کی معرفت اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل کرنا مردوں کا کام ہے ؎

ہر کہ باشد پسند خالق پاک ورنہ باشد پسند خلق چہ باک

جو کام خالق پاک کے پسند ہو بہتر ہے۔ خواہ وہ کام خلقت کو پسند آئے یا نہ آئے کچھ مضائقہ نہیں۔

اللہ والے نرم دل ہوتے ہیں،

تجھے معلوم ہے کہ مکھن سے بڑھ کر کوئی چیز نرم اور ملائم نہیں۔ کیونکہ جب ذرا سی گرمی اُسے پہنچتی ہے تو نرم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح درویشوں، فقیروں اور مومنوں کے دل دوسرے کی گرمی سے جنبش میں آتا ہے۔ یا کسی مومن بھائی کی تکلیف کو دیکھ کر ان کے نرم دل کو ٹھیس لگتی ہے۔ ؎

دل ہمانست کہ از تاب کساں آب شود
ورنہ دیگر دل ہمہ یک مضغہ از آب و گل است

دل وہی ہے جو لوگوں کی گرمی سے پانی ہو جائے۔ ورنہ باقی دل محض مٹی اور پانی کا ایک پنڈ ہے۔

marfat.com

دل پُر درد زدرد دش مے بہ آید آزارِ دل کہ اہل از دل نشاید

پُر درد دل کسی کا درد دیکھ کر کڑھتا ہے۔ اہل دل کسی کا دل نہیں دُکھاتے۔

دِل سنگیں سیاہ و سر نجالت برائے معرفت او کے وصالت

سنگ۔ دل اور شرمندہ دل کب خدا کی معرفت وصال کا رُخ کرتا ہے۔

۵

دل شکستہ مارا کسے درست کند کہ دل شکستگی خویشتن نخست کند

ہمارے ٹوٹے ہوئے دل کو وہ درست کر سکتا ہے۔ جو پہلے اپنے دل کو توڑ ڈالے۔

شکستگی بدرستی تواں درست کند شکستگی بہ شکستن کے درست کند

ٹوٹے ہوئے کو درستی درست کر سکتی ہے۔ نہ کہ اور توڑنے سے شکستگی دور ہوتی ہے۔

تو مردہ دل سے بھاگ۔ شغل ذکر الٰہی سے زندہ ہوتا ہے۔ دل کی زندگی اسم اللہ میں مستغرق ہونے اور فنا فی اللہ ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔

مصنف علیہ الرحمۃ ؎

گر روی عرش اکبر عرش نور ایں مراتب ناقصانست بی حضور

اگر تو عرش اکبر پر بھی چلا جائے تو بھی سمجھ لے کہ یہ ان ناقص آدمیوں کا رتبہ ہے جو بے حضور ہوں۔

در مطالعہ لوح باشی روز و شب ایں مراتب ناقصانست بی ادب

اگر تو دن رات لوح محفوظ کا بھی مطالعہ کرے۔ تو بھی سمجھ لے کہ یہ بے ادب ناقصوں کا مرتبہ ہے۔

اللہ تعالےٰ کی نگاہ دِل پر ہوتی ہے

عرش۔ کُرسی۔ لوح محفوظ اور قلم اور ہر مقام ناقصوں کا مرتبہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کی نگاہ دل پر ہوتی ہے۔ جو کچھ تو ڈھونڈنا چاہتا ہے، دل سے ڈھونڈ۔ اور جو غیر حق ہے اُسے دل سے دھو ڈال۔ دل نور الٰہی سے پُر ہونا چاہیئے۔ نہ کہ خطرات سے۔ اگر دل مُشتِ خاک ہے۔ تو مطلق جہل ہے۔ مُردہ ہے۔ اور مر بھایا ہوا ہے ؎

marfat.com

چرا در زندگی دل نکوشی چرا زیں شربتِ شیریں نوشی

تو کیوں دل کو زندہ کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور کیوں یہ میٹھا شربت نہیں پیتا۔

دلِ زندہ شود ہرگز نمیرد دل بیدار شد خوابش نگیرد

دل زندہ ہو کر ہرگز نہیں مرتا۔ جو دل ایک مرتبہ جاگے وہ پھر نہیں مرتا۔

جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں التماس کیا کہ یا اللہ! مجھے دکھا تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے۔ تو حکم ہوا کہ کیا تجھے یقین نہیں۔ عرض کیا ہے تو سہی لیکن میں اپنے دلی اطمینان کی خاطر چاہتا ہوں۔ حکم ہوا کہ چار پرندے کر انہیں ذبح کر کے ان کا گوشت پہاڑی کے مختلف حصوں پر رکھ دے۔ پھر اُن کو بلا تو تیری طرف اُڑ کر آئیں گے۔ یاد رکھ اللہ تعالےٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

علم ظاہری و باطنی

واضح رہے کہ عبودیت۔ ربوبیت۔ عبادت۔ معاملات۔ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری۔ ذات الٰہی میں مستغرق اور فنا ہونا اور باقی باللہ ہونا ان سب کی بنیاد ظاہری باطنی علم ہے۔ جو شخص علم کے الف سے الفت کرتا ہے اور اُس کی کنہ معلوم کر لیتا ہے۔ اُسے اس الف سے اُلفت پیدا ہوتی ہے اور اسی الف سے اُسے سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ کوئی چیز اس الف سے باہر نہیں۔ کیونکہ الف کے تصوّر سے دونوں جہاں پشت ناخن پر دیکھ سکتے ہیں۔ یا ہاتھ کی ہتھیلی پر کالے دانے کے برابر دکھائی دے سکتے ہیں۔ یہ تیسری

marfat.com

امر ہے۔ کہ جس شخص کو یہ مراتب حاصل ہوں کہ وہ دونو جہان پشت ناخن پر دیکھ سکے۔ اُسے قلم دوات لے کر لکھنے کی کیا ضرورت ہے ؎

خیالِ خواندن چندیں کتب چراست ترا
الف بس است اگر فہم ایں اداست ترا

تجھے اتنی کتابیں پڑھنے کا خیال کیوں ہے۔ اگر تو اس نکتہ کو سمجھے تو تیرے لئے ایک الف ہی کافی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ سلک سلوک دو طرح کا ہے۔ اوّل طبقات، عرش سے لے کر تحت الثرٰے تک کے طبقات جو حرص و ہوا والوں کو درکار ہیں۔ اہل حرص و ہوا سالہا سال محنت و ریاضت کر کے تب کہیں انتہائی طبقہ پر پہنچتے ہیں وہ قرب الٰہی کے درجہ سے بخبر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی نگاہ حرص و ہوا کے طبقات پر نہیں ہوتی۔ وہ تو صاف دل کو دیکھتا ہے۔ اور صاف دل بھی ایسا جسے مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہو۔ یہ حضور نور لا مکان میں ہے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچتا ہے۔ وہ رحمٰن کے موافق اور شیطان کے مخالف ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ شریعت۔ طریقت۔ حقیقت معرفت۔ ناسوت۔ ملکوت۔ جبروت اور لاہوت یہ تمام مقام طبقات حرص و ہوا کے متعلق ہیں۔ اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لامکان وحدانیت ذات اور فنا فی اللہ سے دور ہیں۔ پس طبقات حرص و ہوا، اور طبقات فنا فی اللہ والوں کا آپس میں مل بیٹھنا راس نہیں آتا۔ خواہ باطن میں ان مراتب پر پہنچ جائے۔ پھر بھی سرِ مو شریعت کے خلاف نہیں کر سکتا۔ اگر شریعت کے خلاف کرے۔ تو اس کی حضوری فوراً سلب کر لی جاتی ہے اور اس کی بات خلاف اور جھوٹ سمجھی جاتی ہے۔ اور وہ لاف زن اور کپتی سمجھا جاتا ہے۔ جو شخص ذکر الٰہی۔ معرفت الا اللہ اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مشغول ہوتا ہے۔ وہ حرص و ہوا والوں اور دنیا کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔

marfat.com

قولہ تعالےٰ۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۔ تو صبر کیئے ان لوگوں کے ساتھ رہ جو اپنے پروردگار کے لقا کی خاطر رات دن عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور اُن لوگوں کی طرف نہ دیکھ جو دنیاوی زینت چاہتے ہیں۔ نہ اس شخص کی پیروی کر جن کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ اور جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔

اسم اللہ کا تصور سات روز میں پاک و صاف کر دیتا ہے

واضح رہے کہ اسم اللہ کا تصور سات دن کے اندر ساتوں اعضا کو اس طرح پاک کر دیتا ہے۔ جیسے پانی ناپاک کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ یہ باطنی معرفت کی راہ اہل علم کو معلوم ہے۔ جاہل یہ رستہ طے نہیں کر سکتا۔ خواہ ساری عمر عبادت اور ریاضت میں پتھر پر سر مارتا رہے۔ وہ معرفت الٰہی حاصل نہیں کر سکتا ؎

علم را دانستہ از تحقیق تر　　علم بہتر معرفت فقر فخر

میں نے بالتحقیق معلوم کر لیا ہے۔ کہ علم معرفت اور علم فقر فخری بہتر ہے۔

باھو عالماں را علم باشد پیشوا　　از علم محرم شوند عارف خدا

باہو علم عالموں کا پیشوا ہوتا ہے۔ اور عارفانِ خدا علم سے محرم ہوتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ طالب علم طالب مولےٰ نہیں ہو سکتا۔ سوائے امتحان کے خواہ طالب صاحب عیان ہی ہو جائے۔ طالب مولیٰ اگر علم طلب کرتا ہے تو طلب مولیٰ کیلئے۔ عالم فاضل فضیلت کیلئے تحصیل علوم کرتے ہیں۔ علم سے خاص و عام کا سلک سلوک۔ باطنی کشائش۔ نکات و دقائق معلوم ہو سکتے

marfat.com

ہیں۔ لیکن علم حقیقت عالم لائق ارشاد ہوتا ہے۔ جو طالب پروردگار کی طلب میں ہو اور ظاہر و باطن میں ہشیار ہو۔ یہ مرید بننے کے لائق ہوتا ہے ورنہ جاہل تو ہزار ہا ایک دم میں دیوانے کئے جا سکتے ہیں۔ جاہلوں اور عارفوں کو یکساں خیال نہیں کرنا چاہئے۔ جاہل تو گدھے کا بڑا بھائی ہوتا ہے جاہلوں کی مجلس سے ہزار بار استغفار رہے۔ نہیں نہیں ہیں نے غلط کہا۔ جاہل سے گدھا بہتر ہے۔ کہ تو بوجھ اُٹھاتا ہے۔ آدمیوں کے سنانے والے آدمی سے بوجھ اُٹھانے والا گدھا اچھا۔ پس معلوم ہوا کہ علما عامل اور فقیر کامل عارف باللہ ہو سکتے ہیں ؎

علم را آموز اول آخر این جا بیا جاہلاں را پیش حضرت حق تعالےٰ نیست جا

تو پہلے علم کو سیکھ اور پھر یہاں آ۔ کیونکہ حق تعالےٰ کے نزدیک جاہلوں کی کوئی جگہ نہیں۔

علم حق نور است روشن معرفت از دل بجو ہر چہ باشد غیر حق از دل بشو

علم حق نور روشن ہے۔ تو دل سے معرفت تلاش کر۔ جو غیر حق ہے اُسے دل سے دھو ڈال۔

حدیث۔ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامِلَةِ وَعِلْمُ الْمُكَاشَفَةِ۔ علم دو طرح کا ہے۔ علم معاملہ اور علم مکاشفہ،

اہل جنت و دوزخ کے دو فرقے

پس معلوم ہوا کہ دو فرقے ہیں۔ ایک اہل جنت جو اہل علم ہیں۔ اور معرفت و دیدار الٰہی کے طالب ہیں۔" فَتَنْسَوْنَهَا النَّعِيْمَ اِذَا رَاَيْتُمَا" جب اللہ تعالےٰ کا دیدار کریں گے تو بہشت کو بھی بھول جائینگے۔

دیدار الٰہی سے مشرف ہونے کی نعمت میں بڑی لذت اور نیک بختی ہے یہ نعمت مومن مسلمان، نبی اور ولی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ جو کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتے ہیں۔

دوسرا فرقہ کافروں کا جو اہل دوزخ ہیں ؎

marfat.com

از کیبت آں دو راہ خوں شد دل من
تا از ہر دو کدام راہ باشد منزل من

ان دو مذکور راہوں کے خوف سے میرا دل خون ہو گیا ہے۔ کیونکہ معلوم نہیں کہ کس رستے میری منزل ہو گی۔

حدیث۔ اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ۔ ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ، ایک فریق بہشت میں اور ایک فریق دوزخ میں۔

یہ ہر دو آیتہ کریمہ اہل اسلام اور اہل کفر کے بارے میں ہیں۔

قولہ تعالےٰ "وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ رَبِّكُمْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰی وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ۝ قِیْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِیْنَ وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ وَتَرَی الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور جو لوگ کفر کرتے رہے ہیں۔ جہنم کی طرف ٹولیاں بنا بنا کر ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب جہنم کے پاس پہنچیں گے تو اُن کے لئے اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور دوزخ کے موکل اُن سے کہیں گے۔ کیا تم ہی میں کے رسول تمہارے پاس نہیں آئے کہ وہ تمہارے پروردگار کی آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے اور تمہارے اس روز بد کے پیش آنے سے تم کو ڈراتے، یہ جواب دیں گے کہ ہاں

marfat.com

رسول تو آئے اور انہوں نے ڈرایا بھی مگر ہم نے اُن کی ایک نہ سُنی عذاب کا وعدہ ہم کافروں کے حق میں پورا ہو کر رہا۔ پھر اُن سے کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو، اور ہمیشہ ہمیشہ اس جہنم میں رہو۔ غرض خدا سے اکڑنے والوں کا بھی کیسا ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اور جو لوگ دنیا میں اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے اُن کو بھی ٹولیاں بنا بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ لوگ بہشت کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے تو اُن کے لئے پہلے ہی سے کھلے ہوں گے۔ تاکہ اُن کو کھلنے کا انتظار نہ کرنا پڑے تو اُن کی بڑی آؤ بھگت ہو گی۔ اور بہشت کے مؤکل اُن سے سلام علیک کہیں گے کہ تم بڑے مزے میں رہے۔ تو بہشت میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے داخل ہو۔ اور یہ لوگ کہیں گے خدا کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچ کر دکھایا۔ اور ہم کو بہشت کی سرزمین کا مالک بنایا۔ کہ ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں۔ تو نیک عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔ اور اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اس دن تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرداگرد حلقہ باندھے کھڑے ہیں۔ اور اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح و تقدیس کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور سب کچھ ہو ہوا کر آخر کار ہر طرف سے یہی صدا بلند ہو گی۔ کہ سب تعریفیں خدا کو سزاوار ہیں۔ جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ۔ یہ اس واسطے ہے کہ ایمان والوں کا مولیٰ اللہ تعالےٰ ہے۔ اور کافروں کا کوئی بھی نہیں۔

پس معلوم ہوا کہ کافر کا نفس بھی کافر، دل بھی کافر اور روح بھی کافر

marfat.com

منافق کا نفس بھی منافق، دل بھی منافق اور روح بھی منافق۔ نبی کا نفس بھی نبی۔ قلب بھی نبی اور روح بھی نبی۔ عارف باللہ کا نفس بھی عارف باللہ قلب بھی عارف باللہ اور روح بھی عارف باللہ اور سرّ بھی عارف باللہ ہوتا ہے۔ جب عارف باللہ کو معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ تو توفیق الٰہی اُس کی رفیقہ بن جاتی ہے۔ اُس کے وجود میں دل۔ نفس۔ روح اور سر سراسر نور ہو جاتے ہیں۔ ہر سوال کا جواب باصواب حاصل کرتا ہے اور سراسر ربانی سے واقف ہو جاتا ہے۔ حدیث۔ "مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ"۔ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا اس کی زبان گونگی ہو گئی۔ پھر اُسے خلقت سے محبت آتی ہے۔ حدیث۔ "مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ لَذَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ"۔ جو اللہ تعالےٰ کو پہچان لیتا ہے پھر خلقت سے اُس کو کسی قسم کی لذت حاصل نہیں ہوتی۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ جو مردہ دل۔ غافل اور غفلت آثار اور معرفت پروردگار سے بے بصر ہیں۔

خفیہ ذاکر اللہ تعالیٰ کا ہم نشین ہوتا ہے

جو اپنے تئیں ذاکر کہتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ذاکر کو انبیاء کی ملاقات اور ان کی مجلس کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور مشاہدہ ربوبیت میں مستغرق ہوتا ہے۔ اور قرب حضوری اُسے حاصل ہوتا ہے۔ اُسے ذکر جہر کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنے پروردگار کے راز سے ملاقات کرتا ہے۔ حدیث قدسی۔ "اَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ"۔ میں اس سے مل بیٹھتا ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہمنشین خفیہ ذاکر ہوتا ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ "اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً"۔ اپنے پروردگار کو پوشیدہ اور گڑگڑا کر نہایت عاجزی سے یاد کرو۔

ذاکر میں دو وصف ہوتے ہیں۔ اوّل دائمی فکر۔ دوسرے دائمی ذکر۔ ذکر دوام کی دو علامتیں ہیں۔ اوّل مجلس نبوی صلی اللہ کا حضور دوئم سے معرفت

marfat.com

ومعرفت پروردگار کا استغراق۔ فکر تمام کی دو علامتیں ہیں ایک فنائے نفس دوسرے فیض و فرحتِ روح۔ ذکر نام حضوری کا ہے۔ یعنی اسم اللہ ذات جب ذاکر کے وجود میں اثر کرتا ہے۔ تو اسے اپنے تصرف میں لاتا ہے۔ اسم اللہ ذاکر پر غالب آتا ہے۔ ذاکر کی نفسانی کثیف جان نکال لیتا ہے۔ اور پاک روحانی جسّہ سے اُسے استغراق حضور میں لے جاتا ہے۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے۔ جو سانس کو روک کر اور مردار خوار مرشد کی صورت کا تصور کر کے ذکر کرتے ہیں۔ وہ فنا فی الشیطان کو فنا فی الشیخ سمجھے ہوئے ہیں۔ فنا فی الشیخ کی صورت تو ایک لحظہ کے اندر مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معرفت الٰہی تک پہنچا دیتی ہے۔ ذکر کا تعلق جمعیت سے ہے جمعیت اسے کہتے ہیں۔ کہ مراقبہ کے وقت ذات و صفات کے تمام مقام دکھائی دیں۔ اور ہر ایک مقام سے نور الٰہی کی ہزارہا تجلّیات کا مشاہدہ ہو۔ اسی کو حسنات کہتے ہیں۔ جو حسنات کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے وہ صاحب سخاوت ہوتا ہے۔ ہمیشہ نماز ادا کرتا ہے۔ اور کلمہ طیب کی تلوار سے تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں کو قتل کرتا ہے۔ عارف اولیاء اللہ کو نجات ہو جاتی ہے۔ قولہ تعالےٰ اِنَّ الصَّلٰوۃَ یَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالسَّخَاوَتُ یَنْہٰی عَنِ السَّیِّاٰتِ، نماز سے برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ کلمہ طیّب سے برائیاں دور ہوتی ہیں۔ اور سخاوت سے برائیاں دور ہوتی ہیں۔ قولہ تعالےٰ۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ۔ صبح شام اور رات کو نماز ادا کرو۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ ذاکروں کے لئے ذکر ہے۔

یہ مراتب بھی عارف باللہ فقیر کے ہیں۔ چنانچہ مولنا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

marfat.com

آنکہ او را لقمہ شد نورِ حلال ہر چہ خواہد تا خورد او را حلال

جس کی قسمت میں نوری لقمہ ہو وہ جو کچھ بھی کھائے وہ حلال ہوتا ہے

آنکہ جز ماہی ز آبش سیر نشد آنکہ بے روزی است روزش دیر شد

وہ جو مچھلی کے بغیر اس کے پانی سے سیر ہو گیا۔ جو بے روزی ہے اس کی روزی میں دیر ہوتی ہے۔

جواب مصنف علیہ الرحمۃ

در حلق عارف رود لقمہ حلال نہ آنکہ عارف دائمی با حق وصال

عارف کے حلق میں حلال لقمہ جاتا ہے۔ اس واسطے کہ عارف کو دائمی وصال الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

وحدتِ حق آب عارف آب جو آب جو در آب گم شد آب کو

وحدت حق بمنزلہ دریا ہے۔ اور عارف بمنزلہ پانی۔ ندی کا پانی دریا میں گم ہو جاتا ہے۔ پانی کہاں۔

ماہی در آب است و از آب بے خبر از جدائی آب ماہی جاں بسر

مچھلی پانی میں ہے اور پانی سے بے خبر ہے پانی سے جدا ہو کر مچھلی کی جان نکل جاتی ہے

عارفاں بسیار گویند عارفم معرفت را کے کنند ایں اہل فہم

بہت سے عارف کہتے ہیں کہ ہم عارف ہیں۔ یہ اہل فہم معرفت کب حاصل کر سکتے ہیں۔

معرفت نور است سر راز نور آفتاب معرفت عالم ظہور

معرفت نور ہے اور سر راز بھی نور ہے۔ معرفت کے آفتاب سے ہی جہان کا ظہور ہے۔

فقیر الٰہی مالک الملک ہے

یہ خدا رسیدہ جو دائمی درجات ہیں۔ ولی اللہ صاحب، توفیق اہل اللہ عارف باللہ ذات کے لئے ہیں۔ وہ فقیر چاہے تو کسی کو بہشت میں بادشاہی تخت پر بٹھائے اور اس کی فرمائش کرے۔ خواہ کسی کو معزول کرے۔ اور پھینک دے وہ بادشاہ جو دار حق [illegible] قاتل ہو۔ اہل اللہ کو چاہیئے کہ باطنی لشکر سے اس کی مدد کریں۔ فقیر لوگ معرفت کی رفاقت سے ایسے بادشاہ کو عالمگیر کا رتبہ بخشتے ہیں اور

marfat.com

عرب وعجم اُس کے قبضے میں دنے دیتے ہیں ؎

حمایت را کہن دامانِ درویش زصد سدِ سکندر در پیش

حمایت کے لئے درویش کا پُرانا دامن۔ سینکڑوں سد سکندری سے زیادہ ہوتا ہے۔

وہ شخص درویش کے مراتب کے لائق ہوتا ہے جو دن رات اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ درویش ہی ہے جو ایک دم بھی ذکر خدا سے غافل نہ ہو۔ اَنَّہٗ نَفَاسٌ مَعْدُوْدَۃٌ کُلُّ نَفْسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ۔ سانس کی مقدار مقررہ ہے۔ جو سانس بغیر الٰہی گذرے وہ مردہ ہے۔

نیز درویش اُسے کہتے ہیں کہ ہمیشہ ظاہری نظروں سے لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا رہے۔ فقیر لوگ ایسے شخصوں کو منجم کہتے ہیں۔ فقیر کا مرتبہ یہ ہے۔ کہ سوائے معرفت توحید کے مخلوقات کی طرف نہ دیکھے۔ فقر معرفت الٰہی کو کہتے ہیں۔ خواہ لوگوں کی نگاہوں میں وہ تقلید ہی ہو۔ لیکن حقیقت میں وہ توحید ہے۔ بعض کا مرتبہ یہ ہے کہ لوگوں کی نگاہوں میں صاحب عزت و جاہ ہوتے ہیں حالانکہ اہل توحید معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مردہ دل اہل تقلید ہوتے ہیں۔

ذکر کی قسمیں

واضح رہے کہ ذکر چار طرح کا ہوتا ہے۔ زبانی۔ قلبی۔ روحی اور سری زبانی سے زبان تلوار ہو جاتی ہے۔ قلبی سے دل میں محبت الٰہی کا ایسا داغ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور سے الفت اور محبت ہی نہیں کرتا۔ اس کا ذل ذکر تصدیق سے زندہ ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص زندگی اور موت دونو حالتوں میں نہیں مرتا۔ روحی سے انبیاء اور اولیا علیہم السلام کی روحوں کی دائمی مجلس نصیب ہوتی ہے۔ نفسانی اور روحانی ذاکروں کا آپس میں مل بیٹھنا درست نہیں۔ سری ذکر سے ظاہر و باطن میں تجلیات کا مشاہدہ بارش کے قطروں

marfat.com

کی طرح برستا ہے۔ جب چاروں ذکروں کا مجموعہ یکبارگی کھل جاتا ہے۔ تو عارف باللہ اور فقیر خاکسار ہو جاتا ہے۔

باھو خاکسارم جاں سپارم باخدا عارفانے غرق فے اللہ با خدا

باہو میں خاکسار ہوں اور خدا پر جان قربان کرتا ہوں، میں غرق فی اللہ باخدا عارف ہوں۔ ۵

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

جہان کے خاکساروں کو چشمِ حقارت سے نہ دیکھ، تو کیا جانتا ہے کہ اس گرد میں کوئی سوار ہو۔

فنا فی اللہ اُسے کہتے ہیں جو وحدانیت میں ایسا غرق ہو جس طرح انگاری میں آگ یا طعام میں نمک یا پانی دودھ میں۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو نفس پر حکمران ہے۔ روشن ضمیر ہے۔ اور فنا فی اللہ فقیر ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقر میرا فخر ہے

تجھے معلوم ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معرفت و توحید کی دوستی سے فقیروں کو زیادہ پیار کیا کرتے تھے۔ اور فقر کو اپنا فخر سمجھا کرتے تھے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔ "اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ" فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔"

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقیروں کی عزت میں فرمایا "سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ" فقیروں کا خادم قوم کا سردار ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ فقر کو عزت اور فخر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی الفقر فخری اسی واسطے فرمایا ہے۔ کہ فقر کے سر پر اللہ کا نام ہے یعنی فقیروں کو صرف اللہ ہی کفایت کرتا ہے۔ اور بس۔

فقیر کا دشمن تین علت سے خالی نہیں، یا حاسد ہے یا منافق یا اہل غیبت نفس کی قید میں ہے۔ اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَاءِ، غیبت زنا سے

marfat.com

بھی بُری ہوتی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ فقیر آئینہ کی طرح روشن ہوتا ہے۔ اس کا باطن صاف ہوتا ہے۔ اور اس سے چہرہ نظر آتا ہے۔ جو شخص آئینہ دیکھتا ہے اس سے اپنا اصلی رنگ نظر آتا ہے۔ یقین ہے کہ تمام انسان اپنے حالات پر فخر کرتے ہیں۔ کوئی کلام الٰہی پر فخر کرتا ہے۔ کوئی وصال معرفت اور قرب الی اللہ پر قال سے وصال ہوتا ہے۔ علم قال کے بغیر وصال زوال میں ہے۔ یہ یقین ہے کہ علم قال کا عالم علم پر ناز کرتا ہے۔ اور فقیر صاحب وصال اسم اللہ ذات کے تصور سے نفس کو قتل کرتا ہے۔ تو معرفت الٰہی کے علم کی جستجو کر۔ تکبر اور حرص و ہوا پر مغرور نہ ہو۔ کیونکہ علم ہی سے معرفت الٰہی اور استغراق حضور حاصل ہوتے ہیں۔ علما جو زبان سے کام لیتے ہیں۔ ان کا مرتبہ قال ہے اور فقیر جو خاموش ہیں۔ انہیں تمام حاصل ہیں۔ جب قلب ذکر الٰہی کے وقت اللہ کا اسم لیتا ہے تو زبان بالکل خاموش ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں عارف باللہ ایک دم میں اللہ تعالےٰ سے الہام ذکر مذکور سب کچھ حاصل کرتا ہے۔ اور اُسے استغراق کا درجہ نصیب ہوتا ہے۔ جو شخص ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے ذکر اذکار میں رہے اس کے لب بند ہو جاتے ہیں۔ وہ حرص و ہوا کے متعلق کوئی بات نہیں کرتا۔ عارف اہل خاموش ہوتے ہیں۔ خاموشی میں ستر ہزار حکمت ہے ہر حکمت میں ستر ہزار حکمت ہے۔ یہاں حکمت سے مُراد معرفت الٰہی ہے۔

حدیث۔ لَا تَتَکَلَّمُ کَلَامُ الْحِکْمَۃِ عِنْدَ الْجُھَّالِ۔ جاہلوں کے پاس حکمت کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

حدیث۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ۔ جس نے پروردگار کو پہچان لیا۔ اس کی زبان گنگی ہو گئی۔

بعض مُردہ دل بھی خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ لیکن اُن کی خاموشی مکر و فریب اور محض تقلید ہے۔ بعض کی خاموشی معرفت باللہ سے ہوتی ہے

marfat.com

ہم نشینی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ یہ خاموشی توحید سے ہے یا تقلید سے، اور گویائی عقل سے ہے یا صفائی سے۔

واضح رہے کہ بعض عارف مفلس اور گداگر ہوتے ہیں۔ جو بظاہر خلق میں مشغول ہوتے ہیں۔ لیکن باطن میں اللہ تعالےٰ کی یاد میں مگن ہیں۔ جس طرح دودھ سے دہی اور دہی سے مکھن حاصل ہوتا ہے۔ پھر اگر مکھن کو دہی یا دودھ میں ڈالیں تو وہ اُن میں نہیں مِل سکتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت والے دنیا کے ساتھ پھر مِل نہیں سکتے۔

مراقبہ کی کیفیت

صاحب مراقبہ کو دائمی حضوری ہوتی ہے۔ مراقبہ کے مراتب بہت بڑے ہیں۔ مراقبہ سے سیدھی راہ، راہ محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہاتھ آتی ہے مراقبہ والے پر اہل مراقبہ کا لفظ اس وقت تک عاید نہیں ہو سکتا۔ جب تک اسم اللہ ذات کے تصور سے آور دو بردن نہ کرے۔ مراقبہ کے خاص الخاص درجے ہیں اور اُس کی بنیاد اسم اللہ ذات ہے۔ صاحب مراقبہ ذکر۔ فکر اور تسبیح سے باطن میں خواب کے اندر یا مراقبہ میں معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجلس انبیاءؑ اور مجلس اولیاءؒ میں پہنچ کر ہر ایک سے ملاقات کرتا ہے۔ جس صاحب مراقبہ میں ذیل کے دو وصف نہیں اُس کا مراقبہ غلط ہے۔ اِسے مراقبہ کی راہ ہی معلوم نہیں۔ مراقبہ انسان کو نفس و شیطان سے محفوظ رکھتا ہے اور شیطانی وسوسے اور خطرات کو پاس نہیں آنے دیتا۔ منزل بمنزل معرفت الا اللہ اور مجلس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پہنچا دیتا ہے۔ اگر صاحب مراقبہ کی یہ کیفیت ہو تو سمجھ لو کہ ٹھیک ہے۔ ایسا شخص جب چاہے حضوری میں حاضر ہو سکتا ہے۔ اس کو عارف باللہ کہتے ہیں۔ ایسے شخصوں کو خاتمہ بالخیر مبارک ہو۔ اُن کا باطن معمور اور آباد ہوتا ہے

marfat.com

تین چیزیں ایسی جو کبھی چھپ نہیں سکتیں

واضح ہو کہ تین چیزیں چھپی نہیں رہ سکتیں۔ خواہ انہیں ہزاروں پردوں میں چھپایا جاوے۔ آفتاب۔ مشک عطر معطر۔ دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معرفت۔ الا اللہ عارف باللہ۔ جو شخص مراقبہ میں یا خواب میں بہشت میں داخل ہو کر بہشتی کھانا کھائے۔ اور بہشت کی ندیوں کا پانی پیئے۔ اور حضور و قصور کو دیکھ لے۔ جب وہ خواب یا مراقبہ سے نکلتا ہے تو اُسے کھانے پینے کی ضرورت نہیں رہتی۔ بھوک، پیاس اُس کے وجود سے نکل جاتی ہے اُس کی آنکھ میں عمر بھر نیند نہیں آتی۔ خواہ ساری عمر نیند کا انتظار کرے۔ ایک ہی وضو سے تمام عمر گذار دیتا ہے۔ اُس کے وجود میں توفیق کی ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ دن رات سربسجود رہتا ہے۔ اور دن بدن موٹا ہوتا جاتا ہے۔ اگر ظاہر میں کچھ کھاتا پیتا ہے تو محض خلق کی ملامت کے ڈر سے اُسے گرمی جاڑا برابر ہوتا ہے۔ نہ گرمی اچھی لگتی ہے نہ سردی۔ یہ بھی ولایت کا ادنےٰ درجہ ہے۔ فقیر کو ان مراتب سے شرم و حیا آتی ہے۔ یہ بات فقر محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعید ہے۔ یہ بھی نفس و ہوا کے سبب سے ہے۔ مراقبہ یا خواب میں اللہ تعالےٰ کے لقاء سے مشرف ہوتا ہے۔ جس کی مثال نہیں دے سکتے۔ اس کے وجود میں اسم اللہ تعالےٰ کے لقا سے مشرف ہوتا ہے جس کی مثال نہیں دے سکتے۔ اس کے وجود میں اسم اللہ ذات کے تصور اور ذکر الٰہی کے سبب سے محبت ہوتی ہے۔ اس سے ایسی آگ پیدا ہوتی ہے جلالیت اور جذب ایسا ہوتا ہے کہ دن رات عبادت میں مشغول رہتا ہے۔ نفس پر قہر و غضب کرتا ہے۔ بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے شریعت کی کوشش کرتا ہے۔ اور یہ پڑھتا ہے "تفکروا فی نعمائہ ولا تفکروا فی ذاتہ" اس کی نعمتوں کے متعلق غور و خوض کرو اسکی ذات کے متعلق،

marfat.com

سوچ بچار نہ کرو۔

نعمت عظمےٰ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور توحید ہے۔ جسم و جوہر صورت اللہ کے متعلق غور و فکر نہ کر۔ کیونکہ وہ بے مثل اور بے مثال ہے۔ ذاکر کا وجود بمنزلہ ایندھن اور ذکر بمنزلہ آگ ہے۔ جس طرح آگ سے ایندھن جلتا ہے۔ اسی طرح ذکر سے ذاکر کا وجود جلتا ہے۔ اگر اس جلالیت حضوری کی آگ کا ایک ذرہ زمین و آسمان کی طرف نظر کرے تو جل کر راکھ ہو جائیں۔ آفرین ہے ان شخصوں کی ہمت پر جو جلتے ہیں، اور دم نہیں مارتے۔ اور یہ آگ قیامت تک ان کے بدن سے جا نہیں سکتی۔ اس ریاضت سے سخت اور کوئی ریاضت نہیں بعض تو ان مراتب پر پہنچ کر کافر اور مشرک ہو جاتے ہیں۔ بعض دیوانہ۔ مجنوں اور مجذوب جو اس بوجھ کو سہار لیتا ہے۔ وہ شریعت میں باخبر اور ہشیار ہوتا ہے۔ خلقت کو نہیں ستاتا۔ ہزار ہا مجذوب اس آگ میں جل گئے ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ معرفت الٰہی کے آب رحمت سے سرد ہوا ہو اور محبوبیت کے مراتب کو پہنچا ہو۔ یہ قال میرے حال پر درست ہے اللہ بس باقی ہوس۔

زمین و آسمان اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتی ہیں،

تجھے معلوم ہے کہ زمین و آسمان کے طبقات بغیر ستونوں کے کھڑے ہیں۔ یہ سب اللہ ذات کے ادب کے سبب کھڑے ہیں۔ اور قیامت تک اسم اللہ ذات کی طرف متوجہ رہیں گے۔ جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے۔ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ قولہ تعالےٰ۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے سب سبحان اللہ پکارتے ہیں وہ غالب اور صاحب حکمت ہے۔

قولہ تعالےٰ۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

marfat.com

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ ہم نے امانت زمین و آسمان اور پہاڑوں کے پیش کی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا۔ اور اس سے عجز ظاہر کیا۔ لیکن انسان نے اسے اٹھالیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا ؎

اسم اللہ بس گرانست بس عظیم ایں حقیقت یافتہ نبوی کریم

اسم اللہ ذات بہت ہی بھاری ہے۔ یہ حقیقت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی ہے۔

خواب و مراقبہ

خواب اور مراقبہ کے حالات ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ لیکن خواب سے مراقبہ زیادہ قوی ہوتا ہے۔ کیونکہ لوگوں کے شور و غوغا سے انسان خواب سے جاگ سکتا ہے۔ لیکن جس پر مراقبہ غالب آئے اور وہ واحدانیت کے مقام مشاہدہ پر پہنچ جائے اور نور ذات میں غرق ہو جائے۔ ایسے مراقبہ والے کا اگر سر بھی بدن سے جدا کر دیا جائے، تو بھی اُسے خبر نہیں ہوتی پس معلوم ہوا کہ مراقبہ منزلہ موت ہے، مراقبہ نور حضور میں غرق کرتا ہے، مراقبہ حضوری سے جواب باصواب ملتا ہے۔ مراقبہ میں راز الٰہی کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ۔ اللہ تعالےٰ ان سے، راضی ہے۔ اور وہ اس پر راضی ہیں۔ نفس مطمئنہ والے راضی خوشی اللہ تعالےٰ کے بندوں کے ساتھ بہشت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مراقبہ محرم اسرار الٰہی ہے۔ جب مراقبہ کے لئے بیداری اور خواب یکسال ہے خواب میں بھی ہشیار رہتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کو دیکھنے سے استغفار کرتا ہے مراقبہ سے محبت و معرفت الٰہی اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوں اور محققوں کے نصیب ہوتی ہے۔ مُردہ دل مردود مراتب مراقبہ سے محروم رہتے ہیں۔ مومنوں کے لئے نبوی حضوری معراج ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ، نماز مومنوں کا معراج ہے۔ کوئی نماز دل کی حضوری غیر منظور نہیں

marfat.com

مراقبہ اور معرفت عارف باللہ کے لئے دو پر اور بازو ہیں۔ کیونکہ ہمیشہ اُسکی نگاہ مولےٰ پر رہتی ہے ؎

عارفاں را نظر باشد برالہ لعنتی بر مالِ دنیا عز و جاہ

عارفوں کی نگاہ ہمیشہ خدا پر ہوتی ہے۔ اور لعنتی لوگ ہمیشہ دنیاوی مال اور عزت و مرتبہ کے خیال میں رہتے ہیں۔

خواب اور مراقبہ چھ طرح کے ہوتے ہیں

بُغض کو خواب اور مراقبہ اسم اللہ کے تصور سے ہوتا ہے، یہ رحمانی ہے بُغض کو تلاوت قرآنی اور اسمائے سُبحانی کے ورد وظائف سے انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے لئے، یہ روحانی ہے۔ بُغض کو خواب اور مراقبہ راگ رنگ شراب نوشی اور بدعت گمراہی سے ہوتا ہے، یہ شیطانی ہے۔ بُغض کو خواب اور مراقبہ حرص حسد غیبت۔ خود پسندی۔ تکبر۔ ریا اور دنیا کے سبب ہوتا ہے، یہ پریشانی ہے بُغض کا خواب اور مراقبہ غُصّہ۔ غلاظت کے سبب ہوتا ہے۔ یہ ہوائے نفسانی ہے۔ بُغض کا خواب اور مراقبہ فتنوں یا جنوں اور موکلوں کا ہوتا ہے یہ حالات معلوم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے: یہ بھی نادانی ہے۔

اصل میں خواب و مراقبہ دو طرح کا ہوتا ہے

بُغض کا مراقبہ خیال کا، یہ مردہ دل۔ سیاہ۔ ناسوتی لوگوں کا ہوتا ہے۔ اس میں حیوانات۔ وحشی۔ پرندے۔ چیونٹیاں۔ سانپ گائے، گدھا اور اونٹ وغیرہ دیکھتا ہے، یہ دنیاوی محبت کے واسطے کیا جاتا ہے۔ اس قسم کا مراقبہ کرنے والا سیاہ دل اور معرفت الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔

دوسرا مراقبہ وصال اور معرفت الٰہی کا۔ یہ وہ لوگ کرتے ہیں جو صاحب ذکر و فکر ہوتے ہیں۔ صاحب تلاوت و ورد و ظائف۔ صاحب صلوٰۃ۔ اور

marfat.com

صاحب ذات و استغراق ہوتے ہیں۔ اس سے فنا فی اللہ بقا باللہ کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

بعض لوگ جو مراقبہ میں ندی کا پانی۔ باغ۔ حور و قصور دیکھتے ہیں یا خواب میں نماز پڑھتے ہیں۔ کعبہ کی زیارت کرتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے حرم کی زیارت کرتے ہیں۔ یہ اہل تقوٰے اور اہل خمت اور علمائے باعمل کا مرتبہ ہے یا خواب اور مراقبہ میں دریا کے پانی میں کھیلتے ہیں۔ اور پھر یہ چھوڑ کر سیر و طیر کرتے ہیں۔ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ذکر و فکر میں مشغول ہوتے ہیں اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہمیشہ حاضر رہتے ہیں۔ اور نور توحید و معرفت کے دریا میں غوطہ لگاتے ہیں۔ یہ مراتب فقیر کامل اور عارف باللہ کے ہوتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ خواب کا مرتبہ تعبیر ہے اور مراقبہ کا مرتبہ روشنضمیر ہے۔ لیکن عارفوں کو نہ مراقبہ کی ضرورت ہے نہ خواب کی۔ کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ سے ایک دم میں ہزارہا الہام ہوتے ہیں۔ اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے پیغام سنتے ہیں۔ اور قرب حضوری کے سبب جواب باصواب پاتے ہیں۔ جن کا باطن صاف ہے ان کو مراقبہ خواب یا استخارہ کی کیا ضرورت ہے۔ وہ نفس امارہ کو مار ڈالنے کے سبب دونو جہان کو دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ عارف باللہ لوگوں کی نگاہ ہمیشہ لا الٰہ الا اللہ پر ہوتی ہے۔ اور انہیں مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ یہ مراتب قرب انہیں اسم اللہ ذات کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔

خواب اور مراقبہ کے پانچ مرتبے اور پانچ مقام ہیں۔ بعض ان پانچوں میں کامل اور عامل ہوتے ہیں۔ بعض تمام مقاموں سے بے خبر اور ناقص ہوتے ہیں۔ صاحب ازل کا مقام رجا امید ہے۔ ایسا آدمی جو کچھ خواب یا مراقبہ میں دیکھتا ہے ذکر روح کی برکت سے روحانیت سے دیکھتا ہے۔ صاحب آبد کا مقام خوف کا ہے۔ ایسا شخص جو کچھ دیکھتا ہے مقام ابد سے ریاضت۔ نوافل نماز سے دیکھتا ہے۔ صاحب دنیا ناسوت۔ جو کچھ دیکھتا ہے دنیا میں شامت نفس سے

marfat.com

دیکھتا ہے یہ لوگ مردے۔ اہل دنیا ہوتے ہیں۔ صاحب عقلی جو کچھ دیکھا ہے قلبی ذکر و فکر کے سبب مقام عقلے سے دیکھتا ہے۔ صاحب معرفت مولیٰ۔ اس کے مراتب سب سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ یہ جو کچھ دیکھتا ہے۔ مقام توحید لامکان اور سراسر ار سبحان۔ معرفتِ قرب۔ حضوری۔ عنایت۔ ہدایت اور معیت سے بہ سبب ذکر سری کے دیکھتا ہے پس عارف باللہ اسے کہتے ہیں۔ جو اپنے طالب پر اسم اللہ ذات کے تصور سے پانچوں مقام ظاہر کرے۔ اور ایک قدم ایک دم میں بلا ریاضت و محنت عطا کرے کامل مرشد اس قسم کا ہونا چاہیئے۔ ورنہ ناقص مرشد سے تو تلقین لینا ہی حرام ہے

دستِ مردے گیر تا مردے شوی جز بمرداں نیست راہ رہبری

تو کسی مرد کا ہاتھ پکڑ تا کہ تو مرد ہو جائے۔ کیونکہ مردوں کے سوا کوئی رہبری نہیں جانتا۔

مردِ مرشد میرساند ہر مقام مرشدِ نامرد طالب زد تمام

جو مرشد مرد ہے وہ ہر ایک مقام پر پہنچا سکتا ہے۔ نامرد مرشد کا طالب بھی خام ہی ہوتا ہے۔

اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے۔ اگر تو نہ آئے۔ تو اللہ تعالےٰ بے نیاز ہے۔

گر بخواہی خوش حیاتی نفس را گردن بزن
یار رضائے دوست بگزیں با ہوائے خویشتن

اگر تو عمدہ اور خوش زندگی چاہتا ہے۔ تو نفس کو قتل کر۔ یا دوست کی رضامندی پسند کر یا اپنی خواہش۔

نفس کی ہزاروں خواہشیں

واضح رہے کہ نفس کے تیس ہزار ساٹھ شر ہیں۔ اور ہر شر میں تیس ہزار ساٹھ خواہشیں ہیں۔ جن کے سبب معرفت الٰہی سے محروم رہتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو اپنے اوپر ناراض کر لیتا ہے۔ اور ہر ایک خواہش میں ستر ہزار مستی اور تکبر ہے۔ اور یہ ہر ایک مستی شراب کی مستی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اگر تمام شیطان اکٹھے کیے جائیں۔ تو بھی نفس کی دیوانگی

marfat.com

کے شاگرد ہیں۔ ہر ایک شیطان کے گرد نفس امارہ ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اگر ایک دن کی ریاضت سے نفس کا ایک سر کٹے تو تیس ہزار ساٹھ دن درکار ہیں۔ تب نفس قتل ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا کرے۔ تو پھر لائق ارشاد ہے۔ ایسا کرنے سے باادب طالب معرفت کے ابتدائی مراتب حاصل کرتا ہے۔ لیکن عارف باللہ مرشد غازی مرد ہے۔ جو اسم اللہ کے تصور سے نفس کے تمام سر یکبارگی جدا کر دیتا ہے۔ اور اس کی لڑائی سے بالکل محفوظ اور بے کھٹکے ہو جاتا ہے ؎

نفس را گردن بزن با تیغ ذات نفس کشتہ باز کے گردد حیات

اسم اللہ ذات کی تلوار سے نفس کی گردن اڑا دی ہوا نفس پھر کیسے زندہ ہو سکتا ہے۔

عالم باعمل۔ فقیر کامل اور عقل مند آدمی وہ ہے۔ جو نفس کے سرکش گھوڑے کو میدان تعلیم میں ہمت کے چوگان سے عین العیان کی باگ سے سدھائے یا یہ کہ نفس کو بچے کی طرح معرفت کے مدرسہ میں ایسی تعلیم دے کہ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ سے واپس نہ آئے۔ تجھے معلوم ہے کہ ہر ایک مصیبت سے سخت، ہر دشمن سے طاقتور جانی اور ایمانی دشمن انسان کے وجود میں نفس ہے۔ چونکہ نفس وجود میں غائب ہے۔ اس لئے غائب کو غیب ہی کی راہ سے دریافت کر سکتے ہیں۔ ظاہری ریاضت سے نفس نہیں مرتا ہاں اس بات کے لئے کوئی عارف باللہ ولی ہونا چاہیئے۔ نفس کا پہچان لینا آسان کام ہے۔ لیکن نفس کو رفیق شفیق بنانا اور اسے توفیق حق کا دلانا بہت مشکل ہے۔ جب نفس کو توفیق حاصل ہو جاتی ہے۔ اور رفیق حق ہو جاتا ہے۔ تو نفس قلب ہو جاتا ہے۔ قلب روح اور روح سر ہو جاتا ہے۔ پس اصل ایک ہے۔

عارف باللہ مرشد طالب کو پہلے دن چار چیزیں عنایت کرتا ہے۔

اوّل قلب کی صفائی ۔ دوسری انتہائی مرتبہ

marfat.com

کی دعوت سے چوتھی مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم :۔ لیکن اِن باتوں پر بھی مغرور نہ ہونا کیونکہ قرب وصال ابھی آگے ہے۔ بعض طالبوں کو حضور خیال خام اور وہم اور خطرات سے ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ مبتدی کو ذکر و فکر سے ہے۔ تجلیات کے مشاہدات اور جمعیت اسم اللہ ذات سے ہے۔

مجھے اُن لوگوں پر تعجب آتا ہے جو ہیں تو مقام زوال میں۔ لیکن خیال کرتے ہیں کہ ہمیں وصال حاصل ہے۔ معرفت ذکر فکر سے نہیں اور حضور میں مذکور نہیں معرفت تو صرف غرق سے ہے۔ اور غرق حضور سے بھی آگے ہے کیونکہ حضور کو جدائی ہو سکتی ہے۔ لیکن غرق فی التوحید کو نور خدا حاصل ہوتا ہے ؎

غرق را داند شناسد اہل غرق ہر کہ ایں جا میرسد از جملہ فرق

غرق کو اہل غرق ہی جانتے پہچانتے ہیں، جو اس مقام غرق پر پہنچتا ہے وہ ماسوی اللہ سے جدا ہوتا ہے۔

رحیم جملہ و از جدائی کے جمال از جمالِ حق بہ بیں زاں غرق حال

تمام مشغول ہونے اور جدائی سے جمال کب ہو سکتا ہے۔ غرق حال ہو کر جمال حق دیکھ۔

جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ وہ شریعت میں محو۔ بدعت اور لہو و لعب سے بیزار ہوتا ہے۔ مرد وہ ہے جو کشتی گیر مردوں سے میدان معرفت میں کشتی لڑے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چار لشکر تھے۔ جس کے پاس یہ چار لشکر نہیں وہ ولائتیں فتح نہیں کر سکتا۔ وہ چار لشکر یہ ہیں دو ظاہری ایک بہادر آدمیوں کا۔ دوسرا خلق محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دو باطنی لشکر ہیں۔ ایک انبیاؑ اور شہداؑ کی روحوں کا۔ دوسرے اللہ تعالیٰ فرشتوں اور باطن صفا فقرا کا۔ یہ چاروں ظاہری باطنی لشکر ظل اللہ اہل اللہ کی امداد کے لئے خدا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے تیار ہیں۔ تمام زمین درویشوں کے قدم کی برکت سے آباد ہے۔ جو درویشوں کا منکر ہے وہ دونو جہان میں پریشان ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ درویش صحیح معنوں میں درویش ہو۔

marfat.com

یہ کتاب اسم اللہ اور وحدانیت اللہ کے معمہ کا حل ہے۔ یہ کتاب عکس معکوس ہے یہ کتاب اسم اللہ ذات کی طلسم کتاب ہے۔ معمہ کو صاحب میمہ ہی، حل کر سکتا ہے۔ عامل کے سوا پارہ کشتہ نہیں ہوتا۔ اور کامل کے سوا دعوت رواں ہاتھ نہیں آتی۔ بیدار مغز معرفت و دیدار الٰہی کے لائق ہے ؎

نہ ہر سر بود لائق بادشاہی نہ ہر دل تواں گفت گنج الٰہی

نہ ہر ایک سر بادشاہی کے لائق ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک دل کو الٰہی خزانہ کہہ سکتے ہیں۔ ؎

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

باطنی علم مکھن ہے اور ظاہری علم دودھ بغیر دودھ کے مکھن اور بغیر پیر کے پیر کیسے ہو سکتا ہے۔

ہمیشہ حق تعالےٰ کی یاد میں ہو۔ اور اس سے خوش رہو ؎

مرا از پیر طریقت نصیحتے یاد است کہ غیر یادِ خدا ہر چہ ہست برباد است

مجھے پیر طریقت کی ایک نصیحت یاد ہے۔ کہ یادِ خدا کے بغیر جو کچھ ہے برباد ہے۔

اے طالب توراستی اختیار کر!

اے طالب! تو راستی اختیار کر اور غلط خلیظ کو چھوڑ دے۔ یعنی، شخصوں کا باطن غلطی پر ہوتا ہے۔ اور ظاہر صحیح۔ ظاہر میں وہ تلاوت قرآنی وردو وظائف اور تسبیح میں خود پسندی اور ریا سے مشغول ہوتے ہیں۔ یا در کھو ریا کفر سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ بعض کا ظاہر غلط ہے۔ اور باطن صحیح۔ ایسے آدمی معرفت الٰہی میں غرق اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے ہیں۔ بعض کے ظاہر اور باطن دونو صحیح۔ اور بعض کے ظاہر اور باطن دونو غلط اور خراب ہوتے ہیں۔ جن کا ظاہر و باطن صحیح ہے۔ وہ اہل مراقبہ اور صاحب استغراق ہیں۔ بغیر غرق کے حسب ذیل بارہ عین دور نہیں ہوتے۔

(۱) غلط (۲) خل (۳) غش (۴) خلیظ (۵) غیبت (۶) غیرت (۷) غضب (۸) غصہ

marfat.com

(۹) غیر (۱۰) غلاظت (۱۱) غفلت (۱۲) غلبہ نفس امارہ۔

جب صاحب غرق کے وجود سے مذکورہ بالا بارہ غین دُور ہو جاتے ہیں تو غین کا تفصہ دُور ہو کر باقی عین رہ جاتا ہے۔ پھر عین سے واصل ہو جاتا ہے ایسے لوگوں پر اللہ تعالےٰ راضی ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ پر راضی ہوتے ہیں۔ بعد ازاں صاحب غرق دریائے وحدت میں ایسا غوطہ لگاتا ہے کہ ایک دم میں اور ایک قدم پر حضرت اسرافیل علیہ السّلام کی کرنا کی آواز سُنتا ہے اور قیامت قائم ہوتی ہے۔ ایسی قوت والا صاحب غرق ازل ابد کے تمام مقامات طے کر لیتا ہے۔ لیکن بندگی کے لئے فرض۔ واجب۔ سنت اور مستحب میں غرق رہتا ہے۔ مراقبہ میں ایک لحظہ کے اندر آمد و برد ہو جاتی ہے۔ صاحب مراقبہ کو ظاہر و باطن میں توفیق حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ اسے حق تعالےٰ کی یگانگت نصیب ہوتی ہے۔ وہ "وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ" جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اسکے مصداق ہوتے ہیں۔

جب اُن مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ تو نفس مطمئنہ قلب کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اور قلب روح کا نور حاصل کرتا ہے۔ رُوح امر ربی ہے۔ روح سر سے مل جاتا ہے۔ اس کے مغز، پوست، جان اور ہر رگ و ریشے میں ذکر اثر کر جاتا ہے۔ اُس وقت بندے اور خدا میں فرق نہیں رہتا۔ گو خدا تو نہیں ہو جاتا۔ لیکن اُس سے جدا بھی نہیں ہوتا۔

چار شخص چار شخصوں کے لئے حجت ہیں۔ درویشوں کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام۔ اہل دنیا کے لئے بہتر سلیمان علیہ السلام بیماروں کے لئے حضرت ایوب علیہ السّلام۔ غلاموں کے لئے حضرت یوسف علیہ السّلام۔

marfat.com

چہل حدیث صحیحہ

مرتبہ شیخ ابو سعید احمد بن حسین طوسی رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرماتے ہیں کہ مَیں نے جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چالیس حدیثیں اسنادِ صحیح سے فقراء صوفیہ کی فضیلت کے متعلق جمع کی ہیں۔ تاکہ یاد کرنے والوں کو سہولت اور آسانی ہو جائے۔

پہلی حدیث کے راوی ابو سعید عبداللہ بن محمد بن احمد فقری ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث شیخ ابوبکر احمد بن عبداللہ نصیری نے ابو سلم بن علی الرّازی سے۔ انہوں نے ابنِ نصر محمد بن یوسف بن یعقوب الثقفی سے انہوں نے عبدالمومن خلف ابن سعید سے۔ انہوں نے محی الدین المتفادسے۔ انہوں نے وہب بن جعفر بن عمر سے۔ انہوں نے جبان بن مروان الجمی سے انہوں نے حارث بن نعمان سے۔ اُنہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے انس بن مالک سے رضی اللہُ تعالیٰ عنہم۔

حدیث نمبر ۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُوْسٰی بْنِ عِمْرَانَ یٰمُوْسٰی اِنَّ عِبَادِیْ لَوْ سَاَلُوْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ یَخْلُدُوْا فِیْھَا لَاَعْطَیْتُھُمْ وَ لَوْ سَاَلُوْنِیْ عَلَاقَۃَ سَوْطٍ مِّنَ الدُّنْیَا فَذَالِکَ ھَیِّنٌ عَلَیَّ وَلٰکِنْ اُرِیْدُ اَنَّ الْاٰخِرَۃَ لَھُمْ خَیْرٌ وَّ الْاٰخِرَۃُ مِنْ کَرَامَتِیْ وَرَحْمَتِیْ مِنَ الدُّنْیَا کَمَا یَرْحَمُ الرَّاعِیْ غَنَمَہٗ مِنْ مَّرَاعِی السَّوْءِ وَالْفُقَرَاءُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ وَاِنَّ مَا یَکُنِّیْ ضَاعَتْ عَلَیْھِمْ وَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَتُدْرِکُھُمْ وَلٰکِنْ اَفْرَضْتُ لِلْفُقَرَاءِ فِیْ مَالِ الْاَغْنِیَاءِ مَا یَسَعُھُمْ اِنِّیْ لَا اَنْظُرُ اِلَی الْاَغْنِیَاءِ کَیْفَ مَسَاعَتُھُمْ فِیْ مَا فَرَضْتُ عَلَیْھِمْ فِیْ نَفَقَۃِ الْفُقَرَاءِ فِیْ اَمْوَالِھِمْ یَا مُوْسٰی اِنْ تَعْلَمَ ذٰلِکَ اَتْمَمْتُ عَلَیْھِمْ نِعْمَتِیْ وَضَاعَفْتُ لَھُمُ الْحَسَنَۃَ

marfat.com

فِی الدُّنْیَا لِلْوَاحِدَۃِ مِنْ عَشْرِ اَمْثَالِھَا یَامُوْسٰی اِنْ ذَکَرَ اَھْلَ الْغِنٰی اَھْلَ الْفَقْرِ وَاَھْلَ الْغَبْطَۃِ اَھْلَ الضَّعْفِ وَاَھْلَ الْعَافِیَۃِ اَھْلَ الْبَلَاءِ اَتْمَمْتُ عَلَیْھِمْ نِعْمَتِیْ وَمَا عَفَفْتُ لَھُمُ الْحَسَنَاتِ لِلْوَاحِدَۃِ عَشْرُ اَمْثَالِھَا یَامُوْسٰی کُنْ فِی الشِّدَّۃِ صَاحِبًا وَفِی الْوَحْدَۃِ مُؤْنِسًا وَ اَطْعِمْ فِیْ لَیْلِکَ وَنَھَارِکَ۔

ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السّلام کی طرف وحی کی۔ کہ اے موسیٰ اگر میرے بندے مجھ سے بہشت کا سوال کریں گے۔ تاکہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں سہیں۔ تو بیشک میں اُن کو بہشت ہی ادا کر دونگا۔ اگر دنیا کی درخواست کرینگے۔ تو گو دُنیا کا عطا کرنا میرے لئے بہشت کے عطا کرنے سے زیادہ آسان کام ہے۔ لیکن میری مرضی یہ ہے کہ وہ آخرت کے طلبگار رہیں کیونکہ آخرت اُن کے لئے بہترین چیز ہے۔ نیز آخرت میرے خاص عطیات میں سے ہے۔ میں لوگوں پر رحم کر کے اُن کو دُنیا سے اس طرح بچاتا ہوں جیسے گڈریا اپنے ریوڑ پر رحم کرتا ہُوا اُس کو ہر بُری اور موذی چیز سے بچاتا ہے۔

اور غریب لوگ مجھے امیروں سے زیادہ پسند ہیں۔ امیروں نے میرا رحمانی دسترخوان ضائع کر دیا ہے۔ اور میری خاص رحمت سے یہ لوگ محروم ہیں۔ لیکن میں نے امیروں اور دولتمندوں کے مال میں غریبوں کے حصّے بھی مقرر کر رکھے ہیں تاکہ میں دیکھوں کہ غربا کے جو حصّے امرا کے مال میں مقرر ہیں۔ وہ حصّے اُن بیچاروں کو بھی دیتے ہیں یا خود ہی سارا مال چٹ کر جاتے ہیں۔

اے موسیٰ! اگر دولتمند لوگ غریبوں اور محتاجوں کے حصّے ادا کر دیا کرینگے تو میں اُن پر پورے طور پر انعام دا کرونگا۔ (دولت و عزت اور بڑھا دونگا) اور دنیا میں ہی اُن کو ایک کے عوض دس عطا کرونگا۔

marfat.com

اے موسیٰ! اگر امیر لوگ غریبوں کو اور خوش حال لوگ خستہ حالوں کو اور تندرست لوگ بیماروں اور مصیبت زدوں کو بھولینگے نہیں۔ تو میں اُن کو ایک کے بدلے دس گنا عطا کرونگا۔ اور اُن پر مکمل طور پر اپنا فضل و کرم کروں گا۔

اے موسیٰ! مصیبت میں لوگوں کا ساتھی اور تنہائی میں لوگوں کا غم خوار بن اور شب و روز بھوکوں کو کھانا کھلایا کر۔

حدیث ۲۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ مِفْتَاحٌ وَّ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ حُبُّ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ وَاذْنُوْ مِنْھُمْ لِاَنَّھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے۔ اور بہشت کی کنجی فقراء اور مساکین کی محبت ہے۔ ان لوگوں کے پاس بیٹھا کرو۔ کیونکہ قیامت کے روز یہ لوگ خدا تعالےٰ کے ہم نشین ہونگے۔

حدیث ۳۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اَلْفُقَرَآءُ صِحَّکُھُمْ عِبَادَۃٌ وَمِزَحُھُمْ تَسْبِیْحٌ وَّنَوْمُھُمْ صَدَقَۃٌ یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْھِمْ کُلَّ یَوْمٍ ثَلٰثَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ وَمَنْ یَّمْشِیْ اِلٰی فَقِیْرٍ سَبْعِیْنَ خُطْوَۃً کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ سَبْعِیْنَ حَجَّۃً مَّقْبُوْلَۃً وَّمَنْ یُّطْعِمُھُمْ عِنْدَ کَثْرَۃِ الْعَجْزِ کَانَ فِیْ دَوْلَتِہٖ وَّیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

ترجمہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے ارشاد فرمایا۔ کہ اے ابوذر! درویشوں کا ہنسنا بمنزلہ عبادت اُن کا مذاق بمنزلہ تسبیح اور اُن کا سونا بمنزلہ خیرات ہے۔ خدا تعالےٰ ہر روز درویشوں کی طرف تین سو مرتبہ نظر رحمت فرماتا ہے۔ جو شخص کسی درویش کے پاس ستر قدم چل کر جائے۔ خدا تعالےٰ ہر قدم کے بدلے اُس کے لئے ستر مقبول حج اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے۔ اور جو شخص درویشوں کو گھبراہٹ اور مصیبت کے وقت کھانا کھلادے۔ اُس کی

marfat.com

دولت میں قیامت کے دن ایک نور چمکے گا۔

حدیث ۴۔ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَجْمَعُ اللّٰہُ الْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاکِیْنَ فَیَقُوْلُ لَھُمْ تَصَفَّحُوْا الرُّجُوْہَ فَکُلُّ مَنْ اَطْعَمَکُمْ لُقْمَۃً اَوْ مَسَّاکُمْ شَرْبَۃً اَوْ کَسَاکُمْ خِرْقَۃً اَوْ رَدَّ عَنْکُمْ غَمَّۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَخُذُوْہُ بِیَدِہٖ وَادْخِلُوْہُ الْجَنَّۃَ۔

ترجمہ۔ جب قیامت برپا ہوگی۔ تو خدائے ذوالجلال درویشوں اور مسکینوں کو اکٹھا کر کے اُن سے ارشاد فرمائے گا کہ سنجیوں کو تلاش کر لو۔ جنہوں نے تم کو دنیا میں کھانا کھلایا۔ یا پانی پلایا۔ یا کپڑا پہنایا۔ یا تمہاری اُنہوں نے کوئی اور تکلیف دُور کی۔ اُن کو تم ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں لے جاؤ۔

حدیث ۵۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِتَّخِذُوْا اَیَادِیَ الْفُقَرَاءِ قَبْلَ اَنْ تَفْنِیَ دُوْلَتُکُمْ۔

ترجمہ۔ جناب سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی دولت فنا ہو جانے سے پیشتر درویشوں کی دستگیری اور مدد کرو۔

حدیث ۶۔ حُبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ مُجَالَسَتُھُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُتَّقِیْنَ وَاَذَاھُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِیْنَ۔

ترجمہ۔ غریبوں اور مسکینوں سے محبت کرنا پیغمبروں کی عادت ہے۔ اور اُن کی ہم نشینی پرہیزگاروں کی خصلت ہے اور اُن کو ایذا پہنچانا منافقوں کی عادت ہے۔

حدیث ۷۔ یَا بِلَالُ عِشْ فَقِیْرًا وَّمُتْ فَقِیْرًا وَّلَا تَعِشْ غَنِیًّا قَالَ بِلَالٌ مَنْ لِّیْ بِذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھُوَ ذٰلِکَ وَاِلَّا فِی النَّارِ۔

ترجمہ۔ اے بلال غریبانہ زندگی بسر کرنا۔ امیرانہ (متکبرانہ) زندگی بسر نہ کرنا۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ایسا شخص میرا ہم مذہب ہے؟

marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ایسا شخص تیرا ہم مذہب ہے ورنہ وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

حدیث ۸۔ اِنَّہٗ قَالَ فِی تَفْسِیْرِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اَیْ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِحُبِّ الْفُقَرَآءِ۔

ترجمہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الخ یعنی مسلمانو تم اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو۔ اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ تلاش کرلو کی تفسیر میں ارشاد فرمایا۔ کہ بارگاہ خداوندی میں فقرا کی محبت کا وسیلہ تلاش کرو۔

حدیث ۹۔ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْفُقَرَآءُ مِنْ اُمَّتِیْ قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَھُوَ خَمْسُ مِائَۃِ عَامٍ۔

ترجمہ۔ میری امت کے غریب لوگ امیروں سے آدھا دن پہلے بہشت میں داخل ہونگے۔ وہ آدھا دن پانسو سال کے برابر ہوگا۔

حدیث ۱۰۔ مَرَّ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فِیْ بَعْضِ الْفَیَافِیْ فَرَاٰی رَجُلًا جَلَسَ لِعِبَادَۃِ الصَّنَمِ فَکَسَرَہٗ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قُمْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ وَاعْبُدِ اللّٰہَ الَّذِیْ ھُوَ اَفْضَلُ مَا تَعْبُدُہٗ قَالَ فَمَا صِفَتُہٗ قَالَ ھُوَ رَبُّ الدُّنْیَا وَاَھْلِھَا قَالَ عِیْسٰی فَفَھِمَ۔

ترجمہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک جنگل سے گزرے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص بت پرستی کر رہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس بت کو توڑ ڈالا اور بت پرست سے فرمایا۔ کہ اللہ کے بندے اٹھ اور اس خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کیا کر جو تیرے (سابقہ) معبود سے بدرجہا بڑھ کر ہے۔ بت پرست بولا۔ اللہ میں کیا خصوصیت ہے۔ جو اس بت میں نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تمام دنیا کا مالک اور پروردگار ہے۔ (اور یہ بت مملوک ہے مملوک بھی ایسا کہ انسان بھی اس کو توڑ پھوڑ سکتا ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ یہ زبردست دلیل سن کر بت پرست کو سمجھ آگئی۔ یعنی وہ بت پرستی سے تائب ہو

marfat.com

کر مواحد بن گیا۔

حدیث ۱۱۔ اِتَّخِذُوْا یَادِی الْفُقَرَآءِ فَاِنَّ لَھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ دَوْلَۃً۔

ترجمہ لوگو! فقراء کی خدمت کیا کرو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے ہاں دراصل وہی لوگ دولت مند ہیں۔

حدیث ۱۲۔ یَا طَالِبَ الدُّنْیَا اَنْتَ فَتُوْکَ اَنْتَ اِثْمٌ۔

ترجمہ۔ اے دنیا دار! نیکی کیا کر۔ کیونکہ نیکی نہ کرنا بڑا بھاری جرم ہے۔

حدیث ۱۳۔ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسْ مَعَ اَھْلِ التَّصَوُّفِ

ترجمہ۔ جو شخص خدا تعالےٰ کا ہم نشین بننا چاہے۔ اُسے چاہیے کہ وہ اللہ رسول اور اہل اللہ کی خدمت بابرکت میں بیٹھا کرے۔

حدیث ۱۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِعَائِشَۃَ رض یَا عَائِشَۃُ جَالِسِ الْفُقَرَآءَ وَالْمَسَاکِیْنَ تُجَالِسُھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَتَلْقٰی مَعَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

ترجمہ۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا۔ کہ اے عائشہ! فقراء اور مسکینوں کی خدمت میں بیٹھا کر تاکہ قیامت میں بھی تو اُن کی ہمنشین ہے۔ کیونکہ قیامت میں اُن کی ہر ایک دعا قبول ہوگی۔ اور یہ لوگ (فقراء) بحساب بہشت میں داخل ہونگے اور تمہاری بھی قیامت میں اُن سے ملاقات ہوگی۔

حدیث ۱۵۔ اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ بِخَمْسَۃِ نَفَرٍ اَلْمَلٰئِکَۃِ وَالْمُجَاھِدِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَرَجُلٍ یَبْکِیْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَحْدَہٗ۔

ترجمہ خدا تعالےٰ کی نظر رحمت پانچ قسم کے لوگوں پر ہے (۱) فرشتوں پر (۲) خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں پر (۳) شہیدوں پر (۴) فقراء اور درویشوں پر (۵) اُن لوگوں پر جو تنہائی میں خدا تعالےٰ کے خوف سے روتے ہیں۔

حدیث ۱۶۔ عَلَیْکُمْ بِالتَّصَوُّفِ وَالْخِرَقِ فَاِنَّ اَخْلَاقَھُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَآءِ وَلِبَاسُھُمْ لِبَاسُ الْاَتْقِیَآءِ ترجمہ تمہیں چاہیئے کہ اہل اللہ کی خدمت

marfat.com

میں سرکشی اور غرور نہ کیا کرو کیونکہ درویشوں کے اخلاق پیغمبروں کے سے اخلاق ہوتے ہیں۔ اور ان کا لباس تقویٰ اور پرہیزگاری ہوتا ہے۔ پس وہ با اخلاق ہونے کے باعث تمہیں کچھ کہنے کے نہیں۔ لیکن تم اُن کی گستاخی سے خدا تعالےٰ کے غضب کا نشانہ بن جاؤ گے)۔

حدیث ۱۷۔ اِرْغَبُوْنِیْ دُعَاءِ اَھْلِ التَّصَوُّفِ فَاِنَّھُمْ اَصْحَابُ الْجُوْعِ وَالْعَطْشِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ فَیُسْرِعُ اِجَابَتَھُمْ۔

ترجمہ۔ اللہ والوں کی دعا کے مشتاق رہو۔ کیونکہ یہ لوگ بھوک اور پیاس پر صابر ہوتے ہیں۔ اس لیے خدا تعالےٰ کی اُن کی طرف خاص نظر ہوتی ہے اور اُن کی دُعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

حدیث ۱۸۔ قَالَ اَسْھَلُ ابْنُ سَعِیْدٍ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ عِلْمًا اِذَا اَنَا عَمِلْتُ بِہٖ اَفْلَحْتُ۔ قَالَ اِتَّقِ اللّٰہَ وَاَحِبَّ النَّاسَ کَنَفْسِکَ وَازْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَازْھَدْ فِی النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ۔

ترجمہ۔ حضرت اسہل بن سعیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے ایسا علم تعلیم کیجیے جس پر عمل کرنے سے میں نجات پا جاؤں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ عزّوجل کا خوف اپنے دل میں پیدا کر اور لوگوں سے محبت کے ساتھ پیش آیا کر۔ اور دُنیا سے بیزار ہو کر خدا کی رسی یعنی اسلام کو مضبوط پکڑے رہ دنیا داروں سے متنفر رہ اور اللہ والوں سے محبت رکھ۔

حدیث ۱۹۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ شَیْنٌ عِنْدَ النَّاسِ وَزَیْنٌ عِنْدَ اللّٰہِ فِی الْقِیٰمَۃِ۔ ترجمہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فقر لوگوں کی نظروں میں تو ایک معیوب اور بُری چیز ہے۔ لیکن خدا کی بارگاہ میں قیامت کے دن اس کی بہت قدر ہو گی۔

marfat.com

حدیث ۲۰۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ مِنْ فَقِیْرٍ فِیْ فَقْرِہٖ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃً غَنِیٍّ فِیْ غِنَاءِہٖ وَ رَکْعَتَانِ مِنَ الْغَنِیِّ الشَّاکِرِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا۔

ترجمہ۔ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ فقیر کی دو رکعتیں فقر کی حالت میں غنی کی ستر رکعتوں سے خدا تعالےٰ کے ہاں زیادہ پسند ہیں اور شکر گذار غنی (دولتمند) کی دو رکعتیں دنیا اور اس کی تمام اشیاء سے خدا کو زیادہ محبوب ہیں۔

حدیث ۲۱۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ وَمَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَھُوَ مَعَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

ترجمہ۔ جو شخص کسی قوم سے مشابہت رکھے گا۔ وہ اُسی قوم میں شمار ہوگا۔ اور جو شخص (دنیا میں) جس چیز سے محبت رکھے گا۔ قیامت میں اُسی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔

حدیث ۲۲۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِلْخَادِمِ فِیْ خِدْمَۃِ الْمُؤْمِنِ مِثْلُ اَجْرِ الصَّائِمِ بِالنَّھَارِ وَالْقَائِمِ بِاللَّیْلِ وَ مِثْلُ اَجْرِ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمْ بِمِثْلِ اَجْرِ الْحَاجِّ وَمِثْلُ اَجْرِ الْمُبْتَدِلِ نُطُوْبٰی لِلْخَادِمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ لِلْخَادِمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَفَاعَتُہٗ فِی النَّاسِ مِثْلُ غَنَمِ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنْ کَانَ الْخَادِمُ فَاجِرًا قَالَ یَا اَنَسُ الْخَادِمُ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ مُجْتَھِدٍ وَ لِلْخَادِمِ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ یَتَخَیَّرُ مِنْہُ مِنْ عَیْنَیْہِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِھِمْ شَیْءٌ۔

ترجمہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ مومن کامل یعنی ولی اللہ سے خادم (صائم الدھر (ہمیشہ روزہ دار) اور قائم اللیل (شب بیدار) کے برابر اجر ملتا ہے۔ نیز خادم اولیا کو مجاہدین فی سبیل اللہ کے

marfat.com

ملتا ہے۔ جن کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ نیز خادم ولی اللہ کو حاجیوں اور زاہدوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔ لہذا خادم اولیاء کو قیامت کے دن، خوشخبری حاصل ہوگی۔ نیز اُس کی شفاعت گناہگاروں کے متعلق اتنی قبول ہوگی جتنی قبیلہ ربیع اور مُضر کی بکریوں کی تعداد ہے۔ (حضرت انسؓ فرماتے ہیں) مَیں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر خادم اولیا گنہگار اور بدکار ہو تو بھی اس کو یہی اجر ملیں گے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اے انسؓ خادم اولیاء خدا تعالیٰ کے ہاں ہزار ریاضت کش دعابدوں سے بھی زیادہ افضل ہے۔ نیز خادم اولیاء کو مخدوم کا اجر ملیگا۔ اور جن لوگوں کے برابر خادم اولیا کو ثواب اور اجر ملے گا۔ اُن کے اجروں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

حدیث ۲۳۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَفْضَلُ الْاَشْیَآءِ ثَلٰثَۃٌ اَلْعِلْمُ وَالْفَقْرُ وَالزُّھْدُ۔

ترجمہ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین چیزیں تمام اشیاء سے بہتر ہیں (۱) علم (۲) فقر (۳) زہد و تقوٰے۔

حدیث ۲۴۔ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْفَقْرُ قَالَ خَزَانَۃٌ مِّنْ خَزَائِنِ اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ قَالَ مَا الْفَقْرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کَرَامَۃٌ مِنْ کَرَامَاتِ اللّٰہِ لَا یُعْطِیْہِ اللّٰہُ اِلَّا نَبِیًّا مُرْسَلًا اَوْ وَلِیًّا مُخْلَصًا وَاَجْرُ الْعَبْدِ الْکَرِیْمِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔

ترجمہ۔ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! فقر کیا چیز ہے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ فقر ایک خزانہ الٰہی ہے۔ پھر اُس شخص نے عرض کیا۔ کہ حضور فقر کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ کہ فقر کرامت الٰہی ہے جسے خدائے تعالےٰ سوائے اولوالعزم پیغمبر اور مخلص ولی کے اور کسی کو عطا نہیں فرماتا۔ اور ایسے باکرامت بندوں کا اجر خدا تعالےٰ ہی کے ذمے ہے۔

marfat.com

حدیث ۲۵۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَامُ الْفُقَرَآءِ کَلَامُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمَنْ یَتَھَاوَنُ بِکَلَامِھِمْ فَقَدْ تَھَاوَنَ بِکَلَامِھِمْ فَقَدْ تَھَاوَنَ بِکَلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعَادَی الْفُقَرَاءَ کَفَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِیَّاھُمْ

ترجمہ۔ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اولیا کا کلام گویا خدا کا کلام ہوتا ہے۔ جو شخص اُن کے کلام کی عزت نہ کرے اُس نے گویا خدا کے کلام کی بے عزتی کی۔ اور جو شخص فقرا سے عداوت رکھے گا۔ خدا تعالےٰ اُن کو اس کی شرارت اور عداوت سے بچالے گا۔

حدیث ۲۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْفُقَرَاءِ عَلَی الْاَغْنِیَاءِ کَفَضْلِیْ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْفَقِیْرُ ھُوَ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُ مَکَانَہٗ بِمَوْتِہٖ وَمَرَضِہٖ۔ ترجمہ فقرا کی فضیلت دولتمندوں پر ایسی ہے۔ جیسے میری فضیلت تمام مخلوقات پر اور فقیر دراصل وہ ہے۔ جو بیماری اور موت کے وقت بھی لوگوں کا واقف نہ بنے، بلکہ اس وقت بھی کسی دوا اور ظاہری اسباب کی طرف متوجہ نہ ہو)

حدیث ۲۷۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ کُلَّ خَلْقٍ مِنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَخَلَقَ الْاَنْبِیَاءَ مِنْ طِیْنِ الْجَنَّۃِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی فَلْیُکْرِمِ الْفُقَرَاءَ۔ ترجمہ۔ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند کریم نے تمام مخلوقات زمین کی مٹی سے پیدا کی۔ اور پیغمبروں کو بہشت کی مٹی سے پیدا کیا۔ جو شخص خدا تعالےٰ کا حقیقی بندہ بننا چاہے اُسے چاہیئے کہ فقرا اور درویشوں کی تعظیم و تکریم کیا کرے۔

حدیث ۲۸۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَغْنِیَاءُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ھُمُ الْفُقَرَاءُ وَلَوْلَا الْفُقَرَاءُ ھَلَکَ الْاَغْنِیَاءُ۔ ترجمہ۔ فرمایا دولتمند لوگ دونوں جہان میں محتاج ہیں۔ اگر فقرا نہ ہوتے تو مال دار تباہ اور برباد ہو جاتے۔

حدیث ۲۹۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْفُقَرَاءِ

marfat.com

مَعَ اَنَّ غَنِیَّہٗ کَمَثَلِ الْعَصَا بِیَدِ الْاَعْمٰی۔

ترجمہ۔ فرمایا دولتمند لوگ درویشوں کے اس طرح محتاج ہیں۔ جیسے اندھا لکڑی کا محتاج ہوتا ہے۔

حدیث ۳۰۔ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَکْرَمَ غَنِیًّا، لِغِنَائِہٖ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَھَانَ فَقِیْرًا لِفَقْرِہٖ وَسُمِّیَ فِی السَّمٰوٰتِ عَدُوَّ اللّٰہِ، وَعَدُوَّ الْاَنْبِیَآءِ وَلَا یُسْتَجَابُ دَعْوَتُہٗ وَلَا یُقْضٰی لَہٗ حَاجَتُہٗ۔

ترجمہ۔ فرمایا جو شخص کسی مال دار کی اُس کے مال کی وجہ سے تعظیم و تکریم کرے اُس پر خدا کی لعنت برستی ہے۔ اور جو شخص کسی فقیر کو اُس کے فقر کے باعث حقیر سمجھے اس پر خدا تعالےٰ کی لعنت بھی ہوتی ہے۔ نیز آسمانوں میں اس کو خدا و رسولؐ کے دشمن کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور اُس کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔ اور اُس کی مرادیں بھی پوری نہیں ہوتیں۔

حدیث ۳۱۔ قَالَ الرَّسُوْلُ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلْفُقَرَآءِ وَیَشْفَعُوْنَ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ شَفَعَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَا اَحْسَنَ حَالَہٗ۔ ترجمہ۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ کہ فرشتے فقرا کیلئے بخشش مانگتے ہیں اور قیامت کے دن اُن کی شفاعت کرینگے جس شخص کے فرشتے شفیع بنیں بھلا وہ کیسا خوش حال شخص ہے۔

حدیث ۳۲۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلَی الْفُقَرَآءِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ فَیَغْفِرُ لَھُمْ بِکُلِّ نَظْرَۃٍ سَبْعَ خَطِیْئَاتٍ۔

ترجمہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ درویشوں کی طرف ہر روز پانسو دفعہ نظر رحمت فرماتا ہے۔ ہر نظر میں سات سات گناہ معاف فرماتا ہے۔

حدیث ۳۳۔ اَلْفَقْرُ ذِلَّۃٌ فِی الدُّنْیَا وَعِزَّۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ۔

ترجمہ۔ گو دنیا میں درویشی ایک حقیر چیز معلوم ہوتی ہے۔ لیکن قیامت میں

marfat.com

اِس کی بے شمار قدر و منزلت ہو گی۔

حدیث ۳۴۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذٰی مُؤْمِنًا فَقِیْرًا بِغَیْرِ حَقٍّ فَکَاَنَّمَا هَدَمَ الْکَعْبَةَ وَقَتَلَ اَلْفَ مَلَکٍ مِنَ الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

ترجمہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص کسی غریب مسلمان کو ناحق ستائے گا وہ ایسا گنہگار ہو جائے گا کہ گویا اُس نے خانہ کعبہ کو گرایا اور ہزار مقرب فرشتوں کو قتل کیا۔

حدیث ۳۵۔ قَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ الْفَقِیْرِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْظَمُ مِنْ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ اَرْضِیْنَ وَالْجِبَالِ وَمَا فِیْهِمَا وَالْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

ترجمہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غریب مومن کی عزت خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں سات آسمانوں۔ سات زمینوں۔ پہاڑوں اور پہاڑوں کی چیزوں اور مقرب فرشتوں سے بھی زیادہ ہے۔

حدیث ۳۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ سَبْعَةٌ مِنْهَا لِلْفُقَرَاءِ وَوَاحِدٌ لِلْاَغْنِیَاءِ۔

ترجمہ۔ ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے سات دروازے غریبوں کے لئے اور ایک امیروں کیلئے ہے۔

حدیث ۳۷۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ اِلٰی هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالْعُلَمَاءِ وَالْفُقَرَاءِ فَالْعُلَمَاءُ وَرَثَتِیْ وَالْفُقَرَاءُ اَحِبَّائِیْ۔

ترجمہ۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ علماء ربانی اور فقرا کی بدولت اللہ تعالےٰ کی اس امت محمدیہ کی طرف خاص نظر عنایت ہے کیونکہ علماء ربانی میرے وارث ہیں۔ اور فقرا میرے دوست۔

حدیث ۳۸۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِرَاجُ الْاَنْبِیَاءِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ حُبُّ الْفُقَرَاءِ۔

marfat.com

ترجمہ۔ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ فقرا کی محبت دنیا اور آخرت میں مالداروں کے لئے بمنزلہ چراغ ہے۔

حدیث ۳۱۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔

ترجمہ۔ فقر میرا فخر ہے۔ اور فقر میرا طریقہ ہے۔

حدیث ۳۲۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ بِہٖ اَفْتَخِرُ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ۔

ترجمہ۔ فرمایا فقر میرا فخر ہے۔ فقر کے ذریعے ہی میں تمام پیغمبروں پر میں فخر و ناز کرونگا۔

فقر و فخری آں فقر حق فیض بر طالباں را بر دہا حق یک نظر

فقر میرا فخر ہے۔ اور فقر سے مراد وہ فقر ہے۔ جس کی بدولت فیض الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اور جس کی ایک نظر کیمیا اثر سے انسان وصال الٰہی کی دولت سے سرفراز ہو جاتا ہے۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ مَا غِنَایَ وَفِکْرِیْ قَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنْ غِنَاکَ وَفِکْرِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَہٖ اَہٖ مَا شَوْقًا اِلٰی لِقَآءِ اِخْوَانِیَ الَّذِیْنَ سَیَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ شَانُہُمْ کَشَانِ الْاَنْبِیَآءِ وَہُمْ عِنْدَ اللّٰہِ بِمَنْزِلَۃِ الشُّہَدَآءِ یَفْرَنُوْنَ مِنَ الْاَبْوَابِ کَالْحَمَامَاتِ فَالْاِخْوَانِ وَالْاَخَوَاتِ وَالْاَبْوَابِ اِسْتِغْفَارٌ لِمَرْضَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَہُمْ یَتْرُکُوْنَ الْمَالَ وَیَبْذِلُوْنَ اَنْفُسَہُمْ بِالسَّوَاءِ ثُمَّ یَرْکَنُوْنَ اِلَی الشَّہَوَاتِ وَفُضُوْلِ الدُّنْیَا وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَغْمُوْمِیْنَ مَحْزُوْمِیْنَ مِنْ حُبِّ اللّٰہِ جَنْشَاخَۃً وَقُلُوْبُہُمْ اِلَی اللّٰہِ وَرُوْحُہُمْ مِنَ اللّٰہِ وَعِلْمُہُمْ لِلّٰہِ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْہُمْ فَقَدْ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ عِبَادَۃِ اَلْفِ سَنَۃٍ بَلْ اَزْیَدَ مِنْہَا۔ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدٌ مِنْہُمْ فَہُوَ لِمَنْ مَاتَ فِی السَّمٰوٰتِ کُلِّہَا مَیِّتٌ عَلَی اللّٰہِ۔ ثُمَّ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَا اَبَا ذَرٍّ کُلَّمَا یُؤْذِیْ اَحَدٌ

marfat.com

مِنْهُمْ تُحْفَةٌ فِي ثِيَابِهِ فَلَهُ عِنْدَ اللّٰهِ اَجْرُ سَبْعِيْنَ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَاَجْرُ
اِعْتَاقِ اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ بِاثْنَيْ عَشَرَ اَلْفِ دِيْنَارٍ بَلْ اَزْيَدَ مِنْهَا۔ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَنَاوَلَ اَحَدٌ مِنْهُمْ يَكْتُبُ لَهُ بِكُلِّ نَفْسٍ
اَلْفُ اَلْفِ دَرَجَةٍ بَلْ اَزْيَدَ۔ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صَلّٰى اَحَدٌ مِنْهُمْ
رَكْعَتَيْنِ فَهُوَ كَمَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فِي بَدْءِ الشَّبَابِ لَهُ ثَوَابُ مِثْلِ عُمُرِ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اَلْفِ سَنَةٍ بَلْ اَزْيَدَ مِنْهَا۔ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ
اِذَا سَبَّحَ اَحَدٌ مِنْهُمْ تَسْبِيْحَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَنْ يَسِيْرَ مَعَهُ بِمَالِ
الدُّنْيَا۔ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ نَظَرَكَ اِلٰى اَحَدِهِمْ
اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَمَنْ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَكَاَنَّمَا
يَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ سَرَّهُ فَكَاَنَّمَا سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ اَطْعَمَهُ فَكَاَنَّمَا
اَطْعَمَ اللّٰهَ۔ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُجْلِسُ لَدَيْهِمْ قَوْمٌ
مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ مَا يَطُوْمُوْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مُذْنِبِيْنَ
فَاعْلَمْ اَنَّ اَرْبَابَ الْقُلُوْبِ يُكَاشِفُوْنَ بِاَسْرَارِ الْمَعْلُوْمِ عَلٰى سَبِيْلِ الرُّؤْيَا
الصَّالِحَةِ وَتَارَةً فِي الْيَقْظَةِ عَلٰى سَبِيْلِ الْكَشْفِ۔ وَهٰذَا مِنْ اَعْلَى الْمَدَارِجِ
وَهِيَ مِنْ دَرَجَاتِ النُّبُوَّةِ الْعَالِيَةِ اَنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ
اَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ فَاِيَّاكَ وَاَنْ يَّكُوْنَ خَطَاكَ مِنَ الْعِلْمِ وَالْجَهْلُ
خَيْرٌ مِّنْ عَقْلٍ يَّدْعُوْ اِلٰى اِنْكَارِ مِثْلِ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ
اَنْكَرَ اَنْ يَّكُوْنَ لِلْاَوْلِيَاءِ كَرَامَةٌ اِنْكَارُهُ اِنْكَارُ اَنْبِيَاءٍ وَكَانَ خَارِجًا مِّنَ الدِّيْنِ۔

ترجمہ۔ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ کہ اے ابوذر اللہ تعالےٰ صاحب جمال ہے اور جمال اُسے پسند ہے۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے ابوذرؓ تمہیں معلوم ہے کہ میں کس غم و فکر میں ہوں۔ حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ اپنے غم و فکر سے خاکسار کو مطلع فرمایئے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ آہ مجھے اپنے اُن بھائیوں کی ملاقات کا شوق ہے۔ جو عنقریب میرے بعد پیدا ہونگے اُن کی شان پیغمبروں کی سی شان ہوگی۔ وہ اولیاء اللہ خدا تعالےٰ کی بارہ میں شہدا کا درجہ رکھتے ہونگے۔ وہ محض خدا تعالےٰ کی رضامندی کے لیے اپنے مال باپ، بہن بھائی اور اولاد کی جدائی کا بھی خیال نہ کریں گے۔ مال و دولت کے تارک ہونگے۔ مخلوق خدا کے سامنے تواضع اور نیازمندی سے پیش آئیں گے۔ خواہشات نفسانی اور دنیا کی لغو اور بیہودہ باتوں کی طرف مائل نہ ہونگے۔ اور عشق الٰہی میں غرقاب ہو کر مسجدوں میں جمع ہونگے اُن کے دل اللہ سے لگے ہوئے ہونگے۔ اور اُن کی روحیں ارواح الٰہی میں سے ہونگی۔ وہ علم بھی محض اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے لئے حاصل کریں گے۔ ان کی بیماری ہزار سال بلکہ اس سے بھی زائد عبادت سے افضل ہوگی۔

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اُن میں سے کوئی شخص فوت ہوگا۔ تو وہ چونکہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں معزز و مقبول ہوگا۔ لہٰذا اُس کی وفات ایسی ہوگی۔ جیسے کوئی شخص آسمان میں فوت ہوا ہو۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذرؓ جب اُن کے کپڑوں کی کوئی جوڑ اُن کو اپنے اپنچائے گی تو اُن کو شرح اور عمرے کا ثواب ملے گا۔ نیز انہیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کے چالیس غلام آزاد کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔ جن میں سے ہر ایک غلام کی قیمت بارہ ہزار یا اس سے بھی زائد روپیہ ہوگی۔

پھر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اُن میں سے کوئی شخص سانس لے گا تو ہر سانس کے بدلے لاکھ لاکھ درجے اُن کے نامۂ اعمال میں لکھے

جائیں گے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

پھر ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا کہ اے ابوذرؓ اگر جب اُن میں سے کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھے گا تو اُس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کوہ شبان میں عبادت کرتا ہے۔ اور اس کو حضرت نوح علیہ السلام کی عمر یعنی ہزار سال کی عبادت کے برابر ثواب ملیگا۔

پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذرؓ جب اُن میں سے کوئی شخص خدائے تعالےٰ کی تسبیح بیان کرے گا تو اُس کی وہ تسبیح تمام کے روز اس کرامت سے افضل ہوگی کہ اُس کے ساتھ پہاڑ بھی چلنے لگیں۔

پھر ارشاد ہوا اے ابوذرؓ اُن کی زیارت خدا تعالےٰ کے نزدیک زیارت خانہ کعبہ سے زیادہ پسند ہوگی۔ اور جو اُن کا دیدار کرے گا۔ اس کو گویا دیدار الٰہی نصیب ہوگیا اور جو اُن کا راز دار ہوگا۔ وہ گویا خدا تعالےٰ کا راز دار بن گیا۔ اور جو انہیں کھلائے گا۔ اُس نے گویا خدا تعالیٰ کو کھانا کھلایا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اُن اولیاء کی خدمت اقدس میں گناہوں سے لدے ہوئے بیٹھیں گے۔ تو جب وہ اُن کے پاس سے اٹھیں گے گناہوں سے پاک و صاف ہو کر اُٹھیں گے۔ یاد رکھو کہ اہل دل پر اسرار الٰہی کبھی نیک خواب کی حالت میں منکشف ہوتے ہیں۔ اور کبھی حالت بیداری میں۔ یہ کشف بیداری بھی نہایت اعلےٰ درجہ کی چیز ہے۔ لیکن نیک خواب نبوت کے عالی درجات میں سے ہے۔ کیونکہ نیک خواب نبوت کے چھتیس ۳۶ درجوں میں سے ایک درجہ ہے۔

ہوشیار رہو جان بوجھ کر ان اولیاء اللہ کی شان میں کبھی غلطی نہ کرو۔ جو عقل اولیاء اللہ کے حالات و کرامات سے منکر ہو اس سے نادانی اور جہالت اچھی ہے اور جو شخص اولیاء اللہ کا منکر ہو۔ ضروری ہے کہ وہ انبیاء کا بھی منکر ہوگا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ خارج از اسلام ہو جائے گا۔

marfat.com

دائمی معرفت الٰہی کی لذّت

حق تعالےٰ کی بندگی جو ... سے اس وقت تک انسان آزاد نہیں ہوتا۔ جب تک کوئی اسے فنا فی اللہ میں مستغرق نہیں کر دیتا۔ اور نور حضور توحید کے دریا میں غرق نہیں کر دیتا۔ عارف لوگ دریائے معرفت میں پہلے بلبلہ کی طرح ہوتے ہیں۔ بعد میں جب دریائے معرفت میں محو ہو جاتے ہیں۔ تو غرق فنا فی اللہ اور عارف باللہ ہو جاتے ہیں۔ ایسا غوطہ کہ خود عارف دریائے معرفت میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ تو اسے دائمی معرفت کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ دنیاوی لذتوں میں نفس کو حظ حاصل ہوتا ہے۔ اور معرفت میں روح کو فرحت اور لذت حاصل ہوتی ہے۔ یہ نعمت الٰہی ہے۔ جو فیض فضل اور فتوح ہے ؎

اگر یک تنگی خویش اگر دا گردی بر رستگی خویش مہیا گردی

اگر اپنی وابستگی سے قطع تعلق کرے گا۔ تو اپنی رہائی کے لئے تیار ہو جائے گا۔

دگر دیگر و خویش مانند حباب تا دا گردی ز خویش دریا گردی

اگر تو بلبلے کی طرح اپنی ہستی کھو دے گا تو دریا ہو جائے گا۔

فقر کے اعلےٰ مراتب

یہ فقیر کے انتہائی مراتب ہیں۔ اکثر لوگ فقر کے نام کو پہنچے ہیں۔ بعض لوگ الہام کے فقر تک پہنچے ہیں۔ بعض نے فقر میں گویا ابھی قدم رکھا ہے۔ بعض نے دنیاوی ترقی۔ عزت و مرتبہ کے لئے طالبی مریدی کا سلسلہ جاری کیا ہے روضے اور خانقاہیں بنوائی ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ایسا ہے۔ جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد سے فقر کے انتہائی مرتبے پر پہنچا ہے۔ میرا یہ قال میرے حال پر صادق ہے۔ ایسے ہی آدمی کو فقیر کہتے ہیں۔ جس کی قید میں اٹھارہ ہزار عالم ہوں۔ قولہ تعالےٰ "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ" جو تم میں سے زیادہ

marfat.com

متقی ہے۔ وہی اللہ تعالےٰ کے نزدیک زیادہ معزز ہے۔

فقر کے تین حرف

واضح رہے کہ فقر کے تین حرف ہیں۔ ف، ق۔ ر۔ فَ سے دونوں جہان کے فکر سے فارغ ہو۔ یعنی فنائے نفس اُسے حاصل ہو۔ قَ سے نفس پر قہر، اور قرب اللہ، رَ سے راستی راہ۔ اور دائمی استغراق الٰہی۔ جو شخص فقر کے ان مراتب پر پہنچتا ہے۔ پھر وہ دنیا کی طرف رُخ نہیں کرتا۔ جو فقر محمدی (صلے اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور دنیا کو جو مرتبہ فرعونی ہے اختیار کرتا ہے۔ اُسے فَ سے فضیحت فرعون، قَ سے قہر خدا اور رَ سے شیطان کی طرح راندۂ درگاہ حق ہو جاتا ہے۔

اعمال ظاہری سے نفس موٹا ہوتا ہے

واضح رہے کہ ظاہری اعمال میں سے ہر ایک عمل سے نفس موٹا ہو جاتا ہے خواہ دن رات ساری عمر ریاضت کرتا رہے۔ اور باطنی اعمال سے نفس مرجاتا ہے۔ خواہ ظاہر میں موٹا ہی ہو۔ واضح رہے کہ فقر محمدی اور معرفت توحید الٰہی سراسر طاعت اور بندگی ہے۔ دنیاوی مرتبہ اور عزت اور جاہ سراسر مردار اور گندگی ہے کیونکہ فقیری اور درویشی انبیا علیہم السلام کا طریقہ ہے۔

دنیا کی بے ثباتی

کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عیسےٰ علیہ السلام ننگے پاؤں ننگے سر دوڑ رہے تھے بلکہ اکثر اوقات اسی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن مکان نہیں بناتے تھے نہ سکونت رکھتے تھے۔ آپ کی امت کے بہت سے لوگ اکٹھے ہو کر آپ کی خدمت میں آئے اور التماس کی۔ کہ ہمارے لئے ضروری تھا کہ آج آپ کی خدمت

marfat.com

میں حاضر ہو کر دین کے قاعدے اور شرطیں سیکھیں۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ آپ کے لئے کوئی مکان بنائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ شرط یہ ہے کہ جو جگہ میں بتاؤں وہاں مکان بناؤ۔ انہوں نے کہا بہتر۔ جہاں دریا بڑے زور سے بہ رہا تھا وہ جگہ آنحضرتؐ نے بتائی۔ یہ دیکھ کر تمام حیران رہ گئے۔ کہ بہتے ہوئے دریا میں کس طرح مکان بن سکتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے نادانو کیا موت کا دریا اس سے کم تیز رو ہے؟

جواب مصنف علیہ الرحمۃ

امت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ظاہری دریا پر کشتیوں کا پل بنا کر اس پر مکان بنا سکتی ہے۔ جہاں چاہیں مقام کر سکتے ہیں۔ زندہ دل کو موت کا کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ بلکہ زندہ دل اولیاء سے تو عزرائیل علیہ السلام بھی ڈرتا ہے۔ کیونکہ وہ نظر سے ہی اس کے پرجلا دیتے ہیں۔ ہاں دل کا دریا جب گہرا ہے۔ اسی واسطے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دل کو قلزم کا خطاب دیا ہے۔

واضح رہے کہ امت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم اس تلزم دل پر اسم اللہ ذات کے تصور سے قرار پکڑتے ہیں۔ اور سکونت اختیار کر کے وارث اٹھاتے ہیں دل پر ایسی عمارت بناتے ہیں جو نور الٰہی سے آراستہ ہوتی ہے۔ یہ دریا توفیق الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس مردہ کو زندہ کرتے تھے۔ وہ گھڑی آدھ گھڑی زندہ رہتا۔ لیکن امت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم جس مردہ کو نظر سے زندہ کر دیتے۔ وہ ابدالاباد تک نہیں مرتا ؎

عیسوی دم جسم را زندہ کرد ۔۔۔ ہر کہ زندہ دل شود ہرگز نمیرد جانم را

عیسوی دم جسم کو زندہ کرتا ہے دل کو۔ جس کا دل ہو جائے وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولیا نہیں مرتے۔ بلکہ وہ حق تعالیٰ سے

marfat.com

ملاقات کرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو فنا فی اللہ اور فنا فی الوحدۃ ہیں۔ حدیث
اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْقَلِبُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ، خبردار اولیاء اللہ
نہیں مرتے بلکہ ایک دوسرے گھر میں چلے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ شہ رگ سے قریب تر ہے!

حق ز شہ رگ قرب است چوں گویند دور
یک دمے با حق برم در حالت حضور

اللہ تعالیٰ تو شہ رگ سے نزدیک ہے پھر اُسے دور کیوں کہتے ہیں۔ میں ایک لحظہ میں حضور میں پہنچا سکتا ہوں۔

جن لوگوں کو فنا فی التوحید اور معرفت الٰہی کا درجہ حاصل ہے۔ ان کا ظاہر و باطن نور ہے۔ خواہ وہ بظاہر خاک میں مدفون ہوں۔ لوگوں کی نگاہ میں اہل قبور ہوتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو۔ موت اُن کے لئے ایک حجاب ہے موت میں اُن کے لئے ثواب ہے ؎

نیم کباب کہ ہنگام سوختن گریم — چو کاغذیم کہ در سوزش است خندہ ما

میں کباب نہیں کہ جلتے وقت روؤں۔ میں کاغذ ہوں کہ جلتے ہوئے ہنستا ہوں۔

حضرت باہو علیہ الرحمۃ ؎

چوں نخندم راہِ من دید ارشد — چوں نگرید آنکہ با مردار شد

میں کیوں نہ ہنسوں کہ میری راہ دیدار ہے، جو دنیا مردار کے ساتھ ہے وہ کیوں نہ روئے۔

مطلب یہ کہ شرح دیدار اس آیت کے مطابق ہے۔ جو شک کرے وہ کافر ہے۔ شیطان ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ
بالتحقیق اللہ تعالیٰ کے اولیاء کے لئے نہ خوف ہے نہ غم، ڈر اور خوف کا تعلق مرگ مردار سے ہے جن کے دل زندہ ہیں انہیں اسم اللہ ذات کے تصور سے دائمی زندگی نصیب ہے۔ حدیث "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" مرنے سے پہلے مر جاؤ

marfat.com

حدیث ،، الموت جسرٌ یوصل الحبیب الی الحبیب ،، موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست ملاتا ہے۔ حدیث :، اَلنَّوْمُ اَخُوالْمَوْتِ ،، نیند موت کی بہن ہے۔

بحرِ توحید میں مراقبہ مستغرق کر دیتا ہے

مردہ دل اور معرفت و توحید الٰہی سے بے خبر اسنُ۔ مراقبہ خواب سے کہیں، زیادہ غالب ہے۔ مراقبہ میں مستغرق ہو کر نفسانی جسہ سے نکل کر روحانی جسہ میں آتا ہے یہ مرتبہ کامل مرشد سے اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ صاحب مراقبہ ،، مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ،، کا مصداق ہو کر اسم اللہ ذات کے ذریعہ پروردگار میں مستغرق ہوتا ہے۔

مراقبہ کے دیگر مشاہدات

جب صاحب مراقبہ شغل الٰہی میں مستغرق ہو کر اسم اللہ ذات کا تصوّر کرتے ہوئے۔ اپنی آنکھیں بند کرتا ہے۔ اور سر جھکاتا ہے۔ تو اسم اللہ ذات کی تاثیر اُسے آخرت میں اس طرح لے جاتی ہے۔ کہ پہلے دار الفنا میں بعد ازاں دار البقا میں پہنچ جاتا ہے۔ گویا وہ بے جان مردہ ہے۔ عین العیان کے مرتبہ میں آکر سویدائے ازلی ظاہر ہوتا ہے۔ اور اسم اللہ ذات کے حالات منکشف ہوتے ہیں۔ صاحب استغراق جانکنی کی تلخی دیکھ لیتا ہے۔ گویا وہ مر گیا ہے۔ اسی وقت نہلانے والا آکر نہلاتا ہے۔ لوگ جنازہ ادا کرتے ہیں۔ بعد ازاں دماغ کی ایک ہڈی جس کو سبب الاین کہتے ہیں۔ اور جو زمین و آسمان سے زیادہ وسیع ہے۔ اس میں لاکر فرشتوں کے ستر ہزار سوال و جواب ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ ایک لحظہ میں ہو جاتا ہے۔ پھر جب اُسے قبر کے اندر لحد میں رکھتے ہیں۔ جس کی فراخی زمین و آسمان سے بھی کہیں زیادہ ہے

marfat.com

اس میں منکر نکیر بٹھا کر سوال و جواب پوچھتے ہیں۔ جب ان سوالوں سے فراغت ہوتی ہے۔ تو منکر نکیر کہتے ہیں کہ جاؤ سو رہو۔ نوم العروس سے ایک فرشتہ پیدا ہو کر جگاتا ہے۔ انگلی کو قلم۔ تھوک کو سیاہی منہ کو دوات اور کفن کو کاغذ بنا کر نیک بد عمل کفن پر لکھواتا ہے۔ اور اس کفن کو بطور اعمال نامہ لپیٹ کر۔ اس کے گلے میں ڈال کر غائب ہو جاتا ہے پھر وہ قبر میں ہزار ہا سال پڑا رہتا ہے بعد ازاں حضرت اسرافیل علیہ السلام کی کرنا کی آواز اس کے کانوں میں آتی ہے اور لوگ نباتات کی طرح قبروں سے نکل کر اٹھارہ ہزار عالم میدان قیامت میں جمع ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک کے ہاتھ میں اعمالنامہ دیکر ترازو پر رکھا جاتا ہے پھر "فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي" میرے بندوں میں داخل ہو کر بہشت میں چلے جاؤ گے مطابق پلصراط سے گذر کر بہشت میں داخل ہوتا ہے اور جناب حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے شراباً طہوراً کے جام پیتے وقت کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ کر حق تعالےٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تب پانسو سال رکوع میں پانسو سال سجود میں رہ کر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آنحضرت کے صحابہ کرام کی پچھلی صف میں دیدار الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔

جب یہ سارے مراتب دیکھ لیتا اور طے کر لیتا ہے تو پھر بیہوشی سے ہوش میں آتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کی صورت کی مثال نہیں ہو سکتی۔ اسلئے ہر وقت باطن میں اسی صورت میں مستغرق رہتا ہے۔ جیسے یہ دیدار نصیب ہوتا ہے۔ پھر وہ ایک لحظہ بھی تجلیات ذات کے مشاہدہ اور دیدار سے نہیں رکتا خواہ ظاہر میں لوگوں سے بات چیت ہی کیوں نہ کرتا ہو۔ اسے باطن میں ہمیشہ دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ "مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا" مرنے سے پہلے مر جاؤ کے مراتب اور "اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ" جب فقر انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو وہی اللہ ہے، کا انجام واصل عارف کو آیات کلام اللہ اور

marfat.com

شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوتے ہیں؛ "مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ" جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا، اس کی زبان گونگی ہوگئی" قولہ تعالےٰ "وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى" جو دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا" یہ مراتب اُن علما کے ہیں۔ جو کسی کامل فقیر کے طالب ہوں ؎

خندہ ہا بر سینہ صافاں مے کنی ہشیار باش
ہر کہ بر آئینہ خندد درویش خندی خود کند

تو صاف باطن آدمیوں کی ہنسی اُڑاتا ہے۔ خبردار! جو شخص آئینہ پر ہنسی کرتا ہے وہ اپنی ہنسی اڑاتا ہے"

حدیث "سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ" فقرا کا خادم قوم کا سردار ہوتا ہے، پھر کس کی جرأت ہے کہ اُن سے دم مارے۔ جو ایسا کرے گا وہ دونوں جہان میں خراب اور پریشان ہوگا ؎

فقر را بشناس عارف از نظر نظر فقرش بہ بود از سیم و زر

عارف باللہ فقیر کو نظر سے پہچان، کیونکہ اس کی نظر سونے چاندی سے اچھی ہوتی ہے۔

ہر دو نہ بیند فقر را آں زر دوست زانکہ زر آں را کشد با جہل سوست

وہ فقر کو زر دوست سونا، خیال نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ اُسے شرمندگی کی طرف لے جاتا ہے۔

دل کسے را بستہ شد با نقد زوال کور چشمے کے ببیند حق وصال

جس کا دل زوال پذیر پر زر سے لگا ہوا ہو، ایسا اندھا کب وصال حق پا سکتا ہے

باہمہ بہر از خدا وصلش نما وصل حاصل مے شود از مصطفےٰ

اے اللہ برائے خدا مجھے اُس کا وصال دکھا۔ وصل جناب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوتا ہے۔

بندے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان پیاز کے ایک چھلکے کے برابر حجاب ہے جس کا پھاڑ لینا کچھ مشکل نہیں۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے۔ اگر نہ آئے تو اللہ تعالےٰ بے نیاز ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

جو مرشد تمام مقامات کا مشاہدہ نہ کرائے وہ مرشد نہیں ہے

جو مرشد اسم اللہ ذات کے تصور اور حاضرات سے ابتدا و انتہا کے تمام مقامات کا

marfat.com

مشاہدہ نہ کرائے۔ ایسے مرشد نہیں کہ سکتے۔ ناقص مرشد سے تلقین مطلق حرام ہے اس واسطے کہ ایک نقطہ سے ہزار کتابیں بن سکتی ہیں۔ لیکن ایک نقطہ ہزار کتابوں میں نہیں سما سکتا۔ وہ نقطہ علم چون و چرا کو نیست کر دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فضل اور رحمت بیدار دل کے لئے ہے۔ لیکن دل رحمت اور فضل سے بھی وسیع ہے۔ لیکن دل وہ ہو کہ عرش اکبر اور کعبۃ اللہ دونوں اس کا طواف کریں یہ مراتب صاف دل کے ہیں۔ ایسا صاحب دل منتہی کامل شہسوار ہاتھ میں ننگی تلوار لئے ہوتا ہے۔ جو ذوالفقار کی طرح حکم پروردگار سے کافروں کو قتل کرتی ہے۔

ہر مقصد کیلئے طریقہ دعوت

واضح رہے کہ دعوت کا پڑھنا پانچ طرح پر ہے۔ پہلی دعوت وسیلہ ازل جو مقام ازل پر پہنچاتی ہے۔ دوسری دعوت وسیلہ ابد پر پہنچاتی ہے۔ تیسری دعوت، جس سے مشرق سے مغرب تک کی تمام بادشاہی اپنی قید میں آجاتی ہے۔ اور جس سے دنیا پورے طور پر حاصل ہو جاتی ہے۔ چوتھی دعوت وسیلہ عقبیٰ جو عقبیٰ پر پہنچاتی ہے۔ پانچویں دعوت وسیلہ معرفت مولیٰ جس سے معرفت و توحید الٰہی، مشاہدہ انوار الٰہی اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔

واضح ہو کہ دعوت پڑھنے کے لائق عالم عامل کامل مکمل اکمل عارف باللہ صاحب قرب و وصال ہوتا ہے۔ جو لازوال اور لازوال ہو۔ تجھے معلوم ہے کہ دعوت پڑھنا اور رجعت سے سلامت رہنا خالب اولیا کا کام ہے۔ تاکہ نفس پر مغرور اور صاحب حرص و ہوا کا۔ جو شخص باترتیب ایک وضو سے پکی رات میں دو رکعت کے اندر قرآن شریف ختم کرے۔ اگر اس طرح تین رات ایسا کرے۔ تو قیامت تک اس کا عمل جاری رہتا ہے۔ ایسا ولی اللہ

جہان پر غالب آتا ہے۔ لیکن دعوت رواں نہیں ہوتی۔ تاوقتیکہ کسی کامل اجل کی اجازت نہ ہو۔ جو شخص ہر روز دو گانہ میں سورۂ مزمل پڑھے وہ ایک ہفتہ میں کامل و مکمل ہو جاتا ہے۔ یہ ہے دعوت کی ابتدائی اور انتہائی ترتیب، قرآن شریف کی دعوت نہایت معتبر ہے۔ کیونکہ قرآن دونو جہان کا وسیلہ ہے۔ اور تمام ظاہری اور باطنی خزانے۔ خشکی۔ تری۔ جنگل۔ سمندر۔ کل مخلوقات کی حقیقتیں۔ ذات و صفات کی توحیدات اور چھ طرفیں سبھی قرآن شریف میں ہیں۔ قولہ تعالےٰ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ تر و خشک جو کچھ ہے سب اس کتاب مبین (قرآن شریف) میں ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ دینی اور دنیاوی کاموں کے لیئے ہر ایک آیت میں جدا جدا بے شمار خاصتیں ہیں۔ چنانچہ امر معروف، نہی عن المنکر۔ قصص الانبیا وعدہ۔ وعید اور مثل و مثالات کے متعلق ایک ایک ہزار آیت ہے۔ حلت و حرمت کے متعلق پانسو۔ استدعا و مناجات کے متعلق ایک سو اور ناسخ و منسوخ چھیاسٹھ۔ کل مجموعہ صحیح روایتوں کے مطابق چھیاسٹھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہے۔ بعض لوگ دعوت پڑھنے میں خود عامل و کامل ہیں اور بعض کامل و عامل کی اجازت سے پڑھتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ اجازت بھی ہو اور خود بھی دعوت پڑھنے میں کامل اور عامل ہو۔ جب کسی کامل لا رجعت اور لازوال کی اجازت سے دعوت پڑھتے ہیں۔ تو حضوری نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہر دینی دنیاوی مشکل کیلئے دعوت پڑھنے کی اجازت ہو جاتی ہے۔

اس طرح کی دعوت کے دو طریق ہیں۔ اوّل اسم اللہ ذات کے تصوّر سے دوسرے اہل قبور کی قبر سے۔ جس کو اِن دونوں طریق کی خبر نہیں وہ دعوت پڑھنے کے قابل نہیں۔ علم تکثیر ہر علم اور عالم پر امیر ہے۔

واضح رہے کہ علم تکثیر دعوت ہے۔ دعوت میں چار حرف ہیں۔ ہر ایک

marfat.com

دعوت میں یہ چار حرف ہیں۔ د۔ ع۔ و۔ ت۔

د سے دائرہ دل کو ذکر دوام سے پاک کرے۔ ذکر دوام جناب سرور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوتا ہے۔ ع سے علم غیبی اور فتوحات لاریبی مشروعاً ربانی اور روحانی موکل ہر ایک، الم غیب سے معلوم ہو، و سے ورد وظائف کلام اللہ ترتیب باادب باعزت اور اور باعتقاد پڑھے، ت سے ان چیزوں کی ترک کرے۔ جن کو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرت کے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے ترک کیا ہے۔ اس قسم کی دعوت والا مبتدی ہے یہ یقینی بات ہے کہ کسی کامل بغیر پارہ گشتہ نہیں ہوتا۔ اور کسی کامل عامل ، حب حضور و نبہ ر کی اجازت بغیر دعوت عمل میں نہیں آتی۔ ناقص اگر دعوت پڑھیں تو انہیں رجعت و رنج حاصل ہوتے ہیں۔ کاملوں کو دعوت پڑھنے سے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔

جو کامل صاحب دعوت ہے۔ اُسے زکوٰۃ۔ نصاب۔ قفل دور بدور۔ بذل۔ ختم۔ وقت کی شناخت۔ مقررہ مقام۔ رجعت۔ عدد۔ حساب۔ نیک و بد حیوانات جلالی و جمالی کی ترک وغیرہ کیا ضرورت ہے۔ یہ تمام شمار اور وسوسے اور خطرات ناقصوں کے لیے ہیں۔ کیونکہ انہیں دعوت کی ابتدائی اور انتہائی ترتیب معلوم نہیں ہوتی۔ اور اللہ تعالےٰ کا نام اس کی خاطر نہیں لیتے ۵

باموکل دائرہ عدد و حساب از برد جش کوکب و شد احتساب

موکل۔ دائرہ۔ عدد۔ حساب۔ ابرجدی اور ستاروں کے حساب کا خیال کرتے ہیں۔

یہ سب کچھ انسان کے تابع ہیں۔ جو حضوری سے الہام حاصل کرتا ہو۔ نہ رجعت کھاتا نہ پریشان ہوتا ہو۔

واضح رہے کہ دعوت کل و جز۔ دعوت ذکر و فکر۔ دعوت تجلیات نور اللہ

marfat.com

اور دعوت منتہی ان دو آیات کریمہ سے تعلق رکھتی ہے۔ قولہ تعالےٰ، فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ یعنی جس طرف آپ سے جس کام کو چاہئے اللہ تعالےٰ جاری اور رواں کر دیتا ہے کیونکہ اس کا وہم۔ توجہ۔ اور خیال وصال سے ہوتا ہے۔

دوسری آیت یہ ہے۔ "اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ" اللہ تعالےٰ ایمان والوں کا دوست ہے انہیں تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔

بس مقام ازل مقام ابد۔ مقام دُنیا اور مقام عقبےٰ چاروں تاریکی کا مقام ہیں۔ جو تاریکی میں آب حیات ہے۔ لیکن سوائے معرفت الا اللہ کے سب کو ممات ہے۔

عارف وہ ہے جو وحدانیت کی لذت حاصل کرے

عارف وہ شخص ہے جو ان چاروں تاریکیوں کی لذتوں کو ترک کرے۔ اور وحدانیت فانفی کی لذت حاصل کرے۔ معرفت و توحید الٰہی کے نور کو حاصل کرنا خاص بندوں کا کام ہے۔ بندے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی بات نہیں کہ اپنا رُخ اللہ تعالےٰ کی طرف کرے۔ اور اپنے دینی دنیاوی کام اللہ تعالےٰ کے سپرد کرے۔ قولہ تعالےٰ "وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ" میں اپنا کام اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ واقعی اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔

معرفت الٰہی کے سات خزانے

اوّل مرتبہ نفی لَآ اِلٰہَ، دوسرا مرتبہ اثبات اِلَّا اللّٰہ، تیسرا مرتبہ بالتصدیق مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنا، چوتھا تلاوت آیات قرآنی، پانچواں دعائے حیّ قیّوم کا پڑھنا۔ چھٹا اسم اعظم کا پڑھنا، ساتواں اسم اللہ ذات کی وحدانیت میں غرق ہونا۔ یہ سات خزانے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک خزانے سے ستر خزانے

marfat.com

کھلتے ہیں۔ اٰمنا وصدقنا۔

اللہ تعالیٰ کے سوا اور پر نظر کرنا کفر ہے

اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور پر نظر کرنا کافر کر دیتا ہے۔ جو شخص دعوت کے اس انتہائی مرتبہ پر پہنچتا ہے۔ وہ عارف باللہ عامل کامل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کی نگاہ اور اس کی دلی توجہ کامل ہوتی ہے۔ اور اس کی زبان سے نکلی ہوئی بات سیف الٰہی ہوتی ہے۔ جب یہ کیفیت ہو۔ تو جس مطلب کیلئے اپنے لب ہلائے اللہ تعالےٰ فوراً مہیا کرتا ہے حدیث "لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ"، فقرا کی زبان خدائے رحمٰن کی تلوار ہوتی ہے، عارفوں کی زبان اس وقت تک تلوار نہیں ہوتی۔ جب تک کسی ولی اللہ کی قبر کی ہم نشینی سے دعائے سیفی کی دعوت نہ پڑھے۔ اور یہ کہ اسے دعوت پڑھنے کی ترتیب نہ آتی ہو۔ اس قدر قوت سے پڑھنا کسی کامل کا کام ہے۔ کہ بغیر غوث اور قطب کے نہیں پڑھتا۔ جب کامل عامل غصہ وغیرہ سے قبر پر سوار ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل کرم سے ہر دینی دنیاوی مشکل جلد حل ہو جاتی ہے۔ اور پڑھنے والا صاحب وصال ہو جاتا ہے۔

واضح رہے کہ جس دعوت میں موکل اور جن وغیرہ قابو میں لائے جاتے ہیں ایسی دعوت کا اور طریقہ ہے۔ یہ عام ناقص اور خام آدمیوں کا کام ہے۔ اور انبیاءؑ اولیاءؒ مثل غوث، قطب، شہید، عارف باللہ فقیر اور درویش کی روح کو مسخر کرنا یہ اور دعوت ہے ایسی دعوت جب باترتیب پڑھی جاتی ہے "اَحْضَرْتُ الْمُسَخَّرَاتِ مَلَكِ النَّاسِ وَاحِ النَّاسِ وَاحِ الْمُقَدَّسِ"، تو تمام اہل قبور کی روحیں حاضر ہو جاتی ہیں۔ جو دعوت حکم خدا اور حضور نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہو۔ اس سے دعوت کی راہ کھلتی ہے لیکن اجازت کا سلسلہ ابد الآباد تک جاری رہے گا ؎

ہر کہ را مرشد نہ شیطاں مرید ہر کہ نامرشد بود کو با یزید

جس کا کوئی مرشد نہیں وہ شیطان کا مرید ہے۔ جس کا مرشد ہے وہ بایزید ہے۔

دعوت حضور اور دعوت قبور سے سخت اور بہتر کوئی دعوت نہیں۔ لیکن بزرگوں کی قبر کا ادب ملحوظ رکھنا بڑی بات ہے۔

دعوت حضور و قبور

واضح رہے کہ اگر ایک طرف آگ ہو اور ایک طرف قبر ہو تو آگ پر قدم رکھے اور قبر پر نہ رکھے۔ اس واسطے کہ اگر نفسانی کا قدم روحانی کی قبر پر پڑ جائے۔ تو اس روحانی سے اُسے ایسی رجعت ہوتی کہ دیوانہ ہو کر مرجاتا ہے۔ اور اگر قدم آگ پر رکھے گا تو چند روز بعد تندرست ہو جائے گا۔ چونکہ روحانی نفسانی پر غالب ہوتا ہے۔ اس لئے روحانی کی قبر پر پڑھنے والا ایسا ہونا چاہیئے۔ جو غالب الاولیا ہو۔ اور جو مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا کا مصداق ہو۔ بلکہ روحانی میں ایسی قوت ہوتی ہے کہ تو آسمان اور سات زمینوں میں ہر جگہ ہوتا ہے۔

فاتحہ شریف کا ثواب لے کر روحانی میں اس قدر قوت ہو جاتی ہے کہ ہر شئے پر غالب آتا ہے۔ کیونکہ روحانی کے نزدیک ہر چیز جو دنیا میں زندہ ہے، فانی ہے۔ اور دنیا داروں کا خیال ہے کہ روحانی مٹی تلے فانی ہے۔ لیکن اصلی زندگی اس بات کا نام ہے۔ کہ دنیاوی زندگی میں زندہ دل طالب مولےٰ اور عارف باللہ ہو۔ "اَلَا اِنَّ اَولِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوتُونَ" ایسے ہی لوگوں پر صادق آتا ہے۔ جس شخص کو زندگی روحانی کا مرتبہ حاصل ہو اُسے لازم اور لائق ہے کہ کسی زندہ قلب روحانی کی قبر پر پڑھے ؎

شہسوارِ قبر کامل شد فقیر شہسوارِ قبرِ کامل ملک گیر

قبر کا شہسوار کامل فقیر ہوتا ہے، اور قبر کا شہسوار ملک فتح کرنے والا عامل ہوتا ہے۔

marfat.com

ہر کہ را قوت بود اہل القبور صاحب دعوت چنین باشد حضور

جسے اہل قبور کی دعوت کی قوت ہو، اس کا صاحب دعوت صاحب حضور ہوتا ہے۔

ہر کہ واقف مے شود دعوت قبر ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر

جو شخص دعوت قبر سے واقف ہوتا ہے۔ وہ نیچی اونچی ہر حقیقت سے واقف ہو جاتا ہے۔

دعوت تیغ برہنہ دست گیر قتل موذی را کند فی اللہ فقیر

دعوت ایک ننگی تلوار ہے اُسے ہاتھ میں لے، فقیر فنا فی اللہ موذی کو قتل کرتا ہے۔

جو شخص قبر پر سوار ہو کر قرآن شریف پڑھتا ہے۔ اس کلام اللہ سے صاحب قبر کی روحانیت کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے۔ یہ کوئی عیب کی بات نہیں کہ قرآن شریف سے قبر اور روحانی کو عزت حاصل ہوتی ہے اس واسطے کہ روحانی اور قبر روحانی مخلوق ہے۔ جو شخص کسی ولی اللہ بزرگ کی قبر پر سوار ہو کر قرآن شریف پڑھتا ہے۔ اس کا عمل دریا کی طرح رواں ہو جاتا ہے اور قیامت تک رکتا نہیں۔ لیکن تین باتوں کے لئے قبر پر سوار ہونا اور قرآن شریف میں سے جس قدر جانتا ہو پڑھنا چاہیئے اوّل بادشاہ اسلام کی مدد کے لیئے جو کسی دار حرب کے بادشاہ سے لڑ رہا ہو۔ دوسرا عام و خاص مسلمانوں کے فائدہ کے لیے۔ تیسرا اہل بدعت، ملحد اور بے دین آدمیوں کے دفعیہ کے لیے۔ ان تین اسلامی کاموں کے لیے پڑھنے والے کو چاہیئے کہ رات کے وقت اکیلا کسی با عظمت اور پُر دہشت قبر کے پاس جائے اور قبر کسی غوث، قطب یا شہید کی ہونی چاہیئے اور پہلے اپنے گرد حصار (دائرہ) کھینچے۔ بعد ازاں قبر کے گرد بانگ پڑھے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح حَیَّ عَلَی الْفَلَاح، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ بانگ دیتے ہی روحانی اُس کی قید میں حاضر ہو جاتا ہے۔ وہم خیال اور

marfat.com

دل کی راہ آواز دیتا ہے۔ اگر پڑھنے والا غالب ہو تو قبر کو ٹھوکر مار کر کہتا ہے
قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ، اور خود ذکر کرنے لگتا ہے۔ اور بے خود اور بے ہوش ہو جاتا
ہے۔ پھر روحانی جواب باصواب دیتا ہے۔ اس کا کام اُسی وقت رواں
ہو جاتا ہے۔ اگر قبر کے گرد بانگ کہے اور قم باذن اللہ کے کہنے سے روحانی
حاضر نہ ہو۔ اور جواب باصواب نہ دے۔ اور قید میں نہ آئے۔ تو سمجھ لے کہ روحانی
صاحب قلب غالب ہے۔ یا اس واسطے روحانی حاضر نہیں ہوتا کہ کلام الٰہی کے
پڑھنے سے اُسے دولت اور نعمت حاصل نہیں ہوئی۔ اس واسطے کار روائی میں
تاخیر اور سستی کرتا ہے۔ پس صاحب دعوت کو چاہیے کہ روحانی کو قید میں لاکر عاجز
کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ قبر کی پائینتی ہو کر قرآن شریف پڑھنا شروع کرے۔ یا
کبھی قبر پر سوار ہو کر قرآن شریف پڑھے۔ ان دو سخت عملوں سے روحانی اسی وقت
جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں فریاد کرتا ہے۔ لیکن
وہاں سے بحکم خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے واپس آکر پڑھنے
والے کا رفیق بننا پڑتا ہے۔ اور اس کی مشکل حل کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ اس کا مقصد
اس حدیث کے موافق پورا ہوتا ہے۔

حدیث اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

جب تم کسی کام میں حیران رہ جاؤ تو اہل قبور سے مدد مانگو۔

اس قسم کی دعوت پڑھنا شہسوار کا کام ہے۔ اسے وہی شخص پڑھ سکتا ہے۔
جسے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سے اجازت حاصل ہو۔

ہر کہ راز خصت نباشد از رسولؐ ایں مراتب را نیابد جز وصول

جسے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت نہ ہو۔ وہ سوائے رسول کے اس قسم کے مراتب
حاصل نہیں کر سکتا۔

ہر کہ راز خصت نباشد از حضور ایں مراتب کے بیابد از قبور

جس شخص کو حضور نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت نہ ہو۔ وہ اہل قبور سے یہ مراتب کیسے حاصل کر سکتا ہے

marfat.com

دعوت پڑھنے کی ایک اور ترتیب یہ ہے

کہ عرش سے تحت الثریٰ تک اٹھارہ ہزار عالم اس دعوت کے پڑھنے وقت اس کی قید میں ہوتے ہیں۔ وہ دعوت معہ ترتیب یہ ہے کہ قرآن مجید پر اعتبار کرے۔ اور اسے اپنا پیشوا اور شفیع بنائے۔ اس طرح قرآن شریف پڑھنے والا قرآن کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ تو عرش کو اٹھانے والے چاروں فرشتے حضرت جبرائیل حضرت میکائیل حضرت اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام چلاتے ہیں کہ زمین کو الٹ دیں۔ ہر ایک مقدس روحانی حیران رہ جاتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ! اس دعوت خواں کی مراد جلد بر لا تا کہ ہم اس کی قید سے رہا ہوں۔ اس دعوت سے زیادہ سخت اور کوئی دعوت نہیں ہے باہوا بہر از خدا بہر از رسول اطلاع کس کمن اہل الوصول

یعنی خدا کے واسطے رسول تک واسطے، یعنی رسول کی کسی کو اطلاع نہ کرے۔

اس قسم کی دعوت نہ کسی کو معلوم ہے اور نہ کوئی پڑھتا ہے۔ سوائے اس شخص کے جو ہر وقت اور گھڑی بلکہ ہر دم اور ہر لحظہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہے۔ یہ مراتب عامل کامل صاحب نظر منتہی کے ہیں۔ جس کی نظر حضرت خضر علیہ السلام کی طرح ہو۔ کہ ان کی نگاہ ثواب پر تھی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظر میں وہ گناہ تھا۔ جیسا کہ سورہ کہف میں مندرج ہے۔ آخر حضرت خضر علیہ السلام نے تنگ آکر کہہ دیا "ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِكَ"، اب میرے اور تیرے درمیان جدائی ہے۔

عامل کامل صاحب دعوت کون ہے

واضح رہے کہ عامل کامل منتہی صاحب دعوت وہ ہے کہ جس کا طالب پہلے ہی دن دعوت میں عامل اور کامل ہو جائے۔ جو شیر زقبر کا شہوار

marfat.com

ہے اُسے زمین و آسمان کی ہر ایک حقیقت مفصل معلوم ہو جاتی ہے۔
واضح رہے کہ کلام الٰہی پاکیزگی سے پڑھا جاتا ہے۔ اس کے پڑھنے کیلئے بھی پاک آدمی ہونا چاہیئے۔ جو پاک کلام کو گندگی کی حالت میں پڑھے۔ وہ دیوانہ ہو کر پریشانی میں رہتا ہے۔ اب سنو کہ پاک کون ہے۔ اور ناپاک کون ہے سو نفس امارہ ناپاک ہے۔ نفس امارہ بادشاہ ہے اور شیطان اس کا وزیر ہے۔ شیطان جیفہ مردار کے لئے متفق ہے۔ سو مردار کا طالب کتا ہے۔ جو دل اللہ تعالےٰ کے ذکر سے ہمیشہ پاک ہے۔ دل کی پاکیزگی سے روح بھی پاک ہو جاتی ہے پاک دل اور پاک روح کو نور الٰہی کھینچ لیتا ہے۔ ایسا شخص اس بات کے لائق ہے کہ قبر پر سوار ہو کر دعوت پڑھے۔ وہ مرشد لائق ارشاد ہے۔ جو طالب کو معرفت مولےٰ تک پہنچاتا ہے ؎

خام از رجعت شود خانہ خراب کامل از دعوت شود مطلب یاب

خام آدمی کا گھر رجعت کے سبب خراب ہو جاتا ہے۔ اور کامل آدمی دعوت سے اپنا مطلب حاصل کر لیتا ہے۔

ہر کہ شد واقف بحال اہل القبور جستہ آں را پاک گردد خاص نور

جو شخص اہل قبور کی بان سے واقف ہو جاتا ہے، اس کا جستہ پاک ہو جاتا ہے اور وہ خاص نور ہو جاتا ہے۔

باھو از دعوت قبر مشکل کشا از قبر حاصل شود نور صفا

اے باہو! قبر کی دعوت مشکل کشا ہے قبر سے صفائی کا نور حاصل ہوتا ہے۔

جب تم کسی معاملے میں حیران ہو تو اہل قبور سے مدد چاہو

واضح رہے کہ دعوت کا پڑھنے والا بمنزلہ اس شخص کے ہے جو گھوڑے پر سوار ہے اور قبر بمنزلہ گھوڑے کے ہے۔ اگر روحانی دنیا سے با ایمان گیا ہے۔ اور سعید ہے تو اس کا مقام علیین ہے۔ اس کی نظر۔ اس کا مرتبہ اور اس کی جمعیت عرش سے اوپر ہوتی ہے۔ اور اسے انبیاء اور اولیاء سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر روحانی شقی ہے تو اس کا مقام سجین ہے۔ اور اس کا مرتبہ تحت الثرےٰ

marfat.com

ہے۔ اُس کے تلووں میں دوزخ کی آگ شروع ہوتی ہے۔ اور دن رات اس کا وجود دیگ کی طرح جوش میں رہتا ہے۔ پس جو شخص قبر پر سوار ہو اور روحانی کے سامنے قرآن عظیم پڑھے۔ اگر روحانی عذاب میں ہے۔ تو قرآن شریف کے پڑھنے سے اُس کا عذاب دُور ہو جاتا ہے۔ اور اُس روحانی سے اُس کا ہر کام حل ہو جاتا ہے۔ اگر روحانی بزرگ ہے۔ اور قبر پر سوار ہو کر قرآن شریف پڑھا جائے۔ تو انبیاء اور اولیاء کی مجلس میں اس دعوت قرآنی کی برکت سے عزت زیادہ ہو جاتی ہے اگر کوئی یہ کہے کہ بزرگوں کی قبر کا ادب ملحوظ رکھنا لازمی اور ضروری ہے۔ اس لئے قبر پر سوار ہونا بے ادبی ہے۔ جس کی یہ رائے ہے۔ وہ رُوحانی کے احوال سے واقف نہیں۔ نفسانی ہے۔ اُسے یہ جواب دینا چاہیئے۔ کہ قبر بہتر ہے یا قرآن شریف۔ قرآن شریف قبر کی نسبت بہتر ہے۔ پس قبر پر سوار ہو کر قرآن پاک کا پڑھنا بہتر ہے۔ اس میں کوئی عیب نہیں۔ بلکہ قرآن مجید پڑھنے کی برکت سے ادنیٰ بھی اعلیٰ ہو جاتا ہے۔ اور قرآن شریف کا پڑھنے والا بھی اچھے درجے پر پہنچتا ہے۔ پڑھتے وقت اہل قبور کی روحانیت سے پڑھنے والے کو الہام اور جواب باصواب ہوتا ہے۔ یا تو غیب کی زبان سے سنتا ہے یا اُس کے دل میں از خود دلیل پیدا ہوتی ہے۔ یا خیال پیدا ہوتا ہے یا روح کو روح مطلع کرتی ہے۔ یا سر سر کو آگاہ کرتا ہے۔

حدیث۔ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ۔ جب تم کسی معاملہ میں حیران رہ جاؤ تو اہل قبور سے مدد مانگو۔

پس احوال قبور کی حقیقت وہ شخص جانتا ہے جسے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہو۔ اور جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعوت اہل قبور کی اجازت ہو۔ اور اُس کا عامل ہو۔ اور پڑھنے والا انبیا علیہم السلام اور اولیاء کی ارواح کا ہم جلیس ہو۔ ؎

اولیارا قبر ہمچو جسم و جاں　　اولیارا در قبر تو خفتہ داں

marfat.com

اولیا کے لئے قبر بمنزلہ جسم و جاں ہے، تو اولیا کو قبر میں سویا ہوا جان۔

خفتگاں را از قبر بیدار کن ہم سخن با ہم کلامی یار کن

تو سوئے ہوؤں کو قبر سے جگا۔ اور ان سے ہم سخن اور ہمکلام ہو۔

دل زدل سخنے شود با ہمکلام آنچنیں سخنش ز الہامی کلام

دل دل سے ہمکلام ہوتا ہے۔ یہ اس قسم کی ہمکلامی الہام سمجھو۔

چوں در آید سخن روحانی بدل اولیانش زندہ جانی زیر گل

جب روحانی کا کلام دل میں آئے۔ تو اُسے مٹی تلے زندہ دل ولی جان۔

وقتِ مشکل یاد کن از عہدِ او طرفہ زو حاضر شود تو روبرو

مشکل کے وقت اس کا عہد یاد کر۔ وہ ایک لحظہ میں تیرے روبرو آجائے گا۔

صد ہزاراں با مُوکل گرد گرد آنچنیں دعوت بود تاثیر ورد

لاکھوں موکل گرد اگرد کھڑے ہیں۔ اس قسم کی دعوت ورد کی تاثیر سے ہے۔

با تو گویم بشنو اے اہل الیقین لا تخف باشد رُوحانی تہ زمین

اے اہل یقین سُن! میں تجھے کہتا ہوں کہ زمین تلے روحانی لا تخف ہیں۔

روح بالا عرش قالب زیر خاک احتیاجے نیست روضہ جان پاک

اس کی روح عرش کے اوپر اور جسم خاک تلے ہے۔ جان پاک کو روضہ کی کوئی ضرورت نہیں۔

گم قبر گم نام بے نام و نشاں جثہ را با خود برند صاحب عیاں

اُن کی قبر بھی گم نام بھی گم اور نشان بھی گم ہے۔ وہ جثہ کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔

با ہو ایہ زیں نباشد باشرف الف اللہ بس ترا ایں یک حرف

اے باہو! اس سے زیادہ باشرف کوئی نہیں۔ تجھے یہ ایک حرف یعنی اللہ کا الف کافی ہے۔

تصرفاتِ دنیا و عقبےٰ و مولےٰ

تصرّف تین ہیں۔ تصرف دنیا اور تصرف عقبےٰ۔ دونو کو لوگ تو خزانہ خیال کرتے ہیں۔ لیکن عارف باللہ کے نزدیک دونو باعث رنج و تکلیف ہیں۔ ہاں صرف تصرف مولےٰ کام کی چیز ہے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی

marfat.com

اور کی طرف رجوع کرنا رجعت اور زوال ہے۔ عارف باللہ اہل وصال کا کوئی طالب مقصد کو نہیں پہنچتا۔ تاوقتیکہ مرشد اس پر توجہ نہ کرے اگر مرشد ناقص ہو تو ایک ہفتہ کی توجہ سے پہنچاتا ہے۔ اگر کامل مرشد ہے، تو تین دن رات کی توجہ کافی ہے۔ اگر مکمل ہے تو ایک دن رات کی توجہ میں کام سنور جاتا ہے۔ اگر مرشد اکمل ہے تو ایک گھڑی کی توجہ سے کام بن جاتا اور اگر مرشد سروری قادری جامع ہے تو طالب کو ایک دم کی توجہ کافی ہے۔ اہل حضور اور صاحب دعوت اہل قبور مرشد کی توجہ قیامت تک نہیں رکتی۔

صاحب باطن دعوت قبور کا اہل ہے

واضح رہے کہ جو شخص صاحب باطن معمور ہے۔ وہ دعوت اہل قبور پڑھنے کے قابل ہے۔ قبور سے قرب و معرفت و حضور الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ دعوت میں بھی سات خزانے ہیں یہ نعمت گنج اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے حاصل ہوتی ہے۔ پہلا خزانہ یہ ہے کہ کلام اللہ دعائے سیفی سیف اللہ کے پڑھنے سے وجود کا تانبا سونا بن جاتا ہے بعض کی نظر ہی کیمیا ہو جاتی ہے۔ دوسرا خزانہ ولی جمعیت کا جس سے علم قبور حاصل ہوتا ہے تیسرا خزانہ روح کی فرحت کا۔ جو علم قبض قبور سے حاصل ہوتا ہے چوتھا خزانہ نفس کی پاکیزگی کا۔ پانچواں خزانہ علم کلیمی روشن ہو جاتا ہے چھٹا خزانہ وجود سے خواب غفلت دور ہو جاتی ہے۔ ساتواں خزانہ توفیق الٰہی حاصل ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی چار رجعتوں کا بھی خیال رکھو علماء کو رجعت علم کے خلاف چلنے سے ہوتی ہے فقیر کو اسم اللہ کے خلاف سے جو بات کرے پہلے اللہ کا نام لے۔ جاہل کو رجعت دل کی سیاہی سے ہوتی ہے۔ دولتمند کو مال کی زیادتی سے ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ پہلے جو کوئی دعوت کو خدا کی خاطر نہیں پڑھتا، بلکہ امیروں

marfat.com

اور بادشاہوں سے ملاقات کرنے کے لیے پڑھتا ہے۔ دعوت اسے امیروں اور بادشاہوں تک پہنچا دیتی ہے۔ لیکن اس کی دعوت رواں نہیں ہوتی۔ اُس کی راہ بند ہو جاتی ہے۔ جو شخص خدا کی خاطر اور خدا کے واسطے پڑھتا ہے وہ حق پسند ہوتی ہے۔ وہ نہ ابتدا میں نہ اخیر پر بند ہوتی ہے۔ ایسی دعوت جس دینی یا دنیاوی کام کیلئے پڑھی جائے وہ مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ مہمات میں عاجز نہیں رہتا ایک رات اولیاء اللہ کی قبر کی ہم نشینی میں قرآن پڑھنا چالیس چلوں اور ریاضت سے بہتر ہے۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ دولت اور نعمت بزرگی اور دینی دنیوی الٰہی خزانے بغیر محنت اور بغیر تکلیف ہاتھ آئیں نفس امارہ قید میں ہو۔ شیطان ملعون دفع ہو، تمام جہان اُس کے حکم میں کل وجز مخلوقات اس کی مسخر ہو۔ اسم اعظم قرآن سے پائے علم تکثیر، علم تاثیر، علم روشنضمیر اور علم کیمیا نظیر مفصل اسے مؤکل بطور الہام سکھائیں اور علم نقش دائرہ با ترکیب کام کے لئے کسی طریق پر لکھ کر دیں۔ اور مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہو۔ اور صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اسے سرفراز فرمائیں۔ تو پہلے چاہیئے کہ طالب کا حوصلہ وسیع اور پختہ ہو۔ کہ پوشیدہ اسرار ربانی کسی کو نہ بتائے۔ اور ہدایت کا سلک سلوک حضوری مرشد سے حاصل کرے اور سونے چاندی کے جتنے الٰہی خزانے زمین میں پوشیدہ ہیں۔ ایک ایک کر کے واضح اور روشن ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک خزانہ حکم الٰہی سے تصرف میں ہوتا ہے۔

جو شخص فقر کے اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ اُس کا دل غنی ہو جاتا ہے اور اُسے مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دائمی طور پر حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ "انتم الفقرا یحتاج" کا مصداق ہو جاتا ہے۔ ظاہر میں عاجز۔ سوالی اور دربدر بھکاری لیکن باطن میں صاحب معرفت اور واصل خدا ہوتا ہے۔ یہ مراتب حضور اولیاء اللہ کی قبر کی ہم نشینی سے حاصل ہوتے ہیں۔ دعوت بمنزلہ ننگی تلوار ہے۔ اگر کوئی خام آدمی پڑھے۔ تو یہ تلوار دونوں طرف رواں ہوتی ہے۔ خواہ کسی طرف چل جائے۔ اگر کوئی کامل پڑھے تو وہی تلوار ہاتھ میں لے کر موحدی اور منافق اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کو قتل کرتا ہے۔

marfat.com

واضح ہو کہ وجود کی پاکیزگی کی بنیاد زندگی اور موت میں اس کا وجود پاک ہے یہ ہے کہ باطنی تفکر سے ہمیشہ دل پر یا اللہ لکھے۔ زیادہ لکھنے سے جب دل کو حَیّ قَیُّوْمْ کا مقام حاصل ہو جائے۔ تو دل سے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم کی بلند آواز آتی ہے بعد ازاں اسم اللہ دل پر لکھے۔ اس کے بعد قبور پر پڑھنے کے قابل ہوتا ہے

دعوتِ قبور کی حکمتیں

واضح رہے کہ اہل قبور کی دعوت کا پڑھنا چار حکمت سے خالی نہیں۔ یا یہ کہ درود والے کو رجعت ہوتی ہے۔ جس کے لئے پڑھتا ہے۔ اُسے درجات کی ترقی جمعیت اور جاودانی دولت مل جاتی ہے۔ یا یہ کہ پڑھنے والے کو جمعیت ہو جس کے لئے پڑھے وہ رجعت کھا کر خراب اور تباہ حال ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ پڑھنے والا خام ہو جس کیلئے پڑھتا ہے وہ بھی اور خود بھی دونو کا حال خراب ہو جاتا ہے۔ اور کامل پڑھنے والا وہ ہے کہ پڑھنے والے اور جس کی خاطر پڑھا جائے تو دونو کو دونو جہان کی جمعیت اور کشائش ہوتی ہے۔ جس کی دعوت رواں ہو وہ زندہ دم زندہ قلب ہوتا ہے۔ دعوت کو حضور نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے طلب کرو۔ کیونکہ بغیر اجازت نبوی رصلے اللہ علیہ وسلم پڑھنے والا خراب ہوتا ہے جو اجازت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح دعوت پڑھتا ہے۔ وہ مکمل اور عالم گیر فقیر ہو جاتا ہے۔

جب صاحب دعوت، دعوت کو ختم کرتا ہے۔ تو اس کے گرد چار باطنی لشکر ہوتے ہیں۔ جو اس کے گرد اس کی محافظت کرتے ہیں گو یہ لشکر ظاہری آنکھ سے دکھائی نہیں دیتے۔ کیونکہ باطنی ہیں۔ اوّل اللہ تعالےٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔ دوسرا جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظور نظر ہو جاتا ہے۔ تیسرا مؤکل فرشتوں کا اور ان کے تابعین جنوں وغیرہ کا لشکر۔ چوتھا شہیدوں کی روحوں کا لشکر۔ ایسے ولی اللہ کو اپنے گرد ننگی تلوار۔ نیزہ۔ تیر۔ کمان۔ چھری

marfat.com

خنجر۔ بندوق وغیرہ تمام ہتھیار دکھلائی دیتے ہیں۔ ہوا کے درمیان بھی ہتھیار ہی دکھائی دیتے ہیں اگر وہ کسی پر ناراض ہو جائے۔ تو وہ شخص غیب سے زخمی ہو جاتا ہے۔ اور پھر تندرست نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ اسی زخم سے مر جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ خلقت کا بوجھ اُٹھائے۔ اور خلقت کو نہ ستائے۔ اور مُنہ سے یہ کہے۔ کیونکہ ایسا کہنا سنت نبوی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ "یا اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔

ایں کتابے تم ختم گنجے شمار گنج از گنجش برآید شہسوار

اِس کتاب کو ایک مکمل خزانہ سمجھو۔ لیکن کوئی شہسوار اس خزانے سے خزانہ حاصل کر سکتا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

الحمد للہ کہ ترجمہ اردو کتاب لاجواب کلید التوحید کلاں

تصنیف لطیف حضرت سلطان العارفین زبدۃ الواصلین

فنافی ہو حضرت سُلطان باھُو قدس سرہ العزیز

در ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۷ ہجری المقدس بوقت سعید باختتام رسید

کاتب کتاب ہذا عنایت اللہ ساکن چاھڑکے ڈاکخانہ کوٹ مراد ضلع گوجرانوالہ

marfat.com

مندرجہ ذیل کتب کے منظوم ترجمے زبان پنجابی معہ اصل فارسی چھاپے گئے ہیں ؛

- دیوان حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ
- دیوان حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ
- دیوان حضرت غوث پاک عکسی ایڈیشن
- مثنوی بو علی شاہ قلندرؒ
- مثنوی حضرت شمسؒ تبریز و عطار
- برکات قلندریؒ
- رباعیات قلندرؒ
- شرح مناجات حضرت علیؓ
- دیوان باہوؒ فارسی
- مخزن یعنی مدحیات باہوؒ
- ترجمہ منظوم اردو دیوان باہوؒ یعنی برکات سلطانیہ
- دیوان حضرت بو علی شاہ قلندر
- دیوان حضرت سلطان باہوؒ
- دیوان حافظؒ مردو جلد
- مثنوی مولانا رومؒ
- بیسنامہ
- دیوان محمود
- صفوۃ العارفین
- گلشن راز
- مجموعہ ابیات باہوؒ
- گلزار باہوؒ۔ یعنی۔ شرح ابیات باہوؒ
- دیوان قلندر مع شرح و سوانحعمری بزبان اردو مع اصل کلام

تصنیفات حضرات خاندان قادری

- فتح الربانی مجلد
- اسرار طریقت ؛ شاہ محمد غوث
- مثنوی مراد العاشقین
- دیوان ہاشم شاہ یعنی دریائے حقیقت
- محبۃ الاسرار مع سوانحعمری
- انیس المشتاقین حیات سید المرسلین
- جذب الاصفیا حقوق المصطفےٰ
- مکتوبات میر ہمدانی
- مرآت العارفین حضرت امام حسینؓ
- شریعت طریقت
- سوہنی مہینوال ہاشم شاہ
- سراج العارفین
- القول المقبول علم غیب الرسولؐ
- حضرت شاہ بلاولؒ

ملنے کا پتہ اللہ والے کی قومی دکان ۱۲ حضرت بازار کشمیری لاہور

marfat.com

عربی سے اردو ترجمہ کتاب فتح الربانی والفیض الرحمانی یعنی

وعظ محبوبِ سبحانی

تحفۂ سبحانی ملقب بہ مع فیضِ سبحانی

ارشاداتِ محبوبِ سبحانی رحمۃ اللہ علیہ

یعنی مجموعہ خطبات و وعظ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی میراں محی الدین سید شیخ عبدالقادر جیلانی جن کو حضرت قبلہ کے خلیفہ اعظم حضرت شیخ عفیف الدین ابن المبارک قادری علیہ الرحمۃ نے مرتب کیا تھا۔ اور ہم نے بصرف زر کثیر باحاطہ عربی سے اردو ترجمہ کرا کر شائع کیا ہے۔ اس کتاب پُر انوار میں حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے باسٹھ وعظ ہیں، جو باسٹھ مجلسوں کے نام پر نامزد کئے گئے ہیں۔ ہر ایک وعظ نہایت موثر اور بابرکت ہے، جن میں ہر قسم کے نصائح درج ہیں۔ کیا آپ بلحاظ سلاست اور کیا بلحاظ جامع ہونے کے نہایت پر لطف ہیں۔ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کے نکتے دکھلاتے ہیں۔ توحید الٰہی کے جلوے نظر آتے ہیں۔ راستی اور سلامت روی کے سبق دیتے ہیں۔ غرضیکہ ایک ایک لفظ نور علیٰ نور ہے۔ ان خطبوں یا وعظوں کے علاوہ آخر میں بعض استفسارات کے نہایت دلچسپ اور پر از نصیحت جوابات درج ہیں۔ جو وقت کے اکابر عالموں نے سوالات کئے۔ وہ نصیحت بخش اور سبق آموز ہیں۔ اس کتاب کی ضخامت صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت، چھپائی، کاغذ کی عمدگی قابلِ دید ہے۔ ایسی ہر خوبیوں کے کتاب ہذا کی قیمت مجلد سنہری، ڈائیدار صرف روپے۔

ملنے کا پتہ

اللہ والے کی قومی دکان (رجسٹرڈ) ملک صفی الدین تاجر کتب قومی بازار کشمیری لاہور

marfat.com

تصوف پر اللہ والوں کے خاص تحفے

اردو ترجمہ کتاب

مناقب سلطانی

مناقب و حالات زبدۃ العارفین شرح مشتاقان
فوشیہ و فخر خاندان عالیہ قادریہ جناب حضرت
سلطان باھوؒ رحمۃ اللہ مع مفصل سوانح عمری
قیمت ہدیہ ایڈیشن ہٰذا ۱/ روپے

اردو ترجمہ کتاب

کتاب الشفاء

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی سیرت پاک پر قاضی عیاض
کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ
قابل دید کتاب ہے

ملفوظات

ہشت بہشت

خواجگان چشت اہل بہشت
آٹھ اکابر حضرات چشتیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
کے حالات و ملفوظات کا مجموعہ۔ اس کے
پڑھنے سے نور ایمان حاصل ہوتا ہے۔ قیمت ہدیہ

حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

اردو ترجمہ
حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ
کے حالات و مناقب پر یہ
کتاب ایک مستند خزانہ ہے۔ قیمت ہدیہ

حالات مشائخ چشتیہ رح

اردو ترجمہ
کتاب ہر سہ دفتر
بزرگان عظام چشت اہل بہشت کے
حالات و مناقب پر ایک
نعمت ہے۔ ہدیہ

بہجۃ الاسرار

مکتوبات شریف

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے
ان مکتوبات کا مجموعہ جو آپ نے وقتاً فوقتاً اپنے پیر
و دستگیر حضرت باقی باللہ قدس سرہ اور دیگر
احباب کی طرف اتمام فرمائے ہے
کتاب ایک نعمت غیر مترقبہ ہے
مجلد مکمل ہدیہ

جواہر فریدی

تذکرہ غوث اعظم

حالات و کرامات جناب
غوث پاک پر روشنی
تحریر فرمودہ کتاب
نہایت مستند

تذکرہ فریدی

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی
اردو ترجمہ
کتاب ...

حیات جاودانی

جناب غوث پاک کے حالات و کرامات پر
نہایت مستند جامع کتاب ہے۔ قیمت ... روپے

نفحات الانس

چودہ سو مجلس اولیائے کرام و بزرگان عظام کے
حالات مع مزارات مقدسہ کی تصاویر
کتاب ... قیمت ... روپے

مرتبہ اردو ترجمہ کتاب

فتح الربانی والفیض الرحمانی

محبوب سبحانی قطب ربانی
غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رح
کے خطبات و مواعظ
نہایت دلچسپ اور پرلطف نصیحت
کتاب ہے۔ قیمت ... روپے

مرتبہ

تذکرہ غوثیہ

شجرہ معرفت

شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت
کے مسائل پر مکمل اور مدلل کتاب ہے۔ قیمت ... روپے

مرتبہ

تعلیم غوثیہ

مرتبہ سید بہاء

مرآۃ الوحدت

مولانا و مرشدنا حضرت سید غوث علی شاہ
قلندر پانی پتی کی ناد یاب تصنیف
قیمت ... روپے

ملنے کا پتہ:- ۱۔ اللہ والے کی قومی دکان (رجسٹرڈ) بازار کشمیری لاہور